وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

موطا امام محمدؒ

مترجم اردو

ایک ہزار سے زائد

احادیث نبوی کا قدیم ترین بے نظیر مجموعہ

جسے حضرت امام مالکؒ نے اپنی جمع کردہ دس ہزار احادیث نبوی کے ذخیرے سے

انتخاب فرما کر سب سے پہلے عالم اسلامی کو عطا فرمایا

بروایت:- حضرت امام محمدؒ

ترجمہ و فوائد:- خواجہ عبدالوحید

مقدمہ المحدث علامہ

عبدالرشید نعمانی

موطأ امام محمدؒ

تعارفِ امام محمد و موطأ از: علامہ عبدالرشید نعمانیؒ

خصائص امام محمد و موطأ از: علامہ زاہد الکوثریؒ

امام محمد و موطأ کا علم حدیث میں مقام

از: ڈاکٹر محمد الدسوقی قطری

تعارفِ رواۃ: حافظ نذر احمد (پرنسپل شبلی کالج)

ترجمہ و حاشیہ: خواجہ عبدالوحید

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

﴿چند اہم ہدایات برائے قارئین﴾

☆ اس نسخہ میں چند اک اہم علمی اضافے کئے گئے ہیں مثلاً

☆ بلوغ الامانی فی سیرۃ امام محمد بن الحسن الشیبانی جو کہ علامہ زاہد الکوثری (نائب شیخ الاسلام خلافت عثمانیہ تھے) کی تالیف ہے جسکا اردو ترجمہ طوبیٰ بلاگ پر ''آثار امام محمدؒ'' کے نام سے پیش کیا جا چکا اس سے امام محمدؒ کی سیرت و علمی شغف پر اقتباسات کے صفحات لگائے گئے ہیں۔

☆ محدث العصر علامہ عبدالرشید نعمانی کی مایہ ناز تحقیقی کتاب ''امام ابن ماجہ اور علم حدیث'' میں موجود امام محمد اور موطأ پر بیش قیمت معلومات فراہم کی گئی ہیں وہ ناشر نے اس نسخہ میں بطور مقدمہ شائع کی ہیں۔ مگر کیا حقیقتاً علامہ نعمانی کے پیش نظر اس ترجمہ شدہ موطأ کا مقدمہ لکھنا تھا؟ یہ بات نہیں ہے، بلکہ آپکی تحریرات کو مذکورہ کتاب سے جمع کر کے ناشر نے از خود بطور مقدمہ اپنی اشاعت کا حصہ بنایا ہے۔ اس انکشاف کی تصدیق معروف محقق علوم الحدیث، برادرِ اصغر حضرت نعمانی، ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب سے بھی کروائی گئی ہے۔

☆ الامام محمد بن الحسن الشیبانی واثرہ فی الفقہ الاسلامی، جامعۃ الازہر سے پی ایچ ڈی مقالہ، قطر کے مشہور محقق ڈاکٹر محمد الدسوقی کا ہے۔ اس کتاب کا نہایت ہی فاضلانہ اور تحقیق سے بھرپور ترجمہ "امام محمد بن حسن شیبانی اور انکی فقہی خدمات" ہم طوبیٰ بلاگ پر نذرِ قارئین کر چکے ہیں سے امام محمد کی محدثانہ حیثیت اور علم حدیث میں موطأ کی اہمیت پر اقتباسات کے صفحات ہم یہاں بھی پیش کئے ہیں۔

☆ حافظ نذر احمد پرنسپل شبلی کالج لاہور (مترجم قرآن) نے بھی ایک ترجمہ موطأ کا کیا ہے جو کہ ہمارے پیش کردہ ترجمہ سے بعد کا ہے، اس میں حافظ صاحب نے تعارف رواۃِ موطأ بھی درج کیے ہیں، احقر نے یہ تعارف بھی اپنے پیش کردہ نسخہ کا حصہ بنا دیا تاکہ قارئین کو زیادہ سے زیادہ موطأ امام محمد کے متعلقات سے معرفت حاصل ہو سکے

مطالعہ سے پہلے ترتیبِ صفحات ضرور ملاحظہ کیجیے!

دیکھیئے اگلا صفحہ

﴿ترتیبِ صفحات موطأ امام محمد﴾

☆سب سے پہلے علامہ زاہد الکوثری کی تحریرات ہیں، یہ بلاترتیب ہی جوڑ دی گئی ہیں کیونکہ صفحات پرعنوانات درج ہیں وہی پیش کرنا مقصود ہیں۔

☆اسکے بعد علامہ عبدالرشید نعمانی کی نگارشات ہیں جو کہ ناشر نے بطورِ مقدمہ پیش کی ہیں۔

☆علامہ نعمانی کے بعد ڈاکٹر الدسوقی کی کتاب سے صفحات لیئے گئے ہیں۔

☆ڈاکٹر الدسوقی کے اقتباسات کے بعد حافظ نذر احمد کے رقم کردہ تعارف رواۃِ موطأ پیش کئے گئے ہیں

☆اسکے بعد احادیث موطأ مترجم خواجہ عبدالوحید شروع ہوتی ہیں، مگر چند مقامات پر شروحاتِ کتب احادیث سے اضافی صفحات بطور

حاشیہ کے لگائے گئے ہیں۔ان پر سرخ رنگ سے نشان لگا دیا ہے یہ وہ مقامات تھے جہاں مترجم نے امام محمدؒ کے تشریحی نوٹ کو اہمیت نہیں دی یا حنفیہ کے دلائل کو نظر انداز کر کے دیگر ادلہ کو ترجیح دینے کی کوشش کی ہے۔احقر کھلے دل سے تمام فقہی مسالک کا نا صرف احترام کرتا ہے بلکہ انھیں اہلسنت والجماعت کے مجموعی دائرہ میں ہی تسلیم کرتا ہے، جن پر عمل پیرا اُمت مسلمہ کے افراد حق وصواب پر ہیں۔ یہاں اضافہ کی حیثیت اپنی دلیل کی وضاحت ہے نا کہ دوسروں کی تردید و تغلیط۔

☆ اخیر میں ان کتب کے سرورق بھی لگا دیئے ہیں جہاں سے اضافی تشریح صفحات لئے گئے ہیں۔

اقتباسات از

آثار امام محمدؒ

مترجم

سید رئیس احمد جعفری ندوی

اردو ترجمہ : بلوغ الامانی فی سیرة الامام محمد بن الحسن الشیبانی : علامہ المحدث محمد زاہد الکوثری

ناشرین
کتاب منزل
کشمیری بازار۔ لاہور

شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ کتاب منزل لاہور

امام محمدؒ کے مصنفات وکتب کے اسناد

ایک تحقیقی اور غائر مطالعہ

امام محمدؒ کی کتابوں، اور خاص کر "الآثار" "المسند" "المؤطا" اور "الاصول" کے اسانید بکثرت معاجم واثبات میں موجود ہیں، جمال الحصیری اپنے زمانہ میں اس اعتبار سے منفرد تھے کہ انھوں نے اسناد کی روایت بگوش خود، حسن بن منصور الاوزجندی سے، انھوں نے ظہیر الحسن المرغینانی سے، انھوں نے اپنے چچا ابو القاسم محمد بن عبد العزیز سے، انھوں نے شمس الائمہ السرخسی سے روایت کی ہے، اور یہ اسانید کتب ستہ میں معروف وموجود ہیں۔

ان اسانید کی روایت حصیری سے سلیمان الاذرعی نے، ان سے شمس السروجی نے، ان سے القطب عبد الکریم الحلبی نے، ان سے عبد القادر القرشی نے، ان سے قاضی الزین المراغی نے، ان سے یحییٰ بن محمد الاقصرائی نے، ان سے البرہان الکبریؒ نے، ان سے سراج الحانوتیؒ نے، ان سے ان کے بیٹے محمدؒ نے اور ان سے الخیر الرملی نے کی ہے۔

- " مولف السیرۃ الشامیۃ محمد بن یوسف الصالحی الحافظ ــــ باسانید المذکورہ "درعقود الجمان، فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان"

نیز ابن حجرنے، اپنی کتاب "المعجم المفہرس" میں

- موطا امام محمدؒ
- الآثار
- السیر الکبیر

میں اپنے اسانید بھی ذکر کئے ہیں۔

المؤطا کے اسانید

امام محمدؒ بن الحسن کی روایت سے "المؤطا" کے اسناد "بعموم الاجازۃ بالسند الی ابن طولون" حسب ذیل ہیں:۔

- عن ام عبدالرزاق خدیجہ، ابنۃ عبدالکریم
- " ام عبداللہ عائشہ ابنۃ، محمد بن عبدالہادی
- " الحجار
- " ابی الحسن محمد
- " ابن خیرون
- " ابی الحسن علی بن الحسین بن ایوب

یہ دونوں کہتے ہیں کہ:۔

- انبانا ابوطاہر عبدالغفار بن محمد بن جعفر المؤدب
- " ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن الصواف

؎ ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن الصوّاف سے ابوذر ہروی نے "موطا محمد" کی سماعت کی، (دہاتی حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

- ابو علی بشر بن موسیٰ ابن صالح الاسدی
- ، ابو جعفر احمد بن محمد بن مہران النسائی
- ، محمد بن الحسن الشیبانی، رحمہ اللہ،

کتب ستہ کے اسناد

کتب ستہ سے میری مراد حسب ذیل کتابوں سے ہے :-

(۱) الجامع الصغیر

(۲) الجامع الکبیر

(۳) السیر الصغیر

(۴) السیر الکبیر

(۵) المبسوط

(۶) الزیادات

ان کتب کی روایت "بعموم اجازت بالسند الی صالح الجینینی یوں ہے :-

- عن عبد الفتاح الخاص
- ، محمد بن عبد القادر السخریری
- ، السراج عمر الحالوتی
- ، محمد بن جرباش

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ سے آگے) اور ان سے ابو الولید الباجی نے سماعت کی، مغرب (افریقہ) میں اس کتاب کی اشاعت و نشر و ترویج کا ذریعہ یہی ہیں۔

المخارج والحیل

امام محمدؒ بن الحسن کے نام سے یہ کتاب ابھی حال میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئی ہے لیکن دار الکتب المصریہ میں، اس کا جو نسخہ ہے، اس پر مصنف کی حیثیت سے امام ابویوسفؒ کا نام درج ہے۔

ابن ابی العوام کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی عمران سے، اور انھوں نے ابن سماعہ سے، اور انھوں نے امام محمدؒ سے سنا کہ وہ اس کتاب "المخارج والحیل" کے بارے میں جو لوگوں میں چل پڑی تھی، فرماتے تھے کہ یہ کتاب ہماری تصنیف نہیں ہے، البتہ میری کچھ باتیں ضرور اس میں درج ہیں۔

ابن ابی عمران کہتے ہیں کہ اس کتاب کو اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہؒ نے وضع کیا تھا، چنانچہ ذہبی کی کتاب "زغل العلم" پر میں نے جو تعلیق لکھی ہے، اس میں اس پر گفتگو کی ہے۔

مؤطا امام محمدؒ

امام محمدؒ کی وہ کتابیں جن میں روایتِ حدیث کا حصہ غالب ترین حیثیت رکھتا ہے، کئی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم اور معرکہ آرا "الموطا" ہے، جس کی تدوین اپنی حسبِ روایت امام مالکؒ کے واسطہ سے انھوں نے کی ہے۔

اس کتاب میں ایک ہزار سے زیادہ حدیثیں خود امام صاحب کی اضافہ کردہ ہیں، اور موقوف مرفوع آثار بھی مروی ہیں، ان سب کی روایت امام مالکؒ سے کی گئی ہے۔ اس کتاب میں ۱۷۵ کے قریب ایسی حدیثیں ہیں جو امام مالکؒ کے سوا، تقریباً چالیس شیوخ سے مروی ہیں۔

یہ مؤطا امام محمدؒ ابو الولید الباجی کے مسموعات میں سے ہے جو ابوذر الہروی سے سماعت شدہ ہے۔ جیسا کہ ان کی شرح مؤطا کے آخر میں (ج ۷۔ ص ۳۰۰) مذکور ہے۔

اس کتاب کے باعث مؤطا امام محمدؒ کی نشر و اشاعت اندلس میں ہوئی، اور مؤطا کے اسانید یہ،

ہے ؟ اور جنھیں ترک کر دیا ہے، ان کے سببِ ترک کے سلسلہ میں وہ کیا دلائل رکھتے ہیں ؟

سب سے بڑا کام

امام محمدؒ نے اپنی موطا میں سب سے بڑا کام یہی کیا ہے کہ اس مشکل کو آسان کر دیا ہے، انھوں نے پوری تحقیق اور جانفشانی سے کام لے کر، وضاحت کے ساتھ یہ بتا دیا ہے کہ اخذ حدیث کے اسباب و علل کیا ہیں ؟ اور ترکِ حدیث کے عوامل اور محرکات کون سے ہیں ؟ ——— دونوں کے دلائل انہوں نے کھول کر بیان کر دیئے ہیں !

حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ، — حدیث کے اخذ و ترک کا مسئلہ ——— امام محمدؒ اور اُن کے اصحاب کے نزدیک اتنا جذباتی نہیں ہے، جتنا سنجیدہ غور و فکر اور تحقیق و تخمیص کا مستحق ہے اس لیے کہ اس راستہ میں اگر ذرا سی بھی لغزش ہو جائے تو دین و دُنیا دونوں کا زیاں ہے، اسی لئے اس باب میں سب سے زیادہ احتیاط و تامّل، اور غور و فکر کی ضرورت ہے۔

اور امام محمدؒ نے اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کیا کہ حدیث، قرآن کے بعد، سب سے بڑا ماخذ اور سرچشمۂ احکام و مسائل ہے، چنانچہ جو لوگ ان پر اس سلسلہ میں معترض ہوتے تھے، ان کو جواب دیتے ہوئے کئی مواقع پر انہوں نے اس امر کی وضاحت کی ہے، چنانچہ اگر نگاہِ تعمق سے فقہِ حنفی کی کتابوں کا عام طور پر، اور امام محمد کی مصنّفات و مولّفات کا خاص طور پر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ حدیث سے کسی موقع پر بھی بے نیازی نہیں اختیار کی گئی ہے، البتہ اس کے ردّ و قبول میں امکانی احتیاط اور تحقیق و تمحیص سے ضرور کام لیا گیا ہے، اور کوئی شخص بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ وضعِ احتیاط معیوب تھی !۔

روایت امام محمدؒ ہمارے شیوخ کے اثبات میں کافی مبسوط طور پر بیان ہوئے ہیں۔

اس مؤطا کی اہمیت پر ہم گذشتہ صفحات میں گفتگو کر چکے ہیں، جب امام مالکؒ کی طرف امام محمد کے سفر کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

مؤطا امام محمدؒ کی کئی شرحیں لکھی گئی ہیں، جن میں سے چند کا ہم ذکر کرتے ہیں:۔

(۱) علی القاری کی شرح مؤطا۔

(۲) البیری، شارح "الاشباہ" کی تحریر کردہ شرح مؤطا۔

(۳) عثمان الکماخی کی لکھی ہوئی شرح۔

شروح وحواشی

مؤطا امام محمدؒ (متحدہ) ہندوستان میں کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ اس پر علامہ عبدالحی لکھنوی (فرنگی محلی) کی تعلیق موجود ہے، جو بڑے پایہ کی چیز ہے۔

علامہ عبدالحیؒ کی غلط فہمی

لیکن علامہ عبدالحیؒ لکھنوی (فرنگی محلی) نے اپنی شرح میں ایک حدیث شامل کی ہے، جو ابوعلی کے نسخہ کے حاشیہ میں موجود ہے۔ یہ حدیث قرأۃ خلف الامام سے متعلق ہے، جو شیخ ابوعلی کی محمود المروزی سے (تا آخر سند) مروی ہے۔

لیکن اس سند کے رجال میں، علامہ عبدالحی لکھنوی (فرنگی محلی) سے چوک ہوئی ہے، انھیں یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ ابوعلی وہ ہیں، جو امام محمد بن الحسن کے شیخ ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ امام محمد بن الحسن کا اس حدیث سے کوئی تعلق نہیں، اور یہ ابوعلی درحقیقت محمد بن احمد بن حسن الصواف ہیں، جو چوتھی صدی ہجری کے رجال میں سے ہیں۔ ملاحظہ ہو ان کے شیخ مروزی کا تذکرہ "تاریخ خطیب میں" (ج ۱۳، ص ۹۴) یہ حدیث درحقیقت یہیں سے چلی ہے، اور اس کا مذکورہ نسخہ میں داخل ہو جانا، کسی

کاتب کی غلطی ہے، اور اس کا جو نسخہ اتقائی کے نسخہ سے منقول ہے، وہ دار الکتب المصریہ میں محفوظ ہے۔ اس کا نمبر ۴۳۹ ہے اور یہی صحیح ترین نسخہ ہے۔

اسی طرح علامہ عبدالحی لکھنوی (فرنگی محلی) نے صلاۃ قاعدہ کے سلسلہ میں شعبی کی جو حدیث بیان کی ہے اسکے رجال میں بھی غلطی ہوئی ہے۔ اس کا سلسلۂ روایت یوں ہے: "محمد کہتے ہیں کہ ہم سے بشر نے، وہ کہتے ہیں ہم سے احمد نے، وہ کہتے ہیں ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی کہ ......

اسناد پر گفتگو

معلوم ہونا چاہیئے کہ اس سند میں جن محمد کا ذکر ہے، وہ ابو علی الصواف ہیں،

اور بشر، ابو علی کے شیخ بشر بن موسی الاسدی ہیں۔ جو موطا امام محمد کے راوی ہیں۔

اور احمد، احمد بن مہران النسوی ہیں، جو امام محمدؒ کے اصحاب میں سے تھے، اور ان سے مؤطا کے راوی بھی ہیں۔

اور اسرائیل، امام محمد بن الحسن کے ایک شیخ ہیں۔

امام محمد نے احمد اور اسرائیل کے درمیانی راوی کو ساقط کر دیا، جیسا کہ اس کتاب کے دوسرے نسخہ سے جو دار الکتب المصریہ میں محفوظ ہے، اس کا نمبر ۴۴۴ ہے۔ کاتب نے یہاں، کئی متأخرین رواۃ کا نام، امام محمد کے واسطہ سے داخل کر دیا، جیسا کہ اقدمین میں سے اکثر کا معمول ہے۔

مؤطا امام محمد کے رجال پر علامہ قاسم الحافظ نے ایک کتاب بھی تالیف کی ہے۔

الحجج

امام محمدؒ کی کتابوں میں ایک کتاب "الحجۃ" بھی ہے جو "الحجج" کے نام سے معروف و مشہور ہے اس کا پورا نام "الحجج فی الاحتجاج علی اہل المدینۃ" ہے

یہ پوری کتاب تو دستیاب نہ ہو سکی، لیکن ایک بڑا حصہ ہماری نظر سے گذرا ہے جو (متحدہ) ہندستان

امام محمدؒ امام مالکؒ کے حضور میں

خلیفۂ مہدی کے اوائل عہد میں امام مالکؒ کی مؤطا کا چرچا پھیلا، امام محمدؒ کے علم میں جب یہ بات آئی، تو انھوں نے طے کرلیا کہ مدینۂ منورہ جائیں گے، اور امام مالکؒ کے حلقۂ درس میں شریک ہوں گے، چنانچہ سروسامان سفر مہیا کرکے، وہ مدینۂ منورہ پہنچے اور امام مالکؒ کے حلقۂ درس میں شریک ہوگئے، تین سال تک پابندی اور باقاعدگی سے اپنا یہ سلسلہ اُنھوں نے قائم رکھا۔ امام مالک سے جو حدیثیں انھوں نے سُنیں، ان میں سے سات سو حدیثیں الفاظ اور سند کے ساتھ یاد کرلیں، اس سفر کے دوران میں اُنھوں نے صرف امام مالکؒ کی حدیثوں پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ شیوخِ مدینہ کے حلقۂ درس سے بھی برابر کسبِ فیض کرتے رہے۔ اس سے قبل مدینۂ منورہ کے سفر میں انھوں نے مدینہ کے حفاظِ حدیث سے جو حدیثیں سنی تھیں، اس مرتبہ کے سفر میں، انھوں نے پہلے سے بھی کہیں زیادہ اپنی جھولی بھرلی۔

مؤطا امام مالکؒ

مؤطا امام مالکؒ میں بائیس روایتیں ایسی ہیں جن میں زیادتی اور کمی ہے، یعنی

کسی روایت میں کوئی جملہ یا لفظ زیادہ ہے ۔ دوسری روایت میں، کوئی لفظ یا جملہ جو پہلے تھا اب موجود نہیں ہے۔

ایسی زیادتی اور نقصان والی روایتوں میں سے بعض کی طرف دارقطنی نے اپنے اس رسالہ میں بحث کی ہے جو صرف موطا کی مختلف فیہ اور متفق علیہ روایتوں کی بحث و تمحیص پر مشتمل ہے۔

مؤطا امام محمدؒ

اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو "مؤطا امام محمدؒ" تمام مؤطات میں، اگر سب سے نہیں، تو اکثر سے ممتاز اور فائق ہے۔

کیونکہ امام محمد نے مسلسل تین سال تک امام مالکؒ سے ان کی مؤطا کی ملفظ سماعت کی اور سماعت کے بعد، اپنی مؤطا لکھی، اس میں احادیث الواب بیان کرنے کے بعد، یہ بھی بتایا ہے کہ فقہاء عراق کا فقہی مسلک ان میں سے کس کس کے مطابق ہے۔ اور یا اگر مخالف ہے تو اس مخالفت کی بنیاد کن احادیث پر ہے، ؟ مؤطا امام محمدؒ کی صرف یہی ایک خصوصیت ایسی ہے جو اسے دوسری مؤطات سے ممتاز کرتی ہے۔

مؤطا یحییٰ لیثی

اس نمونہ پر یحییٰ لیثی متوفی ۲۳۴ھ کی مؤطا بھی ہے۔ یحییٰ کی مؤطا کا دوسرے مؤطات سے امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے مسائل سے متعلق ذکرِ احادیث کے بعد، یہ بتایا ہے کہ خود امام مالکؒ کا فقہی مسلک ان مسائل کے بارے میں کیا تھا؟

امام مالکؒ اور موطا

امام مالکؒ نے اپنی موطا درحقیقت اپنے لیے لکھی تھی، اور ان کا یہ معمول تھا کہ اسماعِ حدیث کے وقت اسے پیشِ نظر رکھتے، تاکہ کسی طرح کی غلطی نہ ہونے پائے، اور دورانِ سماعت میں ہر موقع پر، وہ حذف و اضافہ کا سلسلہ اپنی تحقیق کے مطابق جاری رکھتے۔

چنانچہ مؤطا امام مالک کے نسخے راویوں کے اختلافِ سماعت کی وجہ سے مختلف ہیں، کیونکہ قاعدہ یہ تھا کہ ہر راوی اپنی روایتوں کو باعتبارِ سماع مدوّن کر لیتا تھا، ایسا بھی ہوتا کہ امام مالک اس موقع پر جو کمی یا زیادتی کرتے، وہ فوراً نہ لکھتا، اور یوں بات رہ جاتی۔

اختلافِ نسخ

غور کیجیے تو مؤطا امام مالک کے نسخوں میں جو اختلاف پایا جاتا ہے، اس کا راز یہی ہے، چنانچہ مؤطا کے تقریباً بائیس نسخوں میں یہ نقص رہ گیا۔

امام محمد کا طریقہ

لیکن امام محمدؒ نے جو طریقہ اختیار کیا، اس نے اس نقص کو باقی نہ رہنے دیا، ان کا یہ عملِ جلیل ہر اعتبار سے نافع اور مفید ثابت ہوا۔

احادیثِ احکام پر جو بھی غور کرے گا، وہ محسوس کرے گا کہ احادیث مجاز علما امصار کے مابین مشترک تھیں، صرف مشترک ہی نہیں، معروف و معلوم بھی، لہٰذا ان میں کسی طرح کی غلطی یا کمی کا امکان باقی نہیں رہ گیا تھا، اس لیے کہ وہ بار بار پڑھی گئیں، پڑھائی گئیں اور دوہرائی گئیں۔

اس طرح اس بات کی معرفت آسان ہو گئی کہ مسائل و احکام میں، فقہا نے ان حدیثوں میں سے کون سی احادیث لی ہیں، اور کون سی ترک کر دی ہیں، جو حدیثیں قبول کی ہیں، ان کی بنیاد کیا

امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے جوابات صرف تین ماہ کی مختصر سی مدت کے اندر جمع کر لیے جا سکتے ہیں۔ !

تخریج مسائل

اس موقع پر ایک بات اور بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے۔

متاخرین کے ہاں امام مالکؒ سے مروی جو مسائل پائے جاتے ہیں، ان کی کثرتِ تعداد سے مغالطہ نہ کھانا چاہیئے، اصل بات یہ ہے، جیسا کہ دوسرے علماء نے بھی اعتراف کیا ہے، یہ مسائل درحقیقت امام مالکؒ کی رائے پر تخریج کیے گئے ہیں۔ اس لیے ان کی تعداد زیادہ ہے۔

امام محمدؒ کی سماعت امام مالکؒ سے

امام محمدؒ بن حسن نے بے شک امام مالکؒ سے مؤطا کی سماعت کی، لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ یہ بھی محسوس کرتے تھے کہ امام مالکؒ کی ہر رائے قابل قبول نہیں ہے، ان کے متعدد آراء ایسے ہیں جو قابل رد ہیں، چنانچہ اسی تاثر کے تحت انہوں نے اپنی کتاب "الحج" تصنیف کی، جو اہل علم کے حلقہ میں اہل مدینۂ منورہ کے طرز و اصولِ اجتہاد پر مبنی ہے،

اس نادر و نایاب کتاب کا ایک نسخہ مدینہ منورہ کے ایک کتب خانے "المکتبۃ المحمودیہ" میں ہے، جس کا نمبر ۱۲۴ ہے۔ اس کتاب کا ایک اور نسخہ ایک دوسرے کتب خانے (نور عثمانیہ) میں، جو استنبول (قسطنطنیہ) میں واقع ہے، موجود ہے اسکا نمبر ۱۴۹۲ ہے۔

لیکن یہ دونوں نسخے ناقص ہیں، مجھے، کئی سال ہوئے، ایسے نسخوں کا پتہ چلا تھا، جو ناقص اور ناتمام فائلوں کی صورت میں بکھرے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ طے شدہ امر ہے کہ یہ اوراق ہیں اسی کتاب کے ـــــ میں نے بڑی کوشش کی کہ ان کا مقابلہ ان نسخوں سے کر سکوں جو موجود ہیں۔ اور بعض کتب خانوں میں محفوظ ہیں، لیکن افسوس، اب تک مجھے پوری کامیابی

نہیں ہوئی

دوسرے مکاتب فکر کا اعتراف

جو معرکہ آرا کتابیں، امام محمدؒ نے تصنیف فرمائی ہیں، وہ حدیث، فقہ، اور اصول پر مشتمل ہیں۔ ان کتابوں سے صرف امام ابوحنیفہؒ کے مسلک پر چلنے والوں نے ہی فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ دوسرے مکاتب فکر کے اصحاب و اکابر نے بھی ان کا مطالعہ کیا، اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھایا، اور اس کے اعتراف میں بھی تامل اور بخل سے کام نہیں لیا۔

علمی حلقہ میں بدقسمتی سے ایک بات بہت زیادہ عام ہے، یعنی عالم، عالم کی تعریف کرتے ہوئے، اس کے فضل و کمال کا اعتراف کرتے ہوئے، اس کے علم و نظر کی داد دیتے ہوئے، ایک قسم کی جھجک محسوس کرتا ہے۔ لیکن کچھ عبقری[1] ایسے ہوتے ہیں، جو اپنے فضل و کمال کے اعتراف پر دوسروں کو مجبور کر دیتے ہیں۔ امام محمدؒ بھی انہی اکابر میں تھے جنھوں نے اہل علم کے حلقہ میں اپنے فضل و کمال کی بنیاد پر خراجِ تحسین و عقیدت حاصل کیا۔

ذیل میں ہم اس طرح کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

مالکؒ کی زبان سے محمدؒ کی تعریف

ابن ابی العوام الحافظ بہ سند بیان کرتے ہیں کہ :۔

"ایک مرتبہ مالک بن انس کی خدمت میں اصحاب حدیث حاضر تھے، انھوں نے فرمایا :۔

"مشرق کی طرف سے ہمارے پاس کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو ایسی ذہنی و دماغی صلاحیتیں رکھتا ہو، جیسی یہ نوجوان رکھتا ہے —— ! اس جماعت

---

[1] عربی زبان میں "عبقری" اس شخص کو کہتے ہیں، جسے انگریزی میں "جینئس" کہتے ہیں اور جو اردو میں بھی چل پڑا ہے۔

ہر پہلو پیش نظر رہتا

اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام صاحب جب کوئی کام کرتے تھے تو اس کے تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھا کرتے تھے۔

امام بخاری رحمہ کے استاد

ذہبی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ یہ یحییٰ بن صالح الوحاظی وہ بزرگ ہیں جو امام بخاری کے استاد تھے۔ یہ وحاظی، امام مالک پر امام محمد کو ہمیشہ فن فقہ میں ترجیح دیا کرتے تھے۔

قبول روایت

بدرالدین زرکشی "البحر المحیط" میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام محمد بن حسن نے فرمایا،

"ہم اہل عدل کی روایت قبول کرلیتے ہیں، حالانکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جھوٹ بولنے والا فاسق ہوتا ہے لیکن اہل اہوا کی روایت نہیں قبول کرتے، جن کا عقیدہ ہے کہ جھوٹ بولنے والا کافر ہوتا ہے۔

"فاسق" اور "کافر" قرار دینے کا فرق بڑا نازک ہے، اور قبول روایت میں اسے ملحوظ رکھنا حد درجہ دیانت فکر و رائے اور حزم و احتیاط کا مظہر ہے۔

حاسدوں کو جواب

ابن ابی العوام کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن احمد بن حماد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے شجاع سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے معلی بن منصور الرازی سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے۔

"امام محمد کو جب یہ اطلاع ملتی تھی کہ بعض لوگ امام ابوحنیفہ کے اصحاب کا ذکر برائی سے کرتے ہیں، تو وہ یہ شعر پڑھ دیا کرتے تھے۔

سادگی اور ملنساری

اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ جاہ و منصب کی منزل پر پہنچنے اور حاکمانہ زندگی بسر کرنے کے باوجود، ان کے انداز و اطوار میں کوئی فرق نہیں آیا تھا، ان کی سادگی، اور ملنساری ویسی ہی تھی بلکہ پرانے ملنے والوں اور نیاز مندوں کے ساتھ یہ اختصاص تھا کہ حاجب و دربان کی روک ٹوک کے بغیر وہ ان کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ اور جب تک چاہتے تھے، بیٹھتے تھے۔ اور مسائل و معاملات پر گفتگو کر کے، ان کے افکار و آراء سے واقفیت بہم پہنچاتے اور معلومات حاصل کرتے تھے۔!

حدیث اور احناف

صیمری کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن محمد الشاہد نے بتایا کہ ہم سے قاضی مکرم نے اور ان سے احمد بن محمد المغلس نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن سماعہ کو کہتے ہوئے سُنا کہ :۔

ایک الزام

عیسٰی بن ابان ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اور میں دعا مانگ رہا تھا کہ یا اللہ امام محمدؒ بن حسن کو یہاں بھیج دے، کیونکہ یہ لوگ ہمارے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم حدیث کے مخالف ہیں!

عیسٰی کا شمار بہترین حفاظ حدیث میں ہوتا تھا، ایک روز انھوں نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، یہ امام محمدؒ کی مجلس درس کا دن تھا۔ ہم وہاں پہنچے، ایک لمحہ کے لیے بھی میں نے عیسٰی کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ جب امام محمدؒ درس سے فارغ ہو گئے، تو میں نے عیسٰی کو ان سے قریب کر دیا، اور امام صاحب سے کہا :۔

"یہ آپ کے ابن اخی ہیں، ان کا نام عیسٰی ہے۔ یہ ابان بن صدقہ کے صاحبزادے ہیں، بڑے ذہین

اور ذکی اور حدیث رسول کریمؐ کے بہترین حافظ، میں انھیں آپ کے پاس لانا چاہتا تھا، لیکن یہ حاضر ہونے سے انکار کر رہے تھے، کہتے تھے کہ

"تم لوگ حدیث کے مخالف ہو!"

الزام کا جواب

یہ سن کر امام محمدؒ عیسیٰ بن ابان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

"عزیزو! بیٹے — کس بنیاد پر تم نے یہ رائے قائم کی ہے کہ ہم حدیث کے مخالف ہیں؟ جب تک تمھیں براہ راست واقفیت نہ ہوتی، اور تم نے خود ہی کوئی ایسی بات، جو حدیثؐ کی مخالفت میں ہوتی، نہ سن لی ہوتی، اتنا بڑا الزام نہ عائد کرنا چاہیے تھا!"

امام محمدؒ کا علم حدیث

عیسیٰ بن ابان نے امام محمدؒ سے حدیث کے پچیس ابواب پوچھے۔ امام محمد بڑی روانی اور صفائی سے جواب دیتے رہے، اور بتاتے رہے کہ ان میں سے کون کونسی حدیثیں منسوخ ہیں۔ جن حدیثوں کے بارے میں انھوں نے کہا کہ یہ منسوخ ہیں، تو اس پر دلائل اور شواہد بھی پیش کیے۔

عیسیٰ، امام صاحب کا حدیث میں یہ کمال دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ جب ہم امام صاحب کی مجلس سے اٹھ کر باہر آئے، تو انھوں نے کہا،

"میرے اور نور کے درمیان، ایک پردہ حائل تھا، آج وہ اٹھ گیا! — میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس وسیع دنیا میں آج امام محمدؒ کا سا یکتا اور بے ہمتا محدث کوئی نہیں ہے!"

اس کے بعد ایک عرصۂ دراز تک عیسیٰ بن ابان امام محمدؒ کے دامنِ علم سے وابستہ رہے، یہاں تک کہ فقہ میں دستگاہِ کامل حاصل کرلی۔

اس واقعہ سے، یہ حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے بارے میں

بعض حلقے جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ ان لوگوں کو حدیث سے کوئی ربط و تعلق نہ تھا، بلکہ یہ لوگ مخالف حدیث تھے، یہ کس قدر غلط اور بے بنیاد بات تھی!

بالغ نظر رائے

حقیقت واقعہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ، امام ابویوسفؒ، اور امام محمدؒ حدیث پر اتنی ہی وسیع نظر رکھتے تھے، جتنی ایک بالغ نظر محدث کی ہونی چاہیئے۔ اور ہے بھی یوں کہ کتاب الٰہی اور حدیث نبوی کے حقائق و معارف پر اگر آدمی کی نظر نہ ہو تو وہ فقیہ بن ہی نہیں سکتا ہے۔ البتہ یہ بات ضرور تھی کہ یہ حضرات، الفاظ سے زیادہ معنی پر نظر رکھتے تھے۔

عیسیٰ بن ابانؒ

اس موقع پر نامناسب نہ ہوگا اگر چند سطریں عیسیٰ بن ابان کے بارے میں بھی سپرد قلم کر دی جائیں۔

عیسیٰ بن ابان کوہِ علم تھے، انھوں نے "کتاب الحجج علی اہل المدینہ" کی امام محمد بن حسن سے روایت کی ہے، انھوں نے ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا نام ہے۔ "الحجج الصغیر" - اس کتاب میں عیسیٰ بن ہارون الہاشمی کے خیالات و آراء کا رد کیا گیا ہے۔ یہ عیسیٰ بن ہارون، مامون کے رفیق طلب حدیث کے دور میں رہ چکے تھے، اور یہ کتاب امام ابوحنیفہؒ کے رد میں لکھی گئی تھی۔ دعویٰ یہ تھا کہ امام صاحب احادیثِ صحیحہ کے خلاف جاتے ہیں۔ اور یہ احادیث خود عیسیٰ بن ہارون نے مدوّن کی تھیں، مامون اس کتاب سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے علماء وقت سے کہا کہ وہ کتاب ہاشمی کے معیار اور پایۂ استناد کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کریں۔

خلیفہ مامون کی قدردانی

اس کتاب پر بہت سے علماء نے اپنی رائے دی، ان علماء میں اسماعیل بن حماد بھی تھے، مگر مامون

عمرو بن مہیر

ان کے ذوقِ تحقیق اور مرتبۂ فضل و کمال کو سب مانتے ہیں، ایک عرصہ تک یہ بھی امام صاحب کے حلقۂ درس میں شریک رہے۔

یحییٰ بن اکثم

فقہ و حدیث کا کون طالب علم ہے، جو یحییٰ بن اکثم کے نام نامی و اسم گرامی، ان کے علمی مرتبہ، اور فقہی پایہ سے واقف نہ ہو؟ انھوں نے بھی امام محمدؒ سے بہت کچھ حاصل کیا اور اس پر مفتخر بھی رہے۔

ابو عبدالرحمٰن

ابو عبدالرحمٰن المؤدب، جو آل شبیب کے تادیب کنندہ بھی تھے، امام محمدؒ کے شاگرد ان با اختصاص میں ایک خاص درجہ رکھتے تھے۔

علی بن حسن

علی بن حسن الرازی، امام محمدؒ کے نمایاں اور ممتاز اصحاب میں سے تھے۔

ہشام بن عبیداللہ

ہشام بن عبیداللہ الرازی کا علم و تفقہ رہینِ منت تھا امام محمدؒ کا۔

ابوجعفر

ابوجعفر احمد ابن محمد بن مہران المنسوی نے موطا کی روایت امام صاحب ہی سے کی۔

شاگردوں سے حسن سلوک

ائمۂ علم میں سے، میرے علم میں، امام ابو حنیفہؒ کے سوا کوئی ایسا شخص نہیں ہے، جس نے امام محمدؒ سے زیادہ اپنے شاگردوں سے حسن سلوک کیا ہو، ان کی مالی دشواریاں رفع کی ہوں، اور خود تکلیف اُٹھا کر اُنھیں راحت پہنچائی ہو، اور پیشانی پر بل بھی نہ آنے دیا ہو، یہ سارے کام اس طرح انجام دیتے ہوں، جیسے اُن سے بڑھ کر لطف و لذت کسی اور کام میں ہے ہی نہیں ہے!

سفرِ عراق کا ذکر اسد کی زبان سے

اسد بن فرات اپنے سفرِ عراق کے حالات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :-

—" ہم لوگ امام محمدؒ کی خدمت میں حاضر تھے، اور ان کا حلقۂ درس زوروں پر تھا کہ ایک شخص لوگوں کو پھلانگتا ہوا آیا، — اس نے امام محمدؒ سے کچھ کہا، جسے سنتے ہی باآوازِ بلند انھوں نے فرمایا۔

—" اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن، افسوس وہ مصیبت ہم پر نازل ہوئی ہے جس سے بڑی کوئی اور مصیبت نہیں ہو سکتی، مالک امیر المومنین فی الحدیث اس جہاں سے گذر گئے —!" یہ الفاظ دوسرے لوگوں نے بھی سنے، اور بہت جلد یہ خبر عام ہو گئی — اور لوگوں پر حزن و الم، اور غم و صدمہ کی کیفیت طاری ہو گئی!

اس کے بعد یہ حالت ہو گئی کہ جب کبھی امام محمدؒ، امام مالکؒ سے سُنی ہوئی حدیثوں کی روایت کرتے، تو لوگ انبوہ در انبوہ جمع ہو جاتے، لوگوں کی اس طرح بھیڑ لگ جاتی کہ دوسروں کے لیے راستہ چلنا دشوار ہو جاتا، اس لیے کہ حدیث امام مالکؒ سے ان کی رغبت اور شغف میں غیر معمولی

اضافہ ہو گیا تھا۔ اور امام محمدؒ، امام مالکؒ کے سوا کسی اور سے حدیث کی روایت کرتے، تو صرف خواص حاضر مجلس ہوتے، اور عوام اس طرف زیادہ متوجہ نہ ہوتے"!

ذہبی کی روایت

ذہبی نے بھی اسی طرح کی ایک روایت اپنی سند کے ساتھ امام محمدؒ سے کی ہے، کہ ایک بار انہوں نے لوگوں سے فرمایا:-

"تم سے بڑھ کر، اپنے اکابر و مشائخ کا ناقدر شناس میں نے کسی کو نہیں پایا جب میں تم سے مالکؒ کے مرویات بیان کرتا ہوں تو تمہارا ٹھٹھہ کا ٹھٹھہ لگ جاتا ہے، اور جب میں تم سے تمہارے اکابر کے مرویات بیان کرتا ہوں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ بے دلی کے ساتھ آتے ہو!"

ایک قابل غور بات

ابن عدی کی "کامل" میں اور ابن عبدالبر کی "انتقا" میں بھی اس طرح کی روایتیں ملتی ہیں۔ لیکن ان روایات سے کوئی مخالفانہ یا معاندانہ نتیجہ نکالنا غلط ہوگا اصل بات یہ ہے کہ ائمہ عراق کی حدیثوں سے سارا عراق واقف تھا، وہ انھیں بار بار اور اچھی طرح سُن چکا تھا، پڑھ چکا تھا، لہٰذا تجدید سماعت سے کچھ زیادہ دلچسپی نہ لینا عین مقتضائے طبع و فطرت تھا، لیکن امام دار الہجرت مالک بن انس کی حدیثیں، اور وہ بھی امام محمدؒ کی زبان سے غیر معمولی کشش اور رغبت کا سبب تھیں، یہی وجہ تھی کہ ایسے مواقع پر لوگ ٹوٹ پڑتے تھے، اور ٹھٹھہ کا ٹھٹھہ لگ جاتا تھا۔ پھر یہ بات بھی تھی کہ امام مالکؒ کے سفر آخرت نے، اور بُعد مقام نے اُنھیں اور زیادہ توجہ طلب بنا دیا تھا، اگر وہ زندہ ہوتے، اور اتنی دور نہ ہوتے تو یہ کیفیت نہ ہوتی

غم جب تازہ ہوتا ہے، اور جس کا غم ہو، وہ قریب بھی نہ ہو، دور ہو، تو ایسا ہی ہوتا ہے۔"

——— ، یہ تھا راز حدیث مالک کی طرف رغبت کا، اور حدیث علمائے عراق کی طرف بے رغبتی کا، کیونکہ وہ موجود تھے، اور پاس تھے، ان سے ہر وقت سماعت ممکن تھی۔

اسد پھر مدینہ میں

اسد بن فرات عراق سے رخصت ہو کر، جب اپنے وطن کے سفر پر روانہ ہوئے، تو راستہ میں مدینۂ منورہ پڑا، یہاں وہ کچھ دنوں کے لیے رُک گئے کہ اصحاب مالکؒ سے ان مسائل کے بارے میں دریافت کریں جو انھوں نے امام محمد کے حلقۂ درس میں سیکھے تھے۔ لیکن مدینہ میں جو اصحاب مالکؒ موجود تھے وہ اسد کی تشفی نہ کر سکے، انھوں نے اسد کو رائے دی کہ وہ مصر جائیں، اور وہاں جو اصحاب مالکؒ موجود ہیں، ان سے ملیں، وہ یقیناً ان مسائل کا شافی جواب دے سکیں گے، چنانچہ اسد مدینے سے روانہ ہو کر مصر پہنچے۔

اسد مصر میں

مصر پہنچنے کے بعد وہ عبداللہ بن وہب کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ان سے عرض گذار ہوئے:-

"یہ ابو حنیفہ کی کتابیں ہیں۔"

پھر گویا ہوئے:-

"ان مسائل کا جواب مذہب مالک کی رو سے کیا ہے، یہ بتایئے!"

ابن وہب نے سراسیمہ ہو کر کہا۔

"میرے پاس ان مسائل کا کوئی جواب نہیں ہے۔"

بارگاہِ فیض سے استفادہ کے بعد ؟ حد یہ ہے کہ مؤطا امام مالکؒ تک ان کے پاس، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے امام مالک کے سامنے اس کی قرأت کی تھی، امام محمد ہی کے واسطہ سے پہنچی، چنانچہ مؤطا امام مالک کا ایک نسخہ بھی ایسا نہیں ہے جو حسب روایت شافعی ہو، اور اہل علم کے حلقوں میں متداول ہو، جیسے مؤطا کے دوسرے نسخے، جو دوسرے اصحاب کے حسب روایت ہیں، عام طور پر صدیوں سے متداول چلے آرہے ہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ امام شافعی نے، امام مالک کے سامنے مؤطا کی قرأت اوائل امر میں کرلی تھی، لیکن اس کی احادیث کو ضبط میں کیا گیا تھا، نہ اس کی مدارست استمرار کے ساتھ جاری رکھی تھی۔

امام شافعیؒ کا سفرِ یمن

رہا امام شافعی کا سفرِ یمن، تو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ سفر طلب علم کے لیے نہیں، کسب معاش کے لیے تھا،

ان حالات میں غور کرنا چاہیے کہ آخر امام شافعی میں کون سی بات تھی جس پر امام ابو یوسف اور امام محمد جیسے ائمہ وقت ان سے حسد کرتے، جلتے، اور ان کی برائی کے خواہاں رہتے، ؟ اور اگر واقعی یہی بات تھی، تو وہ آخر کون چیز تھی، جس نے امام شافعی کو مجبور کیا کہ وہ امام محمد کے دامن علم سے چپٹے رہیں ؟ حالانکہ خود ان کے مداحین کے بیان کے بموجب وہ عالم محسود تھے، بھلا محسود بھی حاسد کے پاس، طلب علم، استفادہ اور حصولِ فیض کے لیے کبھی گیا ہے ؟ اور یہ بھی بتایا جائے کہ اگر واقعی امام محمد، امام شافعی سے حسد کرتے تھے، تو وہ انھیں تعلیم دینے، ان کی تربیت کرنے، اور فن کے اسرار و رموز بتانے اور سکھانے پر کیوں آمادہ ہوئے ؟ اور یہ کیونکر ممکن ہوا کہ محسود اپنی کتابوں میں حاسد کے علم کی روایت اثنا و صفت کے ساتھ کرے ؟ حسد کا امر محال فرض کر لینے کے بعد بھی مذکورہ سوالات کا جواب ہے کسی کے پاس ؟

میں امام محمد بن الحسن بھی تشریف فرما تھے، میری نظر ان پر بھی ہوئی تھیں
اور امام مالک انہی کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔"

معلوم ہونا چاہیئے کہ امام مالکؒ کے پاس آنے والوں میں ابن المبارک، وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی جیسے اجل علماء بھی تھے، لیکن امام مالکؒ نے ان سب پر جن کی ذکاوت و ذہانت کو ترجیح دی، وہ امام محمد تھے۔

امام شافعیؒ کا اعتراف

ابن ابی العوام کی روایت ہے کہ :

"ایک مرتبہ امام شافعی نے فرمایا : میں نے کتاب اللہ کا عالم، امام محمد سے زیادہ کسی کو نہیں پایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ کتاب انہی پر نازل ہوئی ہے۔"

امام شافعیؒ کا ایک اور قول

امام شافعی ہی کا یہ قول بھی ہے کہ :-

"میں نے کوئی شخص امام محمد جیسا نہیں دیکھا، جب وہ قرآن کریم کے معارف و حقائق پر گفتگو کرتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے قرآن نازل ہو رہا ہے : میں نے ان سے جو معلومات اکٹھا کئے اور انھیں ضبط تحریر میں لایا، وہ ایک بار شتر کے زیادہ ہیں۔"

شتر سے میری مراد بختی زادہ ہے جو دوسرے اونٹوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ بوجھ اٹھانے کی سکت رکھتا ہے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ مزنی سے ایک آدمی نے سلسلۂ گفتگو میں کہا :

"محمد کا قول یہ ہے" !

انھوں نے پوچھا

"محمدؒ کون ؟"

اس نے جواب دیا،

امام محمدؒ بن الحسن !"

یہ سُنکر فرمایا،

"مرحبا مرحبا، ـــــ خدا اس شخص پر اپنی رحمت نازل کرے جس نے کان کو سماعت سے اور قلب کو فہم سے معمور کر دیا۔"

پھر فرمایا

"جانتے ہو یہ کس کا قول ہے ؟ ـــــ میں نے ابھی جو الفاظ امام محمدؒ کے بارے میں کہے، وہ میرے نہیں، امام شافعیؒ کے ہیں۔"

صیمری سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے،

"میں نے حلال و حرام، اور علل، اور ناسخ و منسوخ کا عالم امام محمدؒ سے زیادہ کسی کو نہیں پایا۔"

امام محمدؒ میرے اُستاذ تھے

امام شافعیؒ کا یہ قول بھی ہے،

"میں اعتراف کرتا ہوں کہ میرے استاذ کامل امام مالک تھے، اور ان کے بعد جسے اپنا اُستاذ مانتا ہوں، وہ امام محمدؒ بن الحسن الشیبانی کی ذات گرامی ہے۔"

امام محمدؒ سب سے بڑے فقیہہ تھے

امام محمدؒ کے بارے میں امام شافعیؒ کے بہت سے اقوال ہیں، منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ :-

"اگر لوگ فقہاء کے بارے میں انصاف سے کام لیں، تو وہ یہ ماننے پر مجبور ہوں گے کہ انھوں نے امام محمدؒ کا سا عالم بے ہمتا کسی اور کو نہیں پایا ہے۔"

بہت سے فقیہوں کی مجلس میں بیٹھا، لیکن میں نے امام محمدؒ سے بڑا فقیہہ کسی کو نہیں پایا۔ وہ مسائل فقہیہ کا بیان بڑے اثر انگیز انداز میں کرتے تھے اور اسباب پر اس طرح روشنی ڈالتے تھے کہ دوسرے اکابر اس طرح بیان کرنے سے عاجز اور درماندہ تھے!

میں نے امام محمدؒ سے بہت کچھ حاصل کیا

امام شافعیؒ امام محمدؒ کی ثنا و صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔

"میں نے امام محمدؒ سے جو کچھ حاصل کیا، وہ ایک بار شتر سے زیادہ ہے اور دفتہ ہیں، تمام لوگ 'اہل عراق کے عیال ہیں' اور اہل عراق اہل کوفہ کے عیال ہیں، اور اہل کوفہ سب کے سب 'امام ابوحنیفہؒ کے عیال ہیں؟"

مزنی کا اقرار

مزنی اصحاب محمدؒ کی ثنا و صفت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"یہ وہ لوگ تھے کہ خدا کی قسم، جب زبان تکلّم کو یارائے سخن دیتے تھے تو کانوں کو معمور کر دیتے تھے۔ اور جب فقہ و اصول پر گفتگو کرتے تھے تو وہ دروازے فہم و ذکا کے فقہا پر کھول دیتے تھے، جن تک ان کی رسائی نہ تھی!

یہ کہہ کر مزنی نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھا اور کہا،

"خدا کی قسم میں نے جو کچھ کہا ہے، یہ امام شافعیؒ کے الفاظ ہیں جو میں نے خود اپنے کان سے اور ان کی زبان سے سنے ہیں، بلکہ وہ تو اس سے بھی بڑھ کر

الفاظ میں یہ خیالات ظاہر فرمایا کرتے تھے ۔۔۔ !"

امام محمدؒ کی فصاحت و بلاغت

امام شافعیؒ کا قول ہے :۔

"میں نے امام محمد بن الحسن سے زیادہ فصیح و بلیغ کوئی اور شخص نہیں دیکھا !"

امام شافعیؒ ہی کا یہ قول بھی ہے کہ :۔

"میں نے جب بھی کسی امام فقہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا تو محسوس کیا کہ جواب دیتے وقت اس کا رنگِ رُخ بدل گیا ۔۔۔ سوا امام محمدؒ کے !"

خطیب کی روایت

خطیب سندِ صحیح کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ :۔

"امام شافعی نے فرمایا ۔ میں اگر چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ قرآن امام محمدؒ کے لغت پر اترا ہے ۔ یعنی از روئے فصاحت و بلاغت ۔۔۔ !"

امام محمدؒ کی دانش و بینش

امام شافعیؒ فرماتے ہیں :۔

میں نے کوئی موٹا تازہ آدمی روحانی اعتبار سے اتنا سبک بار نہیں دیکھا جتنے امام محمدؒ تھے ، نہ ان سے زیادہ فصیح و بلیغ کسی اور شخص کو پایا ۔ اور نہ ان سے زیادہ ہوشمند اور دانا کوئی اور شخص دکھائی دیا ۔

جیسے قرآن امام محمدؒ پہ نازل ہو رہا ہے

امام شافعیؒ کا قول ہے کہ :-

"امام محمد بن الحسن الشیبانی جب کوئی مسئلہ بیان کرتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے قرآن نازل ہو رہا ہے، نہ کوئی حرف مقدّم ہوتا تھا نہ مؤخر!"

فقیہہ تو امام محمدؒ ہیں

ایک مرتبہ ایک آدمی نے امام شافعیؒ سے کہا،

"فقہاء آپ کی مخالفت کرتے ہیں!"

امام شافعیؒ نے پوچھا،

"کیا تو نے کسی فقیہہ کو کبھی دیکھا بھی ہے؟" ـــــ فقیہہ تو محمد بن الحسنؒ ہیں، اگر تو انھیں دیکھے تو محسوس کرے گا کہ وہ جب مصروفِ تکلّم ہوتے ہیں تو آنکھ اور دل کو نور سے معمور کر دیتے ہیں میں نے واقعہ یہ ہے کہ محمد بن الحسن سے زیادہ کسی شخص کو ذکی اور فہیم نہیں پایا!"

میں فقہ میں امام محمدؒ کا زیربار احسان ہوں

امام محمدؒ کے بارے میں امام شافعیؒ کا یہ قول بھی ہے کہ :

"علم فقہ میں اگر میں کسی کا زیر بارِ احسان ہوں تو امام محمدؒ بن الحسن الشیبانی کا۔"

حسنِ کلام امام محمدؒ کا حصّہ تھا

نووی نے "التہذیب" میں، اور ذہبی نے اپنی کتاب میں امام شافعیؒ کے اس طرح کے

بہت سے اقوال نقل کئے ہیں :-

ذہبی نے اپنی کتاب میں روایت کی ہے کہ ابن کاس النخعی کا بیان ہے کہ مجھ سے حماد بن سفیان نے، اور انھوں نے ربیع سے روایت کی کہ :-

"امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے عقل و ذکا کے اعتبار سے فقہ و اصول کے لحاظ سے زہد و تقشف کے نقطۂ نظر سے، ورع و عبادت کی رُو سے، حسن کلام اور خوبیٔ تکلم اور بحث و گفتگو کے اعتبار سے امام محمدؒ سے بہتر اور برتر کسی کو نہیں پایا۔"

مناقب شافعیؒ کا ایک ٹکڑا

مناقب الکردری میں امام شافعیؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا :-

"اللہ تعالیٰ نے مجھے دو آدمیوں کا زیر بار احسان کیا ہے، حدیث میں ابن عُیینہ کا، اور فقہ میں امام محمدؒ کا!"

جامہ زیب و خوش لباس

امام محمدؒ سے اپنی ملاقات، اور ان کے دیدار اور اپنے تاثرات اور واردات کا ذکر امام شافعیؒ نے بڑے اثر انگیز اور دل میں اتر جانے والے انداز میں کیا ہے، وہ فرماتے ہیں :

"پہلے پہل جب میں امام محمد کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ اپنے حجرہ میں نشست فرما تھے، اور لوگ انھیں گھیرے ہوئے بیٹھے تھے۔ میں نے ان کے چہرہ کی طرف نظر اٹھائی تو ایسا محسوس کیا جیسے میرے سامنے ایک مرد رعنا متمکن ہے، جس کے چہرے کی برنائی اور زیبائی اپنا جواب نہیں رکھتی، پھر میری نظر پیشانی پر گئی، یوں معلوم ہوا، جیسے ہاتھی دانت کی ایک

خوشنما تھی ہے، پھر میں نے ان کے لباس کو دیکھا، تو سب سے زیادہ جامہ زیب اور خوش لباس انہی کو پایا۔

نزاعی مسائل پر سوال

میں نے ان کے بعض مسائل کے بارے میں، جو اختلافی اور نزاعی تھے، سوال کیا، میرا خیال تھا ان مسائل کے جواب میں ان کی کمزوری میری گرفت میں آجائے گی۔ یا ان کی زبان سے ایسے الفاظ نکلیں گے جو ان کے ضعف فکر و نظر پر دال ہوں گے، لیکن میں نے دیکھا کہ وہ مسائل بحمد و مختلفہ کے حلقہ سے اس خوبی و صفائی اور تیزی کے ساتھ نکل گئے کہ جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے۔ انھوں نے اپنے مسلک کو پورے زور اور قوت اور اعتماد کے ساتھ بیان کیا، نہ ان کے لب و لہجہ میں جھجک تھی، نہ ان کے الفاظ میں ضعف اور کمزوری ـــــــ!

امام محمدؒ کی مجلس

یہ روایت بھی امام شافعی ہی کی ہے کہ:۔

"میں اکثر امام محمد کی مجلس میں حاضر ہوا کرتا، اور آپ کے پاس بیٹھا کرتا، اور علم حاصل کیا کرتا تھا، بیخ ان کی کتابوں کی انہی سے سماعت کی ـــ!

رحم و مروت کا برتاؤ

امام محمد کے اوصاف، خصائل، اور کردار و سیرت کا ذکر کرتے ہوئے امام شافعی

فرماتے ہیں :-

علم اور اسباب دنیا کے سلسلہ میں کسی شخص کا بھی ممنونِ کرم نہیں ہوں، البتہ امام محمدؒ کا ! میرے ساتھ جن کا برتاؤ ہمیشہ رحم و کرم کا، اور لطف و مروّت کا رہا، جن کے اوقات ہمیشہ میری تعلیم و تدریس کے لیئے وقف رہے "!

ناسخ و منسوخ کا عالم

امام محمدؒ کے پایہ فضل و کمال، اور علم و فن کے بارے میں امام شافعیؒ ارشاد فرماتے ہیں :-

"حلال و حرام اور ناسخ و منسوخ کا کوئی بھی عالم یگانہ، امام محمدؒ سے بڑھ کر میرے علم میں نہیں"!

فتویٰ دینے میں ماہر

یہ بھی امام شافعیؒ کا قول ہے :

"فتویٰ دینے کے فن میں امام محمدؒ یکتا تھے، گویا یہ فن انہی کے لیے عالم وجود میں آیا تھا !"

تحمّل اور بردباری

امام محمدؒ کے تحمّل اور بردباری اور علم و نظر کا بیان کرتے ہوئے امام شافعیؒ فرماتے ہیں :

"میں نے امام محمدؒ کا مثل کوئی آدمی نہیں دیکھا، وہ جب بات کرتے تھے، تو حکمت اور معرفت سے بھرپور، ناگوار اور ناپسندیدہ کو بھی سن لیتے تھے اور تحمّل و بردباری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے تھے ——

کبھی اور کسی حالت میں بھی مشتعل نہیں ہوتے تھے"۔(۱)

مابہ الامتیاز

امام محمد کی ذہانت و فراست، قوتِ حافظہ اور دانش و بینش کے بارے میں کون تھا جو ان کا مداح و معترف نہ ہو، اور ان کے ان فضائل و ملکات کے اعتراف میں نغمہ سنج نظر نہ آتا ہو، یہ واقعہ ہے کہ امام محمد کے مداحوں اور ثنا خوانوں میں ہر طبقہ، ہر گروہ اور ہر جماعت کے اکابر و اصاغر اور ائمہ و مجتہدین نظر آتے ہیں۔ یہ سب ان کے بلوغِ نظر اور شعور بلند پرواز کے قائل ہیں، اور بغیر کسی چناں و چنیں کے ان فضائل کا صاف اور واضح، اور غیر مشتبہ الفاظ میں اعلان کرتے ہیں:

ایک اور بات جو امام محمد کو دوسرے معاصرین سے ممتاز کرتی ہے، یہ ہے کہ لوگ فقہ میں ایک مخصوص مکتب فکر کے ترجمان اور داعی تھے، اور اپنے مسلک پر سختی سے عامل بھی تھے اور اس کی ترویج و تبلیغ میں بھی مصروف رہتے تھے۔ بلکہ اگر ضرورت و مصلحت کا تقاضا ہو تو مناظرہ تک سے دریغ نہیں کرتے تھے، لوگوں کو ان سے اختلاف بھی کرنا پڑتا تھا، ان کے خیالات کی تردید بھی وہ کرتے تھے، نکتہ چینی اور طعن و اعتراض کے ہدف بھی وہ بنائے جاتے تھے، ان کے دلائل و براہین کی تردید بھی کی جاتی تھی، ان کے افکار و خیالات اور نظریات و آراء پر حرف گیری ...... بھی ہوتی تھی، ان کے مسلک اور مذہب کو مجروح بھی کیا جاتا تھا، لیکن ان تمام باتوں کے باوجود، ان کے علمی مرتبے، ان کی فکر عالی، ان کے ذہن رسا، اور ان کی فکر و نظر کی تعریف اور تحسین بھی کی جاتی تھی۔

یگانہ خصوصیت

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ گو دوسرے ائمہ اور مجتہدین کی طرح ان پر نکتہ چینی اور اعتراضات کتنے ہی کیوں نہ کیے گئے ہوں، لیکن اختلاف فکر و نظر اور اختلافِ مذہب و مسلک کے باوجود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ موطا امام محمدؒ

از

جناب مولانا محمد عبد الرشید صاحب نعمانی

فقہ و الکلام کی کتابوں میں جو اہمیت موطا کو حاصل ہے محتاج بیان نہیں، حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔

ان للموطا لوقعاً فی النفوس ومهابة فی القلوب لايوازيها شیٔ ؎ — بلاشبہ موطا کی دلوں میں جو وقعت ہے اور قلوب میں جو ہیبت ہے اس کا کوئی چیز مقابلہ نہیں کر سکتی۔

تاہم ارباب نظر کا اس میں اختلاف ہے کہ موطا کا کیا مقام کیا ہے حضرت امام شافعی کی رائے حسب ذیل ہے۔

ما علیٰ ظهر الارض کتاب بعد کتاب اللہ اصح من کتاب مالک ؎ — روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب مالک کی کتاب سے صحیح تر نہیں ہے۔

اور حافظ ابو زرعہ رازی المتوفی ۲۶۴ھ جو فن جرح و تعدیل کے مشہور امام ہیں یہ فرماتے ہیں۔

لو حلف رجل بالطلاق علی احادیث مالک فی الموطا انها صحاح لم یحنث ؎ — اگر کوئی شخص حلف اٹھا کر یوں کہے کہ موطا میں امام مالک کی جو حدیثیں ہیں وہ صحیح نہ ہوں تو میری بیوی کو طلاق ہے تو ایسی صورت میں طلاق واقع نہ ہو۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی بستان المحدثین میں امام ابو زرعہ کے اس قول کو نقل کر کے لکھتے ہیں ؎

وایں وثوق و اعتماد بر کتب دیگر نیست ؎ — اور یہ وثوق و اعتماد دوسری کتابوں پر نہیں ہے

بعد کے علماء میں حافظ مغرب علامہ یوسف بن عبد البر قرطبی مالکی المتوفی ۴۶۳ھ کی یہ تصریح ہے۔

الموطا لا مثیل له ولا کتاب فوقه بعد کتاب اللہ عزوجل ؎ — کتاب اللہ کے بعد نہ موطا کے مثل کوئی کتاب ہے اور نہ اس سے بڑھ کر

ایک اور مالکی عالم حافظ ابو بکر بن العربی المتوفی ۵۴۳ھ یہ لکھتے ہیں

ان کتاب الجعفی هو الاصل الثانی فی هذا الباب والموطا هو الاصل واللباب وعلیهما — جعفی (امام بخاری) کی کتاب اس فن میں اصل ثانی ہے اور موطا اصل اول اور مغز ہے اور ان ہی دونوں پر سب نے بنا

؎ مقدمہ التعلیق الممجد علی موطا الامام محمد از مولانا محمد عبد الحی لکھنوی فرنگی محلی، بحوالہ سیر النبلاء از امام ذہبی ۱۲ ؎ مقدمہ تنویر الحوالک شرح موطا از سیوطی، ؎ تزیین الممالک بمناقب الامام مالک از سیوطی ص۴۲ طبع خیریہ مصر ۱۳۲۵ھ ؎ بستان المحدثین ص۴ طبع محمدی لاہور ؎ مقدمہ التقصی لما فی الموطا من حدیث و رسله از حافظ ابن عبد البر ۱۲

مثل الجامع للقشیری والترمذی سلہ

رکھی ہے جیسے کہ قشیری (امام مسلم) اور ترمذی ہیں۔

ہمارے دیار کے متاخرین محدثین میں شاہ ولی اللہ اور ان کے فرزند اکبر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی اسی خیال کا اظہار کیا ہے چنانچہ شاہ عبدالعزیز، عجالہ نافعہ میں لکھتے ہیں۔

موطأ گویا اصل وام صحیحین است ...... وصحیح بخاری وصحیح مسلم ہر چند در بسط وکثرت احادیث دہ چند موطا باشد لیکن طریق روایت احادیث وتمیز رجال وراہ اعتبار واستنباط از موطا آموختہ اند۔

موطا گویا صحیحین کی اصل اور جڑ ہے ...... اور صحیح بخاری وصحیح مسلم اگرچہ بسط وکثرت احادیث کے لحاظ سے موطا سے دس گنی ہیں لیکن روایت حدیث کا طریقہ، رجال کی تمیز اور اعتبار واستنباط کا ڈھنگ انہوں نے موطا ہی سے سیکھا ہے

لیکن محدثین شوافع کے نزدیک موطا کا درجہ صحیحین سے بڑھ کر تو کیا صحیحین کے برابر بھی نہیں وہی امام شافعی کی مذکورۂ بالا تصریح تو اس کے متعلق شیخ ابن صلاح، مقدمہ علوم الحدیث میں لکھتے ہیں۔

واما ماروینا عن الشافعی رضی اللہ عنہ من انہ قال ما اعلم فی الارض کتاباً فی العلم اکثر صواباً من کتاب مالک و منہم من رواہ بغیرہ ہذا اللفظ فانما قال ذلک قبل وجود کتابی البخاری ومسلم

اور امام شافعی رضی اللہ عنہ سے جو یہ روایت ہم تک پہنچی ہے کہ انہوں نے یوں فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ روئے زمین پر کوئی کتاب اس علم میں مالک کی کتاب سے صحت میں زیادہ ہے اور بعض لوگوں نے اس کو امام شافعی سے دوسرے الفاظ میں بھی نقل کیا ہے سو امام ممدوح کا یہ فرمانا بخاری ومسلم کی کتابوں کے وجود میں آنے سے پہلے کا ہے۔

اور حافظ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں۔

ان الشافعی اطلق علے الموطا افضلیۃ الصحۃ بالنسبۃ الی الجوامع الموجودۃ فی زمنہ کجامع سفیان الثوری ومصنف حماد بن سلمۃ وغیرہ

امام شافعی نے موطا کو جو صحت کے اعتبار سے افضل بتایا ہے وہ ان جوامع کے لحاظ سے ہے کہ جو ان کے زمانہ میں موجود تھیں جیسے کہ جامع سفیان ثوری اور مصنف حماد بن سلمہ وغیرہ

اس بنا پر ان حضرات کے خیال میں موطا کو کتب حدیث میں جو فوقیت حاصل ہے وہ صحاح کے اعتبار سے نہیں بلکہ مسانید وجوامع کے اعتبار سے ہے چنانچہ حافظ سیوطی، تدریب الراوی میں لکھتے ہیں۔

وصرح الخطیب وغیرہ بان الموطا مقدم علی کل کتاب من الجوامع والمسانید۔

خطیب بغدادی وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ موطا جوامع ومسانید میں سے ہر ایک کتاب پر مقدم ہے۔

اور اس تصریح کی بنا پر موطا کا جو درجہ ہے وہ بقول حافظ سیوطی

فعلی ہذا ہو بعد صحیح الحاکم سلہ

صحیح حاکم کے بعد ہے۔

لہ مقدمہ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی از حافظ ابن العربی سلہ جوامع سے مراد یہاں علم کی وہ کتابیں ہیں جو مسند و موقوف ہر قسم کی احادیث کی جامع ہوں سلہ تدریب الراوی ص ۳۱ طبع مصر ۱۳۰۷ھ یہ خیال رہے کہ تدریب میں طباعت کی غلطی سے یہاں بعد کی بجائے بعض چھپ گیا ہے۔

اب متاخرین میں یہ بحث ہے کہ صحاح ستہ میں صحیحین، سنن نسائی، سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی کے علاوہ چھٹی کتاب موطا کو شمار کیا جائے یا سنن ابن ماجہ کو علامہ ابن الاثیر جزری شافعی المتوفی ۶۰۶ھ نے جامع الاصول من احادیث الرسول میں محدث رزین بن معاویہ عبدری مالکی المتوفی ۵۳۵ھ مصنف التجرید للصحاح والسنن کی اتباع میں چھٹی کتاب موطا ہی کو قرار دیا ہے لیکن اکثر متاخرین کے نزدیک صحاح ستہ کی آخری کتاب موطا کی بجائے "سنن ابن ماجہ" ہی ہے چنانچہ محدث ابو الحسن سندی شارح سنن ابن ماجہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں

غالب المتاخرین علی انه سادس الستة

اکثر متاخرین اس طرف ہیں کہ صحاح ستہ کی چھٹی کتاب سنن ابن ماجہ ہے۔

بہر حال صحاح ستہ میں اس کا شمار ہو یا نہ ہو اتنا ان حضرات کو بھی تسلیم ہے کہ موطا حدیث کی ان مہتم بالشان کتابوں میں سے ہے کہ جس کی طرف اعتنا کرنا ضروری ہے چنانچہ شیخ ابن صلاح نے مقدمہ علوم الحدیث میں معرفۃ آداب طالب الحدیث کے ذیل میں جن کتابوں کی طرف خصوصیت کے ساتھ اعتنا کرنے کی ہدایت کی ہے ان میں ایک موطا بھی ہے شیخ موصوف کی عبارت اس سلسلہ میں حسب ذیل ہے۔

وليقدم العناية بالصحيحين ثم بسنن ابي داؤد وسنن النسائي وكتاب الترمذي ضبطا لمشكلها وفهما لخفي معانيها ولا يخدعن عن كتاب السنن الكبير للبيهقي فانا لا نعلم مثله في بابه ثم بسائر ما تمس حاجة صاحب الحديث اليه من كتب المسانيد كمسند احمد ومن كتب الجوامع المصنفة في الاحكام المشتملة على المسانيد وغيرها وموطا مالك هو المقدم منها۔

اور سب سے پہلے صحیحین سے اعتنا کرنا چاہیئے پھر سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور کتاب ترمذی سے بایں طور کہ مشکل الفاظ کو ضبط کرے اور انکے مخفی مطالب کو سمجھے اور بیہقی کی سنن کبیر سے غفلت نہ برتنا چاہیئے کیونکہ اپنے موضوع پر اس کی نظیر ہمارے علم میں نہیں ہے پھر ان سب کتابوں کے ساتھ اعتنا چاہیئے جن کی محدث کو ضرورت پڑتی ہے مسانید ہوں جیسے کہ مسند امام احمد، یہ کتب جوامع ہوں جو احکام کے متعلق تصنیف کی گئی ہیں اور مسند و غیر مسند دونوں روایات پر مشتمل ہوتی ہیں ان میں امام مالک کی موطا سب سے مقدم ہے

شیخ ابن صلاح چونکہ شافعی ہیں اس لئے انہوں نے مسند امام احمد بن حنبل اور موطا امام مالک سے بھی پہلے بیہقی کی سنن کبیر کیطرف توجہ دلائی ہے۔

اور محدث ابن حزم ظاہری المتوفی ۴۵۶ھ جو ارباب ظاہر کے امام ہیں انہوں نے تو موطا کا درجہ بہت ہی موخر کر دیا ہے چنانچہ مراتب الدیانہ میں ان لوگوں کی تردید کرتے ہوئے جو موطا کو اس فن کی اجل مصنفات میں شمار کرتے ہیں یوں رقمطراز ہیں۔

۱؎ جیسا کہ جامع الاصول اور مشکوۃ وغیرہ میں جو رواۃ رزین کے الفاظ آتے ہیں اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ بھی بخاری و مسلم کی طرح اپنی اسناد سے کوئی حدیث نقل کرتے ہیں بلکہ جیسا کہ محدث امیر یمانی نے توضیح الافکار جلد ۱ ص ۲۸۲ پر لکھا ہے یہ موطا کے مختلف نسخوں کی روایتیں ہیں۔

بلکہ سب کتابوں میں تعظیم کی سب سے زیادہ مستحق صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح سعید ابن السکن، منتقیٰ ابن جارود، اور منتقیٰ قاسم بن اصبغ ہیں، پھر ان کتابوں کے بعد کتاب ابی داؤد، کتاب نسائی مصنف قاسم بن اصبغ، مصنف ابی جعفر طحاوی، معروف بشرح معانی الآثار، مسند بزار مسند ابوبکر بن ابی شیبہ، مسند عثمان بن ابی شیبہ، مسند احمد بن حنبل، مسند اسحاق بن راہویہ مسند طیالسی، مسند حسن بن سفیان، مسند ابن سنجر، مسند عبداللہ بن محمد مسندی، مسند یعقوب بن شیبہ، مسند علی بن المدینی، مسند ابن ابی عزرہ اور اسی قسم کی وہ کتابیں ہیں کہ جو صرف کلام نبوی کی لئے مختص ہیں پھر وہ کتابیں کہ جن میں کلام نبوی کے ساتھ ساتھ اور لوگوں (صحابہ و تابعین وغیرہ) کا کلام بھی موجود ہے اور ان میں وہ کتابیں زیادہ بلند پایہ ہیں جن میں صحیح روایتیں درج ہیں جیسے کہ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ، مصنف بقی بن مخلد، کتاب محمد بن نصر مروزی، ابن المنذر کی کتاب الاکبر، اور کتاب الاصغر، پھر مصنف حماد بن سلمہ، موطا مالک بن انس، موطا ابن ابی ذیب، موطا ابن وہب، مصنف وکیع، مصنف محمد بن یوسف فریابی، مصنف سعید بن منصور مسائل احمد، فقہ ابی عبید اور فقہ ابی ثور ہیں۔[1]

حافظ شمس الدین ذہبی سیر النبلاء میں ابن حزم کی اس رائے کو نقل کر کے کہتے ہیں۔

قلت ما انصف ابن حزم بل رتبة الموطا ان يذكر تلو الصحيحين مع سنن ابي داؤد والنسائي۔

میں کہتا ہوں ابن حزم نے انصاف سے کام نہیں لیا، بلکہ موطا کا رتبہ تو یہ تھا کہ اس کو صحیحین کے بعد سنن ابی داؤد اور سنن نسائی کے ساتھ ذکر کیا جاتا۔[2]

حافظ ذہبی کے اس بیان کی روشنی میں موطا کے بارے میں خطیب بغدادی اور شیخ ابن صلاح نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے اس پر بھی رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ موطا میں چونکہ مرسل، منقطع اور بلاغات بھی ہیں اس لئے وہ لوگ جو حدیث مرسل کو حجت نہیں سمجھتے موطا کو صحیح ماننے کے لیے تیار نہیں چنانچہ حافظ زین الدین عراقی شافعی المتوفی نے شرح التقیید والایضاح میں لکھتے ہیں

ان مالكا رحمه الله لم يفرد الصحيح بل ادخل فيه المرسل والمنقطع والبلاغات ومن بلاغاته احاديث لا تعرف كما ذكره ابن عبدالبر فلم يفرد الصحيح (ا ر ص ٣٠ طبع حلب شکلہ)

امام مالک رحمۃ اللہ نے صرف صحیح حدیثوں کو الگ نہیں کیا بلکہ اس میں مرسل، منقطع اور بلاغات کو بھی داخل کر دیا ہے اور ان کی بلاغات میں بعض ایسی حدیثیں بھی ہیں کہ جن کا پتہ نہیں چلتا جیسا کہ حافظ ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے لہٰذا ایسی صورت میں انہوں نے صرف صحیح حدیثوں کو علیحدہ نہیں کیا ہے۔

---

[1] ملاحظہ ہو تدریب الراوی ص٣٢، مقدمہ التعلیق الممجد مولانا عبدالحی، سیر النبلاء از امام ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ذہبی، ترجمہ ابن حزم۔ [2] مرسل وہ روایت ہے جس کو تابعی خود آنحضرت صلعم سے روایت کرے اور بیچ کے صحابی وغیرہ کا نام ذکر نہ کرے۔ [3] منقطع وہ روایت ہے جس کی سند میں کسی راوی کا ذکر رہ جائے [4] بلاغ وہ روایت ہے جس کو مؤلف سند ذکر نہ کرے بلکہ یوں کہے کہ یہ روایت مجھ کو پہنچی ہے۔

لیکن امام حافظ مغلطائی حنفی المتوفی ۷۶۲ھ پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ

لا فرق بين الموطا والبخاري في ذلك لوجوده أيضا في البخاري من التعاليق ونحوها [1]

اس بارے میں موطا اور بخاری میں کوئی فرق نہیں کیونکہ یہ چیزیں تو بخاری میں بھی ہیں چنانچہ اس میں تعلیقات[2] اور اسی قسم کی چیزیں موجود ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام مغلطائی کے اس بیان پر یہ نکتہ سنجی کی ہے کہ

كتاب مالك صحيح عنده وعند من يقلده على ما اقتضاه نظره من الاحتجاج بالمرسل والمنقطع وغيرهما لا على الشرط الذي استقر عليه العمل في حد الصحة والفرق بين ما فيه من المنقطع وبين ما في البخاري ان الذي في الموطا هو كذلك مسموع لمالك غالبا وهو حجة عنده والذي في البخاري قد حذف اسناده عمدا لاغراض قررت في التعاليق

امام مالک کی کتاب خود ان کے نزدیک اور انکے مقلدین کے نزدیک صحیح ہے کیونکہ انکی نظر مرسل اور منقطع وغیرہ سے احتجاج کی مقتضی ہے اور صحت کی تعریف میں جس شرط پر عمل قرار پایا ہے اس کے مطابق صحیح نہیں ہے اور موطا اور بخاری دونوں کی منقطع روایات میں فرق یہ ہے کہ موطا میں جو روایتیں ہیں وہ اکثر امام مالک کی اسی طرح سنی ہوئی ہیں اور بخاری میں جو روایتیں ہیں ان کی اسناد بالارادہ ان وجوہ کی بنا پر جنکی میں نے تعلیقات کے باب میں تقریر کی ہے حذف کر دی گئی ہے۔

حافظ صاحب کی اس نکتہ سنجی پر محدث صالح فلانی نے الفیہ سیوطی کے "حواشی" میں لکھا ہے کہ

وفيما قاله الحافظ من الفرق بين بلاغات الموطا ومعلقات البخاري نظر فلو امعن النظر في الموطا كما امعن النظر في البخاري لعلم انه لا فرق بينهما وما ذكره من ان مالكا سمعها كذلك غير مسلم لانه يذكر بلاغا في رواية يحيى مثلا او مرسلا فيرويه غيره عن مالك موصولا مسندا وما ذكره من كون مراسيل الموطا حجة

اور حافظ ابن حجر نے بلاغات موطا اور تعلیقات بخاری میں جو فرق بیان کیا ہے وہ محل نظر ہے اگر حافظ صاحب موطا کا بھی اسی طرح گہری نظر سے مطالعہ کرتے جس طرح کہ انہوں نے صحیح بخاری کا کیا ہے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ واقعی ان دونوں کتابوں میں کچھ فرق نہیں ہے اور یہ جو وہ فرماتے ہیں کہ امام مالک نے ان روایات کا اسی شکل میں سماع کیا ہے سو مسلم نہیں کیونکہ موطا کی ایک حدیث مثلاً یحییٰ کی روایت میں اگر بلاغاً یا مرسلاً مذکور ہوتی ہے تو دوسرے لوگ اسی حدیث کو امام مالک سے موصولاً و مسنداً بھی روایت

[1] تزئین الممالک از سیوطی ص ۴۳ [2] تعلیق کے معنی ہیں روایت کے ابتدائی حصہ کو مسلسل چھوڑ دینا یعنی شروع کے ایک یا ایک سے زیادہ راویوں کو حذف کر دینا یا استاد کو سرے سے ذکر نہ کرنا۔
[3] تزئین الممالک ص ۴۴

عند مالك ومن تبعهم مردود بأنها حجة عند الشافعي وأهل الحديث لاعتضادها كلها بمسند كما ذكره ابن عبد البر والسيوطي وغيرهما وما ذكره العراقي من أن من بلاغات مالا يعرف مردود بأن ابن عبد البر ذكر جميع بلاغاته ومراسيله ومنقطعاته كلها موصولة بطرق صحاح إلا أربعة وقد وصل ابن الصلاح الأربعة بتأليف مستقل وهو عندي وعليه خطه فظهر بهذا أن لا فرق بين الموطأ والبخاري ـه

کرتے ہیں اور جو حافظ صاحب نے کہا ہے کہ مؤطا کے مراسیل امام مالک کے نزدیک حجت ہیں اور دوں کے نزدیک نہیں سو قابل رد ہے اس لئے کہ یہ مراسیل امام شافعی اور محدثین کے نزدیک بھی حجت ہیں کیونکہ ان سب کی تائید مسند احادیث میں موجود ہے جیسا کہ ابن عبد البر اور سیوطی وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور عراقی نے جو بیان کیا ہے کہ مؤطا کے بعض بلاغات ایسے ہیں کہ جن کا پتہ نہیں چلتا سو یہ اس لئے قابل رد ہے کہ ابن عبد البر نے بجز چار روایتوں کے مؤطا کے جملہ بلاغات مراسیل اور منقطعات کو باسانید صحیحہ موصولا ذکر کیا ہے اور ان بقیہ چار کے اتصال پر بھی ابن صلاح نے ایک مستقل تالیف کی ہے جو میرے پاس موجود ہے اور اس پر خود انکے قلم کی تحریر بھی ہے لہٰذا اس سے ظاہر ہوا کہ مؤطا اور بخاری میں کچھ فرق نہیں ہے

لطف یہ کہ مؤطا کے متعلق خود حافظ صاحب کا بیان ہے کہ

صنف الامام مالك الموطأ وتوخى فيه القوي من حديث أهل الحجاز ومزجه بأقوال الصحابة وفتاوى التابعين ومن بعدهم. (مقدمہ فتح الباری)

امام مالک نے موطا تصنیف کی اور حدیث اہل حجاز میں سے قوی روایت کو تلاش کر کے اس کے ساتھ صحابہ کے اقوال اور تابعین اور علماء مابعد کے فتاوے کو بھی درج کیا۔

لیکن صرف اتنی سی بات پر کہ ان قوی روایتوں کی سند بیان کرنے کا امام مالک نے ہر جگہ التزام نہیں کیا ہے اور کچھ روایات کو مرسلاً اور منقطعاً اور بلاغاً بھی ذکر کیا ہے حافظ صاحب کو موطا کی صحت میں شبہ پڑ گیا حالانکہ حقیقت میں جب روایتیں قوی ہیں تو پھر اسناد کے ذکر کرنے یا ذکر نہ کرنے سے ان کی قوت وصحت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے اسی لئے محققین کے نزدیک صحت کے لحاظ سے موطا میں اور صحیح بخاری میں کچھ فرق نہیں ہے بلکہ بنظر غور دیکھا جائے تو حسب ذیل وجوہ سے موطا کو صحیحین پر فوقیت حاصل ہے

(۱) جلالت علمی کے لحاظ سے ارباب صحاح ستہ میں سے کوئی شخص امام مالک کا ہمسر نہیں۔

(۲) امام مالک سے ان کی موطا کے روایت کرنے والے جس پایہ کے ائمہ ہیں تمام صحاح ستہ کے رواۃ میں ایک بھی اس پایہ کا نہیں یہ صحیح ہے کہ امام بخاری کے شاگرد فربری کی روایت کے مطابق ان سے صحیح بخاری

ے الرسالۃ المستطرفہ لبیان مشہور کتب السنۃ المشرفۃ محمد بن جعفر کتانی مطبع بیروت ۱۳۳۲ھ

نکالو[۱] نے ہزار آدمیوں نے سماع کیا ہے لیکن اگر عوام و خواص کا فرق کوئی قابل لحاظ چیز ہے تو ظاہر ہے کہ نوے ہزار عام انسانوں کی بھیڑ ان ائمہ کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہے کہ جن میں سے ہر ایک آسمان علم کا آفتاب عالمتاب تھا

(۳) موطا کی تصنیف خیر القرون کے آخری دور میں ہوئی ہے جب کہ کبار تبع تابعین کا ایک گروہ کثیر موجود تھا اور خود تبع تابعین نے جن میں حضرت امام محمدؒ بھی شامل ہیں[۲] ان کا امام مالکؒ سے سماع کیا ہے اور مصنفین صحاح ستہ میں سے ایک کو بھی تبع تابعیت کا شرف حاصل نہیں ان کے شاگردوں کا تو کیا ذکر ہے

(۴) امام مالکؒ و اسی طرح امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک راوی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جس روایت کو بیان کرے وہ اسے زبانی یاد ہو لیکن امام بخاری و مسلم کے نزدیک زبانی یاد رکھنا ضروری نہیں[۳]

(۵) امام مالکؒ کسی بدعتی سے خواہ وہ کیسا ہی پاکباز اور استباز ہو حدیث لینے کے روادار نہیں برخلاف اس کے صحیحین میں مبتدعین کی روایات بکثرت جو وہ ثقہ اور صادق اللہجہ ہوں بکثرت موجود ہیں

ہمارے خیال میں اتنی بحث موطا کے اعلیٰ مقام کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

سبب تالیف

محدث قاضی عیاض نے مدارک میں حافظ ابو مصعب زہری سے جو امام مالکؒ کے شاگرد خاص اور ان کی موطا کے آخری رواۃ میں سے ہیں نقل کیا ہے کہ خلیفہ منصور عباسی نے امام مالکؒ سے فرمائش کی تھی کہ ضع للناس کتابا احملهم علیه. (آپ لوگوں کے لئے ایک ایسی کتاب لکھ دیجئے کہ جس پر عمل کے لئے میں انکو آمادہ کروں)، امام مالکؒ نے اس سلسلہ میں کچھ کہنا چاہا تو منصور نے پھر با صرار کہا کہ ضعه فما احد الیوم اعلم منک (آپ تصنیف فرمائیں کیونکہ آج آپ سے بڑھ کر کوئی اور عالم نہیں)، آخر امام ممدوح نے موطا کی تصنیف شروع کی لیکن ابھی اس کی تکمیل سے فراغت نہ ہوئی تھی کہ منصور نے داعی اجل کو لبیک کہا منصور کی وفات ۶ ذی الحجہ ۱۵۸ھ کو ہوئی اور اس کی جگہ اس کا بیٹا محمد المہدی مسند خلافت پر متمکن ہوا، اور اسی کی خلافت کے ابتدائی زمانے میں موطا کی تصنیف پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

موطا کی تدوین میں امام ابو حنیفہ کا تتبع

موطا کی تصنیف سے پہلے مدینہ منورہ کے مشہور فقیہ عبد العزیز بن ماجشون المتوفی ۱۶۴ھ نے بھی جو امام مالکؒ کے معاصر تھے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی تھی جس میں اہل مدینہ کے متفق علیہ مسائل کا ذکر تھا لیکن اس میں حدیثیں نہ تھیں

[۱] دیکھو محدث حاکم نیشاپوری معرفۃ علوم الحدیث میں بذیل عنوان معرفۃ اتباع التابعین فرماتے ہیں۔
ومحمد بن الحسن الشیبانی ممن روی الموطا عن مالک وقد لقی جماعۃ من التابعین (ص ۲۴۷ طبع مصر) اور امام محمد بن حسن شیبانی ان لوگوں میں سے ہیں کہ جنہوں نے امام مالکؒ سے موطا کو روایت کیا ہے اور تابعین کی ایک جماعت کو پایا ہے۔
[۲] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تدریب الراوی ص ۱۵۱ و ۱۹۱ ۔ [۳] دیکھو ایضاً ص ۱۹۱ ۔ [۴] تزئین الممالک از سیوطی ص ۳۔

اس لئے امام مالکؒ کو یہ کتاب چنداں پسند نہ آئی اور آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ انہوں نے کام تو اچھا کیا لیکن اگر میں لکھتا تو پہلے حدیثیں لاتا اور پھر ان کے متعلقہ مسائل کو بیان کرتا۔ بعد کو جب امام مالکؒ نے مؤطا کی تصنیف کا ارادہ کیا تو یہ وہ زمانہ ہے کہ جب امام ابوحنیفہؒ کی تصانیف ملک میں عام ہو چکی تھیں امام مالکؒ بھی ان کا مطالعہ کرتے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تھے[1] امام ابوحنیفہؒ کو تمام مجتہدین میں اس بارے میں شرف اولیت حاصل ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے علم شریعت کو باقاعدہ طور پر ابواب پر مرتب فرمایا ہے اور بعد کو آنے والی تمام نسلوں نے اپنی تصانیف کی بنیاد ان ہی کی ترتیب پر رکھی ہے اور اسی لئے امام شافعیؒ کا مشہور مقولہ ہے الناس عیال علی ابی حنیفۃ فی الفقہ (لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کے بال بچے ہیں) امام ابوحنیفہؒ کی تصانیف میں ان کی ایک مشہور تصنیف کتاب الآثار بھی ہے جس میں امام ممدوح نے احادیث احکام کو فقہی ترتیب پر مدون فرمایا ہے یہ کتاب حسن انتخاب، خوبی ترتیب، جودت اسانید، قوت روایات اور نقل سلف کے اعتبار سے اپنی نظیر آپ ہے اس لئے امام مالکؒ نے مؤطا کی ترتیب میں امام ابوحنیفہؒ کا ہی تتبع اختیار کیا چنانچہ حافظ سیوطی کا بیان ہے کہ

من مناقب ابی حنیفۃ التی انفرد بھا انہ اول من دون علم الشریعۃ ورتبہ ابوابا ثم تبعہ مالک بن انس فی ترتیب الموطا ولم یسبق ابا حنیفۃ احد[2]

امام ابوحنیفہؒ کے ان خصوصی مناقب میں سے جن میں وہ منفرد ہیں ایک یہ بھی ہے کہ وہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا اور اس کی ابواب پر ترتیب کی پھر امام مالک بن انسؒ نے مؤطا کی ترتیب میں ان ہی کی پیروی کی اور اس امر میں امام ابوحنیفہؒ پر کسی کو سبقت حاصل نہیں ہے۔

وجہ تسمیہ امام مالکؒ جب مؤطا کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اس کتاب کو مدینہ منورہ کے ستر فقہا کے سامنے رکھا امام ممدوح کا بیان ہے کہ فکلھم واطأنی علیہ (سب نے اس کتاب کے سلسلہ میں میری موافقت کی) لہٰذا میں نے اس کا نام ہی مؤطا رکھ دیا یعنی وہ کتاب جس کو ہموار کیا گیا اور جس کی تنقیح کی گئی۔

موضوع کتاب مؤطا کا موضوع فقہی احکام ہیں اس لئے محدثین کی اصطلاح میں اس کو کتاب السنن کہنا چاہیئے لیکن چونکہ اس میں مسند اور غیر مسند ہر قسم کی روایتیں ہیں اس لئے بعض شیوخ

[1] مقدمہ تنویر الحوالک از سیوطی۔ چنانچہ قاضی ابوالعباس محمد بن عبداللہ بن ابی العوام اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ میں بسند متصل امام شافعیؒ کی زبانی حافظ عبدالعزیز دراوردی سے ناقل ہیں کہ کان مالک بن انس ینظر فی کتب ابی حنیفۃ وینتفع بھا امام مالک بن انسؒ امام ابوحنیفہؒ کی تصانیف کا مطالعہ کرتے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تھے (ملاحظہ ہو اقوام المسالک فی بحث روایۃ مالک عن ابی حنیفہ وروایۃ ابی حنیفہ عن مالک از محدث کوثری)

[2] تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ از سیوطی ص ۳۰ طبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۲

وابن صلاح وغیرہ نے اس کو جوامع میں شمار کیا ہے۔ امام مالک نے موطا میں کتاب الآثار کی طرح احادیث صحاح کو بنائے اول اور آثار صحابہ و فتاوے تابعین کو بنائے ثانی قرار دیا ہے

مؤطا کے نسخے

اس زمانہ میں تالیف کا طریقہ یہ نہ تھا جو بعد کے دور میں پیدا ہوا کہ مصنف اپنی کتاب کو مرتب کر کے یکبارگی لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے بلکہ اس عہد میں سماع کا طریقہ مروج تھا اور مصنف یادداشت کی غرض سے تاکہ سنانے میں غلطی نہ واقع ہو ایک نوشتہ مرتب کر لیتا اور لوگوں کو لکھوا دیا کرتا تھا اسی لئے بسا اوقات نظر ثانی کے وقت کتاب کی ترتیب بدل جاتی ابواب میں تقدیم و تاخیر یا روایات میں وقف و ارسال اور رفع و اتصال کا فرق ہو جاتا یا بعض ابواب میں کمی بیشی ہو جاتی، غرض ائمہ درس کی کتابوں میں جو نسخوں کا اختلاف ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے موطا کو امام مالک سے بہت سے لوگوں نے مختلف زمانوں میں حاصل کیا ہے اس لئے اس کے نسخوں میں اس اختلاف کا ہونا لازمی ہے۔

امام مالک سے جن لوگوں نے موطا کی روایت کی ہے ان کی مجموعی تعداد حسب تصریح حافظ ابن ناصر الدین دمشقی ۹۱ اناسی ہے چنانچہ حافظ موصوف نے اپنی کتاب اتحاف السالک برواۃ الموطا عن الامام مالک میں ان سب کو نام بنام بقید نسب شمار کرایا ہے[1] پھر ان میں سے جن حضرات کے نسخوں کی روایتیں بعد تک جاری رہیں وہ چودہ بزرگ ہیں جن کی احادیث و روایت کا سلسلہ محدثین کے "اثبات" میں ملتا ہے اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بستان المحدثین میں ان میں سے سولہ نسخوں کی تفصیل بھی دی ہے محدث رزین عبدری نے اپنی کتاب التجرید للصحاح والسنن میں حافظ ابن شاہین اور دار قطنی نے اختلاف نسخ الموطا کے نام سے جو کتاب لکھی ہیں ان سے موطا کے تمام مختلف نسخوں کی روایتوں کو نقل کر دیا ہے اور یہی وہ روایتیں ہیں جو جامع الاصول اور مشکوٰۃ المصابیح میں رزین کے حوالے سے درج ہیں یہ سب روایتیں صحیح ہیں اور موطا کے مختلف نسخوں میں موجود ہیں[2] لیکن عرصہ ہوا کہ ان میں اکثر نسخے ناپید ہو چکے البتہ موطا روایت عبد اللہ بن وہب کا قلمی نسخہ استنبول کے کتب خانہ فیض اللہ اور کتب خانہ ولی الدین میں ہیں اور موطا بروایت سوید بن سعید اور موطا بروایت ابو مصعب زہری ان دونوں کتابوں کے قلمی نسخے دمشق کے کتب خانہ ظاہریہ میں آج تک محفوظ ہیں اور ان سب نسخوں میں متداول ترین اور مشہور ترین یہ دو نسخے ہیں (۱) موطا بروایت امام محمدؒ (۲) الموطا بروایت یحییٰ بن یحییٰ مصمودی لیثی چنانچہ محدث ناقد شیخ محمد زاہد کوثری اپنے مقالات میں رقمطراز ہیں:

واشہر دوایات فی ھذا العصر روایۃ محمد بن الحسن بین المشارقۃ وروایۃ یحییٰ اللیثی بین المغاربۃ

اس دور میں موطا کی مشہور ترین روایت اہل مشرق میں امام محمد بن حسن کی روایت ہے اور اہل مغرب میں یحییٰ لیثی کی رائے روایت کا امتیاز ہے کا ہیں

[1] ملاحظہ ہو تزیین الممالک ص ۵۲ و ۵۳۔ [2] ملاحظہ ہو شرح الافکار لمعانی تنقیح الانظار از محدث امیر یمانی ج ۱ ص ۸۲، ۱۸۷ طبع مصر ۱۳۶۶ھ۔

فالاولى تمتاز ببيان ما اخذ به اهل العراق من احاديث اهل الحجاز المدونة في الموطأ وما لم ياخذوا به لادلة اخرى ساقها محمد في موطئه وهي نافعة جدا لمن يريد المقارنة بين آراء اهل المدينة وآراء اهل العراق وبين ادلة الفريقين والثانية تمتاز عن نسخ الموطأ كلها باحتوائها على آراء مالك البالغة نحو ثلاث آلاف مسئلة في ابواب الفقه وهاتان الروايتان في غاية الكثرة في خزانات العالم شرقا وغربا آه[1]

اہل عراق نے مؤطا میں درج جن احادیث اہل حجاز کو لیا ہے اور جن کو دوسرے دلائل کی بنا پر جو امام محمدؒ اپنی مؤطا میں لائے ہیں نہیں لیا ہے ان کا بیان ہے اور یہ چیز ان لوگوں کے لئے نہایت مفید ہے کہ جو اہل مدینہ اور اہل عراق کے اجتہادی مسائل اور فریقین کے دلائل کا باہم موازنہ کرنا چاہتے ہیں اور دوسری روایت مؤطا کے تمام روایتوں میں اس حیثیت سے ممتاز ہے کہ وہ تین ہزار کے قریب امام مالک کے ان اجتہادی مسائل پر مشتمل ہے جن کا تعلق فقہ کے مختلف ابواب سے ہے اور یہ دونوں روایتیں دنیا کے کتب خانوں میں شرقاً غرباً نہایت کثرت سے موجود ہیں۔

موطا امام محمد

واقعہ یہ ہے کہ امام مالک کے زمانہ تک مدینہ منورہ خود دار العلم تھا اس لئے امام ممدوح نے طلب علم کے لئے کبھی دوسرے شہروں کا سفر نہیں کیا جس طرح کہ ان کے معاصرین میں امام مسعر بن کدام کوفی المتوفی ۱۵۵ھ نے طلب حدیث کے لئے کبھی کوفہ سے باہر قدم نہیں نکالا[2] کیونکہ وہ بھی اس زمانے میں حدیث وروایت کا مخزن تھا اور گو اس وقت تمام بلاد اسلامیہ میں ارباب درس اور اہل روایت موجود تھے تاہم مدینہ اور کوفہ کو فقہ واجتہاد میں مرکزیت حاصل تھی چنانچہ حافظ ابن عبد البر جامع بیان العلم میں بسند متصل امام عبداللہ بن وہب کی زبانی جو امام مالک کے مخصوص تلامذہ میں سے شمار کئے جاتے ہیں ناقل ہیں کہ ایک بار کسی نے امام مالک سے ایک مسئلہ دریافت کیا انہوں نے اس مسئلہ کا جواب دیا اس پر سائل کی زبان سے نقل گیا کہ اہل شام تو اس مسئلہ میں آپ کے مخالف ہیں اور وہ اس کو اس طرح بیان کرتے ہیں امام مالک نے فرمایا۔

متى كان هذا الشأن بالشام انما هذا الشأن وقف على اهل المدينة والكوفة[3]

اہل شام کا یہ شان کب سے ہو گئی یہ شان تو صرف اہل مدینہ اور اہل کوفہ کی ہے۔

اسی لئے بنیادی طور پر فقہ واجتہاد کے مکتب خیال دراصل دو ہی خیال کئے جاتے ہیں ایک عراقی دوسرے حجازی، امام اعظم ابو حنیفہ کوفی پہلے مکتب خیال کے ترجمان ہیں اور امام دار الہجرۃ مالک بن انس مدنی دوسرے کے، پہلے مکتب خیال کا سلسلہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے چلتا ہے جو مدینہ سے

---

[1] مقالات الکوثری ص ۹۱، ۹۲ طبع مصر ۱۳۷۳ھ۔ [2] چنانچہ حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کے ترجمہ میں امام یحییٰ بن معین سے نقل کیا ہے کہ لم یرحل مسعر فی حدیث قط (مسعر نے کبھی ایک حدیث کے لئے بھی سفر نہیں کیا)۔ [3] جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۵۸ طبع منیریہ مصر ۱۲

کوفہ منتقل ہو گئے تھے اور وہیں ان کے علم کی عام اشاعت ہوئی امام مالک نے چونکہ طلب حدیث کے لئے سفر نہیں کیا اس لئے اس سلسلہ کے بزرگوں سے ان کو بہت کم اخذ و استفادہ کا موقع ملا یہی وجہ ہے کہ موطا میں مدنی شیوخ کے علاوہ اور لوگوں کی روائتیں برائے نام ہیں خلیفہ ہارون الرشید نے ایک مرتبہ امام ممدوح سے اس کا شکوہ بھی کیا تھا کہ آپ کی کتابوں میں حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روائتیں ہماری نظر سے نہیں گزریں امام مالک نے فرمایا۔

لم یکونا ببلدی ولم القَ رجالھما لہ

یہ دونوں بزرگ ہمارے شہر میں نہ تھے اور نہ ان کے لوگوں سے میری ملاقات ہوئی

یہ واضح رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روائتیں موطا میں ان دونوں حضرات کی روایات سے کم ہیں جس کی وجہ یہ ہے جو امام ممدوح نے حضرت علی کی روایات کے متعلق بیان فرمائی ہے البواہر المضیہ میں عبداللہ بن ادریس اودی کوفی کے ترجمہ میں جو امام ابو حنیفہ کے تلامذہ میں سے ہیں حافظ عبدالقادر قرشی کی یہ تصریح ہم کو ملتی ہے کہ

وقد قیل ان جمیع ما یرویہ مالک فی الموطا فیما بلغنی عن علی فیہ سمعہا من ابن ادریس۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ تمام روایات جن کو امام مالک موطا میں بلغنی عن علی کہہ کر مرسلاً روایت کرتے ہیں وہ سب انہوں نے ابن ادریس سے سنی ہیں۔

اور قاضی عیاض کی تصریح کے مطابق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جتنی بلاغات موطا میں ہیں وہ بھی انہی سے سنی ہوئی ہیں[۲] غرض یہ وجہ ہے کہ موطا میں اہل عراق کی روائتیں درج نہ ہو سکیں لیکن امام محمد نے اپنی روایت میں اس کمی کو پورا کر دیا ہے وہ اپنے نسخے میں بالالتزام ہر روایت کے متعلق اپنا اور اپنے استاذ امام ابو حنیفہ کا مسلک بیان کرتے ہیں اور جہاں اختلافی مسائل آتے ہیں وہاں اہل عراق کے دلائل بہ تفصیل ذکر کرتے ہیں اسی لئے ان کے نسخے میں امام مالک کے علاوہ اور بھی بہت سے شیوخ سے حدیثیں منقول ہیں اور یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب موطا امام مالک کی بجائے موطائے امام محمد کے نام سے مشہور ہے چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شرح سفر السعادت میں لکھتے ہیں

و از موطائے امام محمد نیز احادیث آوردہ شدہ و آں حکم موطائے مالک دارد کہ کل او است چہ امام محمد، موطا از امام مالک شنیدہ و آنچہ متعلق بمذہب حنفیہ است جدا نوشتہ، موطائے امام محمد کہ گویند ایں است[۳]

اور موطائے امام محمد سے بھی اس کتاب میں حدیثیں لائی گئی ہیں اور یہ موطائے امام محمد ہی کا حکم رکھتی ہیں کیونکہ یہ تمام تر وہی کتاب ہے بایں طور کہ امام محمد نے موطا کو امام مالک سے سنا اور جو کچھ حنفی مذہب سے متعلق تھا اس کو جدا لکھا، موطائے امام محمد جس کو کہتے ہیں یہ ہے

لہ تزیین الممالک للسیوطی ۳ہ لہ اتحاف المبطأ برجال الموطأ للسیوطی ۳ہ شرح سفر السعادت ص ۱۰ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۱۰

اس کتاب کی تالیف میں امام محمد نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) ترجمۃ الباب کے متصل سب سے پہلے امام مالک کی روایت درج کرتے ہیں پھر وجہ مطابقت اور اسی کو ہم لیتے ہیں، کہہ کر کبھی اس روایت کے قابل عمل ہونے کی مزید تفصیل دیتے ہیں اور کبھی صرف انہی الفاظ پر اکتفا کرتے ہیں یہ الفاظ جیسا کہ فقہاء نے تصریح کی ہے اس روایت کے معمول بہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور در صورت اختلاف دوسرے شیوخ کی حدیثیں پیش کر کے اس روایت پر عمل نہ کرنے کے وجوہ بتلاتے ہیں۔

(۲) اپنے شیوخ سے حدیثیں روایت کرتے وقت امام محمد ہمیشہ اخبرنا کا صیغہ استعمال کرتے ہیں سمعت اور حدثنا وغیرہ نہیں کہتے یہ متقدمین کا طریقہ ہے ان کے یہاں قرأت اور سماع دونوں کے لئے یہ الفاظ مستعمل تھے لیکن متاخرین میں عام طور پر قرأت کے لئے اخبرنا اور سماع کے لئے سمعت اور حدثنا کے الفاظ رائج ہیں۔

(۳) ہر مسئلہ میں امام ابو حنیفہ کا قول بالالتزام ذکر کرتے ہیں اور جہاں ضرورت محسوس کرتے ہیں امام ابو حنیفہ کے قول کے بعد یہ بھی تصریح کر دیتے ہیں کہ والعامۃ من فقہائنا (یعنی ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے) یہاں فقہاء سے مراد فقہاء عراق اور عامہ سے مراد ان کی اکثریت ہے اور کبھی اس سلسلہ میں صرف ابراہیم نخعی کا مذہب بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جن کی حیثیت اہل عراق میں وہی ہے جو سعید بن المسیب کی اہل حجاز میں اور کبھی مناسب سمجھتے ہیں تو امام ابو حنیفہ کے قول کے ساتھ امام مالک وغیرہ کا قول بھی نقل کر دیتے ہیں۔

(۴) کہیں کہیں امام محمد نے اس کتاب میں کسی مسئلہ کے متعلق ھذا جمیل یا ھذا احسن وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں اس سے مراد استحباب نہیں بلکہ صرف عدم وجوب ہے عام اس سے کہ وہ سنت مؤکدہ ہو یا غیر مؤکدہ اسی طرح لا باس سے اس کتاب میں صرف نفس جواز مراد ہے کراہت تنزیہی نہیں، چنانچہ تراویح کی بحث میں امام محمد نے یہی الفاظ استعمال کئے ہیں حالانکہ وہ سنت مؤکدہ ہے اسی طرح ینبغی کا استعمال بھی امام ممدوح نے واجب اور سنت مؤکدہ دونوں کے لئے کیا ہے بہر حال ناظرین کو غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے متاخرین کی اصطلاح میں ان الفاظ کے جو معانی آتے ہیں امام محمد نے ان معانی میں ان الفاظ کو استعمال نہیں کیا ہے اسی طرح لفظ اثر کا استعمال بھی قدماء کے یہاں مرفوع، موقوف مقطوع سب روایت کے لئے عام ہے یاد رہے کہ امام محمد نے بھی اس کے عام معنی ہی میں اسکو رکھا ہے لیکن متاخرین اہل بعض لوگ حدیث مرفوع کے لئے "اثر" کا لفظ استعمال نہیں کرتے ہیں۔

تعداد مرویات

اس کتاب میں کل ایک ہزار ایک سو اسی (۱۱۸۰) روائتیں ہیں اس تعداد میں مرفوع موقوف مسند غیر مسند وغیرہ جملہ مرویات داخل ہیں منجملہ ان کے امام مالک کی ایک ہزار پانچ (۱۰۰۵) اور بقیہ شیوخ کی ایک سو پچھتر ہیں جن میں سے امام ابو حنیفہ سے تیرہ (۱۳) اور امام ابو یوسف سے چار روائتیں منقول ہیں۔

موطا امام محمد میں کوئی موضوع حدیث نہیں ہے

یہ واضح رہے کہ اس کتاب میں کوئی موضوع حدیث نہیں ہے البتہ حافظ ابن حزم ظاہری نے اپنی کتاب مراتب الدیانہ میں تصریح کی ہو کہ

فیه نیف وسبعون حدیثا قد ترک مالک نفسه العمل بها وفیه احادیث ضعیفة وهّاها جمهور العلماء لے

موطا میں ستر سے اوپر ایسی حدیثیں ہیں جن پر خود امام مالک نے عمل نہیں کیا ہے اور اس میں ضعیف احادیث بھی ہیں جن کو جمہور علماء نے کمزور بتلایا ہے۔

لیکن یہ روایتیں چونکہ دوسری کتابوں میں طرق صحیحہ سے مروی ہیں اس لئے انکا ضعف کچھ مضر نہیں رہا کسی حدیث پر مجتہد کا عمل نہ کرنا اس کی مختلف وجہیں ہو سکتی ہیں مثلاً یہ کہ وہ حدیث منسوخ ہو یا مأول ہو یا دوسری روایات قویہ کے مقابلہ میں مرجوح ہو امام ابوحنیفہ نے موطا کی جن روایات پر عمل نہیں کیا ہے ان کی تعداد بھی کم و بیش اسی کے قریب قریب ہے جس کے وجوہ اس کتاب میں خود آپ کی نظر سے گزریں گے۔

یہ واضح رہے کہ موطا امام محمد کے مطبوعہ نسخے میں باب صلوٰۃ القاعد میں جو یہ روایت مذکور ہے قال محمد حدثنا بشر حدثنا احمد اخبرنا اسرائیل بن یونس بن ابی اسحٰق السبیعی عن جابر بن یزید الجعفی عن عامر الشعبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن الناس احد بعدی جالسا اس روایت میں احمد اور اسرائیل کے درمیان محمد کا لفظ رہ گیا ہے اصل سند یوں ہے قال محمد حدثنا بشر حدثنا احمد حدثنا محمد بن اسرائیل، چنانچہ موطا امام محمد کا جو قلمی نسخہ دار الکتب المصریہ میں نمبر ۲۲ پر محفوظ ہے اس میں اسجگہ امام محمد کا اضافہ موجود ہے اور یہ محمد جو ابتدائے سند میں مذکور ہیں یہ ابوعلی صواف ہیں جو اس نسخہ کے راوی ہیں یہ چوتھی صدی کے آدمی ہیں اور انکے شیخ بشر بن موسیٰ اسدی مشہور حافظ حدیث ہیں حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کا مفصل ترجمہ لکھا ہے اور بشر کے شیخ احمد یہ وہی احمد بن مہران نسوی ہیں جو امام محمد کے شاگرد اور ان سے موطا کے راوی ہیں یہ سارا سلسلہ سند ابھی موطا امام محمد کو حسن قبول کے زیر عنوان آنے والا ہے اسی طرح باب القراءۃ فی الصلوٰۃ خلف الامام میں جو یہ روایت درج ہے قال محمد حدثنا الشیخ ابوعلی قال حدثنا محمود بن محمد المروزی قال حدثنا سہل بن العباس الترمذی قال اخبرنا اسمٰعیل بن علیۃ عن ایوب عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی خلف الامام فان قراءۃ الامام له قراءۃ اس میں بھی قال محمد سے امام محمد مراد نہیں بلکہ ابوعلی صواف کا شاگرد مراد ہے یہ حدیث تاریخ بغداد (ج ۱۳ ص ۹۴) میں موجود ہے یہ روایت دراصل شیخ ابوعلی صواف کے شاگرد نے نسخہ کے حاشیہ کی ہے جسکو کسی کاتب نے غلطی سے اصل متن میں درج کر دیا ہے موطا امام محمد میں قلمی نسخہ دار الکتب میں نمبر ۲۲ پر موجود ہے اور محدث امیر کاتب الاتقانی کے نسخہ سے منقول ہے اس میں یہ حدیث اسی طرح حاشیہ پر درج ہے ۔ لے

موطا امام محمد کا موطا یحییٰ سے موازنہ

موطا کو امام مالک سے اگرچہ بڑے بڑے فقہاء و محدثین نے روایت کیا ہے جن میں امام شافعی، عبدالرحمٰن بن مہدی، معن بن عیسیٰ، عبداللہ بن یوسف تنیسی، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور قتیبہ بن سعید خاص طور پر قابل ذکر ہیں لیکن آج دنیائے علوم میں ان میں کسی ایک کے نسخہ کا پتہ نہیں ملتا یوں سے جن حضرات کی روایت کو شہرت اور قبول عام حاصل ہے وہ صرف یہ دو ہیں

لے مقدمہ تنویر الحوالک ص ۵ لے ملاحظہ ہو بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی ص ۶۶ طبع مصر ۱۳۵۵ھ۔

ہیں ایک امام محمدؒ دوسرے فقیہ یحییٰ بن یحییٰ اندلسی مالکی المتوفی ۲۳۴ھ اور آج موطا امام مالکؒ کے نام سے جس کتاب کی طرف ذہن منتقل ہوتا ہے وہ یہی یحییٰ کی روایت ہے لیکن امام محمدؒ کی روایت کو فقیہ یحییٰ کی روایت پر حسب ذیل وجوہ سے ترجیح حاصل ہے

(۱) جلالت شان اور فقاہت کے لحاظ سے موطا کے تمام رواۃ میں امام محمدؒ کا کوئی ہمسر نہیں۔

(۲) امام محمدؒ نہ صرف محدث بلکہ حسب تصریح دارقطنی حفاظ حدیث میں محسوب ہیں اور فقیہ یحییٰ اگرچہ ثقہ اور عاقل تھے لیکن اس فن کے مرد میدان نہ تھے چنانچہ انکے متعلق خود مالکی مذہب کے مشہور عالم حافظ ابن عبدالبر کی یہ تصریح ہے کہ ولم یکن له بصر بالحدیث[۱] (ان کو علم حدیث میں بصیرت نہ تھی)

(۳) موطا کی روایت میں یحییٰ سے متعدد جگہ غلطیاں بھی ہوگئی ہیں چنانچہ محدث عبدالباقی زرقانی مالکی انکے ترجمہ میں لکھتے ہیں فقیہ قلیل الحدیث له اوهام[۲] (یہ فقیہ اور ثقہ ہیں قلیل الحدیث تھے اور روایات حدیث میں ان سے کچھ اوہام بھی ہوگئے ہیں) برخلاف اس کے امام محمدؒ کے متعلق حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال میں تصریح کی ہے کہ وکان من بحور العلم والفقه قويا في مايروي عن مالك (علم و فقہ کے سمندروں میں سے تھے اور جو امام مالکؒ سے روایت کرتے ہیں اس میں قوی ہیں

(۴) امام محمدؒ طبقہ کے اعتبار سے یحییٰ سے عالی ہیں کیونکہ وہ حسب تصریح محدث حاکم نیشاپوری اتباع تابعین میں سے ہیں اور انہوں نے تابعین کرام کی ایک جماعت سے فیض اٹھایا ہے فقیہ یحییٰ لیثی کو یہ شرف حاصل نہیں۔

(۵) فقیہ یحییٰ کو امام مالکؒ سے پوری موطا کے پڑھنے کا موقع نہ مل سکا کیونکہ یہ جس سال امام مالکؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسی سال امام موصوف کا انتقال ہوگیا اسی لئے یحییٰ کے نسخے میں تمام روایتیں عن مالك سے شروع ہوتی ہیں لیکن باب خروج المعتكف للعيد اور باب الاعتكاف اور ما جاء في ليلة القدر میں حدثني زياد عن مالك ہے یعنی یہ ابواب انہوں نے مالکؒ سے نہیں بلکہ انکے شاگرد زیاد سے پڑھے ہیں لیکن امام محمدؒ نے پوری موطا کو بھی امام مالکؒ سے سنا ہے۔

(۶) امام محمدؒ نے امام مالکؒ کی خدمت میں مسلسل تین سال گذارے ہیں اور امام یحییٰ کو سیاہ کار ابھی آپکی نظر سے گذرا امام محمدؒ کی نسبت آستانہ امامت حاضری کا بہت کم موقع ملا اور یہ ظاہر ہے کہ طویل الصحبت کی روایت کو قلیل الملازمت کی روایت پر ترجیح ہے

(۷) امام مالکؒ کے یہاں درس کا عام طریقہ یہ تھا کہ شاگرد پڑھتے اور وہ خود سنتے تھے لیکن امام محمدؒ کو اس بارہ خاص میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے امام مالکؒ کی حدیثیں خود انکی زبان سے سنی ہیں چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الائمۃ الاربعۃ[۳] میں امام محمدؒ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ

قال محمد بن عبد الله بن عبد الحكم سمعت الشافعي يقول قال لي محمد بن الحسن اقمت على باب مالك ثلاث سنين و سمعت من لفظه اكثر من سبعمائة حديث انتهى وكان مالك لا يحدث من لفظه الا قليلا

محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو یہ فرماتے سنا کہ مجھ سے امام محمد بن حسن نے فرمایا کہ میں تین سال تک امام مالکؒ کے آستانہ پر مقیم رہا ہوں اور میں نے خود ان کی زبان مبارک سے سات سو سے زیادہ حدیثیں سنی ہیں حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ امام مالکؒ اپنی زبان سے حدیثیں کم بیان کرتے تھے

[۱] الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الائمۃ الفقہاء از ابن عبدالبر [۲] ملاحظہ ہو مقدمہ التعلیق الممجد از مولانا عبدالحی لکھنوی [۳] تعجیل المنفعۃ میں لاکثر کا لفظ طباعت کی غلطی سے رہ گیا ہے لیکن دوسری کتابوں میں اس روایت کے یہی الفاظ موجود ہیں ملاحظہ ہو لسان المیزان و تہذیب الاسماء[illegible]

فلولا طول اقامة محمد عنده وتمكنه منه ما حصل له عنه هذه وهو احد رواة الموطأ عنه وقد جمع حديثه عن مالك واورد فيه ما يخالفه وهو الموطأ المسموع من طريقه۔

اسلئے اگر امام محمدؒ کا انکے پاس طویل قیام نہ ہوتا اور انہیں اس کا بخوبی موقع نہ ملتا تو یہ باتیں انہیں حاصل نہیں ہو سکتی تھیں امام محمدؒ بھی موطا کے ایک راوی ہیں انہوں نے امام مالکؒ کی حدیثوں کو جمع کرکے جو روایتیں انکے خلاف تھیں انکو بھی بیان کیا ہے اور یہی وہ موطا ہے جس کا سماع ان کے طریقہ سے ہے۔

(۵) یحییٰ کی روایت میں بہت سے ابواب حدیثوں سے خالی ہیں اور انہیں صرف امام مالکؒ کے اجتہادی مسائل کا ذکر ہے لیکن موطا امام محمدؒ کا کوئی باب ایسا نہیں کہ جس میں کوئی حدیث یا اثر موجود نہ ہو۔

(۶) یحییٰ کا نسخہ صرف امام مالکؒ کی روایات تک محدود ہے اور امام محمدؒ کی موطا میں امام مالکؒ کے علاوہ دوسرے شیوخ کی روایات بھی درج ہیں۔

(۷) امام محمدؒ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے نسخہ میں موطا کی تمام احادیث کے معمول بہا یا غیر معمول بہا ہونے کو بتادیا ہے اور اختلافی مسائل میں طرفین کے دلائل کا نہایت خوبی سے موازنہ کیا ہے اور یحییٰ کے نسخہ میں یہ بات نہیں چنانچہ محدث کوثری فرماتے ہیں

ان عمل محمد في الموطأ بهذا عمل جليل جداً عند من يعنى باحاديث الاحكام على ان الاحاديث الحجازية كانت مشتركة بين علماء الامصار جميعهم لهم مروية عندهم بكثرة بحضورهم ونزولهم لا يعوزهم شيء منها في الغالب انما المهم معرفة ماذا اخذوا منه ولماذا تركوا الاحاديث التي تركوها لادلة اخرى وقام محمد في موطئه بتعريف ذلك حيث بين مواطن الاخذ كما بين مواضع الترك بادلته۔

جن لوگوں کو احادیث احکام کے ساتھ اعتنا ہے انکے نزدیک موطا میں امام محمدؒ کا یہ کارنامہ نہایت شاندار ہے کیونکہ علاوہ ازیں حجاز کی حدیثیں بلاد اسلامیہ کے علماء میں مشترک و رائج تھیں اور انکے یہاں بھی انکی روایت جاری تھی جس کی وجہ یہ ہے کہ زیارت کے سلسلہ میں کثرت سے علماء کی آمد و رفت تھی مدینہ منورہ حجاز کی کوئی روایت اکثر ان سے چھوٹی نہ تھی اور اہم انکے لئے صرف اس بات کا جاننا تھا کہ وہ ان حدیثوں کو لیتے ہیں یا دوسرے دلائل کی بنا پر انکو چھوڑ دیتے ہیں چنانچہ امام محمدؒ نے اپنی موطا میں یہی کام انجام دیا ہے کہ ان تمام مقامات کو بتادیا ہے کہ جہاں ان روایات کو لیا ہے اور جہاں دوسرے دلائل کی بنا پر انکو چھوڑ دیا گیا ہے۔

موطا امام محمد کا حسن قبول

امام مالکؒ کی وفات کے بعد جب کوفہ میں امام محمدؒ موطا کا درس دیتے تھے تو حاضرین کی کثرت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ ان کے یہاں آنیکے راستے بند ہو جاتے تھے موطا کی عراق میں اسی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے کسی نے کیا خوب کہا ہے

ومما به اهل الحجاز تفاخروا — ان الموطا في العراق محبب

(اور منجملہ ان باتوں کے جن پر اہل حجاز کو فخر ہے ایک یہ بھی ہے کہ موطا عراق میں محبوب ہے)

موطا امام محمدؒ کی روایت کا سلسلہ اندلس سے لیکر خراسان و ماوراء النہر تک جاری تھا چنانچہ اندلس کے مشہور عالم ابوالولید باجی مالکی المتوفی ۴۷۴ھ اپنی شرح موطا میں رقمطراز ہیں کہ

اشتهر عنه محمد بن الحسن الموطأ وهو ممن ... امام ابن الحسن نے امام مالک سے موطا کی تحصیل کی ہے اور میں

لہ بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی ص [illegible] ... [illegible] میں مسعودی کا قصیدہ نقل کیا ہے جو کہ موطا کی تعریف میں ہے یہ شعر اسی قصیدہ کا ہے۔

اروية عن ابی ذر عبد بن احمد سه — اس کو حافظ ابو ذر عبد بن احمد سے روایت کرتا ہوں۔

اور خراسان و ماوراء النہر کے مشہور امام شیخ الاسلام علی بن ابی بکر مرغینانی مصنف ہدایہ المتوفی ۵۹۳ھ موطا کے امام محمد کو ان اسنادوں سے روایت کرتے ہیں عن الامام نجم الدین عمر النسفی الحنفی عن الشیخ الامام ابی الحسن علی بن محمد بن منصور البزدوی عن ابی الفضل احمد بن خیرون عن ابی طاہر عبد الغفار المودب عن ابی علی الصواف عن ابی علی بشر بن موسیٰ عن ابی جعفر احمد بن محمد بن مهران عن محمد بن الحسن الامام لہ

محدثین میں موطا امام محمد کو علو اسناد کے ساتھ روایت کرنا ابھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے الدرر الکامنہ میں محدث امیر کاتب اتقانی صاحب غایۃ البیان شرح ہدایہ پر یہ ریمارک کیا ہے کہ

وحدث بالموطا برواية محمد بن الحسن بسند نازل جداً — انہوں نے موطا بروایت امام محمد کو نہایت ہی نازل اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

محدث ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ حنفی مکہ علامہ ابراہیم بیری زادہ المتوفی ۱۰۹۹ھ شیخ عثمان کماخی فاضل لکھنوی مولانا محمد عبد الحئی فرنگی محلی المتوفی ۱۳۰۴ھ نے موطا امام محمد پر شرحیں لکھی ہیں محدث ملا علی قاری کی شرح کا نام فتح المغطا بشرح الموطا ہے اسکے قلمی نسخے ہند و پاک کے متعدد کتبخانوں میں ہماری نظر سے گزرے ہیں علامہ بیری زادہ کی شرح نہایت مبسوط ہے دو جلدوں میں تقریباً ایک ہزار صفحات پر ہے اسکا عکسی فوٹو جو استنبول سے حاصل کیا گیا ہے مجلس احیاء المعارف النعمانیہ حیدرآباد دکن میں موجود ہے اور فاضل لکھنوی کی شرح جسکا نام التعلیق الممجد علی موطا الامام محمد ہے نہایت مشہور و متداول ہے اور بار بار طبع ہو چکی ہے اور موطا امام محمد میں جن لوگوں سے حدیثیں مروی ہیں ان کے حالات میں حافظ قاسم بن قطلوبغا حنفی المتوفی ۸۷۹ھ نے ایک مستقل کتاب علیحدہ تصنیف فرمائی ہے۔

امام محمدؒ

امام محمد ابو عبد اللہ کنیت سلسلہ نسب یہ ہے محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ شیبانی ان کی نسلی نسبت ہے لیکن اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ نسبت ولاء ہے انکا خاندان جزیرہ وکا خاندان کے الذین جو شیبانی قوم میں اصل میں گئے تھے اور حرستا نامی گاؤں میں جو دمشق کے مضافات میں تھا بودوباش اختیار کرلی تھی یہاں حق تعالیٰ نے تھوڑی شدت عطا فرمائی پھر بنو امیہ کے آخری دور میں عراق منتقل ہوگئے امام محمد کی ولادت ۱۳۲ھ میں واسط میں ہوئی جو عراق کا مشہور شہر ہے پھر ان کے والد یہاں سے کوفہ چلے آئے اور یہیں انکی نشو و نما ہوئی امام محمد کا بیان ہے کہ

خلف ابی ثلاثین الف درهم فانفقت خمسة عشر الفا علی النحو والشعر وخمسة عشر الفا علی الحدیث والفقه لہ — میرے والد بزرگوار نے تیس ہزار درہم چھوڑے تھے میں نے پندرہ ہزار تو نحو و شعر پر خرچ کئے اور پندرہ ہزار حدیث و فقہ پر

بڑے بڑے فقہاء و محدثین سے علم کی تحصیل کی حافظ ابن حجر تعجیل المنفعہ میں لکھتے ہیں

ولازم ابا حنيفة وحمل عنه الفقه والحديث وسمع ايضا سفيان الثوري وقيس بن الربيع ومسعر لہ — امام ابو حنیفہ کی ملازمت اختیار کی اور ان سے فقہ و حدیث کی تحصیل کی نیز سفیان ثوری قیس بن ربیع مسعر بن کدام وغیرہ

لہ شرح موطا زرقانی جلد ۱ ص ۱۰ طبع مصر لہ یہ پوری سند بلوغ المقصود فی ارتقاء مذہب ابی حنیفہ سے لی گئی ہے ... و عمر کی جملہ مرویات و مرویات کی کتاب صاحب ہدایہ کو حاصل ہوئی تھیں ... زیادہ ... اسکا فقرہ ذیل ہوگا لہ مناقب ابی حنیفہ و صاحبیہ از ذہبی ص ۵۰ طبع مصر ۱۲

ومسعر وغیرهم وسمع بالشام من الاوزاعی وغیرهم ے حدیث سنیں اور شام میں اوزاعی وغیرہ سے حدیث کی سماعت
وبالمدینة من مالك وغیرهم (ترجمۃ امام محمد) کی اور مدینہ میں امام مالک وغیرہ سے۔

امام ابوحنیفہ کی وفات کے بعد فقہ کی تکمیل امام ابو یوسف کی خدمت میں رہ کر کی حافظ ذہبی کے الفاظ ہیں۔

ثم لازم ابا یوسف من بعدہ حتی برع فی الفقه [1] امام ابو حنیفہ کے بعد امام ابو یوسف کی ملازمت میں رہے یہاں تک فقہ میں کمال پیدا کیا

حافظ ابن حجر عسقلانی نے الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار میں تصریح کی ہے کہ کان من افراد الدھر فی الذکاء [2] ذکاوت میں یگانۂ روزگار تھے، مورخ ابن تغری بردی کے النجوم الزاہرہ میں ان کے متعلق یہ الفاظ ہیں وکان اماما فقیها محدثا مجتهدا ذکیا [3]، حافظ ذہبی لکھتے ہیں۔

انتهت الیه ریاسة الفقه بالعراق بعد ابی یوسف امام ابو یوسف کے بعد فقہ کی ریاست عراق میں ان پر ختم ہوا
وتفقه به ائمة وکان من اذکیاء العالم [4] ہاموں نے ان سے فقہ کی تحصیل کی اور یہ اذکیا عالم میں سے تھے
ان ائمہ میں امام شافعی، امام ابو حفص کبیر بخاری، ابو عبید قاسم بن سلام، ہشام بن عبید اللہ رازی، ابو سلیمان جوزجانی اور عیسیٰ بن ابان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

علم حدیث میں امام محمد کا جو پایہ ہے اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ محدث دارقطنی نے باوجود اس شدت عصبیت کے جو انکو ائمہ احناف سے ہے انکے بارے میں قرار دیا ہے کہ من الثقات الحفاظ [5] یعنی یہ محدث ثقات میں سے ہیں جن کا شمار حفاظ حدیث میں ہے علی ابن مدینی نے جو نقد رجال کے امام ہیں انکو صدوق قرار دیا ہے [6] جیسا کہ حافظ ذہبی نے مناقب ابی حنیفہ وصاحبیہ میں تصریح کی ہے
وامام الشافعی رحمه الله فاحتج بمحمد بن الحسن فی الحدیث امام شافعی رحمۃ اللہ نے محمد بن حسن سے حدیث میں حجت پکڑی ہے
اور محدث حاکم نیشاپوری نے المستدرک علی الصحیحین میں امام شافعی کی سند سے انکی یہ حدیث نقل کر کے حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا الربیع بن سلیمان ثنا الشافعی انبا محمد بن الحسن عن ابی یوسف عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر رضی اللہ عنهما ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الولاء لحمة کلحمة النسب لا یباع ولا یوهب [7] تصریح کی ہے کہ هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ (یہ حدیث صحیح الاسناد ہے حالانکہ بخاری ومسلم نے اسکی تخریج نہیں کی ہے، اس پر حافظ ذہبی تلخیص المستدرک میں لکھتے ہیں کہ صحیح قلت بالدبوس (یہ صحیح ہے کہ میں کہتا ہوں) کہ محمد کے سوا سب صحیح ہے) اور حافظ ابن حجر نے تعجیل المنفعہ میں لکھا ہے کہ وکان الشافعی یعظمه فی العلم وکذلک احمد (امام شافعی اور اسی طرح امام احمد علم میں انکو بڑا سمجھتے تھے)، امام محمد کا معمول تھا کہ دس پارے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے برمکی کا بیان ہے کہ محمد بن سماعہ اور عیسیٰ بن ابان نے نماز پڑھنا ان ہی سے سیکھا تھا ۱۸۹ھ میں خلیفہ ہارون الرشید کے ساتھ رے گئے تھے اور رے میں انتقال کیا اسی دن کسائی نے وفات پائی ہارون الرشید کو سخت صدمہ ہوا اور نہایت تاسف سے کہا آج ہم نے فقہ اور نحو دونوں کو دفن کر دیا
رحمه الله رحمة واسعة وغفر له مغفرة جامعة

[1] ایضاً ص ۵ [2] اس کتاب کا قلمی نسخہ میرے پاس موجود ہے [3] النجوم الزاہرہ ج ۲ ص ۱۳۰ طبع مصر [4] تخریج ہدایہ از حافظ زیلعی ج ۱ ص ۳۴۷ طبع مصر [5] الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار [6] مناقب ابی حنیفہ وصاحبیہ ص ۵۹ [7] مستدرک حاکم کتاب الفرائض ج ۴ ص ۳۴۱ طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن۔

من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

اقتباسات

امام محمد بن حسن شیبانی

اور

ان کی فقہی خدمات

تالیف: ڈاکٹر محمد الدسوقی

ترجمہ: حافظ شبیر احمد جامعی، ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی

ادارہ تحقیقات اسلامی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی - اسلام آباد

ہی ہیں، سوائے اس کے جو کچھ خوارزمی نے اپنی جامع میں بیان کیا ہے۔

موطا بروایت امام محمد

﴿۱۶۸﴾ عہد مہدی کے اوائل میں امام مالکؒ سے ملاقات کے لیے امام محمد کے سفر مدینہ کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ کی دو اہم ترین تالیفات **موطا** بروایت محمد اور **الحجة** یا **الحجج** منظر عام پر آئیں۔ یہ امام محمدؒ کے دور میں اہل عراق اور اہل حجاز کے درمیان اتصال فکری و علمی کے سنہری سلسلے کا نمونہ ہیں۔ یہ دونوں کتابیں فقہ مقارن (اسلامی قانون کے باہم تقابل) پر تالیف ہونے والی کتب میں سرفہرست شمار ہوتی ہیں، جن میں صرف وہ رائے کا دفاع کرتے ہیں نہ کہ رائے کے قائل کا۔

امام مالک کی **موطا** ۳۵۷ اولیں تالیف ہے جو بغیر کسی شک و شبہ کے ثابت نسبت کی حیثیت سے ہم تک پہنچی ہے۔ ۳۵۸ یہ بیک وقت حدیث اور فقہ کی کتاب ہے۔ اس میں امام مالکؒ نے فقہ مدنی اور اس کی اساس جس پر وہ قائم ہے، یعنی احادیث اور آرائے صحابہ و تابعین کی صورت میں اس کے دلائل جمع کر دیے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے عمل اہل مدینہ اور ان کی اجتہادی آراء بیان کی ہیں، ۳۵۹ تاہم اس کتاب کے ابواب میں پھیلے ہوئے آثار فقہی آراء کی نسبت بہت زیادہ ہیں، جو مسائل کی تحلیل یا ان کی تفریع کے بغیر بوقت ضرورت آخر میں پیش کر دیے جاتے ہیں۔ اسی بناء پر بعض مغربی فقہاء کی رائے ہے کہ **موطا** اگرچہ فقہی آراء پر مشتمل ہے، تاہم کسی طرح بھی صحاح ستہ سے کم درجے کی حامل کتاب نہیں ہے۔

کتب حدیث میں اس کتاب کے مقام و مرتبہ پر گفتگو اگلے باب کی فصل دوم میں ہوگی۔

﴿۱۶۹﴾ امام مالک کو اپنے زمانے میں جو علمی مقام حاصل تھا، ان کی کتاب کی جو شہرت تھی اور ان کی اس تصنیف کے بارے میں جو پسندیدگی تھی اور لوگ جس قدر اس کی تعریف میں رطب اللسان تھے، اس کی وجہ سے علماء دور دور سے سفر کر کے امام دار الہجرۃ کے پاس فتویٰ پوچھنے، ان سے علم حاصل کرنے اور ان سے **موطا** روایت کرنے کی غرض سے آنے لگے۔

یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کی روایت کرنے والوں کی تعداد حیران کن حد تک زیادہ ہے،[۳۶۰] اگر چہ یہ تمام راوی اجتہاد یا فقہی مذہب میں امام مالک کے منہج کے پیروکار نہ تھے۔

امام مالک کے پیروکاروں، اور دیگر لوگوں میں سے **موطا** کے راویوں کی کثرت تعداد کی وجہ سے اس کے نسخوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے، اگر چہ ان میں سے غالب تعداد کا تو صرف نام ہی رہ گیا ہے۔ بعض کا قرون ماضی میں وجود تھا، مگر آج ناپید ہیں۔ ان میں سے کم تر تعداد ایسی ہے جو ہمیشہ متداول رہی ہے اور آج بھی موجود ہے۔ ان میں سے کچھ مکمل ہیں اور کچھ ناقص، کچھ معروف ہیں اور کچھ غیر معروف۔

مرحوم شیخ الفاضل بن عاشور **موطا** پر اپنے فاضلانہ مقالے میں فرماتے ہیں کہ[۳۶۱] **موطا** کی کلی یا جزوی روایات پر مشتمل ہمارے علم کی حد تک اس وقت تک سات نسخے ہیں۔ **موطا** کے پانچ ناقص نسخوں، ان کے راویوں اور جن کتب خانوں میں وہ موجود ہیں، ان کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ چار نسخے مکمل روایات پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے تین شائع ہو چکے ہیں اور ایک ابھی خطی صورت میں موجود ہے۔ یہ خطی نسخہ سوید بن سعید حدثانی[۳۶۲] کا روایت کردہ ہے، جو مکتبہ ظاہریہ۔ دمشق میں موجود ہے اور اس سے نقل شدہ ایک نسخہ تیونس میں ہے۔

موطا امام مالک کے روایت کردہ جو نسخے زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں، وہ یہ ہیں: یحییٰ بن یحییٰ لیثی المصمودی الاندلسی[۳۶۳] کا روایت کردہ نسخہ، امام محمد بن حسن شیبانی کا روایت کردہ نسخہ اور یحییٰ بن بکیر کا روایت کردہ نسخہ۔[۳۶۴]

«۱۷۰» لیکن ان مطبوعہ نسخوں میں سے مشہور و متداول، اہل مغرب میں یحییٰ لیثی اور اہل مشرق میں امام محمد بن حسن کا نسخہ ہے۔ امام محمد کا روایت کردہ نسخہ بعض ابواب کی تعداد اور احادیث کی مقدار کے لحاظ سے، لیثی کے روایت کردہ نسخے سے کم ہے، دونوں نسخوں میں تقریباً ۲ اور ۳ کی نسبت ہے۔

مذکورہ دونوں نسخوں یا **موطا** کے تمام نسخوں میں (جو بالعموم تعداد احادیث میں کلی طور پر مختلف ہیں) اختلاف کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ امام مالکؒ نے ایک نسخہ اپنے ہاتھ سے خود لکھا تھا، پھر اسے حبیب

نامی ۳۶۵ اپنے کاتب کے حوالے کر دیا، جس نے اس کی نقل تیار کی۔ یہ حبیب نامی کاتب امام مالکؒ کے حلقہ درس میں ان کی موجودگی میں لوگوں کے سامنے موطا کی قراءت کرتے تھے، اور امام مالکؒ اپنی مسند پر بیٹھے اسے سنتے رہتے تھے، جبکہ شرکائے حلقہ اسے لکھتے جاتے تھے۔ بعض اوقات لکھنے والوں میں سے کوئی حبیب کے تحریر کردہ نسخے سے دیکھ کر پڑھتا تھا، تاکہ امام مالکؒ کو بطور خاص سنا کر ان کے صحیح قرار دینے کی صورت میں اپنے تحریر کردہ نسخے کی تصحیح کر لے۔ ۳۶۶ امام مالکؒ ہر سماعت کے وقت حسب ضرورت اپنی کتاب میں کمی اور اضافہ کرتے رہتے تھے، جس کی وجہ سے ترتیب وتبویب، کمی وزیادتی اور مسند ومرسل ہونے کے لحاظ سے موطا کے نسخے مختلف ہو گئے، کیونکہ املا کرنے والوں کی مجالس مختلف ہوا کرتی تھیں، تاہم اس اختلاف کے باوجود اس کے آخری دور کے راوی ہی اس کے حقیقی مدوّن قرار پاتے ہیں۔ ۳۶۷

ایک روایت یہ ہے کہ موطا امام مالک کی احادیث کی اصل تعداد تقریباً دس ہزار تھی، اور امام مالکؒ ہر سال ان میں کمی کرتے رہتے تھے۔ جب بھی وہ نظر ثانی کرتے، مشکوک حدیث اس سے خارج کر دیتے، یہاں تک کہ موطا کی یہ صورت بن گئی، جو ہم تک پہنچی ہے۔ جن راویوں کے روایت کردہ نسخوں میں اضافہ ہے، اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ انہوں نے امام مالک سے ایک وقت میں اسے روایت کیا، پھر اس کا کچھ حصہ حذف کر دیا، پھر وہ لوگ آئے جنہوں نے ان کے بعد روایت کی اور امام مالک سے وہ حصہ حاصل کیا، جسے انہوں نے حذف نہیں کیا تھا، لہٰذا ان کے ہاتھوں میں موطا کا حصہ پہلوں کے مقابلہ میں کم پہنچا۔ ۳۶۸

میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ امام محمدؒ نے اوائل عہد مہدی میں مدینہ منورہ کا سفر کیا اور تین سال تک دار الہجرۃ یعنی مدینہ منورہ میں قیام کیا تھا۔ موطا کی سماعت کرنے کی غرض سے مسلسل تین سال امام مالکؒ کی مجلسِ علم میں شریک رہے۔ امام محمدؒ کا روایت کردہ نسخہ تمام نسخوں میں عمدہ ترین شمار ہوتا ہے۔ اگر مطلقاً تمام نسخوں سے بہتر نہ ہو، تو بھی شیخ کوثری کے بیان کے مطابق ۳۶۹ آپ نے اکیلے امام مالکؒ کی زبانی اس کی سماعت کی تھی اور اس دوران میں ایک سے زائد بار براہ راست ان سے سماعت کی تھی۔ ایک اور روایت یہ ہے کہ امام مالکؒ نے اپنے شاگردوں کو اپنی یہ

کتاب چالیس دنوں میں سنائی تھی۔ امام محمد تحریر میں مہارت اور تدوین علم کے لیے انتہائی حریص معروف تھے، الہٰذا یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ آپ کا روایت کردہ **موطا** کا نسخہ پختگی اور عمدگی کا بہترین نمونہ لیے منظر عام پر آیا، یہاں تک کہ بعض علماء نے اسے یحییٰ اللیثی کی روایت پر بھی فضیلت دی ہے۔۳۷۰

﴿۱۷۱﴾ امام محمد نے صرف امام مالکؒ سے روایت کردہ احادیث کو بیان کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا، بلکہ روایات مالک کے ساتھ دیگر روایات، بالخصوص علمائے حجاز و عراق سے سماعت کردہ روایات کا بھی اس میں اضافہ کر دیا ہے۔ ان روایات کا اکثر حصہ آپ کی اپنی رائے سے متعلق ہے، خواہ یہ رائے امام مالک اور دیگر علماء کے مخالف ہو، یا موافق۔ اسے وہ یوں بیان کرتے ہیں: ''اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں، اسی پر امت کا عمل ہے، یہی صحیح ہے، یہی ظاہر ہے''۔ چونکہ امام محمدؒ نے **موطا امام مالکؒ** میں، امام مالکؒ کے علاوہ دیگر علماء کی روایت اور خود اپنے اجتہادات کثرت سے بیان کیے ہیں، اس لیے یہ **موطا امام محمد** کے نام سے مشہور ہے۔

امام محمدؒ کی تعلیقات دقت نظر اور اختصار کی وجہ سے امتیازی شان رکھتی ہیں۔ آپ نے تعصب اور تنگ نظری سے اپنا دامن محفوظ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی بعض آراء میں امام ابوحنیفہ سے اختلاف کرتے ہوئے، امام مالک یا دیگر فقہائے مدینہ کی رائے اختیار کر لیتے ہیں۔

مذکورہ تمام خوبیوں کی بناء پر **موطا امام محمد** ایک ایسا علمی کارنامہ ہے، جو اس سے قبل کسی نے انجام نہیں دیا، اور یہ کتاب فقہی مذاہب کی نشو ونما کے زمانے میں فقۂ مقارن کی امین وصادق صورت لیے ہوئے تھی۔

اگر امام محمدؒ کا روایت کردہ **موطا** کا نسخہ اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ اس میں اہل حجاز کی ان احادیث کو بیان کیا گیا ہے جنہیں اہل عراق نے اختیار کیا تھا، اور ان احادیث کا بھی ذکر ہے جو انہوں نے ادلہ کے طور پر اختیار نہیں کیں، مگر امام محمدؒ نے انہیں بیان کر دیا ہے، تو یحییٰ کا روایت کردہ نسخۂ **موطا** دیگر تمام نسخوں سے اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ وہ امام مالکؒ کی تمام آراء کا احاطہ کیے ہوئے ہے جو ابواب فقہ کے مطابق تقریباً تین ہزار مسائل پر پھیلی ہوئی ہیں۔۳۷۱

فصل-۲

امام محمدؒ بحیثیت محدّث

محدث کی تعریف

﴿۲۷۹﴾ محدّث کی تعریف کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب تدریب الراوی میں ان میں سے چند اقوال نقل کیے ہیں۔ ۳۲۷ بعض علماء کے نزدیک یہ اقوال اپنے اپنے دور میں ظہور پذیر ہونے والے فکری وعلمی حالات کے آئینہ دار ہیں۔ اس بناء پر ان اقوال کی دلالت عمومی نہیں ہے، اور نہ ہر دور کے محدّث ہی کے لیے مشترک ہیں۔

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ مجتہد فقیہ کے لیے احادیث، ان کے رواۃ اور ناسخ ومنسوخ کا ماہر ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ قرآن کریم کے بعد سنت احکامِ شرعیہ کا مصدر اول ہے، لہٰذا اس کی معرفت ومہارت فقہی اجتہاد کی شرائط میں سے ایک اساسی اور بنیادی شرط ہے۔

اس امر میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ تمام فقہاء مجتہدین سنت وحدیث کے علم میں مہارت وکمال کے اعتبار سے یکساں نہیں ہیں، بلکہ ان کے درمیان اس سلسلے میں فرقِ مراتب ہے، کیونکہ صحابہ کرامؓ حدیث وسنت کے اوّلیں راوی ہونے کے باوجود، معرفتِ علم حدیث میں یکساں درجے کے حامل نہ تھے۔ وہ مختلف شہروں اور ملکوں میں پھیل گئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا کسی دوسرے صحابیؓ سے سنی ہوئی احادیث بیان کیں۔ ہر علاقے کے باشندوں نے اپنے ہاں تشریف لانے والے صحابہؓ پر اعتماد کیا۔ وہی ان کے نزدیک دوسروں کے مقابلے میں زیادہ لائقِ اعتماد اور قابلِ ترجیح تھے۔ اس طرح کچھ احادیث کسی ایک علاقے میں معروف ومشہور ہوگئیں، مگر دوسرے علاقوں میں وہی احادیث غیر معروف رہیں۔ مختلف خطوں کے

فقہاء کے درمیان اختلاف کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے۔

امام محمدؒ کو معرفتِ سنت وحدیث کا کتنا حصہ ملا؟ رواۃِ احادیث اور ناسخ ومنسوخ کے بارے میں ان کا مبلغِ علم کیا تھا؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔

امام محمد بچپن سے حدیث کے طالب علم تھے۔

﴿۲۸۰﴾ امام محمد کی حیاتِ مبارکہ پر گفتگو کے ضمن میں یہ بات گزر چکی ہے کہ آپ نے اپنے ابتدائی زمانۂ طالب علمی میں علم حدیث وفقہ دونوں کی تعلیم اکٹھی حاصل کی۔۳۲۸ بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ آپ نے فقہ سے پہلے علم حدیث حاصل کیا۔۳۲۹ آپؒ کے حالات زندگی پر مشتمل بھی کتابیں اس پر متفق ہیں کہ امام موصوف نے علماء کی ایک کثیر تعداد سے علم حدیث حاصل کیا۔ اس کی تائید آپؒ کی تالیفات، خاص طور پر ان تالیفات میں مذکور احادیث سے ہوتی ہے، جن میں آثار واحادیث کو نقل کرنے کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ ان کتابوں میں مندرج احادیث راویوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے روایت کی ہیں، جو کسی ایک شہر میں نہیں تھے، بلکہ ان مختلف شہروں سے ان کا تعلق تھا، جو دوسری صدی ہجری میں عالم اسلام میں علمی وفکری اشاعت کے مراکز تھے۔

''امام محمدؒ کا اپنے شیوخ اور اپنے شاگردوں کے ساتھ تعلق'' والی فصل میں، میں امام موصوف کے شیوخ کی کثرت کی طرف اشارہ کر چکا ہوں۔ اس سلسلے میں شیخ کوثری کا بیان بھی نقل کر چکا ہوں، اور یہ بھی بتا چکا ہوں کہ ان شیوخ کی ایک بڑی تعداد فقہ اور فقہی مسائل کی تفریع سے زیادہ حدیث کے حفظ وروایت میں شہرت کی حامل تھی، اور ان میں سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، مسعر بن کدام، سعید بن ابی عروبہ، اسمٰعیل بن عیاش حمصی اور امام مالکؒ سرفہرست ہیں۔

امام محمدؒ کم عمری ہی میں حدیث کی اجازت حاصل کر چکے تھے اور آپ نے اپنے دور کے نامور محدثین سے اس کا علم حاصل کر لیا تھا۔ آپ نے ایک سے زیادہ مرتبہ علم حدیث کی راہ میں عراق سے کوچ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے امام موصوف کو ذہانت، حصولِ علم کے لیے عزم وہمت اور ہمہ تن

اس کی دھن، اس کی تدوین کے لیے شوق اور جذبہ عطا کیا تھا، جو آپ کی پوری علمی زندگی میں برابر قائم رہا، لہٰذا آپؒ کی مؤلفات، جن کا تعارف گزشتہ فصل میں کرایا جا چکا ہے، اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام موصوف حافظ الحدیث تھے اور علم حدیث میں اپنے دور کے نامور محدثین سے مرتبے کے لحاظ سے کسی طرح کم نہ تھے۔

حدیث میں امام محمد کی مؤلفات

﴿۲۸۱﴾ امام محمدؒ کی بعض مؤلفات کا منہج تدوین وہی ہے جو دوسری صدی ہجری میں کتب حدیث کے لیے رائج تھا، اس لیے انہیں کتب حدیث میں شمار کیا جاتا ہے، ۳۳۰ جبکہ آپ کی کچھ دوسری تالیفات آثار واخبار کا ایک بہت بڑا حصہ اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ امام موصوف کی جو تالیفات کتب حدیث میں شمار ہوتی ہیں، وہ یہ ہیں:

- الموطا
- الآثار
- نسخة محمدؒ

آپ کی جو مؤلفات آثار واخبار کے ایک بڑے حصے پر مشتمل ہیں، وہ یہ ہیں:

- الأصل
- الحجة
- السير الصغير اور السير الكبير
- الاكتساب

ذیل میں امام موصوف کی ان تالیفات کا جائزہ اس لحاظ سے پیش خدمت ہے کہ یہ کتابیں حدیث، اس کے رجال اور ناسخ ومنسوخ کے بارے میں امام محمدؒ کی معرفت اور گہری بصیرت پر دلالت کرتی ہیں۔ اسی طرح اس لحاظ سے بھی اہم ہیں کہ آپؒ کی جن کتابوں کو کتب حدیث میں شمار کیا جاتا ہے، آپ کے زمانے میں لکھی گئی دوسری کتب حدیث میں ان کا کیا مقام ہے۔

(۲۸۲) یہاں یہ وضاحت کردینا مناسب ہوگا کہ میرے پیشرو بہت سے علماء اور محدثین کا خیال ہے کہ امام محمدؒ کے دور سے اب تک کتب حدیث میں سے کوئی کتاب باقی نہیں ہے، سوائے امام محمدؒ کی روایت کردہ موطا اور ان روایات کے، جن کی طرف موطا کا تعارف کراتے ہوئے اشارہ کرچکا ہوں۔۳۳۱

اس کے ساتھ ساتھ علمائے حدیث یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس صدی میں موطا کے علاوہ بھی تصانیف یا مجامیع مرتب کی گئیں، مگر وہ ہم تک پہنچ نہیں سکیں۔۳۳۲

امام مالک نے پہلے پہل جب موطا تالیف کی تھی، تو وہ احادیث کی کثیر تعداد پر مشتمل تھی، جن کی تعداد کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ بعض کے نزدیک ان کی تعداد دس ہزار، بعض کے نزدیک نو ہزار اور بعض کی رائے میں چار ہزار تھی، تاہم اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ امام مالکؒ اپنی اس کتاب پر کثرت سے نظر ثانی کیا کرتے تھے۔ انہوں نے اس کی احادیث کا ایک بڑا حصہ حذف کردیا تھا، اور صرف وہی احادیث اس میں رہنے دی تھیں، جن کے بارے میں اُن کا خیال تھا کہ یہ مسلمانوں کے لیے زیادہ اصلاح کا باعث ہیں اور دینی لحاظ سے زیادہ قابلِ عمل ہیں۔۳۳۳

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ امام مالکؒ نے اپنی اس کتاب میں غیر صحیح احادیث تحریر کی تھیں، اور پھر ان کی عدمِ صحت معلوم ہونے کے بعد انہیں حذف کردیا تھا۔ وہ اپنی اس کتاب پر بار بار نظر ثانی اس لیے کرتے تھے کہ امام مالک، آں حضرتؐ سے مروی حدیث کی قبولیت کے بارے میں بہت محتاط تھے اور روایات میں بہت غور وفکر کرتے تھے۔ جب کسی حدیث کے بارے میں انہیں شک پیدا ہوجاتا تو اسے ترک کرنے کو ترجیح دیتے۔ اس لحاظ سے انہوں نے ان احادیث کو ان کے ضعف کی بناء پر حذف نہیں کیا، بلکہ اس بناء پر حذف کیا ہے کہ انہیں بعض احادیث پر احکام کی بنیاد رکھنے میں شک وتردد لاحق ہوگیا تھا۔ اس کی تائید ان سے مروی ان متعدد روایات سے ہوتی ہے جو احادیث کی چھان پھٹک کے بارے میں ان کی دقتِ نظر اور گہری بصیرت کی آئینہ دار ہیں، نیز رواۃِ حدیث کے بارے میں ان کی معرفت اور ان پر اعتماد کی مظہر ہیں۔ ان میں سے ایک روایت

یہ ہے کہ ”یہ علم دین کی حیثیت رکھتا ہے، لہٰذا تم اچھی طرح دیکھ لو کہ اسے کس سے لے رہے ہو۔ میں ایسے بے شمار حضرات سے ملا ہوں جو فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے ان ستونوں کے پاس یہ ارشاد فرمایا، مگر میں نے ان سے کوئی روایت نہیں لی، حالانکہ ان میں سے کسی کو بیت المال (قومی خزانہ) سپرد کیا جاتا تو وہ امین ثابت ہوتا، مگر وہ علم حدیث میں اس شان و مرتبہ کے لوگ نہیں تھے کہ ان کی روایات کو اعتماد کے ساتھ قبول کر لیا جاتا“۔ ۳۳۴

امام مالکؒ سے مروی ہے کہ چار آدمیوں کے علاوہ ہر ایک سے علم حدیث حاصل کیا جاسکتا ہے۔ • بے وقوف سے علم حدیث حاصل نہیں کیا جاسکتا، • اس خواہشِ نفس کے غلام سے حاصل نہیں کیا جاسکتا جو بدعت کی طرف دعوت دیتا ہو، • اس جھوٹے آدمی سے جو لوگوں کی باتیں بیان کرنے میں دروغ گوئی کرتا ہو، خواہ وہ حدیث رسولؐ کے بارے میں متہم نہ بھی ہو، • اور نہ اس نیکو کار، عابد اور صاحب فضل بوڑھے سے حاصل کیا جاسکتا ہے، جسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس کی کیا ذمہ داری ہے اور وہ کیا چیز بیان کر رہا ہے۔ ۳۳۵

یہی وجہ ہے کہ موطا کی احادیث منتخب اور عیوب سے پاک ہیں، ۳۳۶ علماء اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں، چنانچہ امام شافعیؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد موطا امام مالکؒ سے زیادہ صحیح کتاب کوئی نہیں ہے۔ ۳۳۷

﴿۲۸۳﴾ چونکہ اس صدی میں تدوینِ حدیث کا منہج اتصالِ سند کی قید سے خالی تھا، اس لیے موطا میں بھی احادیث کا ایک حصہ اتصالِ سند سے خالی ہے، جو اس کی کل احادیث کا تقریباً ایک تہائی ہے۔ ۳۳۸ بعض علماء نے ان احادیث کے اتصال کی طرف خصوصی توجہ دی ہے، جن میں زیادہ مشہور ابن عبدالبر ہیں۔ امام سیوطیؒ نے اپنی شرح موطا میں بیان کیا ہے کہ موطا میں کوئی ایسی مرسل حدیث نہیں ہے جس کی ایک یا کئی موید احادیث یا شواہد نہ ہوں۔ مطلقاً صحیح بات یہی ہے کہ موطا بلا استثناء صحیح ہے۔ ابن عبدالبر نے موطا میں مذکور مرسل، منقطع اور متصل احادیث کے بیان میں ایک کتاب تصنیف کی ہے اور کہا ہے کہ اس میں امام مالکؒ کے جتنے اقوال بلغنی اور عن الثقة عنده کی صورت میں موجود ہیں، جن کی انہوں نے سند بیان نہیں کی، وہ اکسٹھ احادیث

پر مشتمل ہیں جن کی امام مالکؒ کے طریق کے علاوہ دوسرے طریق سے سندیں بیان ہوئی ہیں، سوائے چار کے جو موطا کے علاوہ کہیں موجود نہیں ہیں۔۳۳۹

یہی وجہ ہے کہ **موطا** کی احادیث کتب صحاح ستہ میں اپنے متن سمیت پھیلی ہوئی ہیں،۳۴۰ اگرچہ وہ امام مالکؒ کی بیان کردہ پوری سند کے علاوہ کسی اور سند سے مروی ہیں۔ ان کتب کے حوالے سے **موطا** کے مقام کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ قاضی ابوبکر ابن العربی کا خیال ہے کہ موطا ہی اصلِ اوّل اور مغز ہے، اور **صحیح بخاری** اس سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔ باقی تمام محدثین جیسے مسلم اور ترمذی نے اپنی کتب کی بنیاد انہی دو پر رکھی ہے۔۳۴۱

بعض کا خیال ہے کہ **موطا** مرتبے میں صحیحین کے ہم پلہ ہے اور یہ کتب صحاح ستہ میں سے ایک ہے، جبکہ کچھ دوسرے حضرات کا خیال ہے کہ یہ کتب صحاح ستہ میں سے نہیں ہے، اور وہ اس کے بجائے سنن ابن ماجہ کو صحاح میں شمار کرتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ **موطا** میں مراسیل اور فقہی آراء کی کثیر تعداد موجود ہے، لہٰذا یہ کتب حدیث کی نسبت کتب فقہ کے زیادہ قریب ہے۔۳۴۲

حقیقت یہ ہے کہ **موطا** کا فقہی آراء پر مشتمل ہونا کوئی عیب نہیں ہے، اور اس میں مراسیل کی کثرت اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ صحاح ستہ سے کم مرتبہ ہے۔ دوسری صدی میں مرسل حدیث جمہور فقہاء کے ہاں مقبول تھی۔ یہ بھی روایت ہے کہ مراسیل کو رد کرنا ایک ایسی بدعت ہے جو دو صدیوں بعد اختراع کی گئی ہے۔۳۴۳

﴿۲۸۴﴾ یہ ایک مختصر عمومی جائزہ ہے **موطا** اور کتب حدیث کے درمیان اس کی قدر و منزلت کا۔ جہاں تک **موطا** امام مالکؒ کو امام محمد بن حسن کے روایت کرنے کا معاملہ ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ امام موصوف نے مدینے کا سفر کیا، امام مالکؒ کے حلقۂ درس میں تقریباً تین سال بیٹھے، ان سے براہ راست سن کر، یا اس کے پڑھنے والے سے سن کر موطا کی روایت کی، جبکہ امام مالکؒ کے حلقۂ درس میں ایک سے زائد مرتبہ امام محمدؒ نے موطا کی سماعت کی۔

یہ بات معلوم ہے کہ امام محمدؒ کو اپنے حاصل کردہ سارے علم کو مدوّن کرنے کا بہت شوق تھا،

اس لیے انہوں نے موطا کو روایت کرتے ہی تحریر کیا۔ اسی بناء پر بعض علماء کا خیال ہے کہ امام محمدؒ کی روایت کردہ موطا اگر مطلقاً تمام روایات سے عمدہ ترین نہیں ہے تو کم از کم عمدہ ترین روایات میں ضرور ہے۔۳۴۴ اس کے ساتھ ساتھ جیسا کہ اس روایت (موطا امام محمد) کی قدر و منزلت کے بارے میں گزر چکا ہے کہ اس لحاظ سے برتر ہے کہ دقیق موضوعات میں اہل حجاز اور اہل عراق کی فقہ کا اس میں موازنہ اور تقابل پیش کیا گیا ہے۔

دوسری صدی میں رائج تدوین حدیث کے منہج سے مطابقت کی بناء پر امام محمدؒ کی روایت کردہ موطا بھی دیگر قابل اعتماد روایات کی طرح، متصل اور غیر متصل دونوں قسم کی احادیث پر مشتمل ہے۔ اسی طرح یہ صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کی فقہی آراء کا بہت بڑا سرمایا اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ موطا امام محمدؒ اپنی مقدار، خاکے اور موضوع کے اعتبار سے، یحییٰ کے روایت کردہ نسخۂ موطا سے مختلف ہے، کیونکہ ثانی الذکر سے وہ ضخامت میں کم ہے،۳۴۵ اور ترتیب ابواب و فصول کے لحاظ سے بھی یحییٰ کی روایت کے طریقے پر نہیں ہے۔ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ یہ راویوں کی اپنی کارستانی ہے، یا امام مالکؒ نے خود اس قسم کا تصرف کیا ہے۔

موضوع کے لحاظ سے اختلاف کی حقیقت یہ ہے کہ یحییٰ کی روایت کردہ موطا خالصتاً ان احادیث و آراء پر مشتمل ہے جو انہوں نے امام مالکؒ سے نقل کی ہیں، جب کہ موطا بروایت امام محمدؒ تقابلی فقہی تحقیق و مطالعہ کا رنگ لیے ہوئے ہے۔ آپ جو کچھ امام مالکؒ سے روایت کرتے ہیں، اسے روایت کرنے کے بعد یہ بھی وضاحت کرتے ہیں کہ فقہائے عراق نے اسی کو اختیار کیا ہے، یا اس کی مخالفت کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اختیار یا ترک کرنے کے دلائل بیان کرتے ہیں، بالخصوص مخالفت کی صورت میں۔

﴿۲۸۵﴾ لیکن سوال یہ ہے کہ موطا امام محمدؒ میں جو احادیث و آثار بیان ہوئے ہیں، خواہ وہ امام مالک سے مروی ہوں، یا دیگر فقہائے عراق و حجاز سے، ان کی تعداد کتنی ہے؟

امام محمدؒ نے موطا میں امام مالکؒ کے طریق کے علاوہ جو روایات بیان کی ہیں، میری گنتی کے مطابق وہ ایک سو کے قریب آثار ہیں، اس کے برعکس مولانا لکھنویؒ نے التعلیق الممجد

کے مقدمے میں ان مرویات کی تعداد ایک سو ستر آثار بتائی ہے۔۳۳۶

امام مالکؒ کے طریق سے بیان کردہ روایات کے بارے میں امام محمدؒ کا اپنا یہ قول ہے کہ میں نے تقریباً تین سال تک امام مالکؒ کے دروازے پر قیام کیا ہے، اور براہ راست انہی کی زبانی سات سو سے زائد احادیث سنی ہیں۔۳۳۷

سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھ جو امام محمدؒ نے امام مالکؒ سے سنا، کیا وہ سارے کا سارا **موطا امام محمدؒ** میں مذکور ہے؟

موطا امام محمدؒ میں جس قدر احادیث ہیں، ان کے بارے میں یہ وضاحت کردی گئی ہے کہ وہ قولِ رسولؐ، یا نہی رسولؐ پر مشتمل ہیں، جن کی تعداد تقریباً تین صد ہے۔ان میں سے بعض جن کی تعداد بہت ہی قلیل ہے، امام مالکؒ کے طریق سے مروی نہیں ہیں۔

رہیں وہ احادیث جو اس طریق پر مذکور نہیں ہیں، مثلاً وہ احادیث جو رسول اللہؐ کے وضو کی کیفیت یا آپ کی کیفیتِ نماز وغیرہ سے متعلق ہیں، یا جو سنتِ عملیہ کے ذیل میں آتی ہیں تو ان کی تعداد تقریباً چار سو ہے۔ان میں سے جو طریق مالک کے مطابق مروی نہیں ہیں، ان کی تعداد بہت کم ہے۔

اس بناء پر کہا جاسکتا ہے کہ امام محمدؒ نے جو کچھ امام مالکؒ سے سماعت کیا تھا، اس کا غالب اور بہت بڑا حصہ ان کی روایت کردہ موطا میں موجود ہے۔ **موطا امام محمدؒ** جن روایات پر مشتمل ہے، ان کی کل تعداد تقریباً ایک ہزار ایک سو آثار ہے۔ان میں کچھ متصل، کچھ غیر متصل یا بلاغات ہیں، تقریباً تین سو آثار وہ ہیں جو اہل عراق و حجاز کے فقہاء، صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کی آراء سے متعلق ہیں۔

﴿۲۸۶﴾ یہ ایک حقیقت ہے کہ **موطا امام محمدؒ**، اگر اپنے اجتہادات اور اس کے ساتھ ساتھ مدرسۂ عراق اور بعض فقہائے حجاز کی احادیث و آراء کی بناء پر امتیازی شان رکھتی ہے تو دوسری طرف وہ اس روایتِ حدیث میں بھی منفرد مقام کی حامل ہے، جو باقی **موطا** کی روایات میں موجود نہیں ہے اور وہ ہے حدیث **انما الأعمال بالنیات** ۔۳۳۸اس حدیث کو بخاری اور مسلم

نے بسند امام مالکؒ روایت کیا ہے، حالانکہ یہ ان سے مروی نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابن حجر عسقلانی کو امام محمدؒ کی روایت سے آگاہی نہیں ہوئی، اسی لیے انہوں نے **فتح الباری** ۳۴۹ میں یہ رائے اختیار کی ہے کہ بخاری اور مسلم نے یہ حدیث امام مالکؒ سے روایت کی ہے، حالانکہ یہ موطا میں نہیں ہے۔ امام سیوطیؒ نے **تنویر الحوالک** کے مقدمے میں ان کی اس غلطی پر انہیں متنبہ کیا ہے۔ ۳۵۰

موطا امام محمدؒ ان چاروں احادیث سے خالی ہے جن کی طرف ابن عبد البر نے اشارہ کیا ہے کہ یہ احادیث **موطا** کے علاوہ اور کہیں نہیں ہیں، لیکن وہ اس کی سند کو متصل ثابت نہیں کر سکے، تاہم ان سے روایت ہے کہ یہ منکر نہیں ہیں، جب کہ ابن صلاح نے ان کی سند کو متصل قرار دیا ہے۔ ۳۵۱

موطا امام محمدؒ کے محقق کا خیال ہے ۳۵۲ کہ اس میں بعض ضعیف احادیث بھی ہیں، تاہم کثرت طرق کی وجہ سے ان میں سے بعض کا ضعف دور ہو جاتا ہے، پھر انہوں نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے ۳۵۳: **و ما رآہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن، و ما رآہ المسلمون قبیحاً فھو عند اللہ قبیح** ۳۵۴ (جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں، وہ اللہ کے ہاں اچھی ہی ہوتی ہے، اور جس چیز کو مسلمان قبیح اور برا سمجھیں، وہ اللہ کے ہاں بھی قبیح ہوتی ہے)۔ یہ حدیث امام مالکؒ کے طریق سے مروی نہیں ہے۔ **موطا امام محمد** کے محقق نے کہا ہے کہ مولانا لکھنویؒ نے امام محمدؒ کو اس موضوع حدیث کی روایت سے اس طرح بری قرار دینے کی کوشش کی ہے کہ یہ حدیث **مسند احمد** کے نسخے میں آئی ہے، لیکن شیخ محقق نے اس مجہول نسخے کی صحت کو مشکوک قرار دیا ہے۔ ۳۵۴

اس کے ساتھ ساتھ اس حدیث پر **موطا امام محمد** کے محقق کی یہ تعلیق بھی موجود ہے ۳۵۵ کہ محدثین نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ بقول حضرت عبد اللہؓ بن مسعود یہ حدیث موقوف ہے، نیز سخاوی کا اس کے متعلق قول ہے کہ امام احمدؒ نے اس حدیث کو اپنی **کتاب السنۃ** میں روایت کیا ہے، اور جن لوگوں نے اس حدیث کو **مسند احمد** کی طرف منسوب کیا ہے،

انہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔اسی طرح اس حدیث کو بزار، طبرانی، ابونعیم، بیہقی اور طیالسی نے ابن مسعودؓ کے قول کی حیثیت سے نقل کیا ہے۔

اس حدیث کی صحت کے بارے میں خواہ کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو، مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ امام محمدؒ، یا دیگر محدثین کسی ایسی حدیث کو روایت نہیں کرتے جس کی صحت میں شک ہو، چہ جائیکہ وہ موضوع ہو۔ محدثین نے ہمیشہ اس بات کو قطعیت سے ثابت کیا ہے کہ ابن مسعودؓ کے قول کی حیثیت سے یہ حدیث موقوف ہے، اور ابن مسعودؓ روایت کے لحاظ سے امام محمدؒ کے نزدیک ثقہ ترین ہیں۔ آپ نے یہ حدیث ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے تو آپ کو اس کی صحت میں ادنیٰ شائبہ بھی نہیں ہے۔

بہر حال یہ اختلاف امام محمدؒ کے علم حدیث اور اس کی روایت میں طعن کا باعث نہیں ہے۔

﴿۳۸۷﴾ جہاں تک کتاب الآثار کا تعلق ہے تو وہ بھی منہج کے لحاظ سے موطا سے مختلف نہیں ہے، وہ بھی حدیث وفقہ کی کتاب ہے۔ اس میں امام موصوف نے امام ابوحنیفہؒ اور دیگر شیوخ سے روایت کردہ احادیث جمع کر دی ہیں، اگرچہ دیگر شیوخ سے آپ کی روایت بہت کم ہے۔ اس میں احادیث، آثار، اخبار، اقوال صحابہؓ و تابعین مذکور ہیں۔ اس میں آپ نے اپنے اور امام ابوحنیفہؒ کے مسلک اور ان سے اپنے اختلاف کو بیان کیا ہے۔ اسی بناء پر اس کتاب کی نسبت امام محمدؒ کی طرف کی گئی ہے، جس طرح موطا کو ان کی طرف منسوب کر کے موطا امام محمدؒ کہا جاتا ہے۔

اس لحاظ سے مذکورہ دونوں کتابیں (موطا امام محمدؒ، کتاب الآثار) ایک جیسی ہیں کہ ان میں امام ابو یوسفؒ کی رائے کو بیان نہیں کیا گیا۔ اسی طرح کتاب الحجۃ میں ان کی رائے کو بیان نہیں کیا گیا، البتہ کتاب الآثار اس لحاظ سے موطا سے مختلف ہے کہ وہ عراقی فقہ کی آئینہ دار ہے، بالخصوص امام ابوحنیفہؒ کی فقہ اور ان کے کچھ دلائل بیان کرنے کے لحاظ سے، جب کہ موطا خاص طور پر فقہ مدنی یا فقہ امام مالکؒ اور ان کے اصولوں کی آئینہ دار ہے۔

امام محمدؒ کی کتاب الآثار امام ابوحنیفہؒ کی ان مسانید میں ایک مسند شمار ہوتی ہے جنہیں خوارزمی نے جمع کیا ہے۔ ان مسانید کی تعداد پندرہ ہے، جو امام ابوحنیفہؒ سے مروی ہیں۔ یہ مسانید

اگرچہ بعض احادیث وآثار میں باہم مشابہ ہیں، تاہم یہ ساری کی ساری ان لوگوں کی کج فہمی اور غلط دعوے پر دلالت کرتی ہیں، جو کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ حدیث کو کم اہمیت دیتے تھے۳۵۶ یا یہ کہ وہ اتباعِ حدیث کی بہ نسبت قیاس پر عمل کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔۳۵۷

کتاب الآثار تقریباً آٹھ سو پچاس آثار پر مشتمل ہے، اور یہ متصل، مرفوع، مرسل اور موقوف احادیث یا بعض فقیہ صحابہؓ وتابعینؒ کی آراء بالخصوص، ابراہیم نخعی کی آراء کی حامل ہے۔

جو احادیث اس میں مذکور ہیں اور جن کے بارے میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ یہ قول رسولؐ یا نبی رسولؐ سے متعلق ہیں، ان کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو ہے۔ جو احادیث اعمالِ رسولؐ کی کیفیت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں، ان کی تعداد تقریباً ایک سو ہے۔ کتاب کا باقی حصہ احادیثِ موقوف، مرفوعہ، بلاغات اور بعض صحابہؓ وتابعینؒ کی فقہی آراء پر مشتمل ہے۔

﴿۲۸۸﴾ معلوم ہوتا ہے کہ امام محمدؒ کی شدید خواہش تھی کہ وہ اپنے شیخ امام ابوحنیفہؒ سے ایک ایسی مسند نقل کریں، جو ساری کی ساری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر مبنی ہو۔ اس میں نہ قول صحابیؓ ہو، اور نہ قول تابعی ہی، حتیٰ کہ ان کے شیخ کا اجتہاد بھی اس میں مذکور نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خوارزمی نے اپنی جامع میں مسانید ابی حنیفہؒ کی احادیث کی تخریج کرتے ہوئے تقریباً ڈیڑھ سو احادیث کی نسبت امام محمدؒ کے نسخے کی طرف کی ہے، جو مسانید کی تعداد میں بارہویں مسند ہے۔ ان احادیث کی اکثریت کتاب الآثار میں مذکور ہے، لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ یہ ساری کی ساری احادیث قولی ہیں اور سوائے تین احادیث کے ان کی غالب تعداد سنداً متصل ہے۔ ان تینوں احادیث کو خوارزمی نے امام محمدؒ کے نسخے کی طرف منسوب کیا ہے کہ ان کے بارے میں قول رسولؐ ہونے کی وضاحت اس میں نہیں کی گئی ہے۔۳۵۸

امام محمدؒ نے — جیسا کہ خوارزمی کی تخریج احادیث سے پتا چلتا ہے — اپنے نسخے میں صرف انہی احادیث پر اکتفاء کیا ہے جو قولی احادیث ہیں اور جن کا غالب حصہ متصل السند ہے۔ یہ امام محمدؒ کے اس اشتیاق کا مظہر ہے کہ احادیثِ رسولؐ کو اس انداز میں مدوّن کیا جائے کہ ان میں اقوال صحابہؓ وتابعینؒ نہ ہوں۔ امام بخاریؒ نے اس کی بعض احادیث کو نقل کیا ہے۔۳۵۹ اس لحاظ سے امام

محمدؒ اصحاب مسانید وکتب صحاح سے سبقت لے گئے ہیں کہ صرف احادیث رسول ﷺ کو خالصتاً مدون کیا ہے اور اس چیز کی کوئی پروا نہیں کی کہ ان کا یہ مدون ذخیرہ قلیل ہے۔ مزید براں امام محمدؒ کے نسخے یا کتاب الآثار کی احادیث خواہ متصل السند ہوں، یا غیر متصل، کتب صحاح میں لفظاً یا معناً پھیلی ہوئی ہیں، اگرچہ یہ امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ کی سند کے علاوہ دوسری سندوں سے مذکور ہیں۔

﴿۲۸۹﴾ احناف کا خیال ہے کہ امام ابوحنیفہؒ سے ان کے شاگردوں نے جس کتاب الآثار کو نقل کیا ہے،۲۶۰ وہ علم حدیث نبوی، اس کے رجال اور اقوال صحابہؓ وتابعینؒ کے بارے میں اولین تالیف ہے، اور ان کی یہ رائے صحیح ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ سے ان کی مسانید موطا امام مالکؒ کی تالیف سے قبل روایت کی گئی ہیں،۲۶۱ جس کے بارے میں علماء کا بیان ہے کہ یہ (موطا) کتب سنت میں پہلی تالیف ہے جو ہم تک پہنچی ہے۔

اس لحاظ سے یہ کہنا غلط ہے کہ دوسری صدی میں مرتبہ کتب حدیث میں سے ماسوا موطا کے، ہم تک کوئی کتاب نہیں پہنچی۔ امام ابوحنیفہؒ سے آپ کے شاگردوں نے جو کتاب الآثار روایت کی ہے، مثلاً امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ اور حسنؒ بن زیاد، وہ نہ تو منہج کے اعتبار سے موطا امام مالکؒ سے مختلف ہے اور نہ صحت کے اعتبار سے ہی درجہ ومقام میں اس سے کم ہے۔

دیگر کتابوں میں امام محمد کی بیان کردہ روایات

﴿۲۹۰﴾ یہ تھیں امام محمدؒ کی وہ تالیفات جو ان کے دور کے منہج تدوین سے مطابقت کی بناء پر کتب حدیث میں شمار ہوتی ہیں۔ یہ واضح ہو چکا ہے کہ ان میں سے نسخة محمد (کتاب الآثار) کتب صحاح سے قبل تدوین حدیث کی رہنما کے طور پر شمار ہوتی ہے۔

امام محمدؒ کی دیگر ایسی کتابیں، جن پر غالب چھاپ تو فقہ کی ہے، مگر ان میں احادیث وآثار کا بہت بڑا ذخیرہ ہے، یہ ہیں: الأصل، الحجة، السیر الصغیر، السیر الکبیر، الاکتساب۔

الأصل امام محمدؒ کی سب سے بڑی تالیف ہے، اس کے باوجود کہ آپ نے اس میں کوئی

دونوں کتابیں تقریباً سات سو آثار پر مشتمل ہیں۔ ان دونوں کے سیاق کلام، بالخصوص السیر الکبیر کے سیاق کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام سرخسیؒ، امام محمدؒ کے بیان کردہ نصوص و آثار پر اکتفاء کرتے ہوئے خود زیادہ نصوص و آثار بیان نہیں کرتے۔

﴿۲۹۳﴾ امام محمدؒ کی کتاب الاکتساب فی الرزق المستطاب کے خلاصے میں تقریباً ایک سو چالیس آثار نقل کیے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک سو تیں احادیث ہیں۔ ان ساری احادیث کی تخریج اس خلاصے کے محقق شیخ عرنوس نے کی ہے، ماسوا ایک حدیث کے، جس کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ ۳۶۶

ممکن ہے، اس کتاب کے اصل متن میں، اس کے خلاصے میں بیان کردہ آثار کے مقابلے میں کہیں زیادہ آثار ہوں۔

امام محمدؒ کی روایات

﴿۲۹۴﴾ مذکورہ بالا بحث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ امام محمدؒ کی کتابیں خواہ کتب حدیث میں شمار ہوتی ہوں، یا ان پر فقہی رنگ غالب ہو، ان میں مذکور تمام آثار کی تعداد تین ہزار پانچ سو ہے۔ اگرچہ ان میں سے بعض آثار ان کتابوں میں بار بار آئے ہیں۔ ان میں سے تقریباً دو ہزار احادیث ہیں، جو متصل السند ہیں، اور غیر متصل السند بھی ہیں۔ امام محمدؒ کی روایت کردہ احادیث اپنے الفاظ کے ساتھ، یا اپنے جیسے الفاظ کے ساتھ، یا اسی معنی میں، کتب صحاح میں پھیلی ہوئی ہیں۔

لیکن جو چیز امام محمدؒ کی روایت کردہ تمام احادیث و آثار میں ایک واضح حقیقت کے طور پر سامنے آتی ہے، وہ ان شیوخ کی کثرت ہے جن سے امام موصوف نے روایات لی ہیں، نیز ان شیوخ کی کثرت ہے، جن سے امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ نے روایت کی ہے۔ امام محمدؒ نے ان دونوں اماموں سے کتاب الآثار اور موطا میں مذکور احادیث کا بڑا حصہ روایت کیا ہے۔ یہ امر اس بات کی دلیل ہے کہ امام محمدؒ کو پہلی اور دوسری صدی کے راویان حدیث کے بارے میں بہت

وسیع معرفت حاصل تھی۔ آپؒ نے علماء کے جم غفیر سے حدیث کی روایت لی ہے جو آپ کے دور کے حفاظ حدیث اور مدونین حدیث تھے۔ ۳۶۷

امام محمد کی معرفتِ رواۃ

﴿۲۹۵﴾ ان راویوں کے بارے میں امام محمدؒ کی معرفت محض ان کے ناموں اور ان سے حدیث نقل کرنے تک ہی محدود نہ تھی، بلکہ اس ماہر کی طرح ان کی معرفت رکھتے تھے جو ان کے علم و فضل اور ان کی زندگی کا تحقیقی مطالعہ کرنے والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نقل و روایتِ حدیث کے سلسلے میں اسبابِ ترجیح کی بناء پر راویوں کو ایک دوسرے پر ترجیح دیتے ہیں۔ امام موصوف کی رائے یہ ہے کہ جو صحابیؓ فقہ کی معرفت رکھتا ہو، اسے طویل صحبت رسولؐ حاصل رہی ہو، اور اس کی روایات زیادہ ہوں تو اس کی روایت کسی دوسرے صحابی کے مقابلے میں زیادہ قابلِ ترجیح ہے جو فقہ کی معرفت کا حامل نہ ہو، یا اسے کم صحبت رسولؐ حاصل رہی ہو یا کم روایت کرتا ہو، اسی لیے آپ نے تکبیراتِ عیدین کے مسئلے میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے مقابلے حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ ۳۶۸ اسی طرح مقروض کے افلاس کے بارے میں حضرت علیؓ کی روایت کو حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت پر ترجیح دی ہے، کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ کا اثر حضرت علیؓ کے بیان کردہ اثر کے مقابلے میں کمزور ہے اور حضرت علیؓ کا قول اس لحاظ سے زیادہ ٹھوس ہے کہ وہ حدیثِ رسولؐ کے عالم تھے، نیز وہ حضرت ابو ہریرہؓ کے مقابلے میں زیادہ ثقہ ہیں۔ ۳۶۹

امام محمدؒ کی معرفتِ رجالِ حدیث کی ایک دلیل موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں اہلِ مدینہ سے آپ کا مباحثہ و مناظرہ ہے۔ اہلِ مدینہ نے ابن شہاب زہری سے موزوں کے ظاہر اور باطن (اوپر اور نیچے) پر مسح کرنا روایت کیا ہے۔ امام محمدؒ نے ان کا رد یوں کیا ہے کہ مالک بن انس نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا، جو موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کر رہے تھے اور ان کے باطن (نیچے) والے حصے پر مسح نہیں کر رہے تھے۔ اس کے بعد امام موصوف فرماتے ہیں کہ یہ عروہ کا قول ہے، جو ابن شہاب کے

مقابلے میں روایتِ حدیث کے لحاظ سے زیادہ فقیہ اور زیادہ عالم ہیں۔ ۳۷۰

وہ عروہ جن سے ان کے بیٹے ہشام نے روایت کی ہے، وہ عروہ ۳۷۱ ابن زبیر بن عوام ہیں، یعنی جلیل القدر تابعی، فقیہ، حافظ الحدیث اور فقہائے سبعہ میں سے ایک۔ وہ ثقہ، کثیر الحدیث، حافظ اور حدیث کے تحمل میں انتہائی نکتہ رس تھے۔ انہوں نے اپنی خالہ محترمہ حضرت عائشہؓ، اپنے والد اور اپنی والدہ سے اور اسی طرح حضرت علیؓ، حضرت زیدؓ بن ثابت، حضرت ابو ہریرہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ سے روایت کی ہے، لہٰذا ان صحابہ کرامؓ کی روایت کے حوالے سے وہ زیادہ فقیہ اور زیادہ عالم ہیں، جبکہ ابن شہاب نے عروہ سے روایت کی ہے اور ان کے بارے میں کہا ہے کہ انہوں نے عروہ کو علم کا سمندر پایا، جسے ڈول سے بھرنے والے گدلا نہیں کر سکتے۔ اس سے مقصود ابن شہاب زہری کی قدر و منزلت کو کم کرنا نہیں ہے، وہ تو امام محمدؒ کے نزدیک اپنے زمانے میں حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے، ۳۷۲ لیکن عروہ کے مقابلے میں فقہ روایت کے علم میں ان سے کم تھے۔

امام محمد کا حدیث میں تفقہ

﴿۲۹۶﴾ امام محمدؒ کے اصول پر گفتگو کرتے ہوئے میں اشارہ کر چکا ہوں کہ آپ راویوں کے درمیان فرقِ مراتب قائم کرتے ہیں، ۳۷۳ جو رجال سے آپ کی معرفت کی علامت ہے۔ اخبار متعارضہ کے بارے میں آپ کے موقف کے بارے میں بھی بتا چکا ہوں، جو آپ کی فقہ حدیث کی دلیل ہے۔ مزید براں احتیاط کی جانب آپ کا میلان اور روایت کے مقابلے میں لوگوں کی آسانی کی خاطر رخصت کا پہلو اختیار کرنا آپ کے تفقہ کی دلیل ہے، تاہم آپ راوی کی تحریر پر اعتماد جب ہی کرتے تھے، جب روایت معروف ہوتی تھی، نیز آپ روایت کرنے کی اجازت اُسی کو دیتے ہیں جسے اپنی روایت کردہ حدیث کا علم بھی ہو۔ ۳۷۴

امام محمدؒ کے نزدیک مستور الحال آدمی کی خبر کی حیثیت فاسق کی خبر کی ہے، اس کی روایت کو رد کر دیا جائے گا، حتیٰ کہ اس کی عدالت ثابت ہو جائے، ۳۷۵ امام موصوف مجہول آدمی کی روایت کو قبول نہیں کرتے، اور اس کی روایت کردہ حدیث کو شاذ قرار دیتے ہیں۔ ۳۷۶ اسی طرح جو حدیث

اصول عامہ کی مخالف ہو، اسے بھی شاذ قرار دیتے ہیں۔ ۳۷۷ آپ کے نزدیک حاجت کے باوجود کسی مستفیض حدیث کو نقل نہ کرنا اس کے ضعف کی دلیل ہے۔ امام موصوف اس راوی کی روایت کو، جو کہتا ہے: ''میں نے سنا اور میں نے دیکھا''، اس دوسرے راوی کی روایت پر ترجیح دیتے ہیں جو کہتا ہے: ''نہ میں نے سنا اور نہ دیکھا''۔ ۳۷۸ اس کے ساتھ ساتھ امام محمدؒ حدیث میں ناسخ ومنسوخ کی معرفت بھی رکھتے تھے۔ یہ معرفت کثرت روایت اور فقہ حدیث میں گہری نگاہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی، مثلاً اہل مدینہ کے نزدیک کتوں کی بیع مکروہ ہے، کیونکہ حدیث میں کتے کی رقم کو حرام کہا گیا ہے۔ امام محمدؒ ان کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے، کیونکہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ کتے کی قیمت اور سینگی لگانے کی اجرت حرام ہے، پھر آں حضرتؐ نے سینگی لگانے کی اجرت لینے کی رخصت دے دی۔ اس پس منظر میں ہمارے نزدیک نفع مند کتے کی قیمت، بیع کی صورت میں جائز ہوگی اور اس میں بھی رخصت ہوگی۔ ۳۷۹

امام محمدؒ احادیث کو روایت کرنے، ان کے رجال اور ناسخ ومنسوخ کی معرفت میں مہارت کے ساتھ ساتھ، اپنی روایت کردہ احادیث کے معاملے میں انتہا درجے کے باریک بین اور حساس تھے۔ جوں ہی آپ کو کسی معاملے میں شک گزرتا، فوراً اس پر متنبہ کرتے۔ ۳۸۰ جب کسی مسئلے کے بارے میں انہیں کوئی حدیث یاد نہ ہوتی تو اس کا اظہار کرنے میں کوئی شرمندگی محسوس نہ کرتے۔ ۳۸۱ یہی شان ہوتی ہے مخلص اور متواضع علمائے کرام کی۔

امام محمد پر ضعفِ حدیث کا الزام اور اس کا جواب

﴿۲۹۷﴾ بلاشبہ جو شخص احادیث وآثار کی اتنی بڑی مقدار کا راوی ہو، عراق وغیرہ میں اپنے دور کے نامور یگانۂ روزگار اہل علم سے جس کی گہری وابستگی ہو، جو راویانِ حدیث کی مکمل معرفت کا حامل ہو، جس کا راویوں کے درمیان طولِ صحبت اور فقہ کی بنیاد پر فرقِ مراتب کا اپنا ایک منہج ہو، اسی طرح صحیح اور ضعیف حدیث کی جانچ پڑتال کا، احتیاط اور گہری بصیرت پر مبنی جس کا اپنا معیار ہو، احادیث

کے ناسخ ومنسوخ کی معرفت تامہ اور اپنی روایات کے حوالے سے امانت کا لحاظ رکھتا ہو، حقیقت یہ ہے کہ وہ ان اوصاف کی بناء پر حقیقی معنی میں محدث کامل ہے، بالخصوص جب ہم عمومی انداز میں اس دور کے حالات کا، اور طریقہ تدوینِ حدیث اور فقہی احکام سے متعلق احادیث کے خصوصی اہتمام کا جائزہ لیں تو امام موصوف کا محدث کامل ہونا ایک بیّن حقیقت کے طور پر سامنے آتا ہے۔۳۸۲

[اگر مذکورہ بالا بیان درست ہے تو] سوال پیدا ہوتا ہے کہ امام محمدؒ کے امام فی الحدیث ہونے کے بارے میں اقوال مختلف کیوں ہیں؟ اور ان کے امام فی الفقہ ہونے پر اتفاق کیوں ہے، اگرچہ اس امامت فی الفقہ کی نوعیت کے بارے میں اختلاف ہے۔

یحییٰ بن معین کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے امام محمدؒ بن حسن کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''وہ کچھ بھی نہیں ہیں، ہم ان کی حدیث کو نہیں لکھتے''۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے کہا: ''وہ جھوٹا ہے، یا کہا کہ وہ ضعیف ہے''۔۳۸۳

امام ابوداؤد بجستانیؒ، امام محمدؒ کے بارے میں کہتے ہیں: ''وہ کوئی چیز نہیں ہیں، ان کی حدیث نہ لکھی جائے''۔۳۸۴ ابوحفص عمر بن علی صیرفی کے قول کے مطابق امام محمد بن حسن صاحب رائے اور ضعیف ہیں۔۳۸۵ امام نسائیؒ کا خیال ہے کہ محمد کی روایت کردہ حدیث ضعیف ہے، ان کے حافظے کے لحاظ سے۔۳۸۶

امام احمد بن حنبلؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے امام محمدؒ کے بارے میں فرمایا: ''میں ان سے کوئی روایت نہیں لیتا''۔۳۸۷ یہ اقوال اس بات پر متفق ہیں کہ امام محمدؒ کو محدث قرار نہیں دیا جاسکتا، نہ وہ اس کے مستحق ہیں کہ ان سے روایت لی جائے، کیونکہ وہ کذاب ہیں یا ضعیف۔

ایک طرف تو یہ آراء ہیں جو امام محمدؒ کو ضعف اور کذب سے متہم کرتی ہیں اور دوسری طرف ان کے برعکس آراء ہیں۔ تاریخ بغداد کے مصنف نے بیان کیا ہے: ''ہمیں خبر دی عبداللہ بن علی بن مدینی نے، عبداللہ نے روایت لی اپنے باپ سے، اس نے کہا: میں نے اپنے باپ سے اسد بن عمرو، حسن بن زیاد لولوی اور محمد بن حسن کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے اسد اور حسن بن زیاد کو ضعیف قرار دیا، اور کہا کہ محمد بن حسن صدوق (بہت سچے) ہیں۔۳۸۸ دار قطنی نے کہا

''میرے نزدیک امام محمدؒ کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا''۔۳۸۹

سرخسی نے کہا: ''امام محمدؒ اپنی روایات میں ثقہ اور قابل اعتماد ہیں''۔۳۹۰

یہ اقوال امام محمدؒ کو ان کی روایت کردہ احادیث کے بارے میں صدق اور ثقاہت سے متصف قرار دیتے ہیں اور یہ کہ وہ اس لائق ہیں کہ ان سے حدیث روایت کی جائے۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہ واقعی ایسے ہی ہیں، یا وہ دوسری آراء کے مطابق کذاب، ضعیف اور غیر ثقہ ہیں؟

﴿۲۹۸﴾ حقیقت یہ ہے کہ امام محمدؒ جس زہد و تقویٰ سے متصف تھے، ایک پاکیزہ و مقدس مقصد کی خاطر حصول علم کے لیے بے پناہ شوق میں آپ کی جو شہرت ہے، آپ نے حصول علم کی راہ میں جو مال خرچ کیا، بہت سے ائمہ، فقہاء و محدثین کے پاس سفر کر کے گئے جن کا حفظ اور وقتِ تحمل مسلم تھی اور ان سے کسب فیض کیا، ان خصائص کے مالک شخص سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ عمداً یا سہواً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھوٹ بولے گا، کیونکہ اُس کا ایمان صادق اور زہد خالص جان بوجھ کر جھوٹ بولنے میں مانع ہے۔ آپ اپنی زرخیز دماغی صلاحیت، قوتِ حافظہ اور اپنی ابتدائی علمی زندگی ہی سے تدوین علم کی جس شدید خواہش و حرص سے بہرہ مند تھے، وہ امام موصوف کے لیے اپنے مدوّن، یا املاء کردہ، یا روایت کردہ علوم میں سہواً بھول چوک اور غلطی سے حفاظت کا حصار تھے۔ امام موصوف کا یہ مسلک کہ مفقود الحال کی خبر فاسق کی خبر کے حکم میں ہے، اسے رد کر دیا جائے گا، تا آنکہ اس کی عدالت ثابت ہو جائے۔ مجہول آدمی کی خبر کو مسترد کر دینا، احادیثِ متعارضہ کی صورت میں احتیاط کی طرف آپ کا میلان، یہ سب امور اس بات کی نفی کرتے ہیں کہ امام موصوف اپنی روایتِ حدیث میں جھوٹ بولیں گے۔ نقلِ حدیث میں آپ کی انتہائی باریک بینی اور آپ کی خشیتِ الٰہی اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ وہ ایک حدیث کے مقابلے میں اس سے کم قوی کو ترک کر دیں۔ جس شخص کا یہ طرز عمل ہو، یقیناً وہ سنت رسولؐ کا امین اور اس کا محافظ و پاسبان ہے۔

امام محمدؒ کے ہاں جھوٹ کے ایسے معروف اسباب نہیں ملتے، مثلاً حکام کی چاپلوسی یا کلامی فرقوں اور دینی و مذہبی مسالک کی متابعت۔ ان کے علاوہ وہ اسباب بھی نہیں ملتے جن کے بارے

میں علمائے حدیث کا فیصلہ کن قول ہے۔۳۹۱ تو پھر حدیث رسولؐ کے سلسلے میں انہیں کیوں متہم کیا جاتا ہے؟

امام موصوف پر اس تہمت اور الزام تراشی کو بہت سے دلائل غلط ثابت کرتے ہیں، جن میں سے اہم ترین کی طرف میں اشارہ کر چکا ہوں اور تہمت کسی دلیل پر مبنی نہیں ہے۔

کہا جاتا ہے کہ امام محمد پر یہ تہمت یحییٰ بن معین ۳۹۲، نے لگائی ہے، مگر ظن غالب یہ ہے کہ یہ نسبت ان کی طرف غلط ہے۔ وہ ائمۂ حدیث اور ائمۂ جرح و تعدیل میں سے ایک امام ہیں اور امام محمدؒ کے معاصر ہیں۔ ان کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے امام محمدؒ سے الجامع الصغیر تحریر کی تھی۔۳۹۳ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام محمدؒ کے حلقۂ درس میں بیٹھے ہیں، آپ سے سماعت کی ہے اور آپ سے کسب فیض کیا ہے۔ اس صورت میں وہ امام محمدؒ کو کیونکر کذب سے متہم کرتے، جبکہ شواہد ان کے سامنے تھے۔ یہ اس بات کی تائید ہے کہ امام محمدؒ فقہ، حدیث، تفسیر اور لغت میں درجۂ امامت پر فائز تھے۔ ورنہ معاذ اللہ اس تہمت کا سبب یحییٰ بن معین کا امام محمدؒ سے دلی بغض تھا، جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

﴿۳۹۹﴾ یہ اقوال امام محمدؒ کو خواہ جھوٹ یا ضعف سے متہم کریں، یا حدیث میں غیر ثقہ قرار دیں، بہر حال یہ اہل رائے کے بارے میں اہل حدیث کی سوچ اور فکر کے غماز ہیں، جو اہل رائے کی روایت سے اہل حدیث کے بغض، نفرت اور مذمت پر مبنی ہیں، بلکہ ان سے روایت ان اسباب میں سے تھی جن پر جرح و تعدیل میں اعتماد کیا جاتا ہے۔ یہ بات گزر چکی ہے کہ اسمٰعیل بن عیاش حمصی، جو امام محمدؒ کے استاذ حدیث تھے، جب اہل عراق سے روایت کرتے تو محدثین ان کی حدیث کو قبول کرنے سے پہلو تہی کرتے تھے۔۳۹۴

اسی طرح یہ بھی گزر چکا ہے کہ ابن سماعہ نے جب عیسیٰ بن ابان کو امام محمدؒ کے حلقۂ درس میں شریک ہونے کی دعوت دی تو انہوں نے اسے مسترد کرتے ہوئے اس کی علت یہ بیان کی کہ یہ لوگ [اہل رائے] حدیث کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کی یہ تعلیل اس بات کی دلیل ہے کہ اہل رائے کے بارے میں یہ بات عام کر دی گئی تھی کہ یہ حدیث کو ترک کر دیتے ہیں، یا اس کی مخالفت

کرتے ہیں۔ یہ شہرت لوگوں کی فقہاء سے دوری، ان کے عدم اطمینان اور فقہاء کی حدیث وعلم سے ان کی نفرت کا باعث بن گیا۔

جب عیسیٰ بن ابان، امام محمدؒ کے حلقۂ درس میں بیٹھے اور انہیں وہ وجہ بتائی، جس کی بناء پر اس نے ابن سماعہ کی دعوت کو مسترد کر دیا تھا تو عیسیٰ بن ابان اور امام محمدؒ کے درمیان ایک علمی مکالمہ ہوا، عیسیٰ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور انہوں نے فقہ وحدیث میں امام محمد کی امامت کا اعتراف کیا۔ اس کے بعد باقاعدگی کے ساتھ امام موصوف کی مجلس کے ساتھ وابستہ رہے۔

ابن جریر طبری نے امام ابو یوسفؒ کے بارے میں کہا ہے: ''ایک گروہ نے ان کی روایت قبول کرنے سے اس لیے پہلوتہی کی ہے کہ ان پر رائے کا غلبہ ہے، نیز وہ حاکم وقت کی صحبت میں رہے، اور اس کے مقرر کردہ قاضی رہے''۔ ۳۹۵

ابو مسہر نے کہا: ''ہمارے پاس ابراہیم بن محمد فزاری تشریف لائے اور لوگ ان سے حدیث سننے کے لیے جمع ہو گئے تو انہوں نے مجھے کہا: ''لوگوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو، جو کوئی قدریہ کے مسلک کا قائل ہے، وہ ہماری مجلس میں حاضر نہ ہو، جو کوئی امام ابو حنیفہؒ کے مسلک کا قائل ہے، وہ ہماری مجلس میں حاضر نہ ہو، اور جو کوئی حاکم وقت کے پاس آمد و رفت رکھتا ہے، وہ ہماری مجلس میں نہ آئے''۔ میں نے باہر نکل کر لوگوں کو اس بات کی خبر دی۔

یہ بات روایت کی گئی ہے کہ امام ابو یوسفؒ، شریک کے پاس آئے اور ان سے حدیث سنانے کی فرمائش کی۔ انہوں نے حدیث سنانے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح شریک نے اپنی مجلس حدیث میں کہا کہ یہاں جو کوئی یعقوب [امام ابو یوسفؒ] کے اصحاب میں سے ہو، اسے نکال دو۔ ۳۹۶

بجائے اس کے کہ رائے (غور وفکر) کا غلبہ ثقاہت اور تحملِ حدیث میں مہارت کی علامت سمجھا جاتا، ضعفِ روایت اور ترکِ روایت کی علامت اور دلیل بن گیا۔ مزید براں الزام تراشی اور تہمت کا سبب بن گیا جسے سن سن کر کان بہرے ہو جاتے تھے، جیسا کہ جوزی نے کہا ہے۔ ۳۹۷

﴿۳۰۰﴾ اہل رائے اور اہل حدیث کے درمیان اس چپقلش کو مسئلہ خلق قرآن نے دو چند کر دیا۔

اگرچہ امام ابوحنیفہؒ یا اُن کے کسی شاگرد کا اس میں کوئی حصہ نہ تھا۔ اس کا سبب یہ بنا کہ معتزلہ جنہوں نے مسئلہ خلقِ قرآن کو عام کیا، ان میں سے اکثر اہل رائے فقہاء کی طرف میلان رکھتے تھے۔ اس سے قطع نظر کہ ان میں سے بعض فقہاء جیسے بشر مریسی ۳۹۸ نے مسئلہ خلق قرآن اور دیگر کلامی مسائل میں حصہ لیا، لہٰذا اہل حدیث کا معتزلہ سے جھگڑا تمام اہل رائے سے جھگڑا بن گیا۔ معتزلہ، متوکل کے دورِ خلافت سے قبل اہل رائے کو اپنی آراء کی تقویت کے لیے ممد و معاون خیال کرتے تھے اور عامۃ الناس پر اپنی رائے مسلط کرنے میں بعض حکام اور عمال کو اپنا مددگار سمجھتے تھے۔ اہل حدیث حضرات مسئلہ خلق قرآن کی آزمائش کے خاتمے کے بعد اپنے فریق مخالف، یعنی اہل رائے اور اُن کے ائمہ جیسے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد پر نکتہ چینی کرنے سے باز آ گئے، مگر انہوں نے ان کے ائمہ سابقین جیسے امام ابوحنیفہؒ، ابویوسفؒ، امام محمدؒ پر مختلف قسم کے گھناؤنے الزام لگائے تھے، ۳۹۹ مثلاً یہ لوگ رسول اللہ پر جھوٹ بولنے کے مرتکب ہیں، یا یہ حدیث میں ضعیف ہیں، یا ان کا تعلق مرجئہ سے ہے۔ ۴۰۰

مرحوم استاذ امین الخولی کہتے ہیں کہ علم دین کے اعتقادی پہلوؤں تک رائے کے وسیع ہو جانے اور ایمان مستقل کے ساتھ اس کی عدم مطابقت کے سبب رائے پر تاریک سائے چھا گئے، جس کی وجہ سے اس سے نفرت پیدا ہو گئی اور اس کی اصل صورت بگڑ کر رہ گئی، اسی لیے اس پر مذمت اور بغض و نفرت کے تیروں کی بوچھاڑ کر دی گئی۔ ۴۰۱

اسی طرح یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ ائمہ اہل رائے پر ضعفِ حدیث یا مخالفتِ حدیث، یا قلتِ علمِ حدیث کے جو الزام لگائے گئے ہیں، وہ قابل قبول دلائل پر مبنی نہیں ہیں، بلکہ یہ ان کلامی و مذہبی اختلافات کا نتیجہ ہیں جو دوسری صدی اور اس کے بعد امت میں پیدا ہوئے اور عراق ان اختلافی مجادلوں کا مرکز تھا۔

مزید براں محض کسی پر جرح کرنا اور وہ اسباب و دلائل اور حقائق بیان نہ کرنا جو کسی پر جرح کو حق بجانب ثابت کرتے ہیں، جمہور محدثین کے ہاں ایسی جرح قابل قبول نہیں ہے۔ ۴۰۲ ائمہ اہل رائے پر کی جانے والی جرح کا تعلق اسی قبیل سے ہے، لہٰذا اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اسی بناء پر

ان ائمہ کے علم حدیث اور روایت حدیث کے بارے میں ان پر طعن نہیں کیا جا سکتا۔

﴿۳۰۱﴾ مختصر یہ کہ امام محمدؒ اپنے دور کے ایسے محدث تھے، جو مرتبہ و مقام میں دوسری صدی کے نامور محدثین سے کسی طرح کم نہ تھے۔ امام موصوف نے اخبار و احادیث کا جو عظیم ذخیرہ روایت کیا ہے، وہ ان کی کثرتِ حدیث کی طلب اور کثرتِ شیوخ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کی اتنی دلیل کافی ہے کہ آپ نے **موطا امام مالک** اور **کتاب الآثار** کو روایت کیا ہے۔ امام موصوف کثیر الروایت ہونے کے ساتھ ساتھ رجال حدیث کی معرفتِ تامہ بھی رکھتے تھے، روایات کی قبولیت میں احتیاط کا پہلو پیش نظر رکھتے تھے۔ تحمل حدیث میں باریک بینی سے کام لیتے تھے۔ نقل حدیث میں ایسی امانت داری کا ثبوت دیتے تھے کہ اگر کسی معاملے میں انہیں شک ہو جاتا تو اس پر متنبہ کر دیتے، یا اگر کسی مسئلے کے بارے میں کوئی حدیث ان کے علم میں نہ ہوتی تو برملا اس کی تصریح کر دیتے اور اس بارے میں اپنی لاعلمی کا اعتراف کرتے تھے۔

امام محمدؒ کی روایات، نیز اپنے دور کے عراقی اور دیگر محدثین کے ساتھ آپ کی وابستگی نے عراقی فقہ میں رائے کے میلان کو ایک حد کے اندر رکھنے میں نمایاں اور ممتاز کردار ادا کیا ہے۔

چونکہ امام محمدؒ کی روایات ساری کی ساری دوسرے طریق سے کتب صحاح میں بالکل انہی الفاظ میں، یا ان جیسے الفاظ میں یا انہی کے معنی میں پھیلی ہوئی ہیں، اس لیے اس طریق سے ان کی روایت علمائے حدیث اور اہل رائے کے درمیان جھگڑے کا سبب بن گئی۔ اس بناء پر جب اہل رائے پر کذب اور ضعف کا الزام لگایا گیا تو اس کی وجہ سے محدثین ان سے روایت لینے میں پہلوتہی کرنے لگے۔ اس بات کی طرف میں پہلے اشارہ کر چکا ہوں کہ اہل رائے فقہاء کے بارے میں جو یہ کہا گیا ہے کہ ان کی یہ اہلیت نہیں ہے کہ ان کے طریق سے حدیث لی جائے، قابل قبول دلائل پر مبنی نہیں ہے، بلکہ یہ تجریح غیر مفسر ہے جو محدثین کے ہاں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

اہم نتائج بحث

﴿۳۰۲﴾ اس فصل کا آخری اہم نتیجہ یہ ہے کہ ہم تک پہنچنے والی دوسری صدی کی کتب حدیث کے

متعلق مؤرخین سنت اور راویانِ حدیث کے محققین کا جس بات پر اتفاق ہے، وہ یا تو صحیح ہے یا غلط ہے۔۲۰۳ ان کا خیال ہے کہ اس صدی میں حدیث کی جو کتب مدوّن ہوئیں، ان میں سے ماسوا موطا امام مالکؒ کے اور کوئی کتاب ہم تک نہیں پہنچی۔ میں یہ بات واضح کر چکا ہوں کہ امام محمدؒ کی کتاب الآثار منہج کے اعتبار سے موطا سے مختلف نہیں ہے اور نہ صحت کے اعتبار سے ہی مرتبہ ومقام میں اس سے کسی طرح کم ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں میں سے امام محمدؒ کے علاوہ امام ابویوسفؒ اور حسن بن زیادؒ کی بھی کتاب الآثار ہے۔ ان سب میں قدر مشترک یہ ہے کہ یہ امام ابوحنیفہؒ سے روایت کی گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی بہت سی مرویات میں باہم مشابہ ہیں، لیکن امام محمدؒ کی روایت کردہ الآثار اپنے اضافی اجتہادات وتعلیقات اور امام ابوحنیفہؒ کے علاوہ دیگر محدثین کی مرویات کی بدولت ایک منفرد اور ممتاز مقام رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب ان ہی کی طرف منسوب ہے جس طرح موطا ان ہی کی طرف منسوب ہے۔

بسا اوقات ہم تک پہنچنے والی دوسری صدی کی کتب حدیث کے ضمن میں کتاب الآثار کو نظر انداز کرنے کا سبب، اہلِ حدیث کا اہلِ رائے کے بارے میں غلط نقطۂ نظر ہوتا ہے اور وہ الزام تراشی ہے جو ان کے بارے میں ضعفِ حدیث اور حدیث میں کم مایہ ہونے کی صورت میں پھیلا دی گئی ہے، جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اس نقطۂ نظر کو علمی وتحقیقی مطالعہ رد کر دیتا ہے، کیونکہ اس کی اساس ثابت شدہ علمی حقائق کے بجائے جذبات، اوہام، بدگمانی اور بے سروپا جرح پر مبنی ہے۔

۴۰۳- دوسری صدی میں رواۃ حدیث سے متعلق تالیف کردہ کتب میں امام محمد کے تذکرے کو نظر انداز کرنا کسی صحیح دلیل پر مبنی نہیں ہے۔ متقدمین کے لیے تو اس رویے کے حق میں کچھ عذر بھی تھا کہ وہ اہل حدیث اور اہل رائے کے درمیان برپا معرکے کے قریبی عہد میں تھے، مگر محدثین کے پاس تو ایسا کوئی عذر نہ تھا۔ ان پر تو لازم تھا کہ تحقیق و تجزیہ کے بغیر وہ متقدمین کے نہج کا آنکھیں بند کر کے اتباع نہ کرتے (المختصر فی علم رجال أهل الأثر: مصطلح الحديث)

احوال رواۃ سے پہلے

امام محمد بن حسن شیبانی

اور ان کی فقہی خدمات

سے درج بالا اقتباس پیش

خدمت ہے

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

مؤطا امام محمد علیہ الرحمۃ

ترجمہ و اسماء الرجال و احوال رواۃ

الحاج الحافظ نذر احمد

ناشر

اسلامی اکادمی

اردو بازار، لاہور۔ پاکستان

(۱)

احوال مصادر رُوَاۃ

(۲)

اسماء الرجال

جملہ رواۃ

مؤطا امام محمدؒ

احوالِ مصادر رُواۃ موطا امام محمدؒ

نمبر شمار	اسم گرامی		صفحہ	نمبر شمار	اسم گرامی		صفحہ
۱	ابانؒ بن عثمان	تابعی	۵۴۱	۲۲	بنت زیدؓ بن ثابت	صحابیہ	۵۴۹
۲	ابراہیمؒ نخعی	″	۵۴۱	۲۳	جابرؓ بن عبداللہ	صحابی	۵۴۹
۳	ابن شہابؒ زہری	″	۵۴۱	۲۴	حُذیفہؓ بن یمان	″	۵۵۰
۴	اسرائیلؒ بن یونس سبیعی	″	۵۴۲	۲۵	حسن بصریؒ	تابعی	۵۵۰
۵	اسماءؓ بنت عُمیس	صحابیہ	۵۴۲	۲۶	حسنؒ بن عمارہ	″	۵۵۰
۶	امّ سلمہؓ	امّ المومنین	۵۴۳	۲۷	حضرت حفصہؓ	امّ المومنین	۵۵۰
۷	انسؓ بن مالک	صحابی	۵۴۴	۲۸	خارجہؒ بن زید	تابعی	۵۵۱
۸	ابوایوبؓ انصاری	″	۵۴۴	۲۹	رافعؓ بن خُدیج	صحابی	۵۵۱
۹	ابوبکرؓ صدیق	خلیفۂ اوّل صحابی	۵۴۴	۳۰	ربیعؒ بن صبیح	تابعی	۵۵۲
۱۰	ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث	تابعی	۵۴۵	۳۱	ربیعہؒ بن ابی عبدالرحمٰن	تابعی	۵۵۲
۱۱	امام ابوحنیفہؒ	تابعی	۵۴۵	۳۲	زبیرؓ بن عوام	صحابی	۵۵۲
۱۲	ابوالدرداؓ انصاری	صحابی	۵۴۶	۳۳	زیدؓ بن ثابت	صحابی	۵۵۳
۱۳	ابوطلحہؓ	″	۵۴۶	۳۴	زیدؒ بن اسلم	تابعی	۵۵۳
۱۴	شیخ ابوکاملؒ	تابعی	۵۴۷	۳۵	زیدؓ بن خالد جہنی	صحابی	۵۵۳
۱۵	ابوقتادہؓ	صحابی	۵۴۷	۳۶	سالمؒ بن عبداللہ بن عمر	تابعی	۵۵۴
۱۶	ابوہریرہؓ	″	۵۴۷	۳۷	سعدؓ بن ابی وقاص	صحابی	۵۵۴
۱۷	امام ابویوسفؒ	تبع تابعی	۵۴۸	۳۸	سعیدؒ بن ابی مردیہ	تابعی	۵۵۵
۱۸	ایوب بن عتبہ		۵۴۸	۳۹	سعیدؒ بن جبیر	″	۵۵۵
۱۹	اُبَیؓ بن کعب انصاری	صحابی	۵۴۸	۴۰	سعیدؓ بن مسیب	صحابی	۵۵۵
۲۰	بسرؒ بن سعید	تابعی	۵۴۹	۴۱	سلیمانؒ بن یسار	تابعی	۵۵۶
۲۱	بکیر بن عامر	″	۵۴۹	۴۲	سہلؓ بن حنیف انصاری	صحابی	۵۵۶

نمبر شمار	اسم گرامی			صفحہ
۴۳	شریحؒ		تابعی	۵۵۶
۴۴	صفیہ زوجہ ابنِ عمرؓ		صحابیہ	۵۵۶
۴۵	ضحاکؓ بن قیس		صحابی	۵۵۷
۴۶	حضرت عائشہ صدیقہؓ		اُمّ المومنین	۵۵۷
۴۷	عامر عدویؒ		تابعی	۵۵۸
۴۸	عبادہؓ بن صامت		صحابی	۵۵۸
۴۹	عبدالرحمٰنؒ بن الاسود		"	۵۵۸
۵۰	عبدالرحمٰنؓ بن عوف		"	۵۵۹
۵۱	عبداللہؓ بن عامر		"	۵۵۹
۵۲	عبداللہؓ بن زبیر		"	۵۶۰
۵۳	عبداللہؓ بن زید انصاری		"	۵۶۰
۵۴	عبداللہؓ بن عباس		"	۵۶۰
۵۵	عبداللہ بن عمرؓ		"	۵۶۱
۵۶	عبداللہؓ بن عمرو بن عاص		"	۵۶۲
۵۷	عبداللہؒ بن عیاش		تابعی	۵۶۲
۵۸	عبداللہؒ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ		"	۵۶۲
۵۹	عبداللہؓ بن مسعود		صحابی	۵۶۲
۶۰	عبدالملکؒ بن مروان		تابعی	۵۶۳
۶۱	حضرت عثمانؓ غنی	خلیفہ سوم	صحابی	۵۶۳
۶۲	عروہؒ بن زبیر		تابعی	۵۶۴
۶۳	عطاءؒ بن رباح		"	۵۶۴
۶۴	علقمہؒ بن قیس		"	۵۶۴
۶۶	علی زین العابدینؒ		تابعی	۵۶۵
۶۷	عمارؓ بن یاسر		صحابی	۵۶۶
۶۸	حضرت عمر فاروقؓ	خلیفہ دوم	صحابی	۵۶۶
۶۹	عمروؓ بن عاص		"	۵۶۷
۷۰	حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز		تابعی	۵۶۷
۷۱	عمرو بن عبیداللہؒ		"	۵۶۸
۷۲	عمرہ بنتؒ عبدالرحمٰن انصاریہ		تابعیہ	۵۶۸
۷۳	عمرہ بنت حزم		صحابیہ	۵۶۸
۷۴	حضرت فاطمۃ الزہراؓ بنت نبیؐ		"	۵۶۹
۷۵	قاسمؒ بن محمد بن ابی بکر		تابعی	۵۷۰
۷۶	کعبؒ احبار		صحابی	۵۷۰
۷۷	امام مالکؒ بن انس		تابعی	۵۷۰
۷۸	مبارکؒ بن فضالہ		"	۵۷۱
۷۹	امام مجاہدؒ		"	۵۷۱
۸۰	محمد بن ابان بن صالح		"	۵۷۲
۸۱	مروانؒ بن حکم		"	۵۷۲
۸۲	مسروقؒ		"	۵۷۲
۸۳	مسورؓ بن مخرمہ		صحابی	۵۷۲
۸۴	معاذؓ بن جبل		"	۵۷۳
۸۵	امیر معاویہؓ		"	۵۷۳
۸۶	حضرت میمونہؓ بنت حارث	اُمّ المومنین	صحابیہ	۵۷۴
۸۷	نافعؒ ... ابن عمر		تابعی	۵۷۴

حضرت ابانؒ بن عثمانؓ م ۱۰۵ھ

حضرت ابان بن عثمانؓ بن عفان ثقہ تابعی ہیں۔ اپنے والد ماجد اور دوسرے صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار فقہائے مدینہ میں سے تھا۔ علم حدیث اور فقہ کے ماہر تھے۔ مدینہ منورہ کے والی رہے۔ امام زہریؒ نے آپ سے روایت کی ہے۔ گراں گوش تھے۔ آخری ایام میں مفلوج ہو گئے۔

صحیح بخاری کے علاوہ تمام کتبِ صحاح میں ان سے روایت ہے۔ ۱۰۵ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

حضرت ابراہیم نخعیؒ م ۹۵ھ

فقیہِ عراق نخعیؒ کی کنیت ابوعمران تھی۔ پورا نسب نامہ یوں ہے:

ابوعمران ابراہیم بن یزید بن قیس بن اسود ۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ فقیہِ عراق لقب پایا۔ آپ کا شمار پُرخلوص علماء میں ہوتا ہے۔ مغیرہ کہتے ہیں کہ ہم ابراہیمؒ سے اس طرح ڈرتے تھے جیسے لوگ حاکمِ شہر سے ڈرتے ہیں۔

آپ علمِ حدیث کے نقاد تھے۔ شہرت سے گریز کرتے تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ ۹۵ھ کے آخر میں وفات پائی۔ امام شعبیؒ کو آپ کی وفات کی خبر ملی تو فرمایا "اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی آدمی چھوڑ کر نہیں گئے۔"

امام ابن شہاب زُہریؒ م ۱۲۵ھ

امام زہریؒ کا پورا نسب نامہ یوں ہے:

ابوبکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہؓ بن شہاب ۔ ۔ ۔ بن زہرہ بن کلاب الزہری۔ قریش کے مشہور قبیلہ بنو زہرہ سے نسبت اور مدینہ کے رہنے والے ۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ زہری اور ابن شہابؒ زہری کے نام سے شہرت پائی اور "اعلم الحفاظ" لقب پایا۔

امام داؤدؒ فرماتے ہیں کہ زہریؒ سے دو ہزار دو صد احادیث مروی ہیں ان میں سے نصف مسند ہیں۔ آپ نے صحابہؓ سے بھی احادیث سُنی ہیں۔ آپ ایک جلیل القدر فقیہ، محدث تابعی ہیں۔ آپ کے تلمذ فخر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اس زمانہ کے تمام ائمہ اور شیوخ نے کسبِ فیض کیا۔ حدیث میں سند کے اعتبار سے وہ سند سلسلۃ الذہب ہے۔ جس میں امام مالکؒ اپنے استاذ زہری سے روایت کریں۔

قوتِ حفظ میں اُن کا جواب نہ تھا۔ خود فرماتے ہیں میں نے پڑھتے وقت استاذ سے کسی حدیث کو

دوبارہ بیان کرنے کے لئے کبھی نہیں کہا۔ اور نہ مجھے کبھی کسی حدیث میں شک ہوا ہے۔ ائمہ کبار ان کی وسعت علم اور قوتِ حافظہ کے معترف تھے۔ بہتر سال کی عمر پاکر ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔

حضرت اسرائیل بن یونس بن ابی اسحٰق سبیعی کوفی م ۱۶۰ھ

محدث اسرائیل پوتے ہیں ابو اسحٰق عمرو بن عبداللہ سبیعی کے جو امام اعظمؒ کے شیوخ اور کبار تابعین میں سے ہیں۔ آپ امام وکیع اور عبدالرحمٰنؒ بن مہدی جیسے اکابر کے استاذ ہیں۔

محدث اسرائیل نے حدیث امام اعظمؒ، اپنے دادا سبیعی، اور دوسرے اکابر سے سُنی۔ حفظِ حدیث میں بہت مشہور تھے۔ خود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے دادا ابو اسحٰق کی حدیثیں اس طرح یاد ہیں، جیسے کلام اللہ کی کوئی سورت یاد ہوتی ہے۔

ابن معینؒ اور امام احمدؒ نے انہیں "شیخ وقت اور ثقہ" کہا۔ نیز فرمایا کہ اسرائیل تنہا بھی کسی حدیث کی روایت کریں تو وہ معتمد ہیں۔ ابو حاتم نے انہیں "ثقہ صدوق" کہا۔ ابن سعد نے انہیں "ثقہ" کہا۔

(جامع المسانید ۲/۳۸۹ —— ماخوذ از طبقات ابن سعد: جلد پنجم)

حضرت اسماءؓ بنت عُمیس خثعمیہ م ۴۰ھ

حضرت اسماءؓ کے والد عُمیسؓ تھے اور والدہ کا نام ہند (خولہ) بنت عوف تھا۔ جن کے بطن سے اُمّ المومنین حضرت میمونہ بنت حارث بھی تھیں۔ اس رشتہ سے حضرت اسماءؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیافی بہن تھیں۔

حلقہ بگوشِ اسلام ہونے والوں میں آپ السابقون الاولون کی مبارک فہرست میں ہیں۔ آپ نے پہلے اپنے شوہر نامدار حضرت جعفر طیار کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور۔ وہاں چودہ برس غریب الوطنی میں زندگی بسر کی۔ حضور اکرمؐ مدینہ تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ حضورؐ نے انہیں فرمایا کہ لوگوں نے ایک ہجرت کی اور تم "اہلِ کشتی" نے دو ہجرتیں کیں۔

حضرت اسماءؓ کا پہلا نکاح حضورؐ کے ابن عم حضرت جعفر طیارؓ سے ہوا۔ ان کی شہادت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اپنے محبوب رفیق حضرت ابوبکر صدیقؓ سے پڑھا دیا کاشانۂ نبوت میں انہیں بڑا مقام حاصل تھا۔ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کا انتقال ہوا تو انہیں غسل دینے والوں میں وہ شامل تھیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرت علی مرتضیٰؓ نے اُن سے نکاح کیا۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد جلد ہی ۴۰ھ میں حضرت اسماءؓ رحلت فرما گئیں۔

حضرت اسماءؓ سے ساٹھ احادیث صحیح بخاری میں مروی ہیں۔ (ماخوذ از تذکارِ صحابیات۔ طالب ہاشمی)

اُم المومنین حضرت اُمِ سلمہؓ م ۶۳ھ

اُم المومنین حضرت ام سلمہؓ کا نام ہند تھا۔ آپ قریش کے خاندان مخزوم سے تھیں۔ نسب نامہ اس طرح ہے:

ہند بنت ابی اُمیّہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ــــ والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر تھا۔ وہ خاندانِ فراس سے تھیں۔

آپ کے والد ماجد ابو اُمیّہ ایک دولت مند اور بے حد فیاض آدمی تھے۔ ان کی سخاوت اور دریا دلی کا شہرہ چار سُو تھا۔ ان کی فیاضی کی بدولت لوگ انہیں "زاد الراکب" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

حضرت اُم سلمہؓ کا پہلا نکاح چچازاد بھائی ابو سلمہ بن عبدالاسد سے ہوا۔ وہ نہایت سلیم الطبع نوجوان تھے۔ ابتدائے اسلام میں حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے اور آپ بھی ان کے ساتھ اسلام کی دولت سے بہرہ یاب ہو گئیں۔ دونوں نے ہجرت حبشہ کی۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کا وقت آیا تو مکہ مکرمہ کے باہر سے حضرت ام سلمہؓ کے خاندان بنو مغیرہ زبردستی انہیں واپس لے چلے۔ اتنے میں ابو سلمہ کے خاندان عبدالاسد کے لوگ آگئے۔ انہوں نے بچہ کو چھین لیا۔ اس طرح میاں بیوی اور بچہ تینوں بچھڑ گئے۔ ابو سلمہ راہِ عشق میں تنہا چل پڑے۔ اُم سلمہ ہر روز صبح گھر سے آتیں اور راستہ میں ایک ٹیلہ پر بیٹھ کر گریہ وزاری کرتی رہتیں۔ سال بھر ایسے ہی گزر گیا۔ آخر کسی نے ترس کھا کر ام سلمہؓ کو بچہ واپس دلایا اور ہجرت کی اجازت دلائی۔

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں ایک زہر آلود تیر سے زخمی ہوئے اور چند ماہ بعد مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ زندگی میں انہوں نے دعا کی تھی:

"اے مولائے کریم اگر ام سلمہؓ کی زندگی میں مر جاؤں تو اسے مجھ سے بہتر جانشین دینا۔"

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کر لیا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت نصیب ہوئی۔

حضرت ام سلمہ بے حد زیرک تھیں اور حدیثِ نبویؐ کی عاشق تھیں، حضورؐ کا خطبہ بڑے انہماک سے سنتی تھیں، سخاوت باپ سے ورثہ میں پائی تھی۔ فضل و کمال میں حضرت عائشہ صدیقہ کے بعد انہی کا درجہ ہے۔ آپ سے تین سو اٹھہتر احادیث مروی ہیں۔ آپ کی قرأت حضورؐ کی قرأت سے مشابہ تھی۔

علامہ ابن قیم کا بیان ہے کہ حضرت امِّ سلمہ کے فتاویٰ سے ایک چھوٹا سا رسالہ تیار ہو سکتا ہے اور وہ بالعموم متفق علیہ ہیں۔

۶۳ھ میں ۸۴ سال کی عمر پاکر وفات پائی۔

(ماخوذ از تذکار صحابیات - طالب ہاشمی)

حضرت انس رضؓ بن مالک رضؓ م ۹۰ھ

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص حضرت انس رضؓ کا سلسلۂ نسب یوں ہے:

انس بن مالک بن نضر الانصاری، بخاری، خزرجی ۔ ۔ ۔ ۔ ابن عدی بن نجار، والدہ کا نام امِّ سُلیم۔

انسؓ دس سال کے تھے کہ والدہ ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چھوڑ گئیں۔ اس طرح پورے دس برس حضورؐ کی خدمت کی۔ کہتے ہیں:

"آنحضرتؐ نے مجھ سے کبھی دریافت نہیں کیا یہ کام تو نے کیوں کیا؟ یا کیوں نہ کیا؟ بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا"۔

حضرت عمرؓ نے ان کے بارہ میں فرمایا "انسؓ ایک دانا اور پڑھا لکھا نوجوان ہے۔ آنحضرتؐ کی صحبت میں رہنے سے اس میں زہد و تقویٰ کے اوصاف پیدا ہو گئے ہیں"۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا "میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس کی نماز امِّ سُلیم کے بیٹے (انس) سے زیادہ حضورِ اکرمؐ کی نماز سے مشابہ ہو"۔ کثیر الروایت صحابہ میں آپ کا تیسرا درجہ ہے آپ کی مرویات کی تعداد ۲۲۸۶ ہے۔

زندگی کے آخری ایام میں آپ بصرہ چلے گئے تھے۔ ۹۰ھ یا ۹۱ھ میں وہیں وفات پائی۔ بصرہ میں فوت ہونے والے آپ آخری صحابی تھے۔ اس موقع پر ایک شخص نے کہا "آج نصف علم رخصت ہو گیا ہے"۔

حضرت ابو ایوبؓ انصاری م ۵۱ھ

حضرت ابو ایوبؓ کا نام خالد والد کا نام زید بن کلیب ہے۔ بخاری، خزرجی انصاری ہیں۔ عقبۂ ثانیہ کے شریک اور سابقون الاولون انصار ہیں۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حکمِ الٰہی سے آپ کے مہمانِ گرامی ہوئے۔ جبکہ مدینہ کا ہر فرد اس کا متمنی تھا۔ لیکن شرفِ میزبانی آپ ہی کو نصیب ہوا۔

حضرت علیؓ نے کوفہ کو جاتے ہوئے مدینہ منورہ میں آپ کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ خلافت میں قسطنطنیہ پر یزید کی سربراہی میں لشکر کشی ہوئی تو آپ اس میں شریک تھے۔ ۵۱ھ میں راستہ میں وفات پائی۔ وصیت کے مطابق دشمنوں سے مقابلہ کے وقت لشکرِ اسلام کے سامنے قسطنطنیہ کی شہر

پناہ کے نیچے دفن کئے گئے۔ آپ کے مدفن پر "جامع مسجد ایوبی" آج بھی مرجع خلائق ہے۔ خلفائے عثمانیہ تخت نشینی کے وقت وہاں حاضر ہوتے تھے۔ یہیں شیخ الاسلام خلیفہ کو تلوار عطا کرتے تھے۔

تمام کتبِ صحاح میں آپ سے حدیثیں مروی ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ م جمادی الثانی ۱۳ھ

"افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق" خلیفۂ اوّل، یارِ غار، عاشقِ سید المرسلین، صاحب الرسولؐ

کنیت ابوبکرؓ، نام عبداللہ، لقب صدیقِ اکبر بن عثمان ابی القحافہ قرشی۔

مَردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بھی رفیق تھے۔ غارِ ثور میں یکجا رہے۔ وفات کے بعد بھی رفیقِ قبر ہیں اور حضورِ انورؐ کے پہلو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محوِ استراحت ہیں۔

ہر غزوہ میں شریک ہوئے۔ حجۃ الوداع سے ایک سال قبل حضورِ انورؐ نے آپ کو ہی امیرِ حج مقرر کیا تھا۔ آخری علالت کے ایام میں آپ ہی کو مسجدِ نبویؐ کی امامت سپرد فرمائی۔ چنانچہ سقیفہ بنو ساعدہ میں مہاجرین و انصار نے آپ ہی کو رسولِ امینؐ کا جانشین اور خلیفۂ اوّل منتخب کیا۔ اور واقعی آپ ہی اس کے مستحق تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق کے فضائل و کمالات کا بیان ممکن نہیں۔ حضورِ انورؐ کی خدمت گزاریوں میں کوئی ان کا شریک نہیں۔ صدیقِ اکبرؓ ہی ہیں جنہوں نے راہِ حق میں سب کچھ قربان کر دیا۔ اور رسولِ امینؐ کی خدمت میں گھر کا اثاثہ پیش کر دیا۔ آپ تریسٹھ سال کی عمر میں دو برس سے کچھ زیادہ خلافت کی ذمہ داریاں پوری کر کے جمادی الثانی ۱۳ھ میں راہیٔ ملکِ بقا ہوئے۔

احادیثِ نبویؐ کے بیان اور تحقیق و تصدیق میں آپ حد درجہ احتیاط فرماتے تھے۔

ابوبکرؒ بن عبدالرحمٰن م ۹۳ھ

ابوبکرؒ بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام قرشی مخزومی تابعی ہیں۔

بعض کے نزدیک آپ کا اصلی نام محمد اور کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ آپ نے جلیل القدر صحابہ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ اس طرح آپ سے روایت کرنے والوں میں متعدد بزرگ تابعی شامل ہیں۔ ابنِ خراش نے آپ کے متعلق کہا کہ وہ "ائمۂ مسلمین" میں سے تھے۔ سنہ وفات ۹۳ ہجری ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ م ۱۵۰ھ

امام اعظم، امام ابو حنیفہؒ کا اسم گرامی نعمان ولدیت ثابت بن زوطی کوفی ہے۔ آپ فارسی الاصل اور کوفہ کے رہنے والے تابعی ہیں۔ آپ نے چار صحابہؓ کو دیکھا اور ان سے روایت کی۔ فقہ کے امام عالی وقار ہیں۔

آپ کے شیوخ میں متعدد علماء شامل ہیں۔ اسی طرح تلامذہ میں علماء اور شیوخ کی بڑی تعداد ہے۔

امام ابوحنیفہؒ بڑے پاکباز اور متقی تھے۔ اپنے ہاتھ سے کسبِ معاش فرماتے تھے۔ تمام علماء نے آپ کی ثقاہت، کثرتِ علم وفضل اور زورِ استدلال کو تسلیم کیا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں "سب لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کے محتاج ہیں۔" ابن المبارک آپ کے بارہ میں فرماتے ہیں "امام ابوحنیفہؒ افقہ الناس تھے، میری آنکھوں نے آپ جیسا فقیہہ نہیں دیکھا۔" مزید کہتے ہیں "میں نے ابوحنیفہؒ سے زیادہ پرہیزگار اور عقلمند کوئی نہیں دیکھا۔"

ابوجعفر منصور نے جب بزور آپ کو قاضی بنانا چاہا اور آپ نے اسے قبول نہ کیا تو اس نے آپ کو قید کرادیا اور روزانہ جسدِ اطہر کو دس کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ مگر آپ کسی طرح راضی نہ ہوئے اور بغداد میں بحالتِ قید وبند ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔

حضرت ابو الدرداءؓ انصاری م ۳۲ھ

حضرت ابو الدرداء نام کی نسبت اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ درداء ان کی دختر کا نام تھا۔ والد کا نام عویمر یا عامر بن قیس ہے۔ بعض حضرات نے عامر بن زید لکھا ہے۔ خزرجی انصاری صحابہ سے ہیں۔

غزوۂ بدر کے بعد حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ لیکن آپ کے علم وفضل کے پیشِ نظر حضرت عمر فاروقؓ نے آپ کا وظیفہ اصحابِ بدر کے برابر مقرر کیا تھا۔ آپ فقیہہ صحابی تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست قرآن شریف حفظ کیا تھا۔ حضور پرنور نے آپ کو حکیم الامت کا لقب عطا فرمایا تھا۔ مسروق فرماتے ہیں میں محسوس کرتا ہوں کہ رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کا علم چھ صحابہ میں سمٹ آیا تھا اور ان چھ میں ایک ابو الدرداءؓ تھے۔

امیر معاویہؓ نے آپ کو دمشق کا قاضی مقرر کیا تھا۔ دمشق ہی میں خلافتِ عثمانی کے دوران غالباً ۳۲ھ میں وفات پائی۔

حضرت ابوطلحہ زیدؓ

زید بن طلحہؓ ثقہ تابعی ہیں۔ مستغفری نے آپ کو صحابی لکھا ہے۔ موطا کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ان کا نام زید کے بجائے بعض روایات میں یزید ہے۔ یزید کی وفات خلافت ہشام بن عبدالملک میں ہوئی۔

ان سے صحاح ستہ میں کوئی حدیث مروی نہیں۔ (اسماء الرجال۔ مظاہر حق)

الشیخ ابو علیؒ

تعلیق الممجد کے مصنف فرماتے ہیں کہ شیخ ابو علی کے متعلق مجھے واقفیت نہیں ہو سکی۔ ابھی تک ان کا تعین نہیں کیا جا سکا ہے کہ ان کے ثقہ یا ضعیف ہونے کا علم ہو سکے۔

حضرت ابو قتادہؓ م ۵۴ھ

ابو قتادہؓ بنو خزرج کے قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں۔ ان کے نام کے بارہ میں اختلاف ہے۔ کسی نے ان کا نام محمد بن اسحٰق الحارث بن ربعی تبلایا ہے۔ کسی نے نعمان بن ربعی اور دوسروں نے عمرو بن ربعی تبلایا ہے۔ کوفہ میں آباد ہو گئے تھے۔ وہیں ستر سال کی عمر میں ۵۴ھ میں وفات پائی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ م ۵۷ھ

سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے والے حضرت ابو ہریرہؓ ہیں۔ ان کی مرویات کی تعداد ۵۳۷۴ ہے۔ ان سے روایت کرنے والے صحابہ ۸۰۰ کے قریب ہیں۔ حدیث کی کوئی قابل ذکر کتاب ان کی مرویات سے خالی نہیں۔ صحیحین میں ان کی مرویات کی تعداد ۴۹۷ ہے۔

مقام حیرت ہے کہ اس قدر جلیل القدر صحابی کا نام اور ولدیت متعین نہیں۔ اس بارہ میں علماء نے چالیس احتمال نقل کئے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے احتیاط کے ساتھ بیس قول بیان کئے ہیں۔ انہیں بلّیوں سے پیار تھا حضور اکرمؐ نے "ابا ہرہ" کہا۔ اور محبوبِ حق کی زبان سے نکلا ہوا حرف ایسا زبان زد خلائق ہوا کہ اصل نام ہی گم ہو گیا۔ رضی اللہ عنہ۔

تعجب کی دوسری بات یہ ہے کہ وہ فتح خیبر کے سال ۷ھ میں مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن سرورِ کائنات کی احادیث روایت کرنے میں سب سے آگے نکل گئے۔ آپ اصحابؓ صفہ میں تھے۔ باہر کی دنیا سے چنداں سروکار نہ تھا۔ یوں بیحد خوش طبع تھے، بچے ملتے تو انہیں خوب ہنساتے، بازار میں لوگ ملتے تو انہیں کہانیاں سنا کر تسلی دیتے۔ رات بھر خشوع و خضوع سے معروفِ عبادت رہتے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا حافظہ بلا کا تھا۔ اس بارہ میں بیان کرتے ہیں" میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں آپ سے کتنی باتیں سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ذرا چادر بچھاؤ۔ میں نے بچھا دی۔ فرمایا اسے اپنے سینہ سے لپٹا لو۔ میں نے تعمیل کی۔ اس کے بعد سے میں کبھی نہیں بھولا"۔ نتیجہ یہ ہے کہ ذخیرۂ حدیث میں سب سے بڑا حصہ اُن کا ہے یعنی ۵۳۷۴۔

۵۷ھ میں علم و فضل کا یہ درخشندہ چراغ بجھ گیا۔

مؤطا امام محمدؒ (متحدہ) ہندوستان میں کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ اس پر علامہ عبدالحی لکھنوی (فرنگی محلی) کی تعلیق موجود ہے، جو بڑے پایہ کی چیز ہے۔

علامہ عبدالحیؒ کی غلط فہمی

لیکن علامہ عبدالحیؒ لکھنوی (فرنگی محلی) نے اپنی شرح میں ایک حدیث شامل کی ہے، جو ابو علی کے نسخہ کے حاشیہ میں موجود ہے۔ یہ حدیث قرأۃ خلف الامام سے متعلق ہے، جو شیخ ابو علی کی محمود المروزی سے (تا آخر سند) مروی ہے۔

لیکن اس سند کے رجال میں، علامہ عبدالحی لکھنوی (فرنگی محلی) سے چوک ہوئی ہے، انھیں یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ ابو علی وہ ہیں، جو امام محمد بن الحسن کے شیخ ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ امام محمد بن الحسن کا اس حدیث سے کوئی تعلق نہیں، اور یہ ابو علی درحقیقت محمد بن احمد بن حسن الصواف ہیں، جو چوتھی صدی ہجری کے رجال میں سے ہیں، ملاحظہ ہو، ان کے شیخ مروزی کا تذکرہ 'تاریخ خطیب' میں (ج ۱۲، ص ۹۲) یہ حدیث درحقیقت یہیں سے چلی ہے، اور اس کا مذکورہ نسخہ میں داخل ہو جانا، کسی

کاتب کی غلطی ہے، اور اس کا جو نسخہ اتقانی کے نسخہ سے منقول ہے، وہ دار الکتب المصریہ میں محفوظ ہے۔ اس کا نمبر ۴۳۹ ہے اور یہی صحیح ترین نسخہ ہے۔

اسی طرح علامہ عبد الحی لکھنوی (فرنگی محلی) نے صلاۃ قاعدہ کے سلسلہ میں شعبی کی جو حدیث بیان کی ہے اسکے رجال میں بھی غلطی ہوئی ہے۔ اس کا سلسلۂ روایت یوں ہے: "محمد کہتے ہیں کہ ہم سے بشر نے، وہ کہتے ہیں ہم سے احمد نے، وہ کہتے ہیں ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی کہ ......

اسناد پر گفتگو

معلوم ہونا چاہیئے کہ اس سند میں جن محمد کا ذکر ہے، وہ ابو علی الصواف ہیں،

اور بشر، ابو علی کے شیخ بشر بن موسی الاسدی ہیں۔ جو موطا امام محمد کے راوی ہیں۔

اور احمد، احمد بن مہران النسوی ہیں، جو امام محمدؒ کے اصحاب میں سے تھے، اور ان سے موطا کے راوی بھی ہیں۔

اور اسرائیل، امام محمد بن الحسن کے ایک شیخ ہیں۔

امام محمد نے احمد اور اسرائیل کے درمیانی راوی کو ساقط کر دیا، جیسا کہ اس کتاب کے دوسرے نسخہ سے جو دار الکتب المصریہ میں محفوظ ہے، اس کا نمبر ۴۴ ہے۔ کاتب نے یہاں، کئی متاخرین رواۃ کا نام، امام محمد کے واسطہ سے داخل کر دیا، جیسا کہ اقدمین میں سے اکثر کا معمول ہے۔

قاضی امام ابو یوسفؒ م ۱۸۲ھ

قاضی امام ابو یوسفؒ کا اسم گرامی یعقوب ولدیت ابراہیم انصاری ہے۔ ایک غریب خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ لیکن علم کا شوق حد سے زیادہ تھا۔ سن تمیز کو پہنچتے ہی اکتساب علم میں مصروف ہو گئے تھے۔ امام ابو حنیفہؒ کے تلمیذ خاص تھے امام صاحب وقتاً فوقتاً ان کی مالی اعانت بھی فرماتے تھے۔

امام ابو یوسفؒ ایک بلند پایہ قاضی اور فقیہہ تھے۔ بقول مزنی اہل الرائے میں حدیث کی زیادہ اتباع کرنے والے تھے امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں "اہل الرائے میں ابو یوسفؒ سے زیادہ حدیث بیان کرنے والا اس فن میں ان سے زیادہ پختہ کوئی نہیں۔"

آپ عہدۂ قضا سنبھالنے کے بعد روزانہ دو سو رکعت نماز پڑھتے تھے (ابن سماعہ) ان کے علم و فضل کے بارہ میں عجیب و غریب واقعات مذکور ہیں۔ آپ نے ۶۹ سال کی عمر پائی اور ۱۸۲ھ میں اس دارِ فانی سے کوچ کیا۔

حضرت اُبَیّ بن کعبؓ انصاری م ۳۲ھ

کنیت ابو المنذر، اُبَیّ بن کعبؓ نام ہے۔ خزرجی انصاری ہیں۔ قبیلہ بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔

بیعتِ عقبہ ثانیہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں گیارہ دوسرے اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ کے قبائل کے لئے نقیب مقرر فرمایا۔ آپ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

حضرت اُبَیّ بن کعبؓ کاتبِ وحی، اقرا الصحابہ، اور سید القراء جیسے اعزاز کے حامل ہیں۔ آپ نے خود رسولِ امینؐ سے قرآن کریم حفظ کیا۔ اور "جامع بین العلم والعمل" کہلائے۔ صحابہ کرامؓ آپ کا بیحد احترام کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ مسائل میں ان سے رائے دریافت کرتے۔ آپ کی وفات پر انہوں نے فرمایا آج "سید المسلمین" وفات پا گئے۔ ۳۲ھ میں مدینہ منورہ میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ تمام کتب صحاح میں آپ سے احادیث مروی ہیں۔

ایوبؒ بن عتبہ التیمی

ابو یحییٰ، ایوبؒ بن عتبہ تیمی یمامہ کے قاضی تھے اس نسبت سے انہیں یمامی بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے شیوخ میں یحییٰ بن ابی کثیر اور عطاء وغیرہ کے نام معروف ہیں۔ محدثین ان کے ثقہ یا ضعیف ہونے میں اختلاف رکھتے ہیں، ابن مدینی، ابن معین اور امام بخاری نے بھی انہیں ضعیف بتلایا ہے۔

بسرؒ بن سعید م ۱۰۰ھ

بسر بن سعید مدنی ابن حضرمیؒ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

آپ نے حضرت عثمان غنیؓ، زید بن ثابتؓ، ابوہریرہؓ جیسے صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں اور بزرگ ثقہ تابعین نے آپ سے روایت کی ہیں۔ ائمہ نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ صحاح ستہ میں آپ کی روایات موجود ہیں۔

۹۸ سال کی عمر پاکر ۱۰۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

بُکیرؒ بن عامر

ابو اسمٰعیل بکیر بن عامر بجلی کوفی مشہور ہیں۔

آپ نے ائمہ تابعین سے روایت کی ہیں۔ ثوری اور وکیع وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کثیر الروایت نہیں بلکہ ابن عدی کی روایات کا درس دیتے تھے۔

ابن حبانؒ نے آپ کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔ امام محمدؒ نے بھی آپ کی روایات کو کسی درجہ میں قابلِ استناد بتلایا ہے۔

بنت زیدؓ بن ثابتؓ

حضرت زیدؓ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ آپ کی کئی بیٹیاں تھیں۔ حسنہ، عمرہ اور اُمِ کلثوم وغیرہ۔ مؤخر الذکر اُمِ کلثوم سے محدثین نے روایات نقل کی ہیں۔

آپ سالم بن عبداللہ بن عمرؓ کی زوجہ تھیں۔ بعض نے آپ کا نام اُمِ سعد بھی لکھا ہے۔ بہرحال نام اور حالات میں ابہام ضرور ہے۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ م ۷۸ھ

حضرت جابرؓ کے والد ماجد کا نام عبداللہ بن عمرو انصاری ہے۔ آپ خاندان بنو سلمہ سے تھے۔ حضرت جابرؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اُنہوں نے اپنے والد کے ہمراہ ستر انصار کے ساتھ بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شرکت کی تھی۔ غزوۂ بدر و احد کے علاوہ اُنیس غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ مصر و شام بھی گئے۔

مسجد نبویؐ میں ان کا ایک خاص حلقہ ہوتا تھا۔ آپ کثیر الروایت صحابہ میں چھٹے نمبر پر ہیں۔ آپ کی مرویات کی تعداد ۱۵۴۰ ہے۔

۷۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ بیعتِ عقبہ کے شرکاء میں آپ آخری صحابی تھے۔ والیٔ مدینہ ابانؓ بن عثمانؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت حذیفہؓ بن یمان عبسی م ۳۵ھ

صحابی ہیں اور صحابی زادہ ہیں۔ ان کی امتیازی شان یہ ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (حسبِ روایت صحیح مسلم) مستقبل کے واقعات سے باخبر کر دیا تھا۔ وہ منافقین کو نام بہ نام پہچانتے تھے۔ قیامت کے تمام فتن سے باخبر تھے۔ فاروقِ اعظمؓ اس شخص کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس کی نمازِ جنازہ سے حضرت حذیفہؓ پہلو تہی کرتے ہوں کہ یہ اس کے منافق ہونے کی علامت سمجھی جاتی تھی۔

آپ کبارِ صحابہ میں سے ہیں، تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوۂ اُحد میں ان کے والد گھبراہٹ میں کسی مسلمان کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ فتوحاتِ عراق میں حضرت حذیفہؓ کا خاص حصہ ہے۔

تمام کتبِ صحاح میں اُن سے بکثرت احادیث مروی ہیں۔ ۳۵ھ کے اوائل میں وفات پائی۔

حضرت حسنؒ بصری م ۱۱۰ھ

حسن بصریؒ ابن ابی الحسن یسار ائمہ دین اور کبار تابعین میں سے ہیں۔ ان کی ذات علم و فضل کا حسین امتزاج تھی۔ ان کی والدہ اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ کی کنیز تھیں۔ وہ روتے اور ماں موجود نہ ہوتی تو اُم المومنینؓ اپنے پستان اُن کے منہ میں دیدیتیں۔ علماء کہتے ہیں کہ اُن کا علم و فضل اسی فیضان کا ثمرہ ہے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد بصرہ چلے گئے۔ وہیں ۱۱۰ھ میں انتقال فرمایا۔

حسنؒ بن عمارہ م ۱۵۳ھ

ابو محمد حسن بن عمارہ البجلی الکوفی پورا نام ہے۔ آپ بغداد کے قاضی تھے اور نہایت متقی پرہیزگار تھے۔ ثقاتِ تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے تلامذہ میں سفیان ثوریؒ جیسے ائمہ کے نام شامل ہیں۔ ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔

اُمّ المومنین حضرت حفصہؓ بنت عمر فاروقؓ م ۴۵ھ

اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ شجرہ نسب یہ ہے۔

حفصہؓ بنت عمرؓ بن خطاب۔ بن نفیل بن عبد العزیٰ بن ریاح۔ بن عبداللہ بن قرط۔ بن زراح بن عدی بن کعب بن لوئی۔

آپ کی والدہ حضرت زینبؓ بنت مظعون جلیل القدر صحابیہ تھیں۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون ان کے ماموں اور فقیہہ اسلام حضرت عبداللہ بن عمرؓ حقیقی بھائی تھے۔

آپ بعثتِ نبویؐ کے پانچویں سال پیدا ہوئیں۔ پہلا نکاح حضرت خنیس بن حذافہ سے ہوا تھا۔ وہ دعوتِ حق کی ابتداء میں حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے تھے۔ حبشہ اور مدینہ کی دونوں ہجرتوں میں شرکت کی۔ غزوۂ اُحد میں زخم کاری کھا کر راہِ حق میں شہید ہو گئے۔

حضرت حفصہؓ بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمرؓ کو ان کے عقدِ ثانی کا فکر ہوا۔ خود حضرت ابوبکرؓ اور عثمانؓ کو پیغام دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی بیٹی کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کا شرف بخشا۔ مزاج میں فطری تیزی کے باوجود بے حد خدا ترس تھیں۔ حضورِ اکرمؐ کے ارشاد کی تعمیل میں شفاؓ بنت عبداللہ عدویہ نے ان کو لکھنا سکھایا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے تمام کتابت شدہ اجزا حضرت حفصہؓ کے پاس رکھوائے تھے۔ وہ علم و فضل میں خاص درجہ رکھتی تھیں۔ ان سے ساٹھ احادیث مروی ہیں۔ ان میں سے چار متفق علیہ ہیں۔ چھ صحیح مسلم میں اور باقی دوسری کتبِ حدیث میں ہیں۔

۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ حضرت ابوہریرہؓ جنازہ قبر تک لے گئے۔ بھائی عبداللہ اور بھتیجوں نے قبر میں اتارا۔ (ماخوذ از تذکارِ صحابیات — طالب ہاشمی)

حضرت خارجہؒ بن زید بن ثابت م ۹۹ھ

خارجہ مشہور صحابی حضرت زیدؓ بن ثابت کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار ثقات تابعین میں ہوتا ہے اس طرح وہ مدینہ منورہ کے "سات تابعی فقہاء" میں شامل ہیں۔ علمائے حدیث نے صحابہ کے بعد خارجہ نام والے تابعین میں ان کو سب سے جلیل القدر قرار دیا ہے۔ ان کی مرویات تمام کتبِ صحاح میں مروی ہیں۔

۹۹ھ یا ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

حضرت رافعؓ بن خدیج انصاری م ۷۳ھ

رافعؓ بن خدیج حارثی الدوسی مشہور انصاری صحابی ہیں۔ غزوۂ بدر کے وقت کم سن تھے، شریک نہ ہو سکے۔ اس کے بعد اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

غزوۂ اُحد میں آپ کی گردن پر ایک تیر لگا تھا۔ جس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا اشھد لک یوم القیٰمۃ - یہ تیر نکالا گیا مگر انی اندر رہ گئی۔ یہ زخم عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں پھر کھل گیا۔ اسی سے ۸۶ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

آپ سے تمام کتبِ صحاح میں احادیث مروی ہیں۔

ربیع بن صبیح م ۱۶۰ھ

ربیع بن صبیح سعدی بصری بڑے عابد اور مجاہد تھے۔ بقول حافظ ابن حجر حافظ ایسا عمدہ نہ تھا غالباً یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرہ میں تالیف و تصنیف کے کام کا آغاز کیا۔

انہوں نے حسن بصری، حمید الطویل اور یزید رقاش سے احادیث روایت کی ہیں۔ عجلی اور ابن عدی نے کہا ہے کہ ربیع سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۶۰ھ میں وفات پائی۔

حضرت ربیعہؒ بن ابی عبدالرحمٰن م ۱۳۶ھ

ربیعہ اصحاب الرائے تابعین میں سے تھے۔ ان کا شمار ثقات تابعین میں کیا گیا ہے۔ جلیل القدر محدث ہونے کے علاوہ زبردست فقیہہ بھی تھے۔ فقہائے مدینہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ بعض علما نے ان کو اپنے دور کے دوسرے فقہاء پر فضیلت دی ہے۔ کچھ لوگ صاحب الرائے ہونے کے سبب ان سے روایت کرنے میں احتیاط برتتے تھے اور ابوالزناد تو ان سے شدید اختلاف رکھتے تھے۔

۱۳۶ھ میں بمقام انبار وفات پائی۔

حضرت زبیرؓ بن عوام الاسدی م ۳۶ھ

حضرت زبیرؓ بن العوام رسولِ امین صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بھتیجے تھے۔ آپ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔ یعنی جن کو جنت کی بشارت زبانِ حق ترجمان سے زندگی میں ملی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں اپنا "حواری" فرمایا۔ اور ایک مرتبہ ان سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا "میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں"۔

حضرت زبیرؓ دعوتِ حق قبول کرنے والے چوتھے یا پانچویں شخص ہیں۔ آپ نے پندرہ سولہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ ہجرتِ حبشہ و مدینہ دونوں میں شرکت کی۔ حضور پُرنور کی حمایت میں سب سے پہلے جس نے شمشیر بے نیام کی وہ حضرت زبیرؓ ہی تھے۔ حضورؐ نے ان کی تلوار کے حق میں دعا فرمائی۔ از اول تا آخر ہر غزوہ میں شریک ہوئے۔ جسم پر ہر جگہ زخموں کے نشان تھے۔ سخاوت اور شجاعت میں بے مثال تھے۔

آپ کی روایت کردہ احادیث تمام کتبِ صحاح میں مروی ہیں۔ اور فضائل احادیث کی کتابوں میں بکثرت موجود ہیں۔ جنگ جمل کے بعد مدینہ منورہ کے راستہ میں بحالتِ نماز ابن جرموز نے آپ کو شہید کر دیا۔ یہ واقعہ جمادی الاول ۳۶ھ کا ہے۔ قاتل آپ کی تلوار لے کر حضرت علیؓ کے پاس گیا تو آپ نے تلوار کو پہچان لیا۔ اور قاتل کو دوزخ کی وعید سنائی۔

حضرت زیدؓ بن ثابت انصاری م ۴۵ھ یا ۴۸ھ

حضرت زیدؓ بن ثابت کی کنیت ابو سعید اور ابو خارجہ تھی۔ صحابہ نے آپ کو "حبرِ اُمّت" کا لقب دیا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہود سے فنِ خط و کتابت سیکھنے کا حکم دیا تو پندرہ دن میں طاق ہو گئے۔

آپ قرآن حکیم کے حافظ اور معلّم تھے، علمِ قرأت میں بلند پایہ تھے، علمِ فرائض و میراث کے ماہر تھے ایک مستند مفتی اور قاضی تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔

صدیقِ اکبرؓ مسندِ خلافت پر بیٹھے تو انہوں نے آپ کو قرآن حکیم کتابی صورت میں جمع و تدوین کرنے پر مامور فرمایا۔ اور آپ ملّتِ اسلامیہ کے لئے اس عظیم ترین خدمت کی انجام دہی میں کامیاب ہوئے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کے حفظ، دین و امانت اور حسنِ کتابت پر اعتماد کرتے ہوئے قرآن حکیم کے نسخے تیار کرنے پر مامور کیا۔ اس خدمت سے بھی آپ بحسن و خوبی عہدہ برآ ہوئے۔

صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے آپ سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی اور کثیر جماعت نے آپ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے جاتے تو آپ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرماتے۔

۴۵ھ یا ۴۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا۔ آج اس اُمّت کا سب سے بڑا عالم فوت ہو گیا۔

حضرت زیدؒ بن اسلم م ۱۳۶ھ

زید بن اسلمؒ مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا شمار ثقہ تابعین میں کیا جاتا ہے۔ آپ جلیل القدر فقیہ مفسّر اور حافظِ حدیث تھے۔ عابد و زاہد تھے۔ امام زین العابدینؒ، امام مالکؒ اور سفیان ثوری جیسے کبار ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔ ان سے علمی باتیں اور احادیثِ نبویؐ سنتے تھے۔ مسجد نبویؐ میں آپ کا خاص حلقہ ہوتا تھا۔ تمام کتبِ احادیث میں آپ کی مرویات شامل ہیں۔

۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

حضرت زیدؓ بن خالد جہنی م ۶۸ھ

زید بن خالدؓ جہنی صحابی ہیں۔ صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر اپنے قبیلہ کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔

تمام کتبِ صحاح میں ان سے احادیث مروی ہیں۔ کوفہ میں ۶۸ھ یا ۷۸ھ میں وفات پائی۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر فاروقؒ م ۱۰۶ھ

حضرت سالمؒ کے دادا حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی کنیت ابوعمر تھی۔ وہ اپنے دادا سے بہت مشابہت رکھتے تھے، ان کے والد عبداللہ ان سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اس کی وجہ اُن کی دانشمندی اور فہم و فراست تھی۔

حضرت سالمؒ سادہ لباس میں رہتے۔ غذا بھی اکثر سادہ رہتی، لایعنی امور سے بے حد نفرت تھی۔ وہ ثقہ تھے، کثیر الحدیث، متقی اور بلند مرتبہ تھے۔

ذوالحجہ ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔ خلیفہ ہشام بن عبدالملک نے نماز جنازہ پڑھائی۔ لوگوں کے اژدہام کے باعث جنازہ کی نماز بقیع میں ادا کرنا پڑی۔ لیکن وہاں بھی ہجوم میں کمی نہ ہوئی۔

(ماخوذ از طبقات ابن سعد جلد پنجم)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص م ۵۵ھ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بالکل ابتدائی ایام میں اسلام قبول کرنے والے ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔

آپ کا شجرہ نسب یہ ہے:

سعد بن ابی وقاص بن اُہَیب زُہری۔ کنیت ابو اسحٰق۔ قبیلہ بنو زُہرہ تھا جو حضور اکرمؐ کا ننھیال تھا۔ حضور کی والدہ ماجدہ اور حضرت سعد کے والد حقیقی چچا زاد بہن بھائی تھے۔ ایک مرتبہ آپ کو آتے دیکھ کر حضورؐ نے فرمایا "یہ میرے ماموں ہیں، کوئی مجھے ایسا ماموں دکھائے تو!"

آپ اوّلین فرد ہیں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر پھینکا۔ غزوۂ اُحد میں دشمنانِ اسلام پر پھینکنے کے لئے داعیٔ حق صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو تیر اٹھا کر دیتے تھے۔ حضورؐ نے اُن کے نشانہ کی درستی اور مستجاب الدعوات ہونے کے لئے دعا فرمائی جو قبول ہوئی۔ چنانچہ لوگ اُن سے دُعا کراتے تھے۔

حضرت سعدؓ اصحابِ شوریٰ میں شامل تھے۔ مشہور شہسوار اور نبی اکرمؐ کے حارس (حفاظت کرنے والے) تھے۔ حضرت عمرؓ فاروق کے عہد میں پورا ملک فارس آپ نے فتح کیا اور کوفہ آباد کیا۔

آپ نے عبداللہ بن عمرؓ۔ عبداللہ بن عباسؓ اور خولہ بنت حکیم سے احادیث روایت کی ہیں مرویات کی کُل تعداد ۲۷۰ ہے۔

۵۵ھ میں عقیق کے مقام پر وفات پائی اور بقیع کے قبرستان میں دفن ہوئے آپ عشرہ مبشرہ کے آخری فرد تھے۔

حضرت سعید بن جبیرؒ م ۹۵ھ

آپ بلند پایہ فقیہ، محدث و مفسر، قاری اور عابد شب زندہ دار تابعی تھے۔ نسب یوں ہے:

سعید بن جبیر اسدی کوفی، کنیت ابوعبداللہ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگرد خاص تھے۔ کوفہ کا کوئی شخص ان سے کوئی مسئلہ دریافت کرتا تو فرماتے جب تک تم میں سعید بن جبیرؒ موجود ہیں تم مجھ سے دریافت نہ کیا کرو۔ عبداللہ بن عتبہ کوفہ کے قاضی مقرر کئے گئے وہ ان کے کاتب تھے۔ پھر ابی بُردہ کے کاتب مقرر ہوئے۔ سفیان ثوری ان کو ابراہیمؒ نخعی پر ترجیح دیتے تھے۔ ذوقِ عبادت بدرجہ کمال تھا، قرآن کریم دو راتوں میں ختم کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خانہ کعبہ میں رات گزاری اور ایک رکعت میں پورا کلام اللہ ختم کر ڈالا۔

آپ نے عبداللہؓ بن زبیر، انسؓ بن مالک اور ابوسعیدؓ خدری سے براہِ راست احادیث روایت کی ہیں۔ ابن الاشعث کی بغاوت میں حصہ لینے کے جرم میں حجاج نے ۹۵ھ میں انہیں قتل کر دیا۔ میمون بن مہران نے کہا سعیدؒ بن جبیر نے اس حال میں وفات پائی کہ ہر شخص ان کے علم کا محتاج تھا۔

حضرت سعید بن المسیّبؒ م ۹۴ھ

حضرت سعید بن مسیّب کا شجرۂ نسب یہ ہے:

سعید بن مسیب بن حزون بن ابی وہب ..... بن یقظہ ـ والدہ کا نام اُم سعید بنت حکیم بن اُمیہ تھا۔ آپ کو حدیثِ نبویؐ سے بیحد شغف تھا۔ خود فرماتے ہیں کہ جو فیصلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے کئے مجھ سے زیادہ ان کا جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ مسعرؒ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ اور امیر معاویہؓ کے فیصلوں کے بارہ میں بھی یہی کہا تھا۔

آپ حضرت ابوہریرہؓ کے داماد تھے۔ ان کے علاوہ متعدد صحابہ کرام اور ازواجِ مطہراتؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کو بالعموم "راوی عمرؓ" اور فقیہ الفقہاء کہا جاتا ہے۔ حافظہ بلا کا تھا۔ صحابہ کے دور میں بھی لوگ مسائل دریافت کرنے کے لئے آپ کے پاس آتے اور آپ فتوے دیتے تھے۔ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز عام طور پر کوئی فیصلہ صادر کرنے سے پہلے آپ سے دریافت کرتے تھے۔

حضرت سعید بن مسیب کو علمِ حدیث اور فقہ کے علاوہ خوابوں کی تعبیر کا بہت ملکہ تھا۔ لوگ دُور دُور سے تعبیر رؤیا کے لئے آپ کے پاس آتے تھے۔ نماز سے بے حد شغف تھا۔ اپنا بیشتر وقت مسجد نبویؐ میں گزارتے۔ بہتر سال کی عمر پا کر ۹۴ھ میں مدینہ منورہ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا

سلیمانؒ بن یسار م ۱۰۳ھ

سلیمانؒ بن یسار اُم المؤمنین میمونہؓ بنت الحارث کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے مکاتب تھے۔ بیحد فہیم اور ذکی تھے۔ کنیت ابوتراب تھی۔ بنی حدیلہ میں قیام تھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد میں ولید بن عبدالملک والیٔ مدینہ نے انہیں مدینہ منورہ کے بازار کا نگران مقرر کیا تھا۔ صحابہ کبار نے انہیں ثقہ، فقیہہ اور کثیر الحدیث کہا۔ واقعی وہ بزرگ اور بلند مرتبہ تھے۔

عبداللہ بن یسار اور عبدالملک بن یسار اُن کے بھائی تھے۔

۱۰۳ھ میں بعہد یزید بن عبدالملک وفات ہوئی۔ (ماخوذ از طبقات ابن سعد جلد پنجم)

سہل بن حنیفؓ انصاری م ۳۸ھ

آپ انصاری صحابی ہیں۔ تمام غزوات میں شریک رہے، غزوۂ اُحد میں اُن لوگوں میں سے تھے جو میدان سے ہٹے نہیں تھے۔ ابن سعد کا بیان ہے کہ حضور انورؐ نے اُن کے اور حضرت علیؓ کے درمیان مواخاۃ (بھائی چارہ) کا رشتہ قائم کیا تھا۔ حضرت علیؓ نے انہیں مدینہ منورہ کا اور پھر فارس کا والی مقرر کیا۔ ۳۸ھ میں کوفہ کے اندر وفات پائی، حضرت علی نے نماز جنازہ پڑھائی اور چار کے بجائے چھ تکبیریں فرمائیں۔ سہیل بن حنیفؓ سے تمام کتبِ صحاح میں احادیث مروی ہیں۔

حضرت شریحؒ بن عبید الحضرمی م ۱۰۸ھ

شریحؒ بن عبید حضرمی شامی ثقاتِ تابعین میں سے ہیں۔ ان کی اکثر روایات مرسل ہیں۔ سُنن ترمذی کے سوا تمام سُنن میں مروی ہیں۔ ۱۰۸ھ کے بعد انتقال ہوا۔

دوسرے معروف شریحؒ بن حارثی تابعی ہیں۔ جو حضرت علیؓ کے خاص ساتھیوں میں سے تھے، ہر جنگ میں اُن کے ساتھ رہے۔ صحیح بخاری کے سوا دوسری تمام صحاح میں اُن سے احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے ۳۸ھ میں شہادت پائی۔

صفیہؓ بنت ابوعبید زوجہ ابنِ عمرؓ

حضرت صفیہؓ بنت ابی عبید ثقفیہ مختار ثقفی کی ہمشیرہ تھیں۔

حافظ ابن حجر کی رائے ہے کہ اُن کی ولادت حضور انورؐ کے عہد مبارک میں ہوئی تھی۔ چنانچہ بعض اصحاب نے انہیں صحابیات میں شمار کر لیا ہے۔ دوسرے علماء ان کو تابعیہ کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابنِ عمر خطابؓ کے نکاح میں آئیں۔ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے عہد میں وفات پائی۔ صحیح مسلم اور سُنن اربعہ میں

[illegible]

حضرت ضحاکؓ بن قیس بن خالد اکبرؓ م ۶۴ھ

ضحاکؓ بن قیس کے صحابی ہونے یا نہ ہونے کے بارہ میں اختلاف ہے۔ معاویہ بن یزید بن امیر معاویہؓ کے فوت ہونے کے بعد ضحاکؓ بن قیس نے لوگوں کو عبداللہؓ بن زبیر کی طرف دعوت دی۔ بعد میں انہوں نے آپ کو شام کا حاکم بنا دیا۔ لیکن شامیوں نے ان پر چڑھائی کر دی اور مرج راہط میں مقابلہ ہوا۔

ضحاکؓ ۱۵ ذوالحجہ ۶۴ھ میں کام آئے۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ صدیقہ طاہرہ م رمضان ۵۷ھ

حضرت عائشہؓ صدیقہ طاہرہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ اور مؤمنوں کی ماں ہیں۔

عائشہؓ نام، صدیقہ اور حمیرا لقب، اُمِ عبداللہ کنیت، خاندان قریش، بنو تیم تھا۔ سلسلہ نسب یوں ہے: عائشہؓ بنت ابوبکر صدیقؓ بن ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی۔ والدہ کا نام اُمِ رومانؓ بنت عامر تھا۔ عائشہ صدیقہ بعثت نبویؐ کے چار سال بعد ماہ شوال میں پیدا ہوئیں۔ اور بحالتِ اسلام آنکھ کھولی۔ ہجرت سے تین سال قبل ماہِ شوال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آگئیں۔ رخصتی تین سال بعد شوال ۱ھ میں ہوئی۔ اس وقت عمر مبارک ۹ یا ۱۲ سال تھی۔

حضور اکرمؐ کو ان سے خاص اُنس تھا اور وہ بھی حضورؐ کے گوشۂ ابرو پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہتی تھیں۔ حضورؐ کے وضو اور مسواک کا بطورِ خاص اہتمام فرماتی تھیں۔ اٹھارہ سال کی عمر تھی کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے ۴۸ برس بیوگی میں بسر کیے۔

خواتین میں سب سے زیادہ احادیث دو ہزار دو سو دس ۲۲۱۰ آپ سے مروی ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ احکام شرعیہ کا ایک چوتھائی حصہ حضرت عائشہ صدیقہ سے منقول ہے۔ کیوں نہ ہو وہ محرمِ اسرارِ نبوت تھیں۔ جلیل القدر صحابہ آپ سے مسائل دریافت کرتے تھے۔

عروہ بن زبیرؓ کا قول ہے۔ میں نے قرآن، حدیث، فقہ، تاریخ اور علم الانساب میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ کتب سِیَر کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ علوم دینیہ کے علاوہ انہیں طب، تاریخ، علم الانساب، ایام العرب اور شعر و ادب پر بھی دستگاہ حاصل تھی۔ انہیں متعدد ایسی اوّلیات حاصل ہیں جو کسی اور کو میسر نہ ہوئیں۔ علمی کمالات، دینی خدمات اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و ارشادات کے نشر و اشاعت کے اعتبار سے حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ کا کوئی ہمسر نہیں۔ اگر انہیں "محسنۂ اُمّت" کہا جائے

تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ آپ بعض مسائل کے استنباط میں بالکل منفرد تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے شاگردوں کی تعداد دو سو کے قریب بیان کی گئی ہے۔ ان میں قاسم بن محمد، مسروق تابعی، عائشہ بنت طلحہ، ابو سلمہ اور عروہ بن زبیر جیسے اصحاب شامل ہیں۔

رمضان ۵۸ھ ۶۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ بعض نے سنہ وفات ۵۷ھ لکھا ہے۔ حسب وصیت بعد نماز عشاء جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی۔ جنازہ پر اسقدر ہجوم تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔ (ماخوذ از تذکار صحابیات ـ طالب ہاشمی)

حضرت عامرؓ عدوی م ۳۲ھ

عامرؓ عدوی صحابی ہیں۔ حبشہ اور مدینہ کی دونوں ہجرتوں میں شریک ہوئے۔ قبیلہ بنی عدی کے حلیف تھے۔ اس نسبت سے "عدوی" مشہور ہوئے۔ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔

۳۲ھ یا ۳۳ھ میں وفات پائی۔

حضرت عبادہؓ بن صامت م ۳۴ھ

حضرت عبادہؓ بن صامت انصاری خزرجی قدیم الاسلام جلیل القدر صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ میں، پھر تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ آپ ان چند اصحاب کبار میں سے ہیں جنہوں نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا قرآن کریم حفظ کیا تھا۔

حضور اکرمؐ نے آپ کو بیعت عقبہ میں دوسرے اصحاب کے ساتھ انصار کا نقیب مقرر کیا تھا۔ حضرت عمرؓ فاروق نے فلسطین میں سب سے پہلا قاضی اور معلم مقرر کیا اور حضرت ابو عبیدہؓ نے حمص کا قاضی مقرر کیا۔ طویل القامت تھے اور راسخ دینیہ میں بہت قوی تھے۔ تمام کتب صحاح میں ان سے احادیث مروی ہیں۔

۳۴ھ میں بیت المقدس میں یا اس کے قریب رملہ میں وفات پائی۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن الاسود بن عبد یغوث م ۹۹ھ

عبدالرحمٰنؓ بن الاسود بن عبد یغوث قرشی، زہری، حجازی، اصاغر صحابہ میں سے ہیں۔ چھوٹی عمر میں حضور انورؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ جو علماء صغر سنی میں زیارت نبویؐ کو صحابیت کے لئے کافی نہیں سمجھتے وہ ان کو کبار تابعین میں شمار کرتے ہیں۔

حضرت عثمان غنیؓ نے آپ کو عراق کا حاکم بنانا چاہا تھا مگر آپ نے کہا دو رکعات پڑھنا مجھے عراق کی حکومت سے زیادہ پسند ہے۔ صحاح اور دوسری متعدد کتب میں ان کی چند احادیث مروی ہیں۔

۹۹ھ یا ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ م ۳۲ھ

عبدالرحمٰنؓ بن عوف قرشی الزہری جلیل القدر، قدیم الاسلام اصحاب کبار سے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ حبشہ کی دونوں ہجرتوں میں شرکت کی، پھر مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔ اس وقت انتہائی افلاس کا عالم تھا۔ مدینہ منورہ میں تجارت شروع کی تو اللہ نے اس قدر برکت عطا فرمائی کہ وفات پر چار بیویوں میں سے ہر ایک کو تیسواں حصہ ملا تو وہ اسی ہزار درہم تھا۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، اصحابِ شوریٰ میں سرِ فہرست تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اگر اصحابِ شوریٰ میں تین ایک طرف ہوں اور تین دوسری طرف تو جس گروہ میں عبدالرحمٰنؓ بن عوف ہوں گے اس کی بات مانی جائے گی۔

غزوۂ دومۃ الجندل میں حضورِ انورؐ نے انہیں امیرِ لشکر بنایا۔ اپنے دستِ مبارک سے ان کے عمامہ باندھا۔ غزوۂ تبوک سے واپسی کے وقت آپؐ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ یہ شرف خلیفۂ اوّل ابوبکر صدیق اور ان کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔

ابنِ عوف عام لوگوں کو فتویٰ دیا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ حضرت عمرؓ نے ان کی رائے کے مطابق عمل کیا۔ آپ نے راہِ حق میں جس قدر مال خرچ کیا اُن کے زمانہ میں شاید کسی نے نہ کیا ہوگا۔ حضورِ اکرمؐ کے بعد ازواجِ مطہراتؓ کی بہت خدمت کی، ان کی ضروریات کی کفالت کی، وفات کے وقت وصیت کی کہ جس قدر بدری صحابہ زندہ ہوں ہر ایک کو چار سو دینار دیئے جائیں۔

۳۲ھ میں ۷۲ سال کی عمر پا کر وفات پائی۔ علی مرتضیٰؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ جیسے صحابہ آپ کی وفات پر گریہ کناں ہوئے۔ تمام کتبِ صحاح میں آپ سے احادیث مروی ہیں۔

عبداللہؓ بن عامر بن ربیعہ م ۸۵ھ

آپ کا نام عبداللہؓ اور کنیت ابو محمد تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اُن کی عمر ۵ یا ۶ سال تھی۔ انہوں نے روایت کیا ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے تھے اور حضورؐ نے ان کی والدہ کو نصیحت فرمائی تھی۔

آپ نے خلفائے راشدین سے اور اپنے والد سے حدیث روایت کی ہے۔ آپ ثقہ اور قلیل الحدیث تھے۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ (ماخوذ از طبقات ابن سعد جلد پنجم)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ م ۷۳ھ

حضرت عبداللہؓ کے والد حضور انورؐ کے پھوپھی زاد بھائی زبیر بن عوام اسدی تھے۔ والدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بہن حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ تھیں۔ جو آنحضرتؐ کی سالی تھیں۔ دادی حضور پُر نورؐ کی پھوپھی تھیں۔ اور دادا حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بھائی تھے۔

ہجرت مدینہ کے بعد یہودیوں نے مشہور کر دیا کہ ہم نے ایسا جادو کیا ہے کہ مہاجرین کے اولاد نہ ہوگی۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ہجرت کے چھ ماہ بعد عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوگئے۔ گویا مدینہ منورہ میں کسی مہاجر کے گھر ولادت پانے والے یہ پہلے بچے ہیں۔ صحابہ کو اس قدر خوشی ہوئی کہ انہوں نے بڑے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ حضور اکرمؐ نے پیدائش کے بعد نو مولود کے منہ میں کھجور چبا کر ڈالی اور خیر و برکت کی دعا کی۔

عبداللہ بن زبیرؓ نہایت شجاع، جری اور بڑے عابد و زاہد تھے۔ تمام کتبِ صحاح میں اُن سے احادیث مروی ہیں۔ ان کی پوری عمر حق گوئی اور حق پرستی میں بسر ہوئی۔ امام حسینؓ کی شہادت کے بعد انہوں نے علمِ خلافت بلند کیا۔ حجاج کے ہاتھوں جمادی الاوّل ۷۳ھ میں مکہ مکرمہ میں حرم کے اندر شہید ہوئے۔ ظالموں نے نعش کے ساتھ کمال بے حرمتی کی۔ یہ سب کچھ ماں کے سامنے ہوا۔ مگر صدق و صفا کے اس کوہِ گراں کے لبوں پر آہ کا لفظ نہیں آیا۔

حضرت عبداللہؓ بن زید بن عاصم انصاری م ۶۳ھ

حضرت عبداللہؓ بن عاصم انصاری المازنی مشہور صحابہ کرام میں سے ہیں۔ تقریباً تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگِ یمامہ میں مُسیلمہ کذاب کو قتل کرنے میں وحشی بن حرب کے ساتھ شریک تھے۔ امام بخاریؒ نے ان سے مروی حدیث صفتہ الوضو کو متعدد ابواب میں روایت کیا ہے۔ تمام کتبِ احادیث میں اُن سے مرویات موجود ہیں۔ غالباً واقعہ حرہ میں یزید کے لشکریوں کے ہاتھ ۶۳ھ میں شہید ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ م ۶۸ھ

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عم زاد عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب حضورِ انورؐ کی وفات کے وقت تیرہ برس کے تھے لیکن اپنے علم و فضل کے باعث اکابرِ صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حبر الامت، فقیہ الملت، مفسر قرآن کے لقبوں سے مشہور ہوئے۔

حضورؐ کے چچا زاد بھائی اور ام المومنین حضرت میمونہؓ کے بھانجے تھے۔ اکثر حضور اکرمؐ کے پاس شب باش ہوتے۔ تاکہ سحر خیزی اور شب بیداری کے طریقوں سے بھی باخبر ہو جائیں۔ ان کی خدمت گزاری

اور اکتسابِ علم کے شوق کو دیکھ کر ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار ان کے لئے حکمت، فہم و فراست اور تاویلِ قرآن جاننے کی دعا دی۔

بڑے بڑے صحابہ ان کے علم و فضل کے معترف تھے، حضرت عمر فاروق رضؓ اکابر کے ساتھ انہیں بھی شریکِ مشورہ رکھتے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضؓ نے اپنی محصوری کے ایام میں انہیں اپنا نائب حج مقرر کیا۔ حضرت علیؓ کے زمانہ میں بصرہ کے والی رہے۔

آپ کثیر الروایت صحابہ میں چوتھے نمبر پر ہیں یعنی آپ کی مرویات کی تعداد ۱۶۶۰ ہے۔ آخر عمر میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے۔ ۶۸ھ میں طائف میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ م ۷۳ھ

خلیفہ ثانی فاروق اعظم رضؓ کے فرزند، ام المومنین حضرت حفصہ رضؓ کے بھائی، حضور اکرمؐ کی دعائیں حاصل کرنے والے چار "عبادلہ" میں سے ایک عبداللہ بن عمر رضؓ بن الخطاب ہیں۔

کثیر الروایت صحابہ میں آپ کا دوسرا درجہ ہے۔ آپ کی مرویات کی تعداد ۲۶۳۰ ہے۔ چھوٹی عمر میں اپنے والد محترم کے ساتھ ایمان لائے۔ انہی کے ساتھ ہجرت کی۔ حضور اکرم مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ سفرِ حج میں حضورؐ نے جن جن مقامات پر نماز پڑھی آپ وہاں نماز ادا کرتے۔ جہاں حضورؐ نے وضو فرمایا تھا وہاں وضو کرتے۔ جس درخت کے نیچے قیام فرمایا تھا، وہاں ٹھہرتے۔ اللہ اللہ کیسے عاشق تھے شمع نبوت کے یہ پروانے!!

آپ نے جلیل القدر صحابہ اور ازواج مطہرات رضؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔ اور آپ سے بڑے بڑے صحابہ اور تابعین نے روایت کیں۔ آپ کی صحیح ترین سند کو "سلسلۃ الذہب" (سونے کی کڑی) کہا جاتا ہے۔ امام مالکؒ اور ابن شہابؒ زہری جیسے ائمہ نے کہا "حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ پر رسولِ کریمؐ اور صحابہ کے امور سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔

"فتنہ" کے زمانہ میں تمام صحابہ و تابعین اور دوسرے مسلمان آپ کی خلافت پر متفق تھے۔ لیکن آپ نے ہمیشہ انکار کیا۔ چنانچہ حضرت جابر رضؓ سے مروی ہے "ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کو دنیا نے اپنی طرف اور اس نے دنیا کو اپنی طرف مائل نہ کر لیا ہو سوائے عبداللہ ابن عمر رضؓ کے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ نے ۷۳ھ میں وفات پائی۔ مشہور ہے کہ حجاج کے خفیہ آدمی نے اپنے زہر آلود نیزہ کو آپ کے پاؤں پر مار دیا تھا۔ اسی کے زخم سے آپ نے اپنی جان مالکِ حقیقی

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص م ۶۳ھ

عبداللہ بن عمرو بن العاص السہمی القرشی مشہور صحابی ہیں، اور صحابی زادہ ہیں۔ اپنے والد سے پہلے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ بڑے عابد، زاہد اور حدیثِ نبویؐ کے والہانہ عاشق تھے اور احادیث کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ چنانچہ حدیث کے سب سے بڑے راوی حضرت ابوہریرہؓ ان کے بارہ میں فرماتے ہیں :

"اصحابِ رسولؐ میں عبداللہؓ بن عمرو کے سوا مجھ سے بڑھ کر کوئی حافظِ حدیث نہ تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عبداللہ لکھا کرتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔"

آپ نے حضورِ اکرمؐ سے بطور خاص حدیثیں لکھنے کی اجازت حاصل کی تھی۔ کتبِ سابقہ بھی پڑھے ہوئے تھے اور اسرائیلات سے بھی باخبر تھے۔ ان باتوں کو بھی مان لیتے تھے، اسی لئے ان کے بعد ان کے مجموعۂ احادیث کی زیادہ قدر نہ ہوئی۔ ان کی مرویات کی تعداد ۷۰۰ کے قریب ہے، صحیحین میں صرف ۴۵ شامل ہیں البتہ سُنن اربعہ میں بہت سی شامل ہیں۔

سنِ وفات میں اختلاف ہے ۶۳ھ بمقام طائف یا ۶۳ھ الفسطاط کے محاصرہ کے موقع پر فوت ہوئے۔

عبداللہؓ بن عیاش

آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے :

عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ آپ کی والدہ اسماء بنت سلامہ تھیں۔ ملکِ حبشہ میں پیدا ہوئے۔ مدینہ میں ان کا ایک مکان تھا۔ ہمیں اس سے زیادہ ان کے حالات میسر نہ آسکے۔

عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن بن یعلی ثقفی

عبداللہ بن عبدالرحمٰن نام ہے۔ کنیت ابن کعب طائفی اور ابو یعلی ثقفی ہے۔ روایتِ حدیث میں "صدوق" سمجھے گئے ہیں۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعود م ۳۲ھ

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بن غافل ہذلی کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ والدہ کی کنیت امِ عبد تھی۔ وہ بھی مومنات و مہاجرات میں سے تھیں۔

آپ پہلے حلقہ بگوشِ اسلام ہونے والے خوش نصیب ہیں۔ دونوں بار ہجرتِ حبشہ میں شریک ہوئے پھر مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔ ہر غزوہ میں شرکت کی۔ غزوہ بدر میں ابوجہل کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے

بعد حضورِ انورؐ سے اس کی تلوار پائی۔ عشرہ مبشرہ میں آپ شامل ہیں۔ حضورؐ کی جوتیاں اٹھاتے بلکہ اور مسواک اپنے پاس رکھتے۔ اسی لئے صحابہ انہیں "صاحب السّواک والنّعلین" کہتے تھے۔

حضرت رسولِ کریم کی خدمت میں اس قدر کثرت سے آتے جاتے تھے کہ انہیں صراحۃً اذن لینے کی ضرورت نہ تھی۔ ناواقف انہیں اہل بیت میں سے سمجھتا۔ آپ تقویٰ، زہد اور عفت کی زندہ تصویر تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں کوفہ کا قاضی مقرر کیا تو اہلِ کوفہ کو لکھا کہ میں ان کو تمہارے پاس اپنے اوپر ایثار کر کے بھیج رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے عہد میں کوفہ کی تعلیم اور بیت المال انہی کے سپرد رہا۔

۳۲ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بقیع میں دفن ہوئے۔ حضرت عثمانؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی ان کی مرویات کی تعداد ۸۴۸ ہے۔ ان میں ۱۲۰ صحیحین میں شامل ہیں۔

عبد الملکؒ بن مروان م ۸۶ھ

بنو اُمیّہ کے معروف حکمران کا نام عبد الملک بن مروان ہے۔ اس کی زندگی دو متضاد پہلوؤں کی حامل ہے۔ بادشاہت سے قبل مروان کا شمار فقہائے مدینہ میں ہوتا تھا۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ کے بعد کس سے مسائل دریافت کریں؟ تو آپ نے عبد الملک کا نام لیا۔ لیکن تختِ حکومت پر متمکن ہونے کے بعد عبد الملک کا کردار یکسر بدل گیا۔ اس کے دور میں جنگوں کے علاوہ جس قدر مسلمان اس نے قتل کرائے اتنے کبھی نہیں ہوئے۔ عبد اللہ بن زبیرؓ جیسے بزرگ کا حرم میں قتل اس کا جرم ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک مرتبہ اس نے کہا کہ اب میری حالت یہ ہے کہ کسی خوبی سے مسرت اور کسی خرابی سے تکلیف نہیں ہوتی جس بصریؒ نے یہ سنا تو فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ذوالحج ۳۵ھ

حضرت عثمانؓ ذو النورین کی کنیت ابو عمر ہے۔ اسم مبارک عثمان بن عفان اموی قرشی ہے۔ والدہ ماجدہ حضورِ انورؐ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ آپ حیا کا مجسمہ اور سخاوت کا منبع تھے۔ حبشہ اور مدینہ کی دونوں ہجرتوں میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیاں اُن کے عقد میں دیں۔ اور دوسری بیٹی کے فوت ہونے پر فرمایا اگر میری سو بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے عثمانؓ سے بیاہتا۔

صدقِ مقال آپ کا شیوہ تھا۔ قیام اللیل اور صیام النہار معمول تھا۔ اللہ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے تھے۔ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں اور سابقون الاولون میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کے فضائل متواتر

طور پر بکثرت احادیث میں مذکور ہیں۔

آپ کے قطعی جنتی ہونے اور راہِ حق میں شہید ہونے کی بشارت حضور انورؐ نے کئی بار دی۔ نیز یہ کہ جنت میں وہ میرے رفیق ہوں گے۔ آپ نے ملتِ اسلامیہ کو کلمۂ واحدہ (ایک قرآن) پر متفق کیا۔ اور شدید فتنہ و فساد کی صورت میں بھی اپنی خاطر کسی مسلمان کا خون بہانا ہرگز منظور نہ کیا۔

تمام کتبِ صحاح میں آپ سے حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے سولہ صحیحین میں شامل ہیں۔ ذوالحجہ ۳۵ھ میں باغیوں کے ہاتھوں شہادت پائی۔ "کامل الحیاء والایمان" کے خونِ ناحق سے قرآن کریم کا نسخہ رنگین ہو گیا۔ فتنہ پردازوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے درمیان نفاق و اختلافات کا دروازہ یوں کھل گیا کہ قیامت تک کے لئے اس کا بند ہونا ممکن نہ رہا۔

حضرت عروہؓ بن زبیر م ۹۴ھ

حضرت عروہ بن زبیر بن عوام قرشی اسدی جلیل القدر عالم، فقیہہ محدث اور ثقہ تابعی ہیں۔ آپ حضرت زبیرؓ اور حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ صدیق کے لختِ جگر، حضور اکرمؐ کی پھوپھی اور حضرت خدیجہؓ کے بھائی کے پوتے، حضرت عائشہ صدیقہؓ کے محبوب بھانجے، اور حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کے نواسے تھے۔

مدینہ منورہ کے سات فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہؓ کی احادیث کے راوی اور عالم تھے۔ کبار صحابہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ عابد اور زاہد تھے۔ صائم الدھر تھے۔ چنانچہ وفات بھی بحالتِ روزہ ۹۴ھ میں ہوئی۔

ان سے بکثرت احادیث مروی ہیں جو صحاح ستہ کے علاوہ دوسری اکثر کتبِ حدیث میں بھی موجود ہیں۔

عطاءؒ بن ابی رباح م ۱۱۴ھ

عطاؒ بن ابی رباح مکی، ثقہ تابعی، امام و محدث، زبردست عالم اور فقیہہ تھے۔ کبار صحابہ کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کے زمانہ میں فتوے کے لئے لوگ ان سے یا مجاہدؒ سے رجوع کرتے تھے۔

رنگ سیاہ، پاؤں میں لنگ، ہاتھ شل اور آنکھ کے کانے تھے۔ حضرت ابن زبیرؓ کی جنگ میں ہاتھ کٹ گیا تھا۔ آخر عمر میں بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ غالباً علمائے امت میں اس قدر جسمانی عیوب والا کوئی اور نہ ہو گا۔ اس کے باوجود علم و فضل میں بدرجہ کمال تھے۔ بعض علماء نے ان کی مرسلات کو ضعیف بھی کہا ہے۔

۱۱۴ھ میں وفات پائی۔

علقمہ بن قیسؒ

آپ کا شمار اشرافین اور ثقہ تابعین میں ہوتا ہے۔ عابد و زاہد اور فقیہہ و محدث تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے خاص تلمیذ تھے۔ اور طور طریق میں ان سے بہت مشابہ تھے۔

آپ نے خلفائے اربعہ اور دیگر صحابہ وتابعین سے احادیث سنی ہیں اور بڑے بڑے ائمہ وتابعین نے آپ سے روایت کی ہیں۔ تمام کتب صحاح میں آپ سے مروی احادیث موجود ہیں۔

حضور انورؐ کی حیاتِ طیبہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ سو برس کے قریب عمر پاکر ۶۲ھ اور ۷۳ھ کے درمیان کسی سال وفات پائی۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ۔ ۴۰ھ

حضرت علیؓ ابن ابی طالب بن عبد المطلب ہاشمی قریشی، امیر المومنین، خلیفۂ چہارم، ابن عم رسول اللہؐ کے لقب اسد اللہ۔ باب مدینۃ العلم، امام الاجمعینؓ معروف ہیں۔ آپ حضور انورؐ کے دنیا وآخرت میں بھائی، سیدہ فاطمہؓ کے شوہر نامدار، حسنینؓ کے والد بزرگوار، فاتح خیبر اور عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔ آپ کے فضائل ومناقب کثرت سے کتب احادیث میں مرقوم ہیں۔ بعض امور میں وہ ایسے منفرد ہیں کہ کوئی ان کا شریک نہیں، مثلاً یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

- "تم میرے لئے ایسے ہو، جیسے موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
- خیبر کے دن فرمایا کہ کل اپنا علم ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس کو محبوب رکھتے ہوں۔
- آیتِ مباہلہ میں ان کے اور ان کے بیوی بچوں کی طرف اشارہ ہوا۔

حضرت علیؓ ان چھ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں، جن کو فاروقِ اعظمؓ نے اپنے بعد خلافت کا مستحق قرار دیا تھا۔ دعوتِ اسلام قبول کرنے والے آپ سب سے پہلے بچے تھے۔ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں میں سرِ فہرست تھے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ ہجرت کی رات کفار مکہ کے نرغہ میں حضورؐ کے بستر پر دراز رہے۔

آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ۵۸۶ ہے۔ ان میں سے ۳۴ صحیحین میں مروی ہیں۔

اس جلیل المرتبت خلیفۂ چہارم نے رمضان المبارک ۴۰ھ میں جامِ شہادت نوش کیا۔

علی زین العابدین م ۹۳ھ

علی زین العابدین بن حسین السبط بن علیؓ بن ابی طالب ہاشمی، قریشی کبار ساداتِ تابعین اور جلیل القدر ائمہ دین میں سے ہیں۔ آپ بڑے عابد وزاہد اور متقی پرہیزگار تھے۔ آپ کی والدہ شہربانو بنت کسریٰ یزدجرد تھیں۔ جو فاروقِ اعظمؓ کے عہد میں قید ہو کر آئیں۔ اور انہوں نے سبط اصغر امام حسینؓ کو عطا کر دیا۔

امام زہریؒ کا قول ہے کہ میں نے قریش میں علی (زین العابدین) سے افضل کسی کو نہیں دیکھا۔ اور ...

ان سے زیادہ فقیہہ پایا۔" مختصر یہ کہ وہ حد درجہ متقی، سخی اور حلیم تھے۔ رات کے اندھیرے میں اہلِ مدینہ کو خیرات دیتے اور کسی کو پتہ نہ چلتا کہ کون دے گیا ہے۔ ان کی وفات پر جب یہ سلسلہ ختم ہو گیا تو راز کھلا۔

آپ سے تمام کتبِ صحاح میں احادیث مروی ہیں۔ میدان کربلا میں اپنی بیماری کے سبب بدبخت لشکریانِ یزید کے ہاتھوں سے بچ گئے تھے۔ ۹۴ھ سے ۱۰۰ھ کے درمیان طبعی وفات پائی۔

حضرت عمارؓ بن یاسرؓ ۳۷ھ

عمار بن یاسر عنسی جلیل القدر صحابی ہیں۔ بعثت کے بالکل ابتدائی دور میں اپنے والدین کے ساتھ حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے تھے۔ ابوجہل اور دیگر کفارِ مکہ کے مظالم کے تختۂ مشق رہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام عبد راہِ حق میں پہلی مسلمان شہیدہ ہیں۔ حضورِ اکرم مکہ مکرمہ میں ان کے خاندان پر کفار کے مظالم دیکھتے تو فرماتے "اے آلِ یاسر صبر کرو، تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔"

حضرت عمار بن یاسرؓ حضورِ انور کے محبوب ترین صحابہ میں سے تھے۔ ان کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا۔ "لوگو! میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی پیروی کرو اور عمار کی روش دیکھو۔ جو شخص عمارؓ سے دشمنی کرے گا، اللہ اس سے دشمنی کرے گا ....."

آپ کو خلیفۂ ثانیؓ نے کوفہ کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ ۳۷ھ میں جنگِ صفین میں حضرت امیر معاویہؓ کے لشکریوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

تمام کتبِ صحاح میں آپ سے احادیث مروی ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۲۳ھ

حضرت عمرؓ بن خطاب، عدوی، قرشی، فاروقِ اعظم، امیر المومنین، امام العادلین، عزتِ اہلِ اسلام، مستغنی عن التعریف، جامع مذہب و سیاست، جلیل القدر صحابی اشرافِ قریش میں سے ہیں۔ اسلام سے قبل بھی اشرافِ قریش میں شمار ہوتے تھے۔ سفارت کا اہم منصب آپ ہی کے پاس تھا۔

بعثت کے ابتدائی دور میں اسلام اور داعئ اسلام کے شدید مخالف تھے۔ (نعوذ باللہ) شمعِ رسالت کو گل کرنے کے ارادہ سے نکلے اور دولتِ ایمان لے کر لوٹے۔ اس وقت تک مسلمان چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ دارِ ارقم میں آپ نے کلمہ پڑھا تو صحابہ کرامؓ نے بے ساختہ نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ یہ غالباً سب سے پہلا نعرہ تھا۔ اب کھلے بندوں نماز ہونے لگی بلکہ صحنِ کعبہ بھی صحابہ کی جبینوں سے

تمام غزوات میں شریک ہوئے ۔ آقائے دو جہاںؐ کی خدمت اور جان نثاری آپ کی تاریخ بے بہا تھی جس کا بیان و احاطہ ممکن نہیں ۔ صدیق اکبرؓ نے اپنے بعد آپ کو خلیفۂ دوم نامزد کیا ۔ تمام مسلمانوں نے دل و جان سے قبول کیا ۔ حق تو یہ ہے کہ فاروقِ اعظمؓ نے خلافت کا حق ادا کر دیا ۔ فتوحات کی طرف دیکھیں تو عقل حیران رہ جاتی ہے ۔ سرحداتِ اسلامی کہاں سے کہاں پہنچ گئیں ۔ اوّلیات دیکھیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے ۔ فوجی اصطلاحات ، مالی اصطلاحات ، اقتصادی نظم ، دین کی تعلیم و تبلیغ کا انتظام ، بے مثال عدل کا نظام ، محکمہ احتساب کا قیام ، سنہ ہجری کی ابتداء ، نئے شہروں کی آبادی ، بیت المال کا مستقل نظام ، رات کا پہرہ ، ایک ایک فرد کی نگرانی ، غرض کس کس بات کا ذکر کیا جائے ۔

فاروقِ اعظمؓ کے غالباً انہی اوصاف کی بنا پر حضور انورؐ نے ارشاد فرمایا تھا لو کان بعدی نبیٌّ لکان عمر بن الخطاب اس میں کوئی شک نہیں کہ حضورؐ کی "مراد" فاروقؓ نے کارِ نبوت کی تکمیل و توسیع میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ۔ آخر ۲۳ھ میں یہودی غلام ابولؤلؤ کے ہاتھوں شہادت پائی ۔

آپ کی مرویات کی تعداد ۵۳۹ ہے ۔ ان میں سے ۴۴ صحیحین میں مروی ہیں ۔

حضرت عمرو بن العاصؓ م ۴۳ھ

حضرت عمرو بن العاصؓ سہمی قرشی ، مشہور سپہ سالارِ اسلام صحابی ہیں ۔ ان کا شمار عقلائے روزگار اور فاتحینِ اسلام میں ہوتا ہے ۔

حضور اکرمؐ نے غزوہ ذات السلاسل میں آپ کو امیر لشکر بنایا ۔ پھر عمان کا والی مقرر کیا ۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد میں ملک شام کے لئے لشکر اسلام کے سپہ سالار مقرر ہوئے ۔ آپ نے حمص ، فلسطین اور متعدد علاقے فتح کئے ۔ حضرت عمر فاروقؓ نے والیٔ مصر مقرر کیا ۔ شہر فسطاط آپ ہی نے بسایا ۔ حضرت عثمان غنیؓ کے ابتدائی دور میں ، پھر واقعۂ تحکیم کے بعد اپنی وفات تک مصر کے حاکم رہے ۔

تمام کتبِ صحاح میں آپ کی مرویات موجود ہیں ۔ صحیحین میں بھی پانچ شامل ہیں ۔ شب عید الفطر میں ۴۳ھ کو وفات پائی ۔

حضرت عمرؒ بن عبد العزیز م ۱۰۱ھ

امیر المومنین عمرؒ بن عبد العزیز بن مروان اموی قرشی کا شمار اخیار دین اور کبار سادات تابعین میں ہوتا ہے ۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاروقِ اعظمؓ کی پوتی تھیں ۔

زمانہ میں بھی آپ کا کردار نمایاں تھا۔ حضرت انسؓ نے فرمایا میں اس نوجوان (عمرؒ بن عبدالعزیز) سے بڑھکر کسی کی نماز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ نہیں پاتا۔

سلیمان بن عبدالملک نے آپ کو اپنا جانشین مقرر کیا تو آپ نے خلافت کی ذمہ داریوں کو بادلِ نخواستہ لبطور ایک مقدس امانت قبول کیا۔ اسوۂ صدیقی اور عدلِ فاروقی کی ایسی اتباع کی کہ ایک بار پھر خلافتِ راشدہ کا زمانہ لوٹ آیا۔ امام شافعیؒ نے خلفائے راشدین کے بعد آپ کو خلیفۂ راشد لکھا۔ آپ بیت المال سے اس قدر بھی نہیں لیتے تھے کہ معمولی آدمی کو بسر کرنے کے لئے کفایت کرے۔ آپ کی محبوب بیوی فاطمہ عبدالملک بن مروان کی بیٹی تھیں۔ انہوں نے بھی خاوند کے اشارۂ ابرو پر اپنا سب کچھ بیت المال کو واپس کر دیا۔ اور زندگی نہایت عسر کے ساتھ بسر کرنا قبول کیا۔

اُمت میں ایسے نابغۂ روزگار اگر دو چار اور ہوتے تو ملت اسلامیہ کی تاریخ کچھ اور ہوتی۔ اُن کے زہد و عبادت، ریاضت و تقوے اور عدل و ایثار کی مثال نہیں ملتی۔

علماء نے آپ کو بالاتفاق پہلی صدی کا مجدد دین کہا ہے اور حق بھی یہی ہے۔ تمام کتبِ صحاح میں آپ سے احادیث مروی ہیں۔ ۱۰۱ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

حضرت عمرو بن عبداللہؒ

عمرو بن عبداللہ اصم الوداعی ہمدان سے ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت علیؓ اور مسروقؒ سے احادیث روایت کی ہیں، قلیل الروایت ہیں۔ سن وفات نامعلوم ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد ششم)

عمرہؒ بنت عبدالرحمٰن انصاریہ م ۹۸ھ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ انصاریہ ثقات و کبار تابعین میں بڑی عالم فقیہہ اور فاضلہ بی بی تھیں۔

آپ کو سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہؓ کی تربیت حاصل ہوئی۔ یہیں سے علم و حکمت کے خزانے جمع کئے۔ تمام کتبِ صحاح میں ان سے احادیث مروی ہیں۔ ۹۸ھ یا ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔

عمرہ بنت حزم

آپ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد کے دادا کی پھوپھی، عمرو کی ہمشیرہ اور حزم کی بیٹی ہیں۔ تعلیق المجید کے مطابق صحابیہ ہیں، اور حضرت جابرؓ ان سے روایت کرتے ہیں۔ موطا میں مذکور [illegible] ملاقات ثابت نہیں

حضرت فاطمۃ الزہراؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوتھی اور سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی لختِ جگر تھیں۔

سیدۃ النساء العالمین، سیدۃ النساء اہل الجنۃ، سیدہ، زہراء، طاہرہ اور بتول آپکے معروف لقب ہیں۔
آپ کی پیدائش بعثت سے ایک سال قبل یا سنہ بعثت میں ہوئی۔ بچپن ہی سے نہایت متین، ذہین، حلیم اور تنہائی پسند تھیں۔ حضرت خدیجہؓ نے تعلیم و تربیت پر خاص نظر رکھی۔ حضرت سیدہ کی عمر ابھی دس سال کی تھی کہ پیاری ماں اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ حضور اکرمؐ نے اپنی گوناں گوں مصروفیات کے باوجود اُن پر خاص توجہ دی۔ سنِ بلوغت کو پہنچیں تو کئی رشتے آئے لیکن حضور اکرمؐ نے حضرت علیؓ کو اپنی فرزندی میں قبول کیا۔

حضرت علی مرتضیٰؓ سلطان الفقراء تھے۔ اُن کی زندگی بے حد عسرت میں بسر ہو رہی تھی۔ قربان جائیں سیدۃ النساء پر کہ انہوں نے بارہا کئی کئی وقت کے فاقے کئے۔ لیکن کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائیں۔ چکی پیسی، پانی بھرا، ہاتھوں میں چھالے اور شانۂ مبارک پر نشان پڑ گئے مگر صبر و شکر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اس عالم میں بھی سخاوت اور فیاضی کی ایسی روشن مثالیں قائم کیں کہ قیامت تک انہیں یاد رکھا جائے گا۔

رسولِ امین صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بے حد محبت تھی۔ سفر میں جاتے تو اُن سے مل کر جاتے۔ واپس آتے تو پہلے اُن کے پاس تشریف لے جاتے۔ وہ ملاقات کو آتیں تو کھڑے ہو کر استقبال کرتے۔ پیشانی کو بوسہ دیتے۔ اس خاکدانِ عالم سے حضور اکرمؐ کی رحلت حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے لئے ایک ناقابلِ برداشت سانحہ ثابت ہوئی۔ حضورؐ کے بعد وہ صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔ اور جب تک زندہ رہیں کسی نے ان کے لبوں پر مسکراہٹ نہیں دیکھی۔

رمضان المبارک ۱۱ھ کو ۲۹ سال کی عمر میں رات کے وقت عالمِ بالا کو سدھاریں۔ وصیت کے مطابق رات ہی میں مدفون ہوئیں۔ نمازِ جنازہ حضرت عباسؓ نے پڑھائی۔

حضرت امام حسنؓ، امام حسینؓ، محسن، اُمِ کلثومؓ اور زینبؓ اور رقیہؓ ان کی چھ اولادیں ہوئیں۔

کتبِ احادیث میں ان سے اٹھارہ حدیثیں مروی ہیں۔

مزرعِ تسلیم را حاصل بتول   مادراں را اُسوۂ کامل بتول

حضرت قاسمؒ بن محمد بن ابی بکرؓ م ۱۰۵ھ

قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؓ کبار، ثقہ، تابعین میں جلیل القدر، عابد، زاہد، محدث اور فقیہ امام ہیں۔ ان کا شمار فقہائے سبعہ میں کیا گیا ہے۔

حضرت قاسم کے والد ان کی صغر سنی میں قتل ہو گئے تھے۔ انہوں نے پرورش اور تربیت براہِ راست حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے پائی اور علم و فضل میں پایا جو پایا۔ علماء نے انہیں "افضل زمانہ" کہا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے کہ جانشینی میرے اختیار میں ہوتی تو میں قاسم کے سوا کسی کو منتخب نہ کرتا۔ تمام کتب صحاح میں آپ سے احادیث مروی ہیں۔ ۱۰۵ھ میں وفات پائی۔

حضرت کعبؓ احبار م ۳۴ھ

کعب بن ماتع حمیری نے زمانۂ جاہلیت اور دورِ اسلام دونوں پائے۔ لیکن مبارک عہدِ نبویؐ کے بعد یہودیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ قبولِ اسلام کے بعد مدینہ منورہ میں مقیم رہے پھر شام چلے گئے۔ بڑے یہودی علماء میں سے تھے۔ اسلام میں داخل ہوئے تو علمائے اسلام میں ان کا شمار ہوا۔ اور کعب احبار کے نام سے مشہور ہوئے۔ بڑے بڑے علماء ان کے وسعتِ علم کے معترف تھے۔ ثقات تابعین میں شمار کئے گئے ہیں۔ سنن ابن ماجہ کے سوا دوسری تمام کتبِ احادیث میں ان کی مرویات موجود ہیں۔ ۳۴ھ میں یا اس سے کچھ قبل وفات پائی۔

"امام دار الہجرہ" امام مالک بن انسؓ م ۱۷۹ھ

امام مالک بن انسؒ کا لقب "امام دار الہجرہ" (امام مدینہ) ہے۔ سلسلۂ نسب یہ ہے:

ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی مدنی۔ حضرت امام بلند پایہ حافظِ حدیث، نامور فقیہ اور شیخ الاسلام ہیں۔ آپ نے حضرت نافعؒ، مقبری، عامر بن عبداللہ بن زبیر، ابن المنکدر جیسے اصحاب سے علم حدیث حاصل کیا۔

آپ سے استفادہ کرنے والے علماء و صلحاء کی تعداد شمار سے باہر ہے۔ امام مالک ہر فن میں پختہ، حافظ میں عدیم المثال، نفاست اور تقویٰ و طہارت میں اپنی نظیر آپ تھے، خوش لباس اور باذوق افراد میں سے تھے۔ عمدہ کپڑے پہنتے اور خوشبو بکثرت استعمال کرتے۔ آپ کی مجلس نہایت باوقار ہوتی تھی، مدینہ میں امام کا دروازہ ایسے تھا جیسے کسی بادشاہ کا دروازہ ہو۔

ذکر آتا ہے تو امام مالکؒ ان میں ستارے کی طرح نمایاں ہوتے ہیں۔ ابن وہب کہتے ہیں اگر امام مالکؒ اور لیث رہنمائی نہ کرتے تو ہم گمراہ ہو جاتے۔ آپ کے منصب اور احتیاط کا عالم یہ تھا کہ خود فرماتے ہیں جب تک ستر شیوخ نے فتویٰ نویسی میں میری اہلیت کی شہادت نہیں دی میں نے فتویٰ نہیں دیا۔

خلیفہ مہدی اور خلیفہ ہارون الرشید دونوں نے امام مالکؒ کا قرار واقعی احترام کیا۔ لیکن آپ نے کبھی دربار داری اور دربار پرستی نہیں کی۔ متعدد ایسی خوبیاں ہیں، جو کسی دوسرے شخص میں ہرگز جمع نہیں ہوئیں مثلاً:

درازیٔ عمر اور علوِ روایت۔

روشن دماغی، فہم و فراست، اور وسعتِ علم۔

آپ کے صحیح الروایت ہونے پر ائمہ حدیث کا اتفاق۔

آپ کی دیانت، عدالت، اور اتباعِ سنت پر سب کا اجماع۔

فقہ، حدیث، فتویٰ نویسی اور صحتِ قواعد پر برتری۔

آپ کی کتاب "مؤطا" ایک بلند پایہ، اور رفیع الشان مجموعۂ حدیث ہے۔ بعض علماء نے اسے صحاح ستہ کے ساتھ ساتویں بنیادی کتاب قرار دیا ہے۔ بعض علماء کے قول کے مطابق مؤطا امام مالکؒ کی احادیث کی تعداد حسب ذیل ہے:

مسند احادیث	۶۰۰	موقوف	۶۱۳
مرسل	۲۲۲	اقوالِ تابعین	۲۸۵

امام مالکؒ نے ۸۶ برس کی عمر پائی اور ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔

امام مبارکؒ بن فضالہ البصری م ۱۶۴ھ

کنیت ابو فضالہ ہے۔ آپ کا شمار بصرہ کے کبار علماء میں سے ہوتا ہے۔ بڑے عبادت گزار اور صوفی منش بزرگ تھے۔ متعدد تابعی حضرات سے اکتسابِ فیض کیا ہے۔

امام نسائی نے آپ کی مرویات کو ضعیف لکھا ہے اور ان کی کوئی حدیث اپنی کتاب میں ذکر نہیں کی۔ ابنِ عدی نے ان کی اکثر احادیث کو مستقیم کہا ہے۔ ۱۶۴ھ میں فوت ہوئے۔

امام مجاہد م ۱۰۳ھ

ابو الحجاج مجاہد بن جبر مخزومی قریش کے قبیلہ بنو مخزوم کی طرف نسبتِ ولا کی بنا پر مخزومی کہلاتے ہیں۔ مکہ معظمہ کے نامور معلم، مفسرِ قرآنِ حکیم اور حافظِ حدیث ہیں۔ بزرگ صحابہ کرامؓ سے سماعِ حدیث کیا۔ اور ایک طویل عرصہ تک حبر الامت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں رہ کر علومِ قرآن حاصل کیے۔

مجاہد خود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو تین بار قرآن حکیم سنایا۔ میں ہر آیت پر ٹھہر جاتا اور اس کا شانِ نزول دریافت کرتا تھا۔ ابو قتادہ، اور ابن جریج جیسے بزرگ ان کی تفسیر قرآن اور علوم حدیث کے معروف ہیں۔ حد درجہ سادہ لباس تھے۔ لباس سے ان کے مرتبہ کا اندازہ نہ ہوتا تھا۔ انہیں عجائب روزگار دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ برہوت کا کنواں دیکھنے حضر موت (یمن) گئے اسی طرح بابل جا کر ہاروت و ماروت کو دیکھا۔ ۸۳ سال کی عمر پا کر ۱۰۳ھ میں انتقال کیا۔

محمد بن ابان بن صالح

محمد بن ابان بن صالح قرشی ہیں۔ انہیں جعفی کوفی بھی کہا جاتا ہے۔ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت کی ہیں:

ابوداؤد نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ ان کی روایات قوی نہیں۔
حافظ ابن حجر لسان المیزان میں لکھتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں۔ ابن حبان نے بھی انہیں ضعیف کہا ہے۔
ان کے حافظہ پر لوگوں کو کلام ہے اس لئے ان کی روایات پر چنداں اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

مروانؓ بن حکم م ۶۵ھ

مروان بن حکم بن ابی العاص اموی قرشی تابعین سے ہیں۔

مروان کے والد حکم کو حضور اکرمؐ نے طائف کی جانب شہر بدر کر دیا تھا۔ اس لئے مروان حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکا۔ حضرات شیخین کے دورِ خلافت کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ میں مدینہ آیا اور حضرت عثمانؓ کا کاتب مقرر ہوا۔ ان کا چچا زاد بھائی تھا۔

دورِ عثمانی کے فسادات کا ایک بڑا سبب یہی مروان رہا۔ یہی بات ہے کہ ان کی شہادت کا بڑا باعث اس کی اقربا پروازیاں ہوئیں۔ اس کی فتنہ سامانیاں پھر بھی جاری رہیں۔ ۶۵ھ میں اس کی بیوی نے تکیہ سے گلہ گھونٹ کر مار ڈالا۔

اس کی روایات صحیحین میں ہیں۔ علمائے حدیث نے اس امر کو پسند نہیں کیا۔

حضرت مسروق م ۶۲ھ

مسروق بن اجدع ہمدانی کوفی تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر شرفِ زیارت نہ پایا۔ یمن سے عہد صدیقی میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ جہاد میں برابر شریک رہے۔ قادسیہ کی لڑائی میں ہاتھ ضرب سے بیکار ہو گیا تھا۔

آپ نے حضرت عثمان غنیؓ کے سوا خلفائے ثلاثہ سے اور دوسرے کبار صحابہ سے روایت کی ہے۔ عابد و زاہد تھے۔ عبادت اس کثرت سے کرتے کہ پاؤں متورم ہو جاتے۔ تمام کتب صحاح میں آپ سے احادیث مروی ہیں ۶۲ھ یا ۶۳ھ میں وفات پائی۔

حضرت مسور بن مخرمہؓ م ۶۴ھ

حضرت مسور بن مخرمہؓ قرشی اور صحابی ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے ہمشیر زادہ تھے ہجرت کے دو سال بعد پیدا ہوئے۔ ۸ھ میں اپنی والدہ کے ساتھ مدینہ منورہ آئے۔ کم سنی کے باوجود حضور اکرمؐ کی بعض احادیث کو یاد رکھا۔ بڑے دین دار صحابی تھے۔ آپ کی مرویات تمام کتب صحاح میں شامل ہیں۔

حضرت ابن زبیرؓ کے وقت خانہ کعبہ میں نماز ادا کرتے ہوئے ۶۴ھ میں یزیدی لشکر کی منجنیق سے زخمی ہو کر شہادت پائی۔

حضرت معاذؓ بن جبل م ۱۷ھ

رئیس الفقہاء، امام العلماء حضرت معاذ بن جبل قاری اور فقیہہ صحابی ہیں، نہایت خوبرو جوان مرد سخی تھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ آپ عقبہ ثانیہ کے شرکاء میں سے ہیں۔

رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا اُن کے علم و فضل کی تعریف کی۔ ایک بار فرمایا حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ ہیں۔ فاروق اعظمؓ فرماتے تھے کہ اب کوئی عورت معاذ جیسا بچہ نہ جن سکے گی۔ حضور اکرمؐ نے آپ کو یمن کا والی مقرر کر کے بڑی دعاؤں کے ساتھ بھیجا تھا۔

آپ ہر غزوہ میں شریک ہوئے شیخین امورِ جہاد میں برابر آپ سے مدد لیتے رہے حضرت ابوعبیدہ کے بعد شام کے محاذ پر افواجِ اسلامی کے سپہ سالار مقرر ہوئے۔

صرف ۳۴ سال کی عمر پا کر طاعون عمواس میں ۱۷ھ یا ۱۸ھ میں مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپ سے روایت کردہ احادیث کی تعداد ۱۸۷ ہے۔ ان میں سے چھ صحیحین میں مروی ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ م ۶۰ھ

امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ صخر بن حرب بن امیہؓ اموی قرشی صحابی ہیں۔ صلح حدیبیہ کے بعد پوشیدہ طور پر ایمان لائے۔ البتہ فتح مکہ کے موقع میں ظاہر کیا۔ اس کے بعد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب رہے۔ حضرات خلفاء کے دور میں برابر جہاد میں مشغول رہے۔

دورِ فاروقی میں دمشق اور شام کے حاکم مقرر ہوئے۔ دورِ عثمانی میں بھی اس منصب پر رہے۔ حضرت علیؓ نے معزول کر دیا۔ لیکن انہوں نے عزل قبول نہ کیا۔ حضرت علیؓ کے بعد امام حسنؓ خلیفہ ہوئے۔ انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کر لی۔ آپ نے شعائر اسلام کو برقرار رکھا۔ آپ حد درجہ حلیم، ذی وقار اور امور سیاسی کے ماہر تھے۔

آپ کی مرویات کی تعداد ۱۳۰ ہے۔ ان میں سے ۱۳ صحیحین میں مروی ہیں۔ ۲۰ سالہ خلافت کے بعد رجب ۶۰ھ میں وفات پائی۔

اُم المومنین حضرت میمونہؓ بنت حارث م ۵۱ھ

آپ کا اصل نام برہ تھا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے کے بعد میمونہ نام پایا۔ قبیلہ قیس بن عیلان سے تھیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے:

میمونہؓ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال .... بن عیلان بن مضر۔ والدہ کا نام ہند بنت عوف بن زہیر تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ حمیر سے تھا۔

پہلا نکاح مسعود بن عمرو ثقفی سے ہوا تھا پھر ابو رہم بن عبدالعزیٰ کے نکاح میں آئیں۔ ۷ھ میں بیوہ ہو گئیں۔ حضورؐ کے عم محترم حضرت عباسؓ کی زوجہ اُم فضل اُن کی حقیقی بہن تھیں۔ حضرت عباسؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے نکاح کی تحریک کی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رضامند ہو گئے۔ یہ حضورؐ کا آخری نکاح تھا۔

حضرت میمونہؓ نہایت خدا ترس، متقی، زیرک، اور دریا دل خاتون تھیں۔ قرض لے کر بھی دوسروں کی مدد سے دریغ نہ فرماتی تھیں۔

آپ سے چھیالیس اور بعض کے قول کے مطابق ۷۶ حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سات متفق علیہ ہیں۔ ایک بخاری اور پانچ مسلم میں ہیں۔

۵۱ھ میں مقام سرف میں انتقال فرمایا۔ یہیں حضورِ پُر نور سے ان کی رسم عروسی ادا ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

نافعؒ مولیٰ ابن عمرؓ م ۱۱۷ھ

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت نافعؒ کا شمار اکابر ائمہ دین اور ثقہ تابعین

میں ہوتا ہے۔ بکثرت حدیث روایت کرتے ہیں۔ محدث ہونے کے علاوہ بلند پایہ فقیہہ بھی ہیں۔ محدثین کے نزدیک سند "سلسلۃ الذہب" عن مالک عن نافع عن ابنِ عمر ہے۔

آپ کی ولدیت اور وطن کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت ابنِ عمرؓ نے کسی غزوہ میں خریدا تھا۔ اسلامی مساوات کا نمونہ دیکھئے کہ اس نے ایک غلام کو فقیہہ، اور محدث کا درجہ دیا۔ حدیث کی کوئی کتاب ان کی روایت سے خالی نہیں۔ اور کثرتِ روایت کے باوصف کسی روایت میں غلطی نہیں کی۔

۱۱۷ھ یا ۱۱۹ھ میں وفات پائی۔



اسماء الرجال

جملہ رواۃ

موطا امام محمدؒ

الف

ابو

ابوایوب انصاری
ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ
ابوبکر صدیق
ابوبکر بن حارث بن ہشام
ابوبکر بن عبداللہ نہشلی
ابوبکر بن عبیداللہ
ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث
ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن ابن عمر
ابوبکر بن محمد بن حزم
ابوبکرہ نُفیع بن حارث بن کلدہ ثقفی
ابوادریس خولانی
ابواسحٰق شیبانی
ابواسحٰق شعبی
ابواسحٰق سبعی
ابوامامہ بن سہل بن حنیف
ابوالبداح بن عاصم عدی

ابوثعلبہ خشنی
ابوجعفر قاری
ابوجعفر محمد بن علی
ابوحسن مازنی
امام ابوحنیفہ
ابوحازم بن دینار
ابوحمزہ
ابوحمیدہ بن ساعدی
ابوالدرداء
ابورافع
ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن
ابوالزناد
ابوالزبیر مکی
ابوالسائب مولیٰ ہشام بن زُہرہ
ابوسعید خُدری
ابوسفیان مولیٰ بن ابی احمد
ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف
ابوسہیل بن مالک بن ابی عامر اصبحی
ابوشریح کعبی

ابوصالح بن عُبید مولیٰ سفاح
ابوطلحہ
ابوظبیان
ابوالعوام بصری
ابوالعاص بن ربیع
ابوغطفان بن طریف
ابوقتادہ سلمی
ابوقیس عبدالرحمٰن
ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہ
ابوماعز
ابومرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب
ابوالمثنیٰ جہنی
ابوموسیٰ الاشعری
ابومعاویہ مکفوف
ابومحیریز
ابوالنضر سالم مولیٰ بن عمر
ابونعیم وہب بن کیسان
ابووائل
ابوعلہ مصری

عبداللہ بن قیس بن مخرمہ
عبداللہ بن کعب مولیٰ عثمان غنیؓ
عبداللہ بن فضل
عبداللہ بن محمد بن علی
عبداللہ بن مسعود
عبداللہ بن واقعہ
عبداللہ بن یزید مولیٰ اسود بن سفیان

عبد

عبدالعزیز بن حکم
عبدالکریم بن ابی المخارق
عبدالکریم جزری
عبدالمجید بن سہل
عبدالملک بن ابی بکر بن حارث
عبدالملک بن میسرہ
عبدالملک بن مروان

عبید

عُبید بن حُنین
عُبید بن جراح
عُبید بن جُریج
عُبید بن فیروز
عُبید خولانی
عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر
عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ
عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعود
عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر فاروق
عثمان بن اسحٰق بن خرشہ
عثمان بن عفان
عثمان بن عبدالرحمٰن
عدی بن ثابت انصاری
عُروہ بن اُذینہ
عُروہ بن زبیر
عراک بن مالک غفاری
عُریفہ بن مرثد
عطا بن ابی رباح
عطا بن یسار
عطا بن یزید لیثی
عطا خراسانی
عفیف بن عمرو بن مُسیب
عقیل بن ابی طالب سہمی
علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب مولیٰ حرقہ
علقمہ بن قیس
علقمہ بن ابی وقاص
علقمہ بن ابی العلقمہ
علقمہ بن وائل حضرمی
علی بن ابی طالب
علی بن حسین بن علی بن ابی طالب
علی بن عبدالرحمٰن معاوی
عمار بن یاسر
عمارہ بن ابی الحسن مازنی
عمارہ بن صیاد

عمر

عمر بن ابی سلمہ مخزومی
عمر بن حسین
عمر بن خطاب
عمر بن الشرید بن سُوید
عمر بن عبدالعزیز
عمر بن عبیداللہ انصاری
عمر بن عبداللہ بن کعب سلمی
عمر بن خضر
عمر بن محمد بن زید
عمر بن مُرّہ
عمرہ بنت عبدالرحمٰن

عمرو

عمرو بن حارث
عمرو بن حزم عامل نجران
عمرو بن شرید
عمرو بن سُلیم زرقی
عمرو بن شعیب

ن

و

ھ

ی

کتابیات

(الف) مؤطا امام محمدؒ کے جو نسخے ہمارے پیش نظر رہے:

۱۔ موطا امام محمدؒ ــــــ ناشر محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل کراچی ــــــ مطبع سعیدی، کراچی

۲۔ مؤطا امام محمدؒ ــــــ ناشر ملک سراج دین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور ــــــ نامی پریس، لاہور

۳۔ الموطا الامام محمدؒ ــــــ ناشر نور محمد کارخانہ تجارت، آرام باغ کراچی ــــــ اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ۔ ۱۹۶۱

(ب) حالات آثار و مؤطا امام محمدؒ کے لئے جن کتب سے استفادہ کیا گیا:

تہذیب التہذیب ــــــ حافظ ابن حجرؒ عسقلانی

تقریب التہذیب ــــــ " " "

التعلیق الممجد ــــــ علامہ عبدالحی لکھنوی

کشف المغطا عن رجال الموطا ــــــ مولانا اشفاق الرحمٰن

تذکرۃ الحفاظ ــــــ امام ابو عبداللہ ذہبی (ترجمہ)

طبقات ابن سعد (ترجمہ)

علوم الحدیث ــــــ ڈاکٹر صبحی صالح ترجمہ پروفیسر حریری

بستان المحدثین ــــــ شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلوی

اسماء الرجال مظاہر حق (شرح مشکوٰۃ) جلد رابع ــــــ مولانا قطب الدینؒ

مقدمہ انوار الباری ــــــ شرح بخاری

سیرۃ النعمان ــــــ علامہ شبلی نعمانیؒ

تذکار صحابیات ــــــ طالب ہاشمی

تاریخ حدیث ــــــ ڈاکٹر غلام جیلانی برق

خاکسار مترجم ان سب مؤلفین و مصنفین حضرات کا اور اُن کے ناشرین کا شکرگزار ہے جزاہم اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا

رسول اللہ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

موطا امام محمد

مترجم اردو

ایک ہزار سے زائد احادیث نبوی کا گراں بہا و بے نظیر مجموعہ

جسکو

حضرت امام مالک نے دس ہزار احادیث نبوی سے منتخب فرمایا تھا

بروایت :- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وفوائد :- خواجہ عبدالوحید صاحب

ناشران

محمد سعید اینڈ سنز ۔ تاجران کتب

قرآن محل ، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

فہرست مضامین موطا امام محمدؒ

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	کتاب الصلوٰۃ	
۱	نماز کے اوقات کا بیان	۱۷
۲	ابتدائے وضو کا بیان	۲۰
۳	وضو میں ہاتھ دھونے کا بیان	۲۱
۴	پانی سے استنجا کرنے کا بیان	۲۱
۵	شرمگاہ کو چھونے سے وضو کا بیان	۲۲
۶	آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا بیان	۲۵
۷	عورت اور مرد دونوں کا ایک تن سے وضو کا بیان	۲۷
۸	نکسیر پھوٹنے سے وضو کا بیان	۲۷
۹	بچے کے پیشاب کو دھونے کا بیان	۲۹
۱۰	مذی سے وضو کا بیان	۳۰
۱۱	اس پانی سے وضو کا بیان جس میں درندے منہ ڈالیں اور پانی پئیں۔	۳۱
۱۲	سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان	۳۲
۱۳	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۳۳
۱۴	غسل جنابت کا بیان	۳۵
۱۵	رات کو جنبی ہونے کا بیان	۳۶
۱۶	جمعہ کے روز غسل کا بیان	۳۶
۱۷	عید کے روز غسل کا بیان	۳۹
۱۸	تیمم کا بیان	۳۹
۱۹	حائضہ عورت سے مباشرت کا بیان	۴۱
۲۰	دخول سے غسل کا واجب ہونا اگرچہ انزال نہ ہو	۴۲
۲۱	سو کر اٹھنے سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان	۴۳
۲۲	عورت کو مرد کی طرح احتلام سے غسل کا بیان	۴۳
۲۳	مستحاضہ کا بیان	۴۴
۲۴	عورت کا زرد یا میلا پانی دیکھنے کا بیان	۴۶
۲۵	حیض والی عورت کا ہاتھ پاؤں دھلانے کا بیان	۴۶
۲۶	عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا بیان	۴۷
۲۷	بلی کے جھوٹے سے وضو کا بیان	۴۷
۲۸	اذان اور تثویب کا بیان	۴۸
۲۹	نماز کے لئے جانا اور مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان	۴۹



وَقُوتُ الصَّلٰوةِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَاِنْ نِمْتَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا نَامَتْ عَيْنَاكَ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ وَكَانَ يَرَى الْاِسْفَارَ بِالْفَجْرِ

وَ اَمَّا فِيْ قَوْلِنَا نَقُوْلُ اِذَا زَادَ الظِّلُّ عَلَى الْمِثْلِ فَصَارَ مِثْلَ الشَّيْءِ وَزِيَادَةً مِنْ حِيْنِ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ لَا يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ حَتّٰى يَصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ

(نمازوں کے اوقات کا بیان)

محمد بن حسن شیبانی کہتے ہیں مالک بن انس نے ہم کو خبر دی وہ بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام یزید بن زیاد سے وہ ام سلمہؓ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن رافع نے حضرت ابوہریرہ سے نماز کے اوقات دریافت کئے ابوہریرہ نے کہا میں تم کو بتاتا ہوں۔ ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہارے برابر ہو جائے عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ دوگنا ہو جائے مغرب کی نماز سورج غروب ہونے کے بعد اور عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے پر ادا کرو اگر تم (نماز سے قبل) سونا چاہو تو خدا کرے تم نہ سو سکو اور صبح کی نماز اندھیرے پڑھو۔

امام محمد نے کہا یہی قول امام ابوحنیفہ کا وقت عصر کے بارے میں ہے ان کے نزدیک وقت عصر دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہے اور صبح کی نماز اجالے میں پڑھنی چاہیے لیکن وقت عصر کے بارے میں ہمارا قول یہ ہے کہ جب سایہ ایک مثل سے زیادہ ہو جائے یعنی زوال کے وقت جو سایہ ہوتا ہے اس کے علاوہ ایک مثل ہونے پر عصر کا وقت داخل ہوتا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جب تک ہر چیز کا سایہ دو مثل نہ ہو وقت عصر داخل نہیں ہوگا۔

ف:۔ اس روایت میں ابوہریرہ کا مقصد نماز کے اول و آخر اوقات کا بیان کرنا اور پھر اُن کی آخر حد کا بیان کرنا منظور ہے اور اُن اوقات کا جن میں رسول اللہ صلعم اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اُن کا بعد و قبل وقت مستحب اور مکروہ کو بیان کیا جائے نماز کے تمام اوقات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وقت ظہر۔ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل یا دو مثل ہو جائے تو ظہر کا آخر وقت ہے اصلی سایہ چھوڑ کر۔ اور عصر کا وقت ظہر کے آخر وقت سے شروع ہو جاتا ہے امام شافعی احمد بن حنبل آئمہ کے نزدیک بھی شئی کا اصلی سایہ چھوڑ کر ایک مثل سایہ ہو جانے کی

بھی ایک روایت اسی طرح منقول ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے کیونکہ آثار اور صحیح احادیث اسی کی تائید کرتی ہیں۔ امام ابوحنیفہ سے دوسرا قول وقت ظہر کا آخیر وقت دو مثل تک ہے جس کو امام محمد یہاں ان کی طرف سے نقل کرتے ہیں۔

وقت عصر:- ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد عصر کا وقت داخل ہوتا ہے یعنی جب اصل سایہ کے علاوہ ایک مثل سے زیادہ ہو جائے تو عصر کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور سورج غروب ہونے تک باقی رہتا ہے

ظہر و عصر کے ان اوقات کی تصریح اس حدیث میں بھی ہے جس میں آں حضرت صلعم نے حضرت جبرئیل کے ساتھ جو انسان کی شکل میں بغرض تعلیم آئے تھے دو دن نماز پڑھی۔ اول دن نماز ظہر سورج ڈھلتے ہی ادا کی اور عصر کی نماز ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جانے کے بعد ادا کی دوسرے دن نماز ظہر اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل کے قریب ہو گیا۔ اور عصر کی نماز ہر چیز کا سایہ دو گنا ہو جانے پر ادا کی اس روایت سے بھی جمہور کے مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ وقت ظہر ایک مثل تک باقی رہتا ہے۔

وقت مغرب:- سورج غروب ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور شفق کے غائب ہونے تک باقی رہتا ہے امام شافعی و اکثر علماء کے نزدیک شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب کے بعد مغرب کی طرف کچھ دیر تک باقی رہتی ہے۔ امام ابوحنیفہ سے مشہور روایت یہ ہے کہ سرخی کے بعد جو سفیدی نمودار ہوتی ہے اسکو شفق کہتے ہیں۔

وقت عشاء:- شفق کے غائب ہونے کے بعد داخل ہوتا ہے اور صحیح قول کے مطابق صبح صادق تک باقی رہتا ہے۔

وقت فجر:- صبح صادق ظاہر ہونے کے بعد فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور سورج طلوع ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے

اوقات مستحب:- شوافع کے نزدیک ہر نماز میں تعجیل یعنی اول وقت میں نماز کا ادا کرنا بہتر ہے اور احناف کے نزدیک موسم کے تغیر کی وجہ سے بعض نمازوں میں تاخیر اور بعض نمازوں میں تعجیل مستحب ہے۔ احناف کے نزدیک گرمی کے موسم میں نماز ظہر کو تاخیر سے پڑھنے میں رسول اللہ صلعم کا فرمان ہے اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ یعنی ظہر کی نماز ٹھنڈا کر کے ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت و تیزی جہنم کی لپٹ سے ہے یہ حدیث گرمی کے موسم میں تاخیر مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہے لیکن موسم سرما میں تعجیل بہتر ہے عصر کی نماز وقت مکروہ داخل ہونے سے قبل ادا کرنی چاہیے جب سورج زرد ہو جائے تو وہ وقت مکروہ ہو جاتا ہے مغرب کا مستحب وقت تمام آئمہ کے نزدیک ہر موسم میں اول وقت ہے لہذا نماز مغرب غروب آفتاب کے فوراً بعد ادا کرنی چاہیے کیونکہ مغرب کا وقت بہت قلیل ہوتا ہے عشاء کا مستحب وقت تہائی رات تک ہے آدھی رات کے بعد صبح صادق تک تاخیر کرنی مکروہ ہے۔ نماز وتر کا وقت عشاء کے فرض کے بعد سے صبح صادق تک ہے لیکن آخیر رات کو پڑھنا بہتر ہے لیکن جسکو اندیشہ ہو کہ پچھلی رات کو نہ اٹھ سکے گا وہ سونے سے قبل پڑھے۔ نماز فجر امام صاحب اور صاحبین کے نزدیک اجالے میں پڑھنی بہتر ہے اور اس بارے میں رسول اللہ صلعم کی یہ حدیث ہے اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ فجر کی نماز اجالے میں ادا کرو اس میں تمہارے لئے زیادہ اجر ہے لیکن امام شافعی وغیرہ کے نزدیک اندھیرے میں پڑھنی اولیٰ ہے۔ امام

شافعی وغیرہ کی تائید میں حضرت عائشہ کی وہ حدیث ہے جس میں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نماز فجر اندھیرے میں ادا کرتے تھے۔

ح ۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب دھوپ دیواروں پر چڑھنے سے قبل حجرے ہی میں ہوتی تھی۔

ح ۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

مالک بن انس ابن شہاب زہری ابوہریرہ نے کہا ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ عصر کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی جانے والا قبا جاتا اور پھر وہاں سے واپس ہوتا تو سورج بلند ہوتا تھا۔

ف: قباء مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم عصر کی نماز ادا کرنے میں جلدی کرتے تھے۔

ح ۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ

مالک بن انس اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ انس بن مالک نے کہا ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں جاتا تو ان کو عصر کی نماز میں پاتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تَأْخِيرُ الْعَصْرِ أَفْضَلُ عِنْدَنَا مِنْ تَعْجِيلِهَا إِذَا صَلَّيْتَهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تَدْخُلْهَا صُفْرَةٌ وَبِذٰلِكَ جَاءَتْ عَامَّةُ الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِأَنَّهَا تُعْصَرُ وَتُؤَخَّرُ۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک عصر کی نماز میں تاخیر تعجیل سے بہتر ہے جب عصر کی نماز پڑھی جائے تو دھوپ صاف اور روشن ہو اس میں زردی نہ آئی ہو تاخیر کے بارے میں بہت سے آثار وارد ہیں اور یہی قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے۔ بعض فقہاء نے کہا عصر کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ اس میں تاخیر کی جاتی ہے۔

ف: محلہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ رسول اللہ صلعم کی نماز محلہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کی نماز سے قبل ہوتی ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ لوگ کھیتی باڑی والے تھے اور اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو کر عصر کی نماز پڑھتے تھے۔

ابتداء الوضوء

أخبرنا مالك أخبرنا عمرو بن يحيى بن عمارة بن أبي الحسن المازني عن أبيه يحيى أنه سمع جده أبا حسن يسأل عبد الله بن زيد بن عاصم وكان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هل تستطيع أن تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ قال عبد الله بن زيد نعم فدعا بوضوء فأفرغ على يديه فغسل يديه مرتين ثم مضمض ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه إلى المرفقين مرتين مرتين ثم مسح من مقدم رأسه حتى ذهب بهما إلى قفاه ثم ردهما إلى المكان الذي منه بدأ ثم غسل رجليه

قال محمد هذا حسن والوضوء ثلاثا ثلاثا أفضل والاثنان يجزيان والواحد إذا أسبغت تجزي أيضا وهو قول أبي حنيفة رحمه الله۔

ف:۔ الوُضوء واو کے پیش کے ساتھ یعنی دھونا اور الوَضوء واو کے زبر کے ساتھ یعنی وضوء کا پانی۔

أخبرنا مالك حدثنا أبو الزناد عن عبد الرحمن الأعرج عن أبي هريرة قال إذا توضأ أحدكم فليجعل الماء في أنفه ثم ليستنثر

أخبرنا مالك حدثنا الزهري عن أبي إدريس الخولاني عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من توضأ فليستنثر ومن استجمر

قال محمد وبهذا نأخذ ينبغي للمتوضي أن يتمضمض ويستنثر وينبغي له أيضا أن يستجمر د

(ابتداء وضوء کا بیان)

مالک بن انس۔ عمرو بن یحیی بن عمارہ اپنے باپ یحیی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنے دادا ابو حسن سے سنا وہ رسول اللہ صلعم کے صحابی عبد اللہ بن زید بن عاصم سے سوال کرتے ہیں کیا آپ ہم کو بتا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کس طرح وضوء کرتے تھے عبد اللہ بن زید نے کہا ہاں۔ پس آپ نے وضوء کا پانی منگایا اور دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر دو دفعہ دھویا پھر آپ نے کلی کی اور تین دفعہ اپنا منہ دھویا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھوئے پھر آپ نے اپنے سر کا مسح آگے سے پیچھے تک کیا یعنی اپنے دونوں ہاتھ پیشانی سے گدی تک لے جا کر گدی سے پیشانی تک لائے اس کے بعد اپنے دونوں پیر دھوئے۔

امام محمد نے فرمایا اعضاء وضوء کو تین تین مرتبہ دھونا افضل ہے اور اعضاء وضوء کو دو دو بار دھونا جائز ہے اور جب اعضاء وضوء کو اچھی طرح دھویا جائے تو ایک بار دھونا کافی ہوتا ہے یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

مالک بن انس۔ ابو الزناد عبد الرحمان عرج ابو ہریرہ نے کہا جب تم میں سے کوئی وضوء کرے تو ناک میں پانی ڈالے پھر ناک صاف کرے

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری ابو ادریس خولانی ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضوء کرے تو ناک صاف کرے اور استنجاء کرے تو طاق عدد سے کرے یعنی تین ڈھیلوں سے استنجاء کرے۔

امام محمد نے کہا وضوء کرنے والے کو چاہیے کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرے یہی قول ہمارا

الاستجمار الاستنجاء وهو قول ابي حنيفة

اور امام ابو حنیفہ کا ہے الاستجمار بمعنی الاستنجاء

ف ۔ وضو میں کلی کرنا، ناک صاف کرنا مستحب ہے۔ استنجاء کرنے کے لئے ڈھیلوں اور پانی دونوں کا استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے لیکن اگر صرف ایک چیز پر بھی اکتفاء کیا جائے تو یہ بھی جائز ہے ڈھیلوں سے استنجاء کرنے میں بہتر ہے تین ڈھیلے ہوں ورنہ ایک یا دو سے بھی استنجاء ہو جائے گا۔

اخبرنا مالك اخبرنا نعيم بن عبد الله المجمر انه سمع ابا هريرة يقول من توضأ فاحسن وضوءه ثم خرج عامدا الى الصلوة فهو في صلوة ما كان يعمد وانه يكتب له باحدى خطوتيه حسنة ويمحى عنه بالاخرى سيئة فان سمع احدكم الاقامة فلا يسع فان اعظمكم اجرا ابعدكم دارا قالوا لم يا اباهريرة قال من اجل كثرة الخطا

مالک بن انس۔ نعیم بن عبد اللہ مجمر نے ابو ہریرہ سے سا وہ فرماتے تھے جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کی نیت سے نکلا سو جب تک وہ نماز کا قصد رکھتا ہے وہ نماز میں ہے۔ اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک برائی مٹا دی جاتی ہے جب تم میں سے کوئی تکبیر سنے تو نماز کے لئے دوڑے نہیں بلکہ سکون واطمینان سے جائے کیونکہ جس کا گھر زیادہ دور ہے اس کو زیادہ ثواب ہوتا ہے ابو ہریرہ سے سوال کیا گیا یہ کیوں انہوں نے کہا اس لئے کہ اس کے قدم مسجد کی طرف زیادہ ہوں گے۔

۲۴ ۹ غسل اليدين في الوضوء

(وضو میں ہاتھ دھونے کا بیان)

اخبرنا مالك اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا استيقظ احدكم من نومه فليغسل يده قبل ان يدخلها في وضوئه فان احدكم لا يدري اين باتت يده

مالک بن انس۔ ابو الزناد، عبد الرحمن اعرج ابو ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو اپنا ہاتھ پانی میں ڈالنے سے قبل دھولے کیوں کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کا ہاتھ سوتے کی حالت میں کہاں رہا۔

قال محمد هذا حسن وهذا ينبغي ان يفعل وليس من الامر الواجب الذي ان تركه تارك اثم وهو قول ابي حنيفة

امام محمد نے کہا۔ پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ان کو دھو لینا زیادہ بہتر ہے اور یہ واجب نہیں کہ اس کا تارک گنہگار ہو اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے

ف ۔ بعض علماء پہلے ہاتھ دھونے کو ضروری قرار دیتے ہیں اور بعض علماء اس کے استحباب کے قائل ہیں

۲۵ ۱۰ الوضوء في الاستنجاء

پانی سے استنجاء کرنے کا بیان

اخبرنا مالك اخبرنا يحيى بن محمد بن طلاء عن عثمان بن عبد الرحمن ان اباه

مالک بن انس۔ یحیی بن محمد، عثمان بن عبد الرحمن وہ اپنے والد عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءً لِمَا تَحْتَ إِزَارِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَالْإِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

اَلْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلٰى سَعْدٍ فَاحْتَكَكْتُ فَقَالَ لَعَلَّكَ مَسِسْتَ ذَكَرَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ قُمْ فَتَوَضَّأْ قَالَ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ لَهُ أَمَا يُجْزِئُكَ الْغُسْلُ مِنَ الْوُضُوْءِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي أَحْيَانًا أَمَسُّ ذَكَرِي فَأَتَوَضَّأُ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا وُضُوْءَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَفِي ذٰلِكَ آثَارٌ كَثِيْرَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ التَّمِيْمِيُّ قَاضِي الْيَمَامَةِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ أَيَتَوَضَّأُ قَالَ هَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْ جَسَدِكَ

عمر بن خطاب سے سنا کہ وہ شرمگاہ کو پانی سے دھونے کو کہتے تھے۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ پانی سے استنجا کرنا بہ نسبت دوسری چیزوں کے زیادہ بہتر ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

شرمگاہ کو چھونے سے وضو کا بیان

مالک بن انس۔ اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص مصعب بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ اپنے والد سعد بن ابی وقاص کے لئے برائے تلاوت قرآن شریف اٹھائے رہتا تھا ایک روز میں نے کھجایا تو سعد نے کہا شاید تم نے اپنی شرمگاہ کو چھوا ہے میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا جاکر وضو کرو سو میں اٹھ کے وضو کر کے واپس آیا۔

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری سالم بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں وہ غسل کرنے کے بعد وضو کرتے تھے سالم نے ان سے کہا کیا غسل وضو کے لئے کافی نہیں ہے تو عبداللہ بن عمر نے کہا ہاں کافی ہے لیکن میں کبھی اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ہے یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور اس سلسلے میں بہت سے آثار ہیں۔

ترجمہ:۔ محمد بن حسن۔ ایوب بن عتبہ تمیمی قاضی یمامہ قیس بن طلق اپنے والد طلق بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا وہ تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔

ف:۔ جیسے بدن کے کسی دوسرے حصے کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی طرح اس کو چھونے سے وضو نہیں

ٹوٹتا۔ اس حدیث کو ترمذی و ابوداؤد وغیرہ نے بھی نقل کیا ہے۔ اس مرفوع روایت کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی وغیرہ سے بہت سے آثار ہیں جن کو امام محمد اپنی اس کتاب موطا میں نقل کرتے ہیں امام ابوحنیفہ سفیان ثوری اور اکثر فقہاء کا یہی قول ہے کہ مس ذکر سے وضوء نہیں ٹوٹتا امام شافعی و امام احمد بن حنبل وضوء کے ٹوٹ جانے میں عبداللہ بن عمر کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ احناف کے نزدیک عبداللہ بن عمر کی حدیث منسوخ شمار ہوگی یا اس کو استحباب پر محمول کیا جائے گا اور ممکن ہے کہ عبداللہ بن عمر کا مس ذکر سے وضوء کرنا احتیاطاً او تورعاً ہو۔ (موطا امام محمد عربی تحشی عبدالحی)

ح ۱۴ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرِو الْمَكِّيُّ اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وَاَنْتَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ مَا اُبَالِيْ مَسِسْتُهُ اَوْ مَسِسْتُ اَنْفِيْ

- محمد بن حسن۔ طلحہ بن عمرو بن کی۔ عطاء بن ابی رباح حضرت عبداللہ بن عباس نے نماز کی حالت میں شرم گاہ کو چھونے سے وضوء کرنے کے بارے میں فرمایا میں اپنی شرم گاہ اور ناک کو ہاتھ لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

ح ۱۵ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ اَخْبَرَنَا صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ

- محمد بن حسن۔ ابراہیم بن محمد مدنی۔ صالح مولی توامہ عبداللہ بن عباس نے کہا شرمگاہ کو چھولے سے وضوء نہیں۔

ح ۱۶ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ ذُبَابٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ

- محمد بن حسن۔ ابراہیم بن محمد مدنی۔ حارث بن ابی ذباب۔ سعید بن مسیب نے کہا مس ذکر سے وضوء نہیں ہے۔

ح ۱۷ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَوَّامِ الْبَصْرِيُّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ رَجُلٌ مَسَّ فَرْجَهُ بَعْدَ مَا تَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ اِنْ كُنْتَ تَسْتَنْجِسُهُ فَاقْطَعْهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ هٰذَا وَاللّٰهِ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ

محمد بن حسن۔ ابوالعوام بصری نے کہا ایک شخص نے عطاء بن رباح سے سوال کیا اے ابومحمد (کنیت عطاء بن ابی رباح) اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے جو وضوء کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھولے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس تو یہ کہتے تھے اگر تم اس کو ایسا نجس خیال کرتے ہو تو اس کو کاٹ ڈالو اس پر عطاء بن ابی رباح نے کہا خدا کی قسم عبداللہ بن عباس کا یہی قول ہے۔

ح ۱۸ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ مَا اُبَالِيْ مَسِسْتُهُ اَوْ طَرَفَ اَنْفِيْ

محمد بن حسن۔ امام ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم نخعی حضرت علی نے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں فرمایا میں اپنی شرم گاہ اور ناک کو چھونے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا ہوں

19 قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنْ كَانَ نَجِسًا فَاقْطَعْهُ

محمد بن حسن۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم نخعی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود سے مس ذکر سے وضو کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اگر یہ نجس ہے تو اس کو کاٹ دو

20 قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحِلُّ الضَّبِّيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ

محمد۔ محل ضبی۔ ابراہیم نخعی سے نماز میں شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا یہ تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔

21 قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ اَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ اَحُكُّ جَسَدِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَمَسُّ ذَكَرِيْ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ

محمد بن حسن۔ سلام بن سلیم۔ منصور بن معتمر ابو قیس ارقم بن شرحبیل نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا میں حالت نماز میں کھجاتے ہوئے اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہوں تو عبداللہ بن مسعود نے کہا یہ تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے یعنی اس کے چھونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

22 قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ السَّدُوْسِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ عَنِ الرَّجُلِ مَسَّ ذَكَرَهُ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ كَمَسِّ رَاْسِهٖ

امام محمد۔ سلام بن سلیم۔ منصور بن معتمر سدوسی براء بن قیس نے حذیفہ بن یمان سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی شرمگاہ کو چھوا ہو تو حضرت حذیفہ نے فرمایا شرمگاہ کو چھونا ایسا ہی ہے جیسے اپنے سر کو ہاتھ لگانا۔

23 قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَذُكِرَ مَسُّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ وَاِنَّ لِكَفِّكَ لَمَوْضِعًا غَيْرَهٗ۔

محمد۔ مسعر بن کدام عمیر بن سعد نے کہا۔ میں حضرت عمار بن یاسر کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ شرمگاہ کو چھونے کا ذکر کیا گیا تو حضرت عمار بن یاسر نے فرمایا وہ تمہارے بدن کا ٹکڑا ہے اور تمہاری ہتھیلی سارے بدن کو لگتی ہے۔ یعنی اس کے چھونے میں کوئی حرج نہیں ہے

24 قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ حَدَّثَنَا عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ۔ مَسُّ الذَّكَرِ مِثْلُ اَنْفِكَ

محمد بن حسن۔ مسعر بن کدام۔ ایاد بن لقیط براء بن قیس حضرت حذیفہ بن یمان نے فرمایا شرمگاہ کا چھونا ناک چھونے کے برابر ہے

25 قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ حَدَّثَنَا قَابُوْسُ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

محمد بن حسن۔ مسعر بن کدام قابوس۔ ابو ظبیان حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا میں اپنی شرمگاہ

قال ما أبالي إياه مسست أو أنفي أو أذني.

ح ۲۶ / ۱۶ قَالَ مُحَمَّدٌ أخبرنا أبو كدينة يحيى بن المهلب عن أبي إسحاق الشيباني عن أبي قيس عن عبد الرحمن بن ثروان عن علقمة عن قيس قال جاء رجل إلى عبد الله بن مسعود فقال إني مسست ذكري وأنا في الصلوة فقال عبد الله أفلا قطعته ثم قال وهل ذكرك إلا كسائر جسدك.

اور ناک و کان کو چھونے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا ہوں۔

محمد۔ ابو کدینہ یحییٰ بن مہلب۔ ابو اسحاق شیبانی۔ ابو قیس عبد الرحمن بن ثروان۔ علقمہ۔ قیس نے کہا کہ ایک شخص عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا میں حالت نماز میں اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہوں عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا اگر تم اس کو نجس خیال کرتے ہو تو کیوں نہیں کاٹ دیتے پھر فرمایا شرمگاہ باقی بدن کی طرح ہے۔

ح ۲۷ / ۱۷ قَالَ مُحَمَّدٌ أخبرنا يحيى بن المهلب عن إسمعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال جاء رجل إلى سعد بن أبي وقاص قال أيحل لي أن أمس ذكري وأنا في الصلوة فقال إن علمت أن منك بضعة نجسة فاقطعها.

محمد بن حسن۔ یحییٰ بن مہلب۔ اسمٰعیل بن ابی خالد۔ قیس بن ابی حازم نے کہا ایک شخص سعد بن وقاص کے پاس آیا اور اس نے کہا کیا نماز کی حالت میں میرے لئے شرم گاہ کا چھونا جائز ہے آپ نے فرمایا اگر تم اس کو نجس خیال کرتے ہو تو کاٹ دو۔

ح ۲۸ / ۱۸ قَالَ مُحَمَّدٌ أخبرنا إسمعيل بن عياش قال حدثني حريز بن عثمان عن حبيب بن عبيد عن أبي الدرداء أنه سئل عن مس الذكر فقال إنما هو بضعة منك.

محمد۔ اسمٰعیل بن عباس۔ حریز بن عثمان حبیب بن عبید حضرت ابو درداء سے مس ذکر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔

ع

الوضوء مما غيرت النار

آگ سے پکائی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنیکا بیان

ح ۲۹ / ۱ أخبرنا مالك حدثنا وهب بن كيسان قال سمعت جابر بن عبد الله يقول رأيت أبا بكر الصديق أكل لحما ثم صلى ولم يتوضأ.

مالک بن انس۔ وہب بن کیسان نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابو بکر صدیق کو دیکھا انہوں نے گوشت کھا کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

ح ۳۰ / ۲ أخبرنا مالك حدثنا زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أكل جنب شاة ثم صلى ولم يتوضأ.

مالک بن انس۔ زید بن اسلم عطاء بن یسار عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے بکری کا گوشت کھا کر نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔

ح ۳۱ / ۳ أخبرنا مالك أخبرنا محمد بن المنكدر عن محمد بن إبراهيم التيمي عن ربيعة بن عبد الله أنه تعشى مع عمر بن الخطاب ثم صلى ولم يتوضأ.

مالک بن انس۔ محمد بن منکدر۔ محمد بن ابراہیم بن تیمی ربیعہ بن عبد اللہ نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ شام کا کھانا کھا کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا

۴۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَكَلَ لَحْمًا وَّخُبْزًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَهُمَا بِوَجْهِهٖ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

مالک بن انس حمزہ بن سعید مازنی ابان بن عثمان نے کہا حضرت عثمان بن عفان نے روٹی و گوشت کھا کر کلی ..... کی اور اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر دونوں ہاتھ اپنے منہ پر پھیر کر نماز پڑھی اور وضوء نہیں کیا۔

۴۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصِيبُ الطَّعَامَ قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ اَيَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ اَبِي يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَتَوَضَّأْ

مالک بن انس یحیی بن سعید نے کہا میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی سے سوال کیا ایسے شخص کے بارے میں جو وضوء کے بعد آگ سے پکا ہوا کھائے آیا وہ دوبارہ وضوء کرے؟ تو انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (عامر بن ربیعہ بن کعب مشہور صحابی ہیں) کو دیکھا کہ وہ آگ سے پکا ہوا کھانا کھا کر وضوء نہیں کرتے تھے۔

۴۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِي حَارِثَةَ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّوُا الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ لَهُمْ بِالْمَاءِ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

مالک یحیی بن سعید بشیر بن یسار (بنی حارثہ کے آزاد کردہ غلام) سوید بن نعمان نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ واقعہ جنگ خیبر کے سال نکلے جب آپ مقام صہباء پہنچے (یہ جگہ مقام خیبر کے قریب مدینہ کی طرف واقع ہے) تو یہاں سب نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ نماز پڑھی نماز کے بعد آپ نے توشہ طلب کیا آپ کے پاس ستو پیش کیے گئے آپ نے اس کو گھولنے کا حکم دیا پانی سے گھولنے کے بعد رسول اللہ صلعم نے اور ہم نے ستو پیے پھر رسول اللہ صلعم نے اور ہم نے کلی کر کے نماز پڑھی اور وضوء نہیں کیا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا وُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَا مِمَّا دَخَلَ اِنَّمَا الْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَدَثِ فَاَمَّا مَا دَخَلَ مِنَ الطَّعَامِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ اَوْ لَمْ تَمَسَّهُ فَلَا وُضُوْءَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک یہی مختار ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوء ضروری نہیں بلکہ وضوء اس چیز سے ہے جو نجاست باہر نکلے کھانے میں آگ سے پکا ہوا ہونا یا نہ ہونا سب برابر ہے اور امام ابو حنیفہ بھی عدم وضوء کے قائل ہیں۔

ف ۔ جو نجاست باہر نکلے اس سے مراد قبل و دبر، خون و پیپ اور قے وغیرہ ہیں۔ اس مسئلہ میں بعض

نے اختلاف کیا ہے اور وہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوء کے قائل ہیں لیکن اکثر اہل علم اور فقہاء وضوء کے قائل نہیں اور ان کے نزدیک وہ احادیث جن میں پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوء کرنے کا بیان ہے قبل کی ہیں رسول اللہ صلعم اور خلفاء راشدین سے آخری فعل یہی ثابت ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضوء نہیں ہے۔ جن احادیث میں وضوء کا حکم ہے وہ استحباب پر محمول ہیں بعض علماء نے دونوں احادیث میں اسی طرح تطبیق دی ہے کہ وضوء کرنے سے مراد وضوء لغوی ہے یعنی کلی کرنا اور ہاتھ دھونا نہ وضوء اصطلاحی۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے دودھ پی کر کلی کی اور فرمایا هٰذَا وُضُوْءٌ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ اس کے علاوہ مرفوع احادیث اور کثرت سے آثار پکی ہوئی چیز سے وضوء نہ ہونے ہی کی دلالت کرتے ہیں (موطا امام محمد عربی محشی جلد اول)

اَلرَّجُلُ وَالْمَرْءَةُ يَتَوَضَّانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

عورت و مرد دونوں کا ایک برتن سے وضوء کرنے کا بیان

عـ۷ ۳۵ ح۱

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ جَمِيْعًا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِاَنْ تَتَوَضَّأَ الْمَرْءَةُ وَتَغْتَسِلَ مَعَ الرَّجُلِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ اِنْ بَدَأَتْ قَبْلَهُ اَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس۔ نافع عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں عورت و مرد دونوں رسول اللہ صلعم کے زمانے میں ایک برتن سے وضوء کرتے تھے

امام محمد نے کہا عورت مرد کا ایک برتن سے وضوء کرنے اور غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ عورت برتن میں پہلے ہاتھ ڈالے یا مرد یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الرُّعَافِ

نکسیر پھوٹنے سے وضوء کا بیان

۸ ۳۶ ح۱

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَعَفَ رَجَعَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى عَلٰى مَا صَلّٰى

مالک بن انس نے ہم کو خبر دی وہ نافع سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمر کی نماز میں نکسیر پھوٹتی تو جا کر وضوء کرتے اور کلام کئے بغیر سابقہ ادا کی ہوئی نماز پر بناء کرتے

ف:۔ بناء کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جتنی نماز باقی رہتی اس کو پڑھ لیتے اگر تو نہ پڑھے کلام کرنے یا نماز کے منافی کوئی کام کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے

۳۷ ح۲

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اَنَّهٗ رَاٰى سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَعَفَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاَتٰى حُجْرَةَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ

مالک بن انس نے ہم کو خبر دی وہ یزید بن قسیط سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن مسیب کو دیکھا ان کی نماز میں نکسیر پھوٹی تو وہ رسول کریم صلعم کی ازواج

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِوَضُوْءٍ
فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰی عَلٰی مَا قَدْ صَلّٰی۔
اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ ۳۸ ح
الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الَّذِیْ یَرْعُفُ
فَیَکْثُرُ عَلَیْہِ الدَّمُ کَیْفَ یُصَلِّیْ
قَالَ یُوْمِیْ بِرَاْسِہٖ اِیْمَاءً فِی
الصَّلٰوۃِ

ف :- جب سر جھکانے سے خون جاری ہوتا ہے تو وہ اشاروں سے نماز ادا کرے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ۳۹ ح
الْمُجَبَّرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ
رَاٰی سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ یُدْخِلُ اِصْبَعَہٗ
فِیْ اَنْفِہٖ اَوْ اِصْبَعَیْہِ ثُمَّ یُخْرِجُہُمَا وَفِیْہِمَا شَیْءٌ مِّنْ
دَمٍ فَیَفْتِلُہٗ ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّأُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ فَاَمَّا
الرُّعَافُ فَاِنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ کَانَ لَا یَاْخُذُ
بِذٰلِكَ وَیَرٰی اِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ تَوَضَّأَ لِاَنَّہٗ
اَنْ یَغْسِلَ الدَّمَ وَیَسْتَقْبِلَ الصَّلٰوۃَ وَاَمَّا
اَبُوْحَنِیْفَۃَ رح فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ بِمَا رَوٰی مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ
اَنَّہٗ یَنْصَرِفُ فَیَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَبْنِیْ عَلٰی مَا صَلّٰی اِنْ
لَّمْ یَتَکَلَّمْ وَھُوَ قَوْلُنَا وَاَمَّا اِذَا کَثُرَ الرُّعَافُ
عَلَی الرَّجُلِ فَکَانَ اِنْ اَوْمٰی بِرَاْسِہٖ اِیْمَاءً
لَّمْ یَرْعُفْ وَاِنْ سَجَدَ رَعَفَ اَوْمٰی بِرَاْسِہٖ
اِیْمَاءً وَّاَجْزَاَہٗ وَاِنْ کَانَ یَرْعُفُ عَلٰی کُلِّ
حَالٍ سَجَدَ وَاَمَّا اِذَا اَدْخَلَ الرَّجُلُ
اِصْبَعَہٗ فِیْ اَنْفِہٖ فَاَخْرَجَ عَلَیْہَا شَیْئًا مِّنْ دَمٍ
فَہٰذَا لَا وُضُوْءَ فِیْہِ لِاَنَّہٗ غَیْرُ سَائِلٍ وَّلَا
قَاطِرٍ وَّاِنَّمَا الْوُضُوْءُ فِی الدَّمِ مِمَّا سَالَ
اَوْ قَطَرَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ

ام سلمہ کے گھر آئے آپ کے پاس وضوء کا پانی لایا گیا آپ نے وضوء کر کے سابقہ نماز پر بناء کر لی۔

یحییٰ بن سعید نے ہم کو خبر دی کہ سعید بن مسیب سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس کی نماز میں نکسیر پھوٹے اور خون کثرت سے آئے وہ کس طرح نماز ادا کرے تو انہوں نے جواب دیا نماز سر کے اشاروں سے ادا کرے۔

ترجمہ:- مالک بن انس نے ہم کو خبر دی وہ عبدالرحمٰن بن مجبر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کے پوتے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ اپنی انگلی ناک میں داخل کرتے اگر اس میں خون کا اثر ہوتا تو اس کو صاف کر کے نماز ادا کر لیتے اور وضوء نہیں کرتے

امام محمد نے کہا ان آثار پر ہمارا عمل ہے امام مالک اس کے خلاف ہیں وہ فرماتے ہیں جس کو نماز میں ناک سے خون آئے وہ خون کو دھو ڈالے اور نماز کو از سر نو ادا کرے یعنی ان کے نزدیک وضوء کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ سابقہ نماز پر بناء کرے امام ابو حنیفہ عبداللہ بن عمر اور سعید بن مسیب کے ان آثار سے استدلال کرتے ہیں کہ جس کی نکسیر پھوٹے وہ کلام نہ کرنے کی صورت میں وضوء کر کے سابقہ نماز پر بناء کر سکتا ہے یہی قول محمد کا ہے لیکن جس کی نماز میں سے کثرت کے خون نکلے اور صرف سجدہ کرنے سے جاری ہو جاتا ہے تو وہ نماز اشاروں سے ادا کرے اگر ہر حال میں خون نکلے تو سجدہ کرے۔ لیکن جب کوئی شخص اپنی انگلی ناک میں داخل کرے اور اس میں خون لگ جاوے تو اس پر وضوء نہیں ہے کیونکہ یہ خون جاری نہیں ہے اور نہ قطرے ہو کر نکلا امام ابو حنیفہ کے نزدیک وضوء اس خون سے ہے جو بہے اور قطرہ ہو کر آئے۔

اَلْغُسْلُ مِنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

بچے کے پیشاب کو دھونے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَتْ رُخْصَةٌ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ اِذَا كَانَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ وَاُمِرَ بِغَسْلِ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَغَسْلُهُمَا جَمِيْعًا اَحَبُّ اِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری عبید اللہ بن عبد اللہ ام قیس بن محصن اپنے ایک چھوٹے دودھ پیتے بچے کو رسول اللہ صلعم کے پاس لائیں رسول اللہ صلعم نے اس کو گود میں بٹھالیا اس بچے نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر کپڑوں پر چھڑک دیا اور ان کپڑوں کو دھویا نہیں۔

امام محمد نے کہا دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب کو دھونے میں رخصت آئی ہے یعنی دھونا ضروری نہیں اور لڑکی کے پیشاب کو دھونے کا حکم ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک دودھ پیتا لڑکا ہو یا لڑکی دونوں میں دھونا بہتر ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

ف: اس حدیث میں نضح کا لفظ آیا ہے نضح کے معنی چھینٹا دینا اور دھونا دونوں معنی آئے ہیں امام شافعی وغیرہ یہاں چھینٹا دینا ہی معنی مراد لیتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہ یہاں اس کے معنی دھونے کے لیتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی ایک روایت میں ہے آپ نے مذی کے لئے فرمایا فانضح وتوضا یہاں نضح کے معنی بالاتفاق غسل کے ہیں اور ولم یغسلہ کے معنی دھونے میں مبالغہ نہیں کیا۔ (موطا امام محمد عربی حاشیہ)

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ نُتْبِعُهٗ اِيَّاهُ غَسْلًا حَتّٰى نُنَقِّيَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

مالک بن انس۔ ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم کے پاس ایک بچہ کو لایا گیا اس نے ان کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر اس پر بہایا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے دھونے کی غرض سے اس پر پانی ڈالا جائے یہاں تک کہ اس کو صاف کر دیا جائے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

ف:- یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب لڑکی لڑکا دودھ پیتے ہوں یعنی کھانا نہ کھاتے ہوں باقی کھانا کھانے کی صورت میں بالاتفاق کپڑے کا دھونا ضروری ہے

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْمَذْيِ

مذی سے وضو ٹوٹ جانے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ

مالک بن انس سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ

مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَهٗ اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنٰى مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَاِنَّ عِنْدِيْ ابْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهٗ فَقَالَ الْمِقْدَادُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهٗ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ

بن معمر تیمی کے آزاد کردہ غلام سلیمان بن یسار مقداد بن اسود حضرت علی بن ابی طالب نے مقداد بن اسود سے کہا آپ رسول اللہ صلعم سے اس شخص کی بابت دریافت کریں جس کو اپنی عورت کے قریب جانے سے مذی نکل آتی ہو کیا اس پر غسل واجب ہے حضرت علی نے کہا مجھ کو آپ سے دریافت کرنے میں شرم آتی ہے کیونکہ آپ کی صاحبزادی (حضرت فاطمہ) میرے نکاح میں ہیں حضرت مقداد کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ اپنی شرم گاہ کو دھولے اور وضوء کرے جیسا نماز کے لئے وضوء کرتے ہیں۔

ف:۔ مذی وہ رطوبت ہے جو جماع سے قبل مساس کے وقت نکلتی ہے اس کے نکلنے کے بعد شہوت کم نہیں ہوتی منی وہ رطوبت ہے جو شہوت کے ساتھ کود کر نکلے اس کے نکلنے سے شہوت کم ہو جاتی ہے۔

ح ٤٦ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّيْ لَاَجِدُهٗ يَنْحَدِرُ مِنِّيْ مِثْلَ الْخُرَيْزَةِ فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَغْسِلْ فَرْجَهٗ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

مالک بن انس۔ زید بن اسلم اسلم حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا مجھ سے مذی اس طرح خارج ہوتی ہے جیسے موتی یا بلور کا دانہ سو جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور وضوء کرے جیسا نماز کے لئے وضوء کرتے ہیں

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا نَاْخُذُ يُغْسَلُ مَوْضِعُ الْمَذْيِ وَيَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے کہ مذی کی جگہ دھو ڈالے اور وضوء کرے جیسا نماز کے لئے وضوء کیا جاتا ہے

ح ٤٧ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ زُيَيْدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْبَلَلِ يَجِدُهٗ فَقَالَ انْضَحْ مَا تَحْتَ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ وَالْهَ عَنْهُ

مالک بن انس نے ہم کو خبر دی کہ صلت بن زبید نے سلیمان بن یسار سے اس تری کے بارے میں سوال کیا جو پیشاب کرنے کے بعد کپڑے پر پائی جائے تو انہوں نے کہا اس سے غافل ہو جا اس کا خیال مت کر

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا كَثُرَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِنْسَانِ وَاَدْخَلَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ فِيْهِ الشَّكَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا یہی ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا قول ہے جب کثرت سے یہ حال ہو اور شیطان اس کو شک میں ڈالے تو اس شک کا خیال نہ کرے

ف:۔ یہ دفع وسواس اور شک کے لئے ہے ورنہ جب ظن غالب اور یقین ہو کہ یہ تری قطرہ آنے کی وجہ سے

ہے تو اس صورت میں وضو ضروری ہے۔

اَلْوُضُوْءُ مِمَّا يَشْرَبُ مِنْهُ السِّبَاعُ وَتَلِغُ فِيْهِ ع١١

اس پانی سے وضو کرنے کا بیان جس میں درندے منہ ڈالیں اور پانی پیئیں

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا كَانَ الْحَوْضُ عَظِيْمًا اِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ لَمْ تَتَحَرَّكِ النَّاحِيَةُ الْاُخْرٰى لَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْمَاءَ مَا وَلَغَ فِيْهِ مِنْ سَبُعٍ وَّلَا مَا وَقَعَ فِيْهِ مِنْ قَذَرٍ اِلَّا اَنْ تَغْلِبَ عَلٰى رِيْحٍ اَوْ طَعْمٍ فَاِذَا كَانَ حَوْضًا صَغِيْرًا اِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ تَحَرَّكَتِ النَّاحِيَةُ الْاُخْرٰى فَوَلَغَ فِيْهِ السِّبَاعُ اَوْ وَقَعَ فِيْهِ الْقَذَرُ لَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ اَلَا يُرٰى اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَرِهَ اَنْ يُّخْبِرَهُ وَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس۔ یحییٰ بن سعید۔ محمد بن ابراہیم بن حارث یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب چند سواروں کے ساتھ نکلے جن میں عمرو بن عاص بھی تھے جب راستے میں ایک حوض پر وارد ہوئے تو عمرو بن عاص نے حوض والے سے پوچھا کیا تیرے حوض پر درندے پانی پینے آتے ہیں حضرت عمر بن خطاب نے حوض والے سے کہا اس کے متعلق کچھ نہ بتاؤ کیونکہ کبھی ہم درندوں سے پہلے آتے ہیں اور کبھی درندے ہم سے پہلے آتے ہیں۔

امام محمد نے کہا جب حوض اتنا بڑا ہو کہ ایک جگہ کے ہلانے سے دوسری طرف حرکت نہ ہو تو درندوں کے پانی پینے اور نجاست گر جانے سے پانی خراب نہیں ہوتا لیکن جب پانی کا ذائقہ اور بو بدل جائے تو پانی خراب ہو جاتا ہے، اور جب حوض اتنا چھوٹا ہے کہ ایک طرف ہلانے سے دوسری طرف پانی حرکت میں آ جائے تو درندوں کے منہ ڈالنے اور نجاست گر جانے سے پانی خراب ہو جائے گا اس سے وضو نہ کیا جائے اس وجہ سے حضرت عمر نے حوض والے کا بتانا پسند نہیں کیا اور اور اس کو بتانے سے منع کیا تاکہ خواہ مخواہ شک میں نہ پڑ جائیں یہی قول امام صاحب کا ہے۔

ف:۔ جب ظاہر میں نجاست پڑی ہوئی معلوم نہ دے تو پانی پاک شمار کیا جائے گا دوسرے سفر کی حالت میں کرید کر کے اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالنا چاہیے بظاہر وہ پانی کثیر و جاری ہوگا جو وقوع نجاست سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک تغیر اوصاف نہ ہو امام محمد اور امام صاحب کے نزدیک پانی کثیر نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ نہ بدل جائے ان تینوں اوصاف میں سے کسی ایک وصف کے پائے جانے سے

پانی کثیر بھی ہو تو نجس ہو جائے گا

پانی کس صورت میں نجس ہوتا ہے اس میں آئمہ کا اختلاف ہے

امام مالک کے نزدیک پانی نجس ہونے میں قلیل و کثیر کی قید نہیں پانی خواہ قلیل ہو یا کثیر جب تک تغیر اوصاف نہ ہو وقوع نجاست سے پانی ناپاک نہیں ہوتا امام صاحب اور امام شافعی کے نزدیک وقوع نجاست سے قلیل پانی نجس ہو جائے گا۔ اور کثیر پانی نجس نہیں ہو گا جب تک تغیر اوصاف نہ ہوں لیکن کثیر کی حد میں اختلاف ہے امام شافعی کثیر کی حد بموافق حدیث قلتین دو قلہ یعنی اڑھائی مشک قرار دیتے ہیں بعض روایت میں قلتین کی مقدار پانچ مشک ہے حناف کے نزدیک پانی کثیر کی مقدار یہ ہے کہ اس کی ایک جانب ہلانے سے دوسری طرف حرکت نہ ہو کیوں کہ قلتین کی صحیح مقدار معین نہیں کہ وہ کتنی ہے۔

١٢ ## اَلْوُضُوْءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ

سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

ح ٤٦ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَزْرَقِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ وَالْحَلَالُ مَيْتَتُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَاءُ الْبَحْرِ طَهُوْرٌ كَغَيْرِهٖ مِنَ الْمِيَاهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ

مالک۔ صفوان بن سلیم۔ سعید بن سلمہ بن ازرق۔ مغیرہ بن ابی بردہ۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور ہمارے پاس پانی تھوڑا ہوتا ہے اگر ہم اس پانی سے وضوء کریں تو پیاسے رہ جاتے ہیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضوء کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مرا ہوا حلال ہے۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ سمندر کا پانی باقی پانیوں کی طرح پاک ہے امام ابو حنیفہ اور عام علماء کا یہی قول ہے۔

ف:۔ اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانی کے متعلق دریافت کیا تھا مگر آپ نے دریائی جانوروں کے متعلق بھی بتا دیا کیونکہ جس طرح دریائی سفر میں پانی کی کمی ہوتی ہے غذا کی بھی کمی ہوتی ہے اس کا مرا ہوا حلال یعنی دریائی جانور جن کی زندگی پانی کے بغیر نہیں ہو سکتی حلال ہیں۔ امام ابو حنیفہ اس حدیث میں مردہ سے مراد صرف مچھلی لیتے ہیں لیکن امام شافعی کے نزدیک وہ دریائی جانور جو زہریلے اور درندہ صفت نہ ہوں سب حلال ہیں

١٣ ## اَلْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

ح ٤٧ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ مِنْ وُلْدِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ

مالک۔ ابن شہاب زہری۔ عباد بن زیاد جو مغیرہ بن شعبہ کی اولاد سے ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم غزوہ تبوک کے موقعہ پر قضائے حاجت کے لئے گئے

فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ فَذَهَبْتُ مَعَهُ بِمَاءٍ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ مِنْ ضِيقِ كُمَّيْ جُبَّتِهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ قَدْ صَلَّى بِهِمْ سَجْدَةً فَصَلَّى مَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ فَفَزِعَ النَّاسُ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ -

میں آپ کے ساتھ پانی لے کر گیا جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے پانی ڈالا آپ نے اپنا منہ دھویا۔ اس کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ جبہ کی آستین سے نکالنا چاہا، مگر آستین تنگ ہونے کی وجہ سے آپ اپنا ہاتھ نہ نکال سکے آخر آپ نے ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے نکال کر پھر ہاتھ کہنیوں تک دھوئے، آپ نے سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا جب رسول اللہ صلعم تشریف لائے تو عبد الرحمٰن لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے وہ ایک رکعت ادا کر چکے تھے کہ رسول اللہ صلعم نے ان کے ساتھ نماز پڑھی اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے بقیہ ایک رکعت ادا کی لوگ آپ کو دیکھ کر گھبرا گئے اس پر آپ نے ان سے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا کہ وقت ہونے پر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

ف :- اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی ہے عباد بن زیاد، مغیرہ بن شعبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں لڑکے نہیں ہے اور یہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

ح ۳۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رُقَيْشٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى قُبَاءَ فَبَالَ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى

مالک بن انس، سعید بن عبد الرحمٰن نے کہا میں نے مالک بن انس کو دیکھا کہ وہ مقام قبا میں آئے اور پیشاب کیا آپ کے لئے وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اپنا منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے سر اور موزوں کا مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

ح ۳۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوفَةَ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ أَمِيرُهَا فَرَآهُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ سَلْ أَبَاكَ إِذَا قَدِمْتَ عَلَيْهِ فَنَسِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَسْأَلَهُ حَتَّى قَدِمَ سَعْدٌ فَقَالَ أَسَأَلْتَ أَبَاكَ فَقَالَ لَا فَسَأَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ

ترجمہ :- مالک بن انس، نافع و عبد اللہ بن دینار عبد اللہ بن عمرؓ کوفہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس آئے وہ ان دنوں کوفہ کے امیر تھے۔ سو عبد اللہ بن عمر نے ان کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا عبد اللہ بن عمر نے اس پر اعتراض کیا سعد بن وقاص نے کہا جب تم جاؤ تو اپنے والد صاحب سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کرنا۔ پس عبد اللہ بن عمر کو پوچھنا یاد نہیں رہا جب سعد بن ابی وقاص آئے تو انہوں نے عبد اللہ سے کہا کیا تم نے اپنے والد سے پوچھا انہوں نے کہا نہیں۔

ثُمَّ قَالَ إِذَا أَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَإِنْ جَاءَ أَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ قَالَ وَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَائِطِ

پھر عبداللہ نے دریافت کیا حضرت عمر بن خطاب نے کہا جب تم اپنے پاؤں میں موزے پہنو اور موزے پہنتے وقت پاؤں پاک ہو یعنی تم باوضو ہو اور موزوں پر مسح کرو اس پر عبداللہ نے کہا اگر ہم قضاء حاجت وغیرہ سے بھی آئے ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں اگر تم قضاء حاجت سے بھی آئے ہو۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَالَ بِالسُّوقِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ دُعِيَ لِجَنَازَةٍ حِينَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے بازار میں پیشاب کیا پھر وضو کیا۔ اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا اور سر کا مسح کیا جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو نماز جنازہ کے لیے بلائے گئے پس آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

ف:۔ حضرت عبداللہ نے موزوں پر مسح بعد میں کیا غالباً آپ بھول گئے یا کسی وجہ سے اس وقت نہیں کر سکے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَاهُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظُهُورِهِمَا لَا يَمْسَحُ عَلَى بُطُونِهِمَا قَالَ ثُمَّ يَرْفَعُ الْعِمَامَةَ فَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ

مالک۔ ہشام بن۔ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ وہ موزوں کے اوپر کی جانب مسح کرتے ہیں نہ نیچے کی جانب پھر اپنے عمامہ کو اتارتے اور سر کا مسح کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَنَرَى الْمَسْحَ لِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهَا لِلْمُسَافِرِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا يَمْسَحُ الْمُقِيمُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَامَّةُ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي رَوَى مَالِكٌ فِي الْمَسْحِ إِنَّمَا هِيَ فِي الْمُقِيمِ ثُمَّ قَالَ لَا يَمْسَحُ الْمُقِيمُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

امام محمد نے کہا ان تمام روایات پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے مقیم کے لیے مسح کی مدت ایک دن رات ہے اور مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن و تین رات ہے مالک بن انس نے فرمایا مقیم کے لیے موزوں پر مسح کرنا نہیں ہے حالانکہ تمام آثار جو امام مالک سے مروی ہے مقیم کے لیے مسح کو ثابت کرتی ہیں باوجود اس کے وہ مقیم کے لیے مسح کے قائل نہیں۔

ف:۔ امام محمد سے امام مالک کا یہ قول قبل کا ہے ورنہ امام مالک مقیم کے لیے مسح کے قائل ہیں لیکن ان کے نزدیک مسح کی مدت مقرر نہیں ہے جب تک چاہے موزوں پر مسح کرے لیکن متعدد احادیث سے یہ ثابت ہے کہ مقیم کے لیے مسح کی مدت ایک دن رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن تین رات ہے۔

۱۴

اَلْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخِمَارِ

ح ۵۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْعِمَامَةِ فَقَالَ لَا حَتّٰى يُمَسَّ الشَّعْرُ الْمَاءَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ح ۵۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ رَاَيْتُ صَفِيَّةَ ابْنَةَ اَبِيْ عُبَيْدٍ تَوَضَّاُ وَتَنْزِعُ خِمَارَهَا ثُمَّ تَمْسَحُ بِرَاْسِهَا قَالَ نَافِعٌ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ صَغِيْرٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يُمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَلَا الْعِمَامَةِ بَلَغَنَا اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ كَانَ فَتُرِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

پگڑی اور اوڑھنی پر مسح کرنیکا بیان

مالک بن انس نے کہا کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے جابر بن عبداللہ سے عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ نے کہا عمامہ پر مسح نہ کیا جائے جب تک سر کے بالوں کا مسح نہ کیا جائے۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے

مالک بن انس نافع نے کہا میں نے صفیہ بنت ابی عبیدہ کو دیکھا کہ وہ اپنی اوڑھنی اتار کر سر کا مسح کرتی تھیں نافع کہتے ہیں کہ میں ان دنوں چھوٹا سا تھا۔

امام محمد نے کہا ہمارا اور امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا یہی مسلک ہے کہ پگڑی اور اوڑھنی پر مسح نہ کیا جائے امام محمد فرماتے ہیں ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ عمامہ پر مسح ابتداء میں تھا پھر چھوڑ دیا گیا۔

ف۔ سر پر مسح قطعی نص وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ سے ثابت ہے لہذا ایسی حدیث سے جس میں دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو صرف عمامہ پر مسح کافی نہیں سمجھا جائے گا لہذا سر پر مسح ضروری ہے عمامہ پر مسح کی حدیث میں یہ بھی احتمال ہے کہ رسول اللہ صلعم نے سر پر مسح کرنے کے بعد عمامہ کو ٹھیک کیا ہو اور دیکھنے والے نے یہ سمجھا ہو کہ آپ عمامہ پر مسح کرتے ہیں۔

(موطا امام محمد مع عربی حاشیہ جدید مجتبائی)

۱۵

اَلْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ

ح ۵۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَهَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَنَضَحَ فِيْ عَيْنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَاَفَاضَ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ نَاْخُذُ اِلَّا النَّضْحَ فِي الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کا بیان

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے داہنے ہاتھ پر پانی ڈال کر ہاتھ دھوتے پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے اس کے بعد کلی کرتے ناک صاف کرتے اور اپنے منہ کو دھوتے آنکھوں پر پانی کا چھینٹا دیتے پھر دایاں ہاتھ اور بایاں ہاتھ دھوتے اور سر کو دھو کر اپنے سارے بدن پر پانی ڈال کر غسل کرتے۔

امام محمد نے کہا ان تمام باتوں پر ہمارا عمل ہے۔ مگر آنکھوں میں پانی ڈالنا ضروری نہیں امام ابو حنیفہ مالک

وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالْعَامَّةِ

١٦ اَلرَّجُلُ تُصِیْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّیْلِ

٥٥ ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ذَکَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِیْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَکَرَكَ وَنَمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاِنْ لَّمْ یَتَوَضَّأْ وَلَمْ یَغْسِلْ ذَکَرَهٗ حَتّٰی یَنَامَ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اَیْضًا

٥٦ ح ٢ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ السَّبِیْعِیِّ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصِیْبُ مِنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ یَنَامُ وَلَا یَمَسُّ مَاءً فَاِنِ اسْتَیْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ

قَالَ مُحَمَّدٌ فَهٰذَا الْحَدِیْثُ اَرْفَقُ بِالنَّاسِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

١٧ اَلْاِغْتِسَالُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

٥٧ ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ

٥٨ ح ٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ

٥٩ ح ٣ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ هٰذَا یَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ

بن انس اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

رات کو جنبی ہونے کا بیان

مالک۔ عبد اللہ بن دینار۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا مجھ کو رات کے وقت غسل کی حاجت ہو جاتی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنی شرم گاہ کو دھو کر وضو کرو اور سو جاؤ۔

امام محمدؒ نے کہا بغیر وضو کئے اور شرمگاہ دھوئے سو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

محمد بن حسن۔ ابو حنیفہ۔ ابو اسحاق سبیعی۔ اسود بن یزید حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم اپنی اہلیہ سے جماع کر کے ...... بغیر غسل کئے سو جاتے پھر جب آخر رات بیدار ہوتے تو جماع کر کے غسل کرتے۔

امام محمدؒ نے کہا اس حدیث میں لوگوں کے لئے سہولت ہے یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے یعنی اسی وقت غسل کرنا ضروری نہیں

جمعہ کے روز غسل کا بیان

مالک۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لئے آوے تو نماز سے پہلے غسل کرے

مالک۔ صفوان بن سلیم۔ عطاء بن یسار۔ ابو سعید خدری فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا نماز جمعہ کے لئے غسل کرنا ہر بالغ شخص پر ضروری ہے۔

مالک۔ زہری۔ ابن سباق نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے مسلمانوں خداوند تعالیٰ نے جمعہ کے دن کو تمہارے لئے عید بنایا ہے پس تم کو چاہیئے

عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهُ اَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ

جمعہ کے دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو خوشبو کا استعمال کرے اور مسواک کرو۔

۶۰ ح ۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ

مالک۔ مقبری۔ ابوہریرہ نے کہا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر جنابت کے غسل کی طرح ضروری ہے۔

۶۱ ح ۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرُوْحُ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَّا اغْتَسَلَ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر نماز جمعہ کے لئے بغیر غسل کے نہیں جاتے تھے۔

۶۲ ح ۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ

مالک۔ زہری۔ سالم بن عبداللہ اپنے باپ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں سے ایک صحابی مسجد میں جمعہ کے دن اس دوران میں آئے کہ حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے حضرت عمر نے فرمایا یہ کون وقت آنے کا ہے اس شخص نے کہا میں بازار سے آیا تو میں نے اذان سنتے ہی وضو کیا اور چلا آیا حضرت عمر نے کہا کہ دوسرا قصور ہے کہ تم نے صرف وضو کیا حالانکہ رسول اللہ صلعم کو غسل کا حکم دیا ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْغُسْلُ اَفْضَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ وَفِيْ هٰذَا آثَارٌ كَثِيْرَةٌ

امام محمد نے کہا جمعہ کے دن غسل بہتر و مسنون ہے واجب نہیں ہے اور اس بارے میں بہت سے آثار منقول ہیں۔

ف:۔ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آنے والے صاحب حضرت عثمان بن عفان تھے جمعہ کے دن غسل فرض نہیں ہے مسنون ہے اگر فرض ہوتا تو حضرت عثمان لوٹ جاتے اور حضرت عمر ان کو غسل کرنے کا حکم دیتے نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں خطیب کو دینی بات کرنا درست ہے۔ (موطا امام محمد عربی محشی عبدالحی)

۶۳ ح ۷ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ سَعِيْدٍ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ كِلَاهُمَا يَرْفَعَانِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَاِنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ

محمد بن حسن۔ ربیع بن صبیح۔ سعید رقاشی انس بن مالک و حسن بصری دونوں اس حدیث کو رسول اللہ سے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا اور بہتر کام کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت بہتر اور افضل ہے

۶۴ ح ۸ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ

ترجمہ:۔ محمد بن حسن۔ محمد بن ابان بن صالح حماد نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے سوال کیا کہ جمعہ کے دن غسل

قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْحِجَامَةِ وَالْغُسْلِ فِي الْعِيدَيْنِ قَالَ إِنِ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ وَإِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِنَ الْأُمُورِ الْوَاجِبَةِ وَإِنَّمَا هُوَ كَقَوْلِهٖ "وَأَشْهِدُوْا إِذَا تَبَايَعْتُمْ" فَمَنْ أَشْهَدَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ تَرَكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ وَكَقَوْلِهٖ "فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ" فَمَنِ انْتَشَرَ فَلَا بَأْسَ وَمَنْ جَلَسَ فَلَا بَأْسَ قَالَ حَمَّادٌ وَلَقَدْ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ يَأْتِي الْعِيدَيْنِ وَمَا يَغْتَسِلُ

کرنا، پچھنے لگوانے کے بعد غسل کرنا اور عیدین (عید الضحٰے وعید الفطر) کے دن غسل کرنا کیا ہے انہوں نے کہا اگر تم غسل کرو تو بہتر ہے اور اگر ترک کرو تو بھی کوئی گناہ نہیں حماد کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کیا رسول اللہ صلعم نے نماز جمعہ کے لئے غسل کرنے کو نہیں فرمایا انہوں نے کہا ہاں لیکن یہ امر وجوبی نہیں ہے بلکہ استحبابی ہے جیسا کہ خداوند تعالٰے نے فرمایا جب تم آپس میں خرید وفروخت کرو تو گواہ مقرر کر لیا کرو پس جس نے گواہ بنا لیا اس نے اچھا کیا اور جس نے گواہ نہ بنایا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جیسا کہ خداوند تعالٰے نے فرمایا نماز جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو فضل یعنی اپنی ضروریات زندگی کے لئے زمین میں چلو پھرو۔ پس جو چلا جائے اس میں بھی کوئی حرج نہیں اور جو نماز کے بعد بیٹھا رہے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں حماد نے کہا میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا کہ وہ نماز عیدین کے لئے آتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے۔

ح۲۶۵ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهٖ أَلَا تَغْتَسِلُ قَالَ الْيَوْمَ يَوْمٌ بَارِدٌ فَتَوَضَّأَ

محمد بن حسن۔ محمد بن ابان۔ ابن جریج عطاء بن ابی رباح نے کہا ہم عبد اللہ بن عباس کے پاس بیٹھے تھے کہ نماز جمعہ کا وقت ہو گیا پس آپ نے وضو کا پانی منگایا اور وضو کیا لوگوں نے کہا آپ غسل نہیں کرتے تو آپ نے کہا آج کے دن سردی ہے۔

ح۲۶۶ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ إِذَا سَافَرَ لَمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَلَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

محمد بن حسن۔ سلام بن سلیم حنفی۔ منصور ابراہیم نخعی نے کہا کہ جب علقمہ بن قیس سفر میں ہوتے تو عید الضحٰے کی نماز نہیں پڑھتے اور نہ جمعہ کے دن غسل کرتے۔

ف:۔ عید الضحٰے کی نماز سنت موکدہ ہے حالتِ سفر میں اس کا ادا کرنا ضروری نہیں امام صاحب کے نزدیک عیدین کی نماز واجب ہے۔

ح۲۶۷ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

محمد بن حسن۔ سفیان ثوری۔ منصور۔ مجاہد نے کہا جو شخص جمعہ کے دن طلوع فجر کے بعد غسل کرے

لِبَعْدِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اَجْزَاهُ مِنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ
اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ
فَكَانُوْا يَرُوْحُوْنَ اِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيْئَتِهِمْ فَكَانَ
يُقَالُ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ اَيْ لَكَانَ حَسَنًا

تو اس کا یہ غسل نماز جمعہ کے لئے کافی ہے۔
محمد بن حسن۔ عباد بن عوام۔ یحییٰ بن سعید
عمرۃ بن عبد الرحمٰن حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں لوگ
محنت و مزدوری کرتے تھے اور نماز جمعہ کے لئے اسی حالت
میں میلے کچیلے آجاتے تھے۔ اس پر ان سے کہا گیا اگر تم
نماز جمعہ کے لئے غسل کر لو تو بہت اچھا ہو۔

ف:- یہ تمام آثار اسی پر دلالت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا مسنون ہے

اَلْاِغْتِسَالُ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ

عید کے روز غسل کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ اِلَى الْعِيْدِ
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
اَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ
قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْعِيْدِ حَسَنٌ
وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس نافع کہتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر
عید کی نماز کو جانے سے قبل غسل کرتے تھے۔
مالک۔ نافع حضرت عبد اللہ بن عمر عید الفطر
کی نماز کو جانے سے پہلے غسل کرتے تھے۔
امام محمد نے کہا عید کے دن غسل کرنا بہتر ہے واجب
نہیں امام ابو حنیفہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

اَلتَّيَمُّمُ بِالصَّعِيْدِ

تیمم کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّهُ اَقْبَلَ
هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ مِنَ الْجُرْفِ حَتّٰى
اِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ نَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَتَيَمَّمَ
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ
اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى

مالک بن انس۔ نافع روایت کرتے ہیں کہ وہ
خود اور عبد اللہ بن عمر مقام جرف سے مقام مربد پہنچے
حضرت عبد اللہ بن عمر نے تیمم کا ارادہ کیا تو آپ نے
اپنے منہ کا مسح کیا اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت
مسح کیا۔

ف:- مقام جرف و مربد دونوں مدینہ کے قریب ہیں۔ جرف مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر اور مربد ایک میل کے فاصلہ پر ہے
(موطا امام محمد مع محشی جدید)
اس اثر سے معلوم ہوا کہ تیمم کے صحیح ہونے کے لئے سفر شرط نہیں بلکہ حضر میں بھی پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا جا سکتا ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الْاَسْفَارِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ

مالک بن انس عبد الرحمٰن بن قاسم۔ قاسم
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ کسی
سفر کے لئے نکلے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش
کو پہنچے تو میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر گر گیا سو رسول اللہ

اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَاَقَامَ النَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاَتَى النَّاسُ اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا اَلَا تَرَى اِلَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا رَاْسُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَتَيَمَّمْنَا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى

صلعم اور آپ کے ساتھ لوگ اس ہار کی تلاش کے لئے ٹھہر گئے لیکن اتفاق سے اس جگہ پانی نہیں تھا اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا پس لوگ حضرت ابوبکر کے پاس شکایت لے کر آئے اور کہنے لگے آپ نے اپنی صاحبزادی عائشہ کو بھی دیکھا۔ انہوں نے رسول اللہ صلعم اور لوگوں کو ایسی جگہ ٹھہرا دیا ہے جہاں پانی نہیں اور نہ لوگوں کے پاس وضو وغیرہ کے لئے پانی ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میرے والد ابوبکر میرے پاس اس حالت میں آئے کہ رسول اللہ صلعم میری زانو پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے۔ انہوں نے کہا تم نے رسول اللہ صلعم اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابوبکر مجھ پر بے حد غصے ہوئے اور میری پسلیوں یعنی کوکھ میں ہاتھ مارتے تھے لیکن میں صرف اس وجہ سے حرکت تک نہ کرتی تھی کہ رسول اللہ کا سر مبارک میری ران پر رکھا ہوا تھا (ایسا نہ ہو کر میرے ہلنے سے رسول اللہ صلعم کی آنکھ کھل جائے) پس رسول اللہ صلعم سوتے رہے یہاں تک صبح ہوئی اور پانی نہیں تھا۔ اس وقت خداوند تعالٰے نے آیت تیمم اتاری۔ اس وقت .... اسید بن حضیر نے کہا اے ابوبکر کے گھر والوں یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے بلکہ تمہاری وجہ سے ایسی بہت سی برکتیں اور راحتیں مسلمانوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں جب ہم چلنے لگے تو ہار اس اونٹ کے نیچے سے نکلا جس پر میں سوار تھی۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔ کہ تیمم کے لئے دو ضربیں ہیں ایک دفعہ ہاتھ مار کر منہ پر مسح کیا جائے دوسری دفعہ ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت مسح کیا جائے۔

4115

ف : بیداء اور ذات الجیش دونوں مقام کے نام ہیں۔ ایسی جگہ اترنے اور ہار کھو جانے میں بھی حکمت تھی تاکہ مسلمانوں کو تیمم کا مسئلہ معلوم ہو جائے اور پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کیا جا سکے۔

۲۰ ## اَلرَّجُلُ يُصِيْبُ مِنَ الْمَرْاَةِ اَوْ يُبَاشِرُهَا وَهِيَ حَائِضٌ — مرد کا حائضہ عورت سے مباشرہ کا بیان

ح ۴۳ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ يَسْاَلُهَا هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَتْ تَشُدُّ اِزَارَهَا عَلٰى اَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا اِنْ شَاءَ۔

مالک بن انس نافع عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے کسی شخص کو حضرت عائشہ کے پاس یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ مرد اپنی عورت سے حالت حیض میں مباشرت کر سکتا ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا ہاں عورت اپنے ازار کو ناف کے نیچے سے باندھ لے اس کے بعد مرد کو مباشرت کرنے کا اختیار ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

امام محمد نے کہا ہمارا اور امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

ف : مباشرۃ جماع کے علاوہ جسم کے باقی حصے سے چمٹنا اور لذت اٹھانے کو کہتے ہیں۔ اس اثر سے معلوم ہوا کہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک حائضہ عورت سے لذت نہیں اٹھانی چاہیے۔

ح ۴۴ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الثِّقَةُ عِنْدِيْ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ هَلْ يُصِيْبُهَا زَوْجُهَا اِذَا رَاَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَا لَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ۔

ترجمہ امام مالک نے ہم کو خبر دی وہ کہتے ہیں ایک ثقہ راوی نے مجھ کو بتایا کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سلیمان بن یسار سے اس حائضہ عورت کے بارے دریافت کیا گیا جو حیض سے پاک ہو جائے کہ کیا اس کا خاوند غسل سے قبل جماع کر سکتا ہے ان دونوں نے کہا جب تک وہ عورت غسل نہ کرے اس کے پاس نہیں جا سکتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يُبَاشِرُهَا حَتّٰى تَحِلَّ لَهَا الصَّلٰوةُ اَوْ تَجِبَ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ حائضہ عورت سے جماع جائز نہیں جب تک نماز اس کے لئے جائز نہ ہو۔

ف : اس مسئلہ میں فقہائے احناف کی کتابوں کے اعتبار سے تفصیل ہے امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف محمد کے نزدیک دس دن گزرنے پر (جو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ہے) حیض منقطع ہوا ہے تو بغیر غسل جماع جائز ہے اور اگر دس دن سے قبل حیض منقطع ہو تو غسل کے بعد جماع جائز ہے لیکن امام مالک امام شافعی اور جمہور فقہاء کے نزدیک قلیل و کثیر کی کوئی قید نہیں خواہ دس دن سے قبل یا دس دن کے بعد حیض منقطع ہوا تو غسل کے بغیر جماع جائز نہیں بدلیل قول اللہ عزوجل وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ (انہی عورتوں کے قریب مت جاؤ یہاں تک وہ پاک ہو جائیں) علامہ ابن عبد البر نے کہا حیض منقطع ہونے میں قلیل و کثیر مدت کا فرق کرنا

قول بلا دلیل ہے۔

ح ۷۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ تَشُدُّ عَلَيْهَا اِزَارَهَا ثُمَّ شَاْنَكَ بِاَعْلَاهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَ مَا هُوَ اَرْخَصُ مِنْ هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَجْتَنِبُ شِعَارَ الدَّمِ وَلَهُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ

ف:۔ یعنی جماع کے علاوہ سب کچھ جائز ہے۔

(موطا امام محمد عربی محشی سندھی وزرقانی)

امام مالک نے ہم کو خبر دی کہ زید بن اسلم نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا عورت کے حائضہ ہونے کی صورت میں میرے لئے اپنی عورت سے کیا کچھ جائز ہے آپ نے فرمایا عورت اپنے ازار کو باندھ لے اس کے بعد ازار کے اوپر کے حصہ کا تم کو اختیار ہے۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا قول ہے اور حضرت عائشہ سے اس سے زیادہ رخصت آئی ہے وہ کہتی ہیں خون کی جگہ سے اجتناب کرے اس کے علاوہ باقی سب جگہ جائز ہے۔

۲۷ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ هَلْ يَجِبُ الْغُسْلُ

دخول سے غسل واجب ہونیکا بیان اگرچہ انزال نہ ہو

ح ۷۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَائِشَةَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

مالک بن انس۔ زہری۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عائشہ یہ سب فرماتے ہیں کہ جب مرد عورت دونوں کی شرمگاہ مل جائے تو غسل واجب ہے (خواہ انزال ہو یا نہ ہو)

ح ۷۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ اَتَدْرِيْ مَا مَثَلُكَ يَا اَبَا سَلَمَةَ مَثَلُ الْفَرُّوْجِ يَسْمَعُ الدِّيَكَةَ تَصْرُخُ فَيَصْرُخُ مَعَهَا اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

مالک بن انس۔ عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابو النضر۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے تو حضرت عائشہ نے کہا اے ابو سلمہ تمہاری مثل مرغ کے اس بچے کی طرح ہے جو مرغ کو بانگ کرتے سنے تو خود بھی بانگ کرنے لگتا ہے جب مرد و عورت دونوں کی شرمگاہ مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

ف:۔ علامہ ابن عبد البر نے کہا حضرت عائشہ نے اصل مسئلہ بتانے سے قبل سرزنش اس وجہ سے کی کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق علم نہ رکھتے ہوئے یہ بیان کرتے تھے کہ جب تک انزال نہ ہو صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا حضرت عائشہ نے ان کو بتایا کہ تم اس مسئلہ کو نہیں جانتے میں رسول اللہ صلعم کے قرب کی وجہ سے اس قسم کے مسائل کو خوب جانتی ہوں (موطا امام محمد عربی محشی جلد اول)

٧٨ ج٣

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ لَهُ مَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ فَإِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ لَا يَرَى الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَزَعَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ.

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ عبد اللہ بن کعب (عثمان بن عفان کے آزاد کردہ غلام)۔ محمود بن لبید نے حضرت زید بن ثابت انصاری سے سوال کیا ایسے شخص کے بارے میں جو اپنی عورت سے جماع کرے پھر انزال ہونے سے قبل علیحدہ ہوجائے کیا اس پر غسل واجب ہے زید بن ثابت نے کہا وہ غسل کرے۔ محمود بن لبید نے کہا حضرت ابی بن کعب اس صورت میں غسل کو واجب نہیں جانتے تھے زید بن ثابت نے کہا ابی بن کعب نے اپنی وفات سے قبل اپنے اس قول سے رجوع کرلیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَتَوَارَتِ الْحَشَفَةُ وَجَبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزِلْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ.

امام محمد نے کہا ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے کہ جب شرم گاہ سے شرم گاہ مل جائے اور حشفہ غائب ہوجائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

ف:۔ ایک قلیل جماعت کے علاوہ آئمہ اربعہ اور جمہور علماء کا غسل کے واجب ہونے پر اتفاق ہے اور اقتباط بھی عمل کرنے میں ہے حضرت عبد اللہ بن عباس نے فرمایا حدیث الماء من الماء یعنی خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے احتلام کی صورت میں ہے۔

٢٢ ج٩

اَلرَّجُلُ يَنَامُ هَلْ يَنْقُضُ ذٰلِكَ وُضُوءَهُ — سوکر اُٹھنے سے وضو ٹوٹ جانے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فَلْيَتَوَضَّأْ.

مالک بن انس۔ زید بن اسلم۔ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا جب کوئی تم میں سے لیٹ کر سو جائے تو وضو کرے۔

٨٠ ج٢

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَلَا يَتَوَضَّأُ.

مالک بن انس۔ نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر بیٹھے بیٹھے سوجانے سے وضو نہیں کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ وَبِقَوْلِ عُمَرَ نَأْخُذُ جَمِيعًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ.

امام محمد نے کہا ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا عبد اللہ بن عمر کے قول کے مطابق عمل ہے۔

ف:۔ امام ابوحنیفہ اور دیگر علماء کے نزدیک لیٹ کر یا سہارا لگا کر سوجانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے نماز میں سجدہ وغیرہ کی حالت میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ امام مالک کے نزدیک سجدہ کی حالت میں سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سونا فی نفسہٖ ناقض وضو نہیں ہے لیکن سونے کی حالت میں اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے ریح خارج ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے۔ اس وجہ سے سونے کو حدث کے قائم مقام قرار دیا گیا۔

اَلْمَرْأَةُ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

عورت کو مرد کی طرح احتلام ہونے سے غسل کا بیان

ح ۸۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْأَةُ تَرٰى فِيْ مَنَامٍ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ اَتَغْتَسِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اُفٍّ لَكِ وَهَلْ تَرٰى ذٰلِكَ الْمَرْأَةُ قَالَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ مِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری عروہ بن زبیر ام سلیم نے رسول اللہ صلعم سے کہا اگر کوئی عورت خواب دیکھے یعنی اس کو احتلام ہو جائے تو کیا وہ غسل کرے، رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہاں وہ غسل کرے اس پر حضرت عائشہ نے کہا کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے پس رسول اللہ صلعم نے حضرت عائشہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تمہارے ہاتھ خاک آلود ہیں اس وجہ سے بچہ مشابہت لئے ہوئے پیدا ہوتا ہے

امام محمد نے کہا ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

ف:۔ بچہ کا مشابہ ہونا۔ بچہ ماں اور باپ دونوں کی رطوبت سے پیدا ہوتا ہے پس جس کی رطوبت کا غلبہ ہوگا بچہ اس کے مشابہ ہوگا۔ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ جب منی عورت میں بھی ہوتی ہے تو اس کو احتلام بھی ہو سکتا ہے تربت یمینك یہ اور اس قسم کے کلمات جیسے تربت یداك لا اُم لك ثكلتك اُمك وغیرہ اہل عرب ان کو عادۃً استعمال کرتے ہیں ان کے نزدیک ان کلمات کے استعمال سے ان کے حقیقی معنی بد دعا وغیرہ مقصود نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ یہ کلمات بطور زجر و توبیخ یا کسی چیز پر انکار مقصود ہو تو استعمال کرتے ہیں اور اُفٍّ لكِ بطور تحقیر کے استعمال ہوتا ہے۔

(موطا امام محمد عربی محشی جلد نمبر ۱)

۲۲

اَلْمُسْتَحَاضَةُ

مستحاضہ کا بیان

ح ۸۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ اِلَى اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ وَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ فَلْتُصَلِّ

مالک۔ نافع۔ سلیمان بن یسار ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلعم فرماتی ہیں کہ ایک عورت کے رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں ایام حیض کے بعد خون جاری رہتا تھا۔ ام سلمہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلعم سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس استحاضہ کی بیماری سے قبل جتنے دن اس کو حیض آتا تھا ہر مہینہ اتنے دن شمار کر کے نماز چھوڑ دے جب وہ دن گزر جائیں تو غسل کر کے اپنی شرم گاہ پر ایک کپڑا باندھ لے پھر نماز پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَتَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ اِلَى الْوَقْتِ الْاٰخَرِ وَاِنْ سَالَ دَمُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمدؒ نے کہا ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے کہ ہر نماز کے وقت وضوء کرکے دوسری نماز کا وقت داخل ہونے تک نماز پڑھے اگرچہ اس کا خون بہتا رہے

ف ۔ مستحاضہ: استحاضہ سے ہے استحاضہ وہ خون ہے جو ایام کے بعد بھی جاری رہے۔ سو مستحاضہ وہ عورت ہوئی جس کا خون ایام حیض کے بعد بھی جاری ہو مستحاضہ کے لئے حیض کے وہ دن شمار ہوں گے جتنے دن عادۃً اس کو اس بیماری سے قبل حیض آتا تھا۔

٩٣ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ سُمَيٌّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيْمٍ وَّزَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ اَرْسَلَاهُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ فَقَالَ سَعِيْدٌ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ اِلٰى طُهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَاِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ بِثَوْبٍ

مالک۔ ابوبکر بن عبد الرحمن کے آزاد کردہ غلام سُمی کہتے ہیں کہ قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے ان کو سعید بن مسیب کے پاس بھیجا تاکہ وہ ان سے مستحاضہ کے لئے غسل کے بارے میں سوال کریں سعید بن مسیب نے جواب دیا ایک طہر سے دوسرے طہر تک غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضوء کرے اگر خون کثرت سے آئے تو اپنی شرم گاہ پر کپڑا باندھ لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تَغْتَسِلُ اِذَا مَضَتْ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ حَتّٰى تَاْتِيَهَا اَيَّامُ اَقْرَائِهَا فَتَدَعُ الصَّلٰوةَ فَاِذَا مَضَتْ اِغْتَسَلَتْ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ حَتّٰى يَدْخُلَ الْوَقْتُ الْاٰخَرُ مَادَامَتْ تَرَى الدَّمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا حیض کے مقررہ دن شمار کے مطابق گزر جانے کے بعد غسل کرے پھر ہر نماز کے وقت دوسرے حیض کے ایام شروع ہونے تک وضوء کرکے نماز پڑھتی رہے جب دوسرے حیض کے ایام شروع ہوں تو نماز چھوڑ دے حیض کے ایام گزر جانے پر پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضوء کرکے نماز پڑھتی رہے جب تک بیمار رہے۔ ایسا ہی کرے امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

ف ۔ ایک طہر سے دوسرے طہر تک کا مطلب یہ ہے۔ جب حیض کی مقررہ مدت گزر جائے تو غسل کرے اقراء جمع قرء کی ہے اور اس کی جمع قروء بھی آتی ہے قرء لغت میں حیض و طہر دونوں معنی کے لئے مستعمل ہوتا ہے اس جگہ ایام اقراء سے مراد ایام حیض ہیں اور اس آیت کریمہ

ثلٰثۃ قروء (مطلقہ عورتیں تین قروء تک ٹھہری رہیں) یہاں احناف کے نزدیک تین قروء سے تین حیض ہی مراد ہیں اور شوافع کے نزدیک تین طہر مراد ہیں احناف کے نزدیک حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہیں اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہیں۔

٩٤ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ اِلَّا اَنْ تَغْتَسِلَ

مالک۔ ہشام ابن عروۃ۔ عروۃ بن زبیر (ہشام کے والد) نے کہا مستحاضہ کے لئے ایک غسل ہے پھر ہر

إِلَّا غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِلصَّلٰوةِ

نماز کے وقت وضو کرتا ہے۔

۲۵ الْمَرْأَةُ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ

عورت کا زرد یا ٹیالا پانی دیکھنے کا بیان

ح ۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضِ۔

مالک، علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں مرجانہ (حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلعم کی خادمہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ عورتیں حیض کر زرد خون سے آلودہ روئی ڈبیہ میں رکھ کر حضرت عائشہ کے پاس دکھانے کے لئے بھیجتی تھیں کہ آیا وہ اس حالت میں نماز پڑھیں یا نہیں تو حضرت عائشہ فرماتی تھیں نماز پڑھنے میں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ تم سفید پانی جو آخر میں آتا ہے دیکھو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا تَطْهُرُ الْمَرْأَةُ مَادَامَتْ تَرَى حُمْرَةً أَوْ صُفْرَةً أَوْ كُدْرَةً حَتّٰى تَرَى الْبَيَاضَ خَالِصًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمد نے کہا ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے کہ عورت پاک نہیں ہوتی جب تک سرخ یا زرد پانی یا ٹیالا پانی کے بعد خالص سفید پانی نہ دیکھے

ف۔ یعنی خالص سفید پانی کا آنا طہر کی علامت ہے باقی اس کے علاوہ حیض شمار ہوگا۔

ح ۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ عَنِ ابْنَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَيَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ فَكَانَتْ تَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِنَّ وَتَقُولُ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا

مالک بن انس۔ عبداللہ بن ابی بکر۔ پھوپھی عبداللہ بن ابی بکر (عمرۃ بن حزم) صاحبزادی زید بن ثابت یعنی ام کلثوم کو اس بات کی خبر ملی کہ عورتیں آدھی راتوں کو چراغ جلا کر دیکھتی تھیں کہ وہ حیض سے پاک ہوئیں یا نہیں لیکن ام کلثوم اس بات کو معیوب سمجھتی تھیں اور کہتی تھیں کہ صحابہ کی عورتیں ایسا نہیں کر سکتیں۔

ف۔ حضرت ام کلثوم کے معیوب خیال کرنیکی غالباً یہ وجہ تھی کہ یہ عمل عجلت پر دلالت کرتا ہے جو ان عورتوں کی جذبات نفسانی کی بدترین مثال بن رہا تھا اور پاکیزہ نفس کے لئے یہ طرز عمل معیوب ہی ہونا چاہئے اور اسکے لئے جب تک کہ بخوبی تیقن نہ ہو اس وقت تک صبر کی ضرورت ہے۔ منہ

۲۶ الْمَرْأَةُ تَغْسِلُ بَعْضَ أَعْضَاءِ الرَّجُلِ وَهِيَ حَائِضٌ

حیض والی عورت کا ہاتھ پاؤں دھلانے کا بیان

ح ۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ تَغْسِلُ جَوَارِيهِ رِجْلَيْهِ وَيُعْطِينَهُ

مالک، نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر کی باندیاں ان کا حیض میں ان کے پاؤں دھلاتی تھیں اور ان کو جائے

الْخُمْرَةَ وَهُنَّ حُيَّضٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ

نماز لاکر دیتی تھیں۔

امام محمد نے کہا عورت کا حالت حیض میں اس قسم کا کام کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے

۸۸ ح ۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

مالک۔ ہشام بن عروہ۔ عروہ بن زبیر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں رسول اللہ صلعم کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا ہمارا اور امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

۲۷ الرَّجُلُ يَغْتَسِلُ أَوْ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَةِ — عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنیکا بیان

۸۹ ح ۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا أَوْ حَائِضًا

مالک نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے کہا عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک جنبی یا حائضہ نہ ہو

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَةِ وَغُسْلِهَا وَسُؤْرِهَا وَإِنْ كَانَتْ جُنُبًا أَوْ حَائِضًا بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَعَائِشَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيْعًا فَهٰذَا فَضْلُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ الْجُنُبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ

امام محمد نے کہا عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ جنبی یا حائضہ ہو ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ اور حضرت عائشہ ایک برتن سے مل کر غسل کرتے تھے اور غسل کرنے میں ایک دوسرے سے جلدی کرتے تھے جب غسل مل کر کیا تو یہ بھی تو جنبی عورت کے غسل کا بچا ہوا پانی ہوا۔ اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

ف: ممکن ہے کہ عبداللہ بن عمر کا جنبی و حائضہ کے بچے ہوئے پانی کے استعمال سے منع کرنا احتیاطاً ہو۔

۲۸ اَلْوُضُوْءُ بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ — بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنیکا بیان

۹۰ ح ۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ امْرَأَتَهُ حُمَيْدَةَ ابْنَةَ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ خَالَتِهَا كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ أَمَرَهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ

مالک بن انس۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ حمیدہ (زوجہ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ بنت عبید بن رفاعہ) اپنی خالہ کبشہ (زوجہ ابو قتادہ انصاری و دختر کعب بن مالک) سے روایت کرتی ہیں کہ ابو قتادہ انصاری نے اپنی بیوی کبشہ سے وضوء کرنے کے لئے پانی منگایا وہ ان کے لئے ایک برتن میں پانی

مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ فَشَرِبَتْ مِنْهُ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِیْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَتَوَضَّاَ بِفَضْلِ سُؤْرِ الْهِرَّةِ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

لائیں اس اثنا میں بلی پانی پینے آئی۔ تو ابو قتادہ نے برتن کو اس کے لئے جھکا دیا یہاں تک بلی نے اس میں سے پانی پیا۔ کبشہ کہتی ہیں ابو قتادہ نے مجھ کو تعجب کرتے ہوئے دیکھ کر کہا کیا تم تعجب کرتی ہو میں نے کہا ہاں ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں ہے یہ تو گھروں میں رہنے والی ہے

امام محمد نے کہا بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں جھوٹے پانی کے علاوہ دوسرا پانی ہو تو اس سے وضو کرنا ہمارے نزدیک زیادہ بہتر ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

۲۹ اَلْاَذَانُ وَالتَّثْوِيْبُ

آذان اور تثویب کا بیان

ح ۹۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری۔ عطاء بن یزید لیثی حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو تم موذن کے جواب میں وہی کلمات کہتے جاؤ جو موذن کہے۔

ف:۔ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ تمام کلمات وہی کہے جائیں جو موذن کہتا ہے لیکن بخاری و مسلم کی روایات میں اس سے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کا استثنا ہے پس ان دونوں کلمات کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اس صورت میں دونوں حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ امام ابو حنیفہ و اصحاب ظواہر کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور عام کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب نہیں مسنون ہے۔ لیکن اس سے مقصد نماز کی طرف پیش قدمی ہے صرف زبان سے جواب میں آذان کے کلمات کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ اذان ہوتے ہی مسجد میں نماز کے لئے جانا چاہیے جس نے زبان سے آذان کا جواب دیا لیکن نماز کے لئے نہیں گیا تو اس نے حقیقت میں آذان کا جواب نہیں دیا۔

ح ۹۲ قَالَ مَالِكٌ بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤْذِنُهُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِیْ نِدَاءِ الصُّبْحِ۔

امام مالک نے کہا ہم کو یہ روایت پہنچی ہے ایک دن موذن حضرت عمر کے پاس صبح کی خبر کرنے کے لیے آیا تو ان کو سوتا ہوا پایا۔ موذن نے اس وقت اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) کہا حضرت عمر نے اس سے کہا تم کو یہ کلمہ صبح کی آذان میں کہنا چاہیے۔

ف:- حضرت عمرؓ کا موذن سے یہ کہنا اس کلمہ کو صبح کی اذان میں کہو اس سے یہ مقصد ہے کہ اذان کے علاوہ ہونے پاس آکر کہنے کا موقع نہیں ہے یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ہی اس کلمہ کو مقرر کیا اور اس سے قبل صبح کی اذان میں یہ کلمہ نہیں کہا جاتا تھا۔ کیونکہ حضرت بلالؓ مدینہ کے موذن اور ابو محذورہؓ مکہ کے موذن سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اس کلمہ کو صبح کی اذان میں مقرر کیا۔ ابو محذورہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی موجودگی میں جنگ حنین کے موقع پر اذان دی سو جب میں نے حی علی الفلاح کہا تو آپ نے فرمایا تم اس کے ساتھ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کا اضافہ کرو۔ بعض علماء نے اس حدیث سے تثویب کے جائز ہونے پر استدلال کیا ہے۔ تثویب اعلام بعد الاعلام و تنبیہ کرنے کے بعد تنبیہ کرنا یعنی اذان کے بعد جس کے معنی ہی تنبیہ کے ہیں دوبارہ نماز کے لئے خبر کرنا ہے لیکن بعض علماء نے اس کو مکروہ کہا ہے علامہ ابن عبدالبر نے کہا کہ اول اس کام کا رواج حضرت امیر معاویہ سے پھیلا اور موذن کو حکم دیا کہ وہ اذان کے بعد ان کو دوبارہ آگاہ کرے خلفاء راشدہ کے زمانہ میں یہ فعل نہیں تھا۔

۹۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ فِي النِّدَآءِ ثَلٰثًا وَّ يَتَشَهَّدُ ثَلٰثًا وَّكَانَ اَحْيَانًا اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ عَلٰى اَثَرِهَا حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ

مالک بن انس۔ نافع کہتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ اذان میں اللہ اکبر تین بار اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ تین تین بار کہتے تھے اور کبھی حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ کہتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ نِدَآءِ الصُّبْحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ النِّدَآءِ وَلَا نُحِبُّ اَنْ يُّزَادَ فِي النِّدَآءِ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ

امام محمدؒ نے کہا اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ صبح کی اذان سے فارغ ہو کر کہنا چاہیے اور اذان میں کوئی کلمہ جو اذان کے کلمات میں سے نہ ہو زیادہ کرنا پسندیدہ نہیں۔

ف:- تمام فقہاء کے نزدیک اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ صبح کی اذان میں کہنا مسنون ہے جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت بلالؓ کو صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ زیادہ کرنے کو فرمایا باقی شہادتین کا تین تین بار کہنا اور حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ کا اذان میں زیادہ کرنا سنت کے خلاف ہے۔ صرف عبداللہ بن عمرؓ کا فعل معلوم ہوتا ہے۔

۳۷

اَلْمَشْیُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

نماز کے لئے جانا اور مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ

مالک بن انس۔ علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب وہ اپنے والد عبدالرحمن بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے

اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَعْجَلَنَّ بِرُكُوْعٍ وَلَا افْتِتَاحٍ حَتّٰى يَصِلَ اِلَى الصَّفِّ وَتَقُوْمَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۹۵ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيْعِ وَاَسْرَعَ الْمَشْيَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا لَا بَاْسَ مَالَمْ يُجْهِدْ نَفْسَهٗ

۹۶ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سُمَيٌّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اَوْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ غَيْرَهٗ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ يُعَلِّمَهٗ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَجَعَ غَانِمًا

کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو نماز کے لئے دوڑ کر نہ آو بلکہ اطمینان اور سہولت سے آکر شامل ہو جاؤ جتنی نماز تم کو ملے وہ پڑھ لو اور جو نہ ملے اس کو بعد میں پورا کر دیکھو کہ جو کوئی تم میں سے نماز کا قصد کرتا ہے تو وہ باعتبار ثواب کے نماز ہی میں ہوتا ہے۔

امام محمد نے کہا رکوع میں شامل ہونے اور تکبیر تحریمہ پانے کے لئے جلدی نہیں کرنا چاہیے اطمینان و سکون سے صف میں مل کر کھڑا ہو جانا چاہیے یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

مالک بن انس۔ نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر مقام بقیع میں تھے۔ کہ آپ نے تکبیر کی آواز سنی اور وہاں سے چلنے میں جلدی کی۔

امام محمد نے کہا ایسی جلدی کرنے میں کوئی حرج نہیں جس میں نفس کو تکلیف نہ ہو

مالک بن انس۔ سمی۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا جو شخص صبح یا دوپہر کو مسجد میں صرف اس غرض سے جائے کہ وہ دینی علم سیکھے یا سکھائے پھر اپنے گھر کی طرف لوٹ آئے تو ایسا شخص اس مجاہد کی طرح ہے جو مال غنیمت کے ساتھ لوٹے

ف :۔ یعنی جس طرح مجاہد مال غنیمت لے کر گھر واپس آتا ہے اسی طرح معلم یا متعلم مال کے بجائے ثواب لے کر جاتا ہے۔

۳۱ **اَلرَّجُلُ يُصَلِّيْ وَقَدْ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ**

۹۷ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعَ قَوْمٌ الْاِقَامَةَ فَقَامُوْا يُصَلُّوْنَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

اقامت کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

مالک بن انس۔ شریک بن عبداللہ بن ابی نمیر ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا بعض لوگ (مسجد نبوی میں) اقامت سننے کے بعد فجر کی دو سنت نماز پڑھنے لگے جب نبی کریم صلعم اپنے حجرے سے نکلے تو آپ نے (ان کو دیکھ کر) فرمایا کیا

اَصَلاَتَانِ مَعًا

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا غَيْرَ رَكْعَتِيِ الْفَجْرِ خَاصَّةً فَاِنَّهُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَهُمَا الرَّجُلُ وَاِنْ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ يَنْبَغِيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

تم دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتے ہو۔

امام محمدؒ نے کہا تکبیر تحریمہ ہونے کے بعد فجر کی دو سنت کے علاوہ نفل پڑھنا مکروہ ہے صرف فجر کی دو سنت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ موذن نے اقامت شروع کردی ہو اور یہی قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے

ف: احناف صرف فجر کی دو سنتوں کو حدیث میں جو ممانعت ہے اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں اور فجر کی دو سنت بھی اس صورت میں ہے جب کہ فرض میں شامل ہونے کی امید ہو اگر یہ خطرہ ہو کہ جماعت فوت ہو جائے گی تو پھر فجر کی نماز میں شامل ہونا ضروری ہے احناف نے امام صاحب کے اس مسلک کی تائید میں عبداللہ بن مسعودؓ کے اس فعل سے استدلال کیا ہے کہ انہوں نے صبح کی اقامت ہونے پر مسجد کے ایک گوشہ میں فجر کی دو سنت پڑھیں اس کے بعد فجر کی نماز میں شامل ہوئے واضح رہے کہ امام صاحب کے نزدیک بھی یہ دو سنت جماعت سے دور مسجد کے کسی گوشہ میں پڑھی جائیں نہ کہ تھوڑے سے فاصلہ پر اس جگہ جہاں جماعت ہو رہی ہو۔

لیکن امام شافعی، امام احمد حنبل اور عام فقہاء و محدثین کے نزدیک جب اقامت ہو تو فجر کی دو سنت نہیں پڑھنی چاہیئے خواہ فرض میں شامل ہونے کی امید ہو یا نہ ہو جیسا کہ یہ حدیث جس کو امام محمدؒ نے نقل کیا ہے اور دوسری احادیث بھی صراحتاً اس ممانعت پر دلالت کرتی ہیں ایک روایت میں اس طرح منقول ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اس شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا کیا تم صبح کی چار رکعت نماز پڑھتے ہو ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہؓ نے فجر کی دو سنت کے بارے میں رسول اللہ صلعم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا نہ فجر کی دو سنت پڑھنی چاہیئے اس کے علاوہ بخاری و مسلم وغیرہ میں آپ سے یہ مرفوع روایت ہے اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ جب نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز سوائے فرض نماز کے نہ پڑھی جائے۔ نیز موطا امام مالک میں عبداللہ بن عمرؓ کا یہ عمل منقول ہے کہ جب وہ اس حالت میں آتے کہ نماز ہو رہی ہو تو فرض میں شامل ہو جاتے سنتیں نہیں پڑھتے اور سورج نکلنے کے بعد ان دو سنتوں کو ادا کرتے ترمذی میں ابوہریرہؓ سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے فجر کی دو سنت نہ پڑھی ہوں وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھے یہ تمام احادیث صریح طور پر اس ممانعت پر ہی دلالت کرتی ہیں کہ فرض نماز چھوڑ کر اس وقت کوئی نماز سنت و نفل وغیرہ نہیں پڑھنی چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب

اس مسئلہ پر حاشیہ کے مزید صفحات ملاحظہ کیجئے

تَسْوِيَةُ الصَّفِّ

صفیں برابر کرنے کا حکم

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْمُرُ

مالک بن انس نافع عبداللہ بن عمر بن خطاب چند اصحاب کو صفیں

الْفَجْرِ قَالَ وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَّالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَّفِيمَا قَالَهُ نَظَرٌ وَّهٰذِهِ الزِّيَادَةُ لَا أَصْلَ لَهَا.

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّيْ سُنَّةَ الْفَجْرِ عِنْدَ اِشْتِغَالِ الْإِمَامِ بِالْفَرِيْضَةِ خَارِجَ الْمَسْجِدِ أَوْ فِيْ نَاحِيَةٍ أَوْ خَلْفَ أُسْطُوَانَةٍ إِنْ رَّجَا أَنْ يُّدْرِكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَرْضِ

۷۱۸ - عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَّقُوْلُ أَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

۷۱۷ كامل ابن عدى ص۲۰۲ ج۷ ترجمة يحيى بن نصر بن حاجب، سنن الكبرىٰ للبيهقى كتاب الصلوٰة ص۴۸۳ ج۲ باب كراهية الاشتغال بهما... الخ، فتح البارى كتاب الاذان ص۲۸۸ ج۲ باب اذا اقيمت الصلاة... الخ۔

بھی نہیں، آپ نے فرمایا "فجر کی دو سنتیں بھی نہیں"۔

یہ حدیث ابن عدی اور بیہقی نے نقل کی ہے، حافظ نے فتح الباری میں کہا، اس کی اسناد حسن ہے اور جو حافظ نے کہا ہے اس میں اعتراض ہے اور ان زیادہ الفاظ کی کوئی اصل نہیں۔

باب جس نے یہ کہا کہ جب امام فرض پڑھانے میں مشغول ہو تو فجر کی سنتیں مسجد کے باہر یا کونے میں یا ستون کے پیچھے پڑھ لی جائیں جب کہ امید ہو کہ فرض کی ایک رکعت پالے گا

۷۱۸ ۔ مالک بن مغول نے کہا میں نے نافع کو یہ کہتے ہوئے سُنا "میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز کے لیے جگایا، جب کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی، تو انہوں نے اٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں"

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۷۱۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مِنْ بَيْتِهٖ فَأُقِيمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

۷۲۰۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهٗ جَاءَ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِي حُجْرَةِ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا ثُمَّ أَنَّهٗ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ إِلَّا يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يُدَلِّسُ۔

---

۷۱۸ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۱۹ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۲۰ طحاوی کتاب الصّلوٰۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۱۹۔ محمد بن کعب نے کہا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے تو صبح کی نماز کھڑی ہو چکی تھی، انھوں نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیں، جب کہ وہ راستہ میں تھے، پھر مسجد میں داخل ہو کر لوگوں کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھ لی۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے۔

۷۲۰۔ زید بن اسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ وہ آئے، جب کہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا اور انھوں نے صبح سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں، تو وہ دو رکعتیں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے کمرہ میں پڑھیں، پھر انھوں نے امام کے ہمراہ نماز ادا کی۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں، سوائے یحیٰی بن ابی کثیر کے جو تدلیس کرتا ہے۔

۷۲۰۔ محدث کا حدیث بیان کرتے ہوتے اپنے استاد کا نام ذکر نہ کرنا، بلکہ اس کے اُوپر کے راوی کا نام ذکر کر دینا اور لفظ

۷۲۱ - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّی الرَّكْعَتَيْنِ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِی الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۷۲۲ - وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَاَبَا مُوْسٰی رضی اللہ عنہ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَكَعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِی الصَّلٰوةِ وَاَمَّا اَبُوْ مُوْسٰی فَدَخَلَ فِی الصَّفِّ۔ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ فِیْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

---

۷۲۱ طحاوی کتاب الصّلوٰة ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنة الفجر۔

۷۲۲ مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصّلوات ص۲۵۱ ج۲ فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر۔

۷۲۱۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے، جب کہ لوگ صفیں باندھے فجر کی نماز میں کھڑے ہوتے، تو وہ دو رکعتیں مسجد کے کونے میں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۲۲۔ حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے، تو نماز کھڑی کردی گئی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دو رکعتیں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے، لیکن حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ صف میں شامل ہو گئے۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

ایسا استعمال کرنا جس سے سماع کا احتمال ہوتا ہو، تدلیس کہلاتا ہے۔

٧٢٣ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ حِيْنَ دَعَاهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ دَعَا اَبَا مُوْسٰى ﷛ وَحُذَيْفَةَ ﷛ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْغَدَاةَ ثُمَّ خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهٖ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلٰى اُسْطُوَانَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ لِيْنٌ ـ

٧٢٤ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷛ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ ـ

---

٧٢٣ طحاوی کتاب الصّلوۃ ص۲۵۶ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر ـ

٧٢٤ طحاوی کتاب الصّلوۃ ص۲۵۶ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر، مجمع الزوائد کتاب الصّلوۃ ص۷۵ ج۲ باب اذا اقیمت الصّلوۃ ھل یصلّی غیرھا نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر ـ

۷۲۳۔ عبداللہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جب سعید بن العاص رح نے بلایا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز سے پہلے بلایا، پھر وہ اُن کے پاس سے نکلے، جب کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو عبداللہ رض نے مسجد کے ایک ستون کے پاس بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز میں شریک ہو گئے۔

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے۔

۷۲۴۔ عبداللہ بن ابی موسیٰ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ مسجد میں اس وقت داخل ہوئے، جب کہ امام نماز میں تھا، تو انھوں نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں۔

یہ حدیث طحاوی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۲۵۔ وَعَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْاِمَامُ یُصَلِّیْ فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ فِی الصَّفِّ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَکَانَہٗ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

۷۲۶۔ وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَآءَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْاِمَامُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ وَلَمْ یَکُنْ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ فَصَلّٰی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ الرَّکْعَتَیْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَھُمْ۔ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ۔

---

۷۲۵ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۵۷ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔
۷۲۶ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۲۵۔ ابومجلز نے کہا میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صبح کی نماز کے لیے مسجد میں داخل ہوا، جب کہ امام نماز پڑھ رہا تھا، ابن عمرؓ تو صف میں شامل ہو گئے، مگر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر امام کے ساتھ شریک ہوئے، جب امام نے سلام پھیرا، ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، تو اٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۲۶۔ ابو عثمان انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آئے اور امام صبح کی نماز میں تھا، انہوں نے دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے دو رکعتیں ادا کیں، پھر ان کے ساتھ شریک ہو گئے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۲۷۔ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَنُصَلِّيْ فِيْ اٰخِرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۷۲۸۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ مَسْرُوْقٌ يَجِيْءُ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۷۲۹۔ وَعَنْهُ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهٗ فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فِيْ نَاحِيَةِ

۷۲۷ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ۲۵۵/۱ باب ادا و سنۃ الفجر۔

۷۲۸ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ۲۵۵/۱ باب ادا و سنۃ الفجر۔

۷۲۷۔ ابو عثمان النہدی نے کہا ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس نماز صبح کی دو سنتیں پڑھنے سے پہلے آتے۔ جب کہ حضرت عمرؓ نماز میں ہوتے، ہم مسجد کے آخری کونے میں پڑھ کر پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شریک ہو جاتے۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۷۲۸۔ شعبی نے کہا "مسروق لوگوں کے پاس آتے، جب کہ وہ نماز میں ہوتے اور انہوں نے فجر کی دو سنتیں نہ پڑھی ہوتیں، تو مسجد میں دو سنتیں پڑھ کر پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شریک ہو جاتے"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۲۹۔ شعبی نے مسروق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایسا کیا، البتہ انہوں نے کہا "مسجد کے کونے میں" دو رکعتیں پڑھ لیں۔

۷۲۹۔ دونوں روایتوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی روایت میں صرف مسجد کا ذکر ہے، جب کہ دوسری روایت میں مسجد کے کونے (ناحیۃ المسجد) کا ذکر ہے۔

الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۷۳۰۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ تُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلِّهِمَا وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّي ثُمَّ ادْخُلْ مَعَ الْإِمَامِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

۷۳۱۔ وَعَنْ يُونُسَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ يُصَلِّيهِمَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلٰوتِهِمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

۷۳۲۔ عَنْ قَيْسٍ ﵁ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ

۷۲۹ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۳۰ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

۷۳۱ طحاوی کتاب الصلوٰۃ ص۲۵۸ ج۱ باب اداء سنۃ الفجر۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۳۰۔ یزید بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حسنؒ کہا کرتے تھے "جب تم مسجد میں داخل ہو اور تم نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں، تو انہیں پڑھ لو، اگرچہ امام نماز پڑھ رہا ہو، پھر امام کے ساتھ شریک ہو جاؤ"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۳۱۔ یونس نے کہا "حسن کہا کرتے تھے، انہیں (دو سنتوں کو) مسجد کے کونے میں پڑھے پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شریک ہو جائے"۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

باب سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی سنتوں کی قضاء

۷۳۲۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو نماز کھڑی کر دی گئی تھی

رِجَالاً بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ فَإِذَا جَاؤُوْهُ وَأَخْبَرُوْهُ بِتَسْوِيَتِهَا كَبَّرَ بَعْدُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ سُهَيْلِ ابْنُ مَالِكٍ وَأَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ إِذَا قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوا الْمَنَاكِبَ فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ حَتّٰى تَأْتِيَهٗ رِجَالٌ قَدْ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ فَيُخْبِرُوْنَهٗ أَنْ قَدِ اسْتَوَتْ فَيُكَبِّرُ۔ ح ۹۲

قَالَ مُحَمَّدٌ يَنْبَغِيْ لِلْقَوْمِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ أَنْ يَقُوْمُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ فَيَصُفُّوْا وَيُسَوُّوا الصُّفُوْفَ وَيُحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ فَإِذَا أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ الْإِمَامُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

سیدھی کرانے پر مامور کیا تھا جب وہ آپ کو صفوں کے سیدھا ہو جانے کی اطلاع دیتے تو آپ تکبیر کہتے

مالک بن انس۔ ابو سہیل بن مالک و ابو نضر (عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام)، مالک بن ابی عامر انصاری نے کہا جب اقامت کہی جاتی تو حضرت عثمان بن عفان فرماتے تھے اپنی صفوں کو برابر کرو اور اپنے شانوں کو ایک دوسرے سے ملاؤ کیونکہ صفوں کو برابر کرنا نماز کو پورا کرنا ہے آپ نماز کے لئے تکبیر نہیں کہتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس وہ لوگ جو صفیں برابر کرنے پر مامور تھے آپ کو خبر دیتے کہ صفیں برابر ہو گئی ہیں۔

امام محمد نے کہا لوگوں کے لئے مناسب ہے جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو لوگ کھڑے ہو جائیں اور اپنی صفوں کو برابر کریں اور اپنے شانے ایک دوسرے سے ملائیں پھر جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو امام تکبیر کہے یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے

ف۔ صفوں کے سیدھا کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کی بہت تاکید آئی ہے بیچ میں خلا چھوڑنا ممنوع ہے بخاری میں روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالے تم میں پھوٹ ڈال دے گا۔

اِفْتِتَاحُ الصَّلٰوةِ ۲۳

نماز کے شروع کرنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ ح ۱

مالک بن انس۔ زہری۔ سالم بن عبد اللہ بن عمر۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلعم جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھاتے جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے اسی طرح رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد فرماتے

ف بخاری کی روایت میں عبداللہ بن عمر کے یہ الفاظ ہیں لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ یعنی وہ سجدے میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

۱۰۱ / ۲ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا ابْتَدَأَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا

مالک بن انس۔ نافع عبداللہ بن عمر جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھاتے اسی طرح رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے

ف :۔ ان احادیث اور دوسری روایت کے بموجب جو کثرت سے وارد ہیں امام شافعی۔ احمد بن حنبل اور عام محدثین رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کے قائل ہیں ایک روایت میں امام مالک کا بھی یہی قول ہے

۱۰۲ / ۳ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ اَمَرَنَا اَنْ نُّكَبِّرَ كُلَّمَا خَفَضْنَا وَرَفَعْنَا

مالک بن انس۔ وہب بن کیسان جابر بن عبداللہ انصاری لوگوں کو نماز میں تکبیر کی تعلیم دیتے تھے ہم کو فرماتے تھے کہ جب ہم جھکیں یا اٹھیں تو تکبیر کہیں۔

۱۰۳ / ۴ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

مالک۔ ابن شہاب زہری۔ علی بن حسین بن علی یعنی امام زین العابدین نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم جب نماز میں اٹھتے یا جھکتے تو تکبیر کہتے اور ہمیشہ اس طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ خداوند تعالےٰ سے جا ملے۔

۱۰۴ / ۵ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ ثُمَّ اِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مالک۔ ابن شہاب زہری۔ ابو سلمہ بن **عبدالرحمٰن بن عوف** نے خبر دی کہ ابو ہریرہ جب نماز پڑھاتے تو نماز سے اٹھتے اور جھکتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا خدا کی قسم میں تم سب میں رسول اللہ کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

۱۰۵ / ۶ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ نُعَيْمٌ الْمُجْمِرُ وَاَبُوْ جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ وَيَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلسُّنَّةُ اَنْ يُّكَبِّرَ الرَّجُلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَاِذَا انْحَطَّ لِلسُّجُوْدِ كَبَّرَ وَاِذَا انْحَطَّ

مالک۔ نعیم مجمر و ابو جعفر قاری۔ حضرت ابو ہریرہ جب نماز پڑھاتے تو اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہتے ابو جعفر نے کہا جب آپ تکبیر کہتے اور نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے

امام محمد نے کہا نماز میں ہر جھکتے و کھڑے ہوتے وقت اور دوسرے سجدے کے وقت تکبیر کہے مگر رفع یدین

لِلسُّجُوْدِ الثَّانِي كَبَّرَ فَأَمَّا رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يَرْفَعُ
الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْأُذُنَيْنِ فِي ابْتِدَاءِ الصَّلٰوةِ مَرَّةً وَاحِدَةً
ثُمَّ لَا يَرْفَعُ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَهٰذَا كُلُّهُ
قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِي ذٰلِكَ آثَارٌ كَثِيْرَةٌ
ح ١٠٦ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبَانِ بْنِ
صَالِحٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ
قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي
التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ
وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ
ح ١٠٧ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانِ ابْنِ
صَالِحٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ لَا
تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى
ح ١٠٨ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ
أَخْبَرَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ
دَخَلْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
النَّخَعِيِّ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ
الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يَرْفَعُ
يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ قَالَ
إِبْرَاهِيْمُ مَا أَدْرِيْ لَعَلَّهُ لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظَ
هٰذَا مِنْهُ وَلَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَ
أَصْحَابُهُ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ
إِنَّمَا كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيْ بَدْءِ
الصَّلٰوةِ حِيْنَ يُكَبِّرُوْنَ
ح ١٠٩ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانِ بْنِ
صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ رَأَيْتُ
ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ
فِيْ أَوَّلِ تَكْبِيْرَةِ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ

ایک ہی دفعہ نماز شروع کرتے وقت کرے اس کے بعد نماز میں پھر رفع یدین نہیں کرے یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور اس بارے میں بہت سے آثار وارد ہیں۔

محمد بن حسن شیبانی۔ محمد بن آبان صالح عاصم بن کلیب جرمی اپنے باپ کلیب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی ابن ابی طالب کو فرض نماز کی تکبیر اولی میں رفع یدین کرتے دیکھا پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے

ترجمہ۔ محمد بن حسن شیبانی۔ محمد بن آبان صالح حماد ابراہیم نخعی نے کہا نماز میں تکبیر اولی کے علاوہ کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاؤ۔

محمد بن حسن شیبانی یعقوب بن ابراہیم امام ابو یوسف احصین بن عبد الرحمٰن نے کہا میں اور عمر بن مرۃ ابراہیم نخعی کے پاس آئے عمر بن مرۃ نے کہا ہم علقمہ بن وائل حضرمی نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے حدیث بیان کی کہ وائل حضرمی نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے رسول اللہ صلعم کو تکبیر کہتے وقت رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا ابراہیم نخعی نے کہا میرا خیال ہے کہ غالباً انہوں نے اسی ایک دن رسول اللہ صلعم کو رفع یدین کرتے دیکھا ہے پس ان کو یہی یاد رہا ورنہ میں نے عبد اللہ بن مسعودؓ اور ان کے اصحاب میں سے کسی کو سوائے ابتدا نماز میں تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔

محمد بن حسن شیبانی۔ محمد بن آبان بن صالح عبد العزیز بن حکیم نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر کو نماز کی تکبیر اولی میں کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھاتے دیکھا اس کے علاوہ نماز میں کسی جگہ ہاتھ

يَرْفَعُهُمَا فِي مَا سِوٰى ذٰلِكَ — اٹھاتے نہیں دیکھا۔

ف ۔ محدثین نے حکیم کی اس روایت میں کلام کیا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر خود رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں نیز عبداللہ بن عمر کے تمام ثقات شاگرد نافع ۔ سالم ۔ طاؤس وغیرہ ان سے رفع یدین کی روایت کرتے ہیں بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ جب کسی کو رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھتے تو اس کو کنکریاں مارتے (موطا امام محمد حاشیہ عبد الحی)

۱۱۰ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى الَّتِيْ يَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلٰوةَ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ

محمد بن حسن شیبانی ۔ ابوبکر بن عبداللہ نہشلی ۔ عاصم بن کلیب جرمی اپنے باپ کلیب جرمی سے جو حضرت علی بن ابی طالب کے ہم نشینوں میں سے تھے ۔ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب پہلی تکبیر میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اس کے بعد نماز میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

ف :۔ روایت مختلف ہیں ابوداؤد میں حضرت علی سے اس کے خلاف رفع یدین کی روایت بھی موجود ہے

۱۱۱ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ

محمد بن حسن شیبانی سفیان ثوری حصین ابراہیم نخعی حضرت عبداللہ بن مسعود جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

ف :۔ تکبیر اولیٰ کے علاوہ نماز میں باقی جگہ رفع یدین کرنے میں ائمہ کا اختلاف ہے امام ابوحنیفہ سفیان ثوری اور فقہائے کوفہ کے نزدیک رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہیں ہے باقی امام شافعی ۔ احمد بن حنبل اور تمام محدثین کے نزدیک تکبیر اولیٰ کے علاوہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین کرنا مسنون ہے حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت کے مطابق دو رکعت پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اس وقت بھی رفع یدین ہے امام مالک سے دو قول ہیں صحیح قول رفع یدین کے بارے میں ہے امام صاحب اور فقہائے کوفہ کی تائید میں عبداللہ بن مسعود کی وہ مشہور روایت ہے جس کو امام ترمذی نے صحیح کہا ہے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کیا تم میں تم کو ایسی نماز نہ پڑھاؤں جیسی رسول اللہ صلعم نے پڑھائی پس آپ نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی موقع پر رفع یدین نہیں کیا فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ اس کے خلاف امام شافعی وغیرہ اور عام محدثین حضرت عبداللہ بن عمرؓ ابوحمید ساعدی ۔ وائل بن حجر و ابوہریرہ کی احادیث سے رفع یدین کے حق میں استدلال کرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ احادیث سے دونوں عمل ثابت ہیں یہ اختلاف صرف اولیٰ و بہتر ہونے میں ہے باقی اکثر احادیث و آثار جو سنداً زیادہ قوی اور ثابت ہیں رفع یدین اولیٰ ہونے پر ہی دلالت کرتے ہیں اس وجہ سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی مشہور کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں وَالَّذِيْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ لَا يَرْفَعُ یعنی میرے نزدیک رفع یدین کرنے والا زیادہ پسندیدہ ہے بہ نسبت اس شخص کے جو رفع یدین نہیں کرتا کیونکہ رفع یدین کے

بارے میں احادیث وآثار زیادہ صحیح اور ثابت ہیں بہ نسبت ان احادیث کے جو ترک رفع یدین کے بارے میں وارد ہیں۔

۲۳ اَلْقِرَاءَةُ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

امام کے پیچھے قرات کرنیکا بیان

ح ۱۱۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَءَ مَعِيَ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ بِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری ابن اکیمہ لیثی **ابوہریرہ** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جہری نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے پیچھے قراۃ کی ہے ایک شخص نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ میں نے آپ کے پیچھے قراۃ کی ہے آپ نے فرمایا اسی وجہ سے تو دل میں میں کہہ رہا تھا کہ پڑھنے میں یہ کیسی الجھن ہو رہی ہے ابوہریرہ کہتے ہیں اس کے بعد سے لوگوں نے رسول اللہ صلعم کے پیچھے جہری نماز میں قراۃ کرنا موقوف کر دیا۔

ف:۔ بعض محدثین قول فانتھی الناس عن القراۃ کو زہری کا قول قرار دیتے ہیں بہرحال قول زہری کا ہو یا ابوہریرہ کا ایک واقعہ کا اظہار ہے اس سے عام صحابہ کا جہری نماز میں قراۃ نہ کرنا ظاہر ہوتا ہے امام مالکؒ امام احمد بن حنبلؒ اور ایک قول میں امام محمدؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ جہری نماز میں قراۃ نہ کی جائے لیکن امام محمد کا صحیح قول یہی ہے جو وہ اپنی کتاب موطا میں نقل کرتے ہیں کہ امام کے پیچھے مطلقاً نہ پڑھا جائے۔

ح ۱۱۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ اَحَدٌ مَعَ الْاِمَامِ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ مَعَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ مَعَ الْاِمَامِ

مالک بن انس **نافع** (مولی ابن عمرؓ) کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے امام کے پیچھے پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراۃ اس کے لئے کافی ہے اور عبداللہ بن عمرؓ خود بھی امام کے پیچھے قراۃ نہیں کرتے تھے۔

ح ۱۱۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ

مالک وہب بن کیسان نے کہا انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس نے اس میں سورہ فاتحہ

يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَآءَ الْإِمَامِ

نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی علاوہ اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

ف : حضرت عبداللہ بن عمر و جابر بن عبداللہ کے قول سے امام ابوحنیفہ کے مسلک ہی کی تائید ہوتی ہے کہ امام کے پیچھے نہ پڑھا جائے خواہ نماز جہری ہو یا سری

۱۱۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ وَقَالَ يَا فَارِسِيُّ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا يَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ

مالک۔ علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب ابوسائب (مولی ہشام بن زہرہ) نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے ناقص ہے کامل نہیں ہے ابوسائب کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ سے کہا ہم کبھی کبھی امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ ابوہریرہ نے میری کہنی کو دبا کر کہا اے فارسی اپنے دل میں سورہ فاتحہ پڑھ لیا کر۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا آپ نے فرمایا خدا اللہ تعالےٰ کہتا ہے میں نے نماز یعنی سورہ فاتحہ اپنے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی بانٹ دی آدھی میرے لئے اور آدھی میرے بندے کے لئے اور میرے بندے کے لئے وہ جو طلب کرے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا پڑھو (سورہ فاتحہ) جب بندہ کہتا ہے تعریف اس خدا کے لئے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے۔ تو خداوند تعالےٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی جب بندہ کہتا ہے وہ بڑا مہربان اور رحمت کرنے والا ہے تو خداوند تعالےٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری خوبی بیان کی جب بندہ کہتا ہے وہ مالک ہے روز جزا کا تو خداوند تعالےٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری بڑائی اور عظمت بیان کی جب بندہ کہتا ہے ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں تو خداوند تعالےٰ کہتا ہے یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے یعنی

نَسْتَعِيْنُ فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَأَلَ وَيَقُوْلُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَهٰؤُلَاۤءِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَأَلَ

پروردگار کی عظمت ہے اور بندے کی طرف سے بندگی کا اقرار ہے اور التجاہے جب بندہ کہتا ہے ہم کو سیدھی راہ پر چلا ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام واکرام ہوا نہ ان لوگوں کی راہ جو تیرے غضب کے مستحق اور راہ راست سے بھٹک گئے اللہ تعالے کہتا ہے یہ آیات میرے بندے کے لئے مختص ہیں اور میرا بندہ جو طلب کرے دوں گا

ح ۱۱۶ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ وَلَا فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ بِذٰلِكَ جَاءَتْ عَامَّةُ الْاٰثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا امام کے پیچھے مقتدی کے لئے قراۃ کرنا نہیں ہے خواہ نماز جہری ہو یا سری اور اس بارے میں بہت سے آثار مروی ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

ف۔ امام شافعی امام احمد بن حنبل اور اکثر ائمہ کے نزدیک سورہ فاتحہ فرض ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی لیکن امام ابوحنیفہ اور صاحبین کے نزدیک سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اور مطلق قراۃ خواہ سورہ فاتحہ یا غیر سورہ فاتحہ فرض ہے سورہ فاتحہ کو قصداً چھوڑنے سے نماز کا اعادہ واجب ہے بھولے سے چھوٹ جانے سے سجدہ سہو ضروری ہے اس حدیث میں نماز کو سورہ فاتحہ کے بغیر خداج کہا گیا ہے جس کے معنی ناقص کے ہیں بظاہر اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بغیر نماز ناقص ہے کامل نہیں ہوتی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ کا جز نہیں ہے بلکہ الگ مستقل آیت ہے اس وجہ سے حدیث میں بسم اللہ کو شمار نہیں کیا گیا۔

بظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا تھا کہ سورہ فاتحہ منفرد و مقتدی دونوں کے لئے ہیں اسی وجہ سے ابو سائب نے ابوہریرہ سے امام کے پیچھے پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو ابوہریرہ نے کہا دل میں پڑھا کرو جو آئمہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں جیسے امام شافعی جو ہر صورت میں خواہ نماز جہری ہو یا سری مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ کو ضروری قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک ابوہریرہ کے اس قول اِقْرَءْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ کے معنی چپکے چپکے آہستہ پڑھنے کے ہیں امام مالک امام احمد بن حنبل وغیرہ جہری نمازیں سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل نہیں سری نمازیں سورہ فاتحہ آہستہ پڑھنے کو مستحب کہتے ہیں

ح ۱۱۷ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ كَفَتْهُ قِرَاءَتُهٗ

محمد بن حسن شیبانی۔ عبداللہ بن عمر بن حفص۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر نے کہا مقتدی کے لئے امام کی قرأت کافی ہے

ح ۱۱۸ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ

ترجمہ۔ محمد بن حسن۔ عبدالرحمن بن عبداللہ مسعودی انس بن سیرین۔ عبداللہ بن عمر سے قرأۃ خلف الامام

سِيرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ يَكْفِيْكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ

کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے کہا تجھ کو امام کی قراۃ کافی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْحَسَنِ مُوْسَى ابْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ قِرَاءَةٌ

۱۱۹ ح ۸ محمد بن حسن شیبانی۔ ابوحنیفہ۔ ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہ عبداللہ بن شداد بن ہا جابر بن عبداللہ نبی کریم صلعم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراۃ مقتدی کی قراۃ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْعَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ

۱۲۰ ح ۹ محمد بن حسن شیبانی۔ شیخ ابوعلی۔ محمود بن محمد مروزی۔ سہیل بن عباس ترمذی۔ اسمٰعیل بن علیہ ایوب۔ ابن زبیر جابر بن عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراۃ مقتدی کی قراۃ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ فَسَئَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ تَرَكْتَ فَقَدْ تَرَكَهٗ نَاسٌ يُقْتَدٰى بِهِمْ وَاِنْ قَرَاْتَ فَقَرَاَهٗ نَاسٌ يُقْتَدٰى بِهِمْ وَكَانَ الْقَاسِمُ مِمَّنْ لَا يَقْرَاُ

۱۲۱ ح ۱۰ محمد بن حسن شیبانی اسامہ بن زید مدنی سالم بن عبداللہ بن عمر کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر امام کے پیچھے قراۃ نہیں کرتے تھے سالم کہتے ہیں میں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے اسکے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا اگر تم قراۃ نہیں کرتے ہو تو بعض صحابہ نے قراۃ نہیں کی ہے جو لائق اتباع تھے اور اگر تم قراۃ کرتے ہو تو بعض اصحابہ نے قراۃ کی بھی ہے۔ وہ بھی لائق اتباع تھے اور قاسم بن محمد امام کے پیچھے قراۃ نہیں کرتے تھے

ف۔ اس سے وسعت ثابت ہوتی ہے صحابہ میں یہ مسئلہ مختلف فیہ تھا بعض صحابہ امام کے پیچھے پڑھتے تھے اور بعض صحابہ نہیں پڑھتے تھے اختلاف اولیٰ اور بہتر ہونے میں ہے لہٰذا کسی ایک جانب شدۃ اختیار نہیں کرنی چاہیے

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ اَنْصِتْ فَاِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا سَيَكْفِيْكَ ذَاكَ الْاِمَامُ

۱۲۲ ح ۱۱ محمد بن حسن سفیان بن عیینہ۔ منصور بن معتمر **ابووائل** کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود سے قراۃ خلف الامام کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا نماز میں دلی توجہ درکار ہے پس تجھ کو امام کی قراۃ کافی ہے۔

۱۲۳ ح ۱۲ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانِ بْنِ صَالِحٍ
الْقُرَشِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ
بْنِ قَيْسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا
يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ وَفِيمَا يُخَافِتُ
فِيهِ فِي الْأُولَيَيْنِ وَلَا فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَإِذَا صَلَّى
وَحْدَهُ قَرَأَ فِي الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ
سُورَةٍ وَلَمْ يَقْرَأْ فِي الْأُخْرَيَيْنِ شَيْئًا

محمد بن حسن۔ محمد بن ابان بن صالح قرشی
حماد۔ ابراہیم نخعی۔ **علقمہ بن قیس**۔ عبد اللہ بن مسعود
جہری اور سری نمازوں کی اول دونوں رکعت اور
آخر دونوں رکعت میں امام کے پیچھے قراۃ نہیں کرتے
تھے لیکن جب تنہا نماز پڑھتے تو اول دو رکعت
میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ پڑھتے اور آخر دو
رکعت میں کچھ نہیں پڑھتے تھے۔

۱۲۴ ح ۱۳ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا
مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ فَإِنَّ فِي
الصَّلٰوةِ شُغْلًا وَسَيَكْفِيكَ الْإِمَامُ

محمد بن حسن۔ سفیان ثوری۔ منصور۔
ابو وائل عبد اللہ بن مسعود نے کہا قرآن کو سننے
کے لئے خاموش ہو کیونکہ نماز میں دل متوجہ رہنا چاہئے
پس تجھ کو امام کی قراءت کافی ہے

۱۲۵ ح ۱۴ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ
لَأَنْ أَعَضَّ عَلٰى جَمْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ
أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ

ترجمہ۔ محمد بن حسن۔ بکیر بن عامر۔ ابراہیم نخعی
علقمہ بن قیس نے کہا میرے نزدیک امام کے پیچھے
قراۃ کرنے سے آگ کی چنگاری کا چبانا زیادہ بہتر
ہے۔

ف۔ یہ عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد علقمہ بن قیس کا قول ہے اور اس میں امام کے قراۃ نہ کرنے میں بہت
سخت مبالغہ کیا گیا ہے یہ شدت اس صورت میں ہو سکتی ہے جب کہ امام کے پیچھے بلند آواز سے قراۃ کی جائے
جس کی وجہ سے امام کو قراۃ میں خلجان ہو ورنہ بہت سے صحاب امام کے پیچھے قراۃ کرتے تھے۔
حل لغت الجمرۃ۔ قِطْعَةُ النَّارِ یعنی چنگاری انگارہ۔ عض کاٹنا چبانا۔

۱۲۶ ح ۱۵ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ
أَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَجُلٌ اتُّهِمَ

محمد بن حسن۔ اسرائیل بن یونس۔ منصور
ابراہیم نخعی نے کہا اول وہ شخص جس نے امام کے
پیچھے قراۃ کی تہم کیا گیا۔

۱۲۷ ح ۱۶ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنِي
مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ
بْنِ الْهَادِ قَالَ أَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ النَّاسَ فِي الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَأَ رَجُلٌ
خَلْفَهُ فَغَمَزَهُ الَّذِي يَلِيهِ فَلَمَّا أَنْ صَلَّى
قَالَ لِمَ غَمَزْتَنِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُدَّامَكَ فَكَرِهْتُ أَنْ

محمد بن حسن شیبانی اسرائیل۔ موسیٰ ابن
ابی عائشہ **عبد اللہ بن شداد** نے کہا رسول اللہ صلعم
نے لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی آپ کے پیچھے ایک
شخص نے قراءت کی اس پر اس کے قریبی ساتھی نے
اس کو ٹہوکا جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص
نے ٹہوکے والے سے کہا تم نے مجھ کو کیوں ٹہوکا دیا
اس نے کہا میں نے رسول اللہ کے پیچھے تمہارے

يَقْرَأُ خَلْفَهُ، فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ

پڑھنے کو پسند نہیں کیا اس بات کو رسول اللہ صلعم نے سن کر فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراۃ اس مقتدی کی قراۃ ہے

١٢٨ ح ١٧ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنِي بَعْضُ وُلْدِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي فِيهِ جَمْرَةٌ

محمد بن حسن۔ داؤد بن قیس کہتے کہ سعد بن ابی وقاص کے لڑکوں میں سے کسی نے مجھ کو خبر دی کہ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے میرے لئے امام کے پیچھے قراۃ کرنے سے اس کے منہ میں آگ کی چنگاری کا ہونا بہتر ہے۔

١٢٩ ح ١٨ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَيْتَ فِي فَمِ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجَرًا

ترجمہ۔ محمد بن حسن۔ داؤد بن قیس محمد بن عجلان عمر بن خطاب نے کہا امام کے پیچھے قراۃ کرنے والے کے منہ میں پتھر ہوں۔

ف۔ بعض محدثین نے اس قسم کے آثار کی صحت میں کلام کیا ہے اگر اس قسم کے آثار کی صحت کو تسلیم بھی کیا جائے تو اس سے مقصد تہدید اور ترک قراۃ میں شدۃ مبالغہ ہے یا امام کے پیچھے قراۃ سے مراد جہر سے قراۃ کرنا مراد لی جائے گی تاکہ امام کی قراۃ میں خلل واقع نہ ہو۔ (موطا امام محمد مترجم مجیدی)

١٣٠ ح ١٩ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ

محمد بن حسن۔ داؤد بن قیس۔ عمر بن محمد بن زید۔ موسیٰ بن سعد بن زید روایت کرتے ہیں اپنے دادا زید بن ثابت سے انہوں نے کہا جو امام کے پیچھے قراۃ کرے اس کی نماز نہیں۔

ف۔ یہاں نفی سے مراد نفس نماز کی نفی نہیں ہے بلکہ نفی کمال مراد ہوگی نماز ہو جاتی ہے اختلاف اولیٰ اور بہتر ہونے میں ہے۔

فاتحہ خلف الامام پر حاشیہ کے صفحات

٢٥ ١٣١ ح ١

اَلرَّجُلُ يُسْبَقُ بِبَعْضِ الصَّلٰوةِ

مسبوق کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا فَاتَهُ شَيْءٌ مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْإِمَامِ الَّتِي يُعْلَنُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَإِذَا سَلَّمَ قَامَ ابْنُ عُمَرَ فَقَرَأَ لِنَفْسِهِ يَقْضِي وَجَهَرَ

مالک بن انس نافع نے کہا جب عبداللہ بن عمر کی ایسی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو جاتا ہے جس میں امام کے ساتھ جہر کیا جاتا ہے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد عبداللہ بن عمر کھڑے ہو جاتے اور بقیہ نماز جہر کے ساتھ پوری کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لِأَنَّهُ يَقْضِي أَوَّلَ صَلٰوتِهِ وَهُوَ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کیونکہ وہ اپنی اول نماز کو پورا کرتا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ

نمازوں میں قرأت خلف الامام کے بارے میں فرق و امتیاز ہے۔ امام مالکؒ کا مذہب اس مسئلے میں اسی فرق و امتیاز پر مبنی ہے۔)

زیر بحث مسئلہ میں شیخ الحدیث کاندھلویؒ نے مطلقاً عدم قرأت پر ان حضرات کے آثار کا اضافہ کیا ہے۔ علی بن ابی طالبؓ، ابوالدرداءؓ، ابن عباسؓ۔ یہ مسئلہ کتاب و سنت سے روز روشن کی مانند ثابت ہے۔ قرآن کی آیت وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا مقتدی کو قرآن کو غور سے سننے (اور جب آواز نہ آئے یا سری نماز ہو تو) خاموش رہنے کا صریح حکم دیتی ہے اس آیت کا نزول بہت سی روایات کے مطابق قرأتِ خلف الامام میں ہوا تھا۔ امام احمدؒ اور حافظ ابن عبد البرؒ سے اس پر اجماع منقول ہے۔ جہاں تک مرفوع احادیث کا سوال ہے۔ اگرچہ اوپر کے آثار بھی از روئے اصولِ حدیث مرفوع کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ یہ مسئلہ اجتہادی نہیں بلکہ سماعی ہے۔ تاہم مسلم نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے اور مالکؒ، ابوداؤد اور ابن ماجہ وغیرہم نے ابوہریرہؓ سے وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا کی حدیث روایت کی ہے۔ مؤطائے امام محمدؒ میں جابر بن عبداللہؓ کی مرفوع حدیث ہے مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔ یہ ایک مشہور حدیث ہے جو ابن عمرؓ، ابوسعید خدریؓ، ابن عباسؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی مروی ہے۔ تفصیل کے لیے فصل المعبود دیکھیے۔ اسی طرح بیہقی نے ابوسعید خدریؓ کی روایت نقل کی ہے کہ مقتدی اگر امام کے پیچھے قرأت نہ کرے تو اس کے لیے کافی ہے۔ اسی طرح بیہقی نے المعرفہ میں اسی مضمون کی حدیث علیؓ سے روایت کی ہے۔ حضورؐ آخری مرض میں مسجد تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں تک قرأت کر چکے تھے، اس سے آگے قراءت شروع کرنے کی حدیث کئی طریقوں سے ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ علامہ عینی نے کہا، کہ منع قرأت کی روایات کبار صحابہ میں سے اسی حضرات سے مروی ہیں۔ جن میں علیؓ اور عبادلہ ثلاثہؓ شامل ہیں۔ کشف الاسرار میں ہے کہ دس اصحاب رسولؐ نے قرأتِ خلف الامام سے شدید طور پر منع کیا ہے۔ چاروں خلفائے راشدینؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، ابن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ۔

۱۹۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا لَا يَجْهَرُ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ۔

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ۔

ترجمہ: نافع بن جبیر بن مطعم سری نمازوں میں امام کے پیچھے قرات کرتا تھا۔ مالک نے کہا اس بارے میں جو میں نے سنا مجھے یہ بات اس کی سب سے زیادہ پسند ہے۔

۱۰۔ بَابُ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ

امام کے پیچھے جہری نمازوں میں ترک قرادت کا باب

۱۹۷۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ، قَالَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ۔ وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيَقْرَأْ۔

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَيَتْرُكُ الْقِرَاءَةَ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے جب پوچھا جاتا تھا کہ کیا کوئی امام کے پیچھے قراءت کرے؟ تو وہ کہتے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو امام کی قراءت کافی ہے اور جب اکیلا پڑھے تو قراءت کرے۔ اور عبداللہ بن عمرؓ امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے۔ (یہ اثر مؤطائے امام محمدؒ میں بھی مروی ہے۔)

شرح: عبداللہ بن عمرؓ کا اتباعِ سنت میں مبالغہ بلکہ ایک حد تک تشدد و غلو اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اس روایت کے مطابق وہ نہ خود قراءتِ خلف الامام پر عامل تھے اور نہ کسی اور کو اس کے خلاف فتویٰ دیتے۔ بلکہ واضح طور پر فرماتے کہ امام کی قراءت مقتدی کو کافی ہے۔ اس حدیث میں جہری و سری نماز کے اندر بھی کوئی فرق و امتیاز نہیں ہے یہی حنفیہ کا مسلک ہے۔ ابن عمرؓ کا ترکِ قراءت خلف الامام واللہ ہب مشہور ہے۔ معلوم نہیں اس زمانے کے جدید مجتہدین جن کے نزدیک ان کے سوا کسی کی نماز نہیں ہوتی عبداللہ بن عمرؓ کی نماز کے بارے میں کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں۔ امام مالکؒ نے اس اثر کو اپنے بعض دیگر دلائل کی بنا پر جہری نماز کے ساتھ خاص کیا ہے۔ چنانچہ وہ اس اثر کی روایت کے بعد فرماتے ہیں "کہ ہمارے نزدیک راجح امر یہ ہے کہ آدمی سری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت کرے اور جہری نمازوں میں امام کے قراءت نہ کرے۔" مگر خود اس اثر میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ اور یہ بات کسے نہیں معلوم کہ امام تو جہری اور سری ہر نماز میں قراءت کرتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق کہ "اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو" مقتدی کو بہر حال خاموش رہنا لازم ہے۔

۱۹۴۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ. فَقَالَ: هَلْ قَرَأَ مَعِي مِنْكُمْ أَحَدٌ آنِفًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ" فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ، حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہری نماز کو جب ختم کیا تو فرمایا کہ کیا ابھی تھوڑی دیر پہلے تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قراءت کی تھی؟ تو ایک شخص بولا کہ ہاں یا رسول اللہ میں نے قراءت کی تھی۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کہہ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے میرے ساتھ قرآن پڑھنے میں تنازع کیا جاتا ہے۔ پس لوگوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہری میں قراءت کرنے سے باز آ گئے۔ (یہ حدیث مؤطائے امام محمدؒ میں بھی وارد ہے۔)

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

کا قول ہے۔

ف ۔ نماز کا جو حصہ فوت ہو جائے اس کو آخر رکعت شمار کرنا اور جس قدر نماز امام کے ساتھ ملے اس کو اپنی نماز کا اول حصہ تصور کرے۔

ح ١٣٢ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا جَاءَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ رَفَعُوْا مِنْ رُکُوْعِہِمْ سَجَدَ مَعَہُمْ

مالک۔ نافع عبداللہ بن عمر جب نماز کے لئے آتے اور دیکھتے کہ لوگ رکوع سے کھڑے ہو گئے ہیں تو آپ ان کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جاتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٰذَا نَاْخُذُ وَیَسْجُدُ مَعَہُمْ وَلَا یَعْتَدُّ بِہَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ سجدے میں شامل ہو جائے اور اس کو رکعت شمار نہ کرے اور یہی امام صاحب کا قول ہے

ف :۔ رکوع کے مل جانے سے رکعت شمار ہو گی جس رکعت میں رکوع ...... نہ مل سکا وہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔

ح ١٣٣ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا وَجَدَ الْاِمَامَ قَدْ صَلّٰی بَعْضَ الصَّلٰوۃِ صَلّٰی مَعَہٗ مَا اَدْرَکَ مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ کَانَ قَائِمًا قَامَ وَاِنْ کَانَ قَاعِدًا قَعَدَ حَتّٰی یَقْضِیَ الْاِمَامُ صَلٰوتَہٗ لَا یُخَالِفُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوۃِ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ جب امام کو پاتے کہ کچھ حصہ نماز کا پڑھ چکا ہے تو امام کے ساتھ مل جاتے اور نماز کا جتنا حصہ مل جاتا اس کو پڑھ لیتے۔ خواہ امام کھڑا ہو یا بیٹھا ہو اسی حالت میں شامل ہو جاتے اور امام کی کسی عمل میں مخالفت نہیں کرتے یہاں تک کہ امام نماز پوری کرتا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام صاحب کا قول ہے۔

ح ١٣٤ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِہَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الصَّلٰوۃِ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ

مالک۔ ابن شہاب زہری۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن۔ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے رکوع پا لیا پس اس نے نماز کو پا لیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

ف :۔ اس حدیث میں رکعت پا لینے سے کیا مراد ہے اس حدیث میں مختلف قول ہیں بعض کہتے ہیں کہ رکعت سے مراد وقتِ رکعت ہے یعنی جس نے ایک رکعت کا وقت پا لیا اس پر نماز واجب ہو گئی جیسے فجر و عصر کی نماز میں کہ سورج نکلنے سے قبل یا سورج غروب ہونے سے قبل ایک رکعت کا وقت پا لیا تو اس نے اس وقت کی نماز پا لی اور وہ نماز اس کی ادا ہو گئی یا اس سے فضیلت نماز مراد ہے یعنی جس نے

امام کے ساتھ ایک رکعت پالی اس نے فضیلت نماز پالی بعض نے رکعت کے معنی رکوع اور صلوٰۃ کے معنی رکعت کے لئے ہیں اس صورت میں معنی یہ ہیں جس نے امام کے ساتھ رکوع پالیا اس نے رکعت پالی یہ اس کی پوری رکعت شمار ہوگی ویدا بو الظاہر یہی مفہوم دوسری احادیث کے موافق ہے۔

١٣٥ ح ٥ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ فَاتَتْكَ السَّجْدَةُ

مالک نافع - عبد اللہ بن عمر فرماتے تھے جب تم میں کسی کا رکوع فوت ہو جائے تو رکعت فوت ہو گئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ مَعَ الْإِمَامِ لَا يَعْتَدُّ بِهِمَا فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَضَى رَكْعَةً تَامَّةً بِسَجْدَتَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا جس نے امام کے ساتھ دو سجدے کئے تو ان دو سجدوں کی وجہ سے اس کی رکعت شمار نہیں ہوگی جب امام سلام پھیرے تو مقتدی دو سجدوں کے ساتھ پوری رکعت ادا کرے یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے

ف : عبد اللہ بن عمر کے اس قول میں رکعت کے معنی رکوع اور سجدہ کے معنی رکعت ہیں یہی قول زید بن ثابت وغیرہ سے منقول ہے۔ امام شافعی اور سفیان ثوری وغیرہ کا بھی یہی قول ہے کہ رکوع مل جانے پر رکعت شمار ہوگی

٣٨ الرَّجُلِ يَقْرَأُ السُّوَرَ فِي الرَّكْعَةِ مِنَ الْفَرِيضَةِ

فرضوں میں قرات کرنیکا بیان

١٣٦ ح ١ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعًا مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ أَحْيَانًا يَقْرَأُ بِالسُّورَتَيْنِ أَوِ الثَّلَاثِ فِي صَلٰوةِ الْفَرِيضَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ كَذٰلِكَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ

مالک بن انس - نافع - عبد اللہ بن عمر جب تنہا نماز پڑھتے تو ظہر و عصر کی چاروں رکعت میں قرات کرتے ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ اور قرآن سے کوئی سورت اور کبھی کبھی وہ فرض نماز کی ..... رکعت میں دو یا تین سورتیں پڑھتے تھے اور اسی طرح نماز مغرب کی اول دو رکعت میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ پڑھتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ السُّنَّةُ أَنْ تَقْرَأَ فِي الْفَرِيضَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنْ لَمْ تَقْرَأْ فِيهِمَا أَجْزَأَكَ وَإِنْ سَبَّحْتَ فِيهِمَا أَجْزَأَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا فرض نماز کی اول دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورۃ پڑھنا مسنون ہے اور آخر کی دو رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے اگر آخر کی دو رکعت میں کچھ نہ پڑھے یا سبحان اللہ۔ سبحان اللہ کہہ دے تو جائز ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

ف : امام شافعی وغیرہ و عام محدثین کے نزدیک تمام رکعتوں میں قرات فرض ہے

۲۷ اَلْجَهْرُ بِالْقِرَآءَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ ذٰلِكَ

ح ۱۳۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي عَمِّي اَبُوْسُهَيْلٍ اَنَّ
اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ
بِالْقِرَآءَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَّهُ كَانَ
يَسْمَعُ قِرَآءَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عِنْدَ
دَارِ اَبِي جَهْمٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْجَهْرُ بِالْقِرَآءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْمَا يُجْهَرُ فِيْهِ بِالْقِرَآءَةِ حَسَنٌ مَا لَمْ يُجْهِدِ الرَّجُلُ نَفْسَهُ

جہر سے قرأت کرنا اور اسکے مستحب ہونیکا بیان

امام محمد نے کہا امام مالک اپنے چچا ابوسہیل سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد مالک بن ابی عامر اصبحی نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب قرأت اتنی جہر سے کرتے تھے کہ وہ ابوجہم کے گھر سے حضرت عمر کی قرأت کی آواز سن لیا کرتے تھے۔

امام محمد نے کہا جن نمازوں میں جہر سے قرأت کی جاتی ہے ان میں جہر سے قرأت کرنا بہتر ہے مگر اس صورت میں جب کہ مشقت سے نہ ہو یعنی بہ تکلف جہر سے قرأت نہ کی جائے

۲۸ اَلتَّامِيْنُ فِي الصَّلٰوةِ

ح ۱۳۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ
الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ
تَاْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
قَالَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِي اِذَا فَرَغَ الْاِمَامُ مِنْ اُمِّ الْكِتٰبِ اَنْ يُؤَمِّنَ الْاِمَامُ وَيُؤَمِّنَ مَنْ خَلْفَهُ وَلَا يَجْهَرُوْنَ بِذٰلِكَ فَاَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَقَالَ يُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَلَا يُؤَمِّنُ الْاِمَامُ

نماز میں آمین کہنے کا بیان

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری سعید بن مسیب و ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن۔ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے موافق ہو جائے گی۔ تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے امام مالک کہتے ہیں ابن شہاب زہری نے کہا کہ رسول اللہ صلعم خود بھی آمین کہتے تھے۔

امام محمد نے اسی کو ہم نے اختیار کیا ہے کہ جب امام سورہ فاتحہ سے فارغ ہو جائے تو امام آمین کہے اور اس کے پیچھے مقتدی آمین کہیں اور آمین بلند آواز سے نہ کہیں۔ لیکن امام ابوحنیفہ کہتے ہیں مقتدی آمین کہیں اور امام آمین نہ کہے

ف:- کتاب الآثار میں امام محمد امام ابوحنیفہ سے امام کا آہستہ سے آمین کہنے کا قول نقل کرتے ہیں ممکن ہے کہ اس میں امام صاحب سے مختلف روایت ہو ورنہ آمین مقتدی اور امام دونوں کے لئے مسنون ہے۔ امام شافعی و امام احمد بن حنبل و امام محدثین جہری نمازوں میں آمین پکار کر کہنے کو کہتے ہیں کیونکہ بعض روایات

میں رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ کے الفاظ ہیں یعنی کہنے کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرتے تھے۔ اور بعض روایات میں خَفَضَ بِهَا صَوْتَہٗ آمین۔ کے ساتھ اپنی آواز کو آہستہ کرتے تھے منقول ہے ہے اس وجہ سے امام صاحب اور صاحبین آہستہ آمین کہنے کے قائل ہیں لیکن یہ اختلاف صرف اولیٰ و بہتر ہونے میں ہے۔

اَلسَّهْوُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں بھول جانیکا بیان

۱۳۹ (۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

مالک۔ ابن شہاب زہری۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کو بھلا دیتا ہے اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت پڑھیں سو جب تم میں سے کس کو ایسا اتفاق ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

۱۴۰ (۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

مالک۔ داؤد بن حصین۔ ابو سفیان مولیٰ ابن ابی احمد۔ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے عصر کی نماز پڑھی اور آپ نے دو رکعتوں میں سلام پھیر دیا پس ذوالیدین نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ نماز میں کمی ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں ہوئی اس پر ذوالیدین نے کہا یا رسول اللہ ان دونوں سے ایک بات ضرور ہوئی ہے پس رسول اللہ صلعم نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں لوگوں نے کہا ہاں پس رسول اللہ صلعم نے بقیہ نماز پوری کی پھر بیٹھ کر سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

ذوالیدین ایک صحابی ہیں جنکا نام خرباق بن عمرو سلمی ہے ان کو ذوالیدین کہنے کے بارے میں مختلف اقوال ہیں بعض نے کہا ان کے ہاتھ لمبے تھے بعض کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں سے کام کرتے تھے یا وہ سخی تھے اس وجہ سے انکو ذوالیدین کہتے ہیں اس حدیث سے احناف کے اس مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ سجدہ سہو بعد سلام کیا جائے امام شافعی کے نزدیک سجدہ سہو قبل السلام ہے کیونکہ روایت قبل سلام کی بھی ہیں امام مالک دونوں حدیثوں کی اس طرح تطبیق دیتے ہیں کہ اگر بھولے سے نماز میں کچھ نقصان ہو جائے تو سجدہ قبل السلام ہے اور اگر بھولے سے نماز میں زیادتی ہو جائے تو سجدہ سہو بعد سلام کرے۔

۱۴۱ (۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مالک۔ زید بن اسلم۔ عطار بن یسار نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں کسی کو شک

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ
فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ
رَكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ
التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلّٰى خَامِسَةً
شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً
فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ

ح ۱۴۲ **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ
صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضٰى
صَلٰوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهٗ كَبَّرَ وَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ
ثُمَّ سَلَّمَ

ح ۱۴۳ **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَفِيفُ
بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُسَيَّبِ السَّهْمِيُّ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَكَعْبًا
عَنِ الَّذِي يَشُكُّ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا أَوْ أَرْبَعًا
قَالَ كِلَاهُمَا فَلَا فَلْيَقُمْ وَلْيُصَلِّ
رَكْعَةً أُخْرٰى قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ
سَجْدَتَيْنِ إِذَا صَلّٰى

ح ۱۴۴ **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ النِّسْيَانِ
قَالَ يَتَوَخّٰى أَحَدُكُمُ الَّذِي يَظُنُّ أَنَّهٗ
نَسِيَ مِنْ صَلٰوتِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا أَدَامَ
الْقِيَامَ وَتَغَيَّرَتْ حَالُهٗ عَنِ الْقُعُودِ وَجَبَ
عَلَيْهِ لِذٰلِكَ سَجْدَتَا السَّهْوِ وَكُلُّ سَهْوٍ
وَجَبَتْ فِيهِ سَجْدَتَانِ مِنْ زِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ

ہو جائے اور یہ یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار رکعت پس اس کو چاہیئے وہ ایک رکعت اور پڑھے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرے اگر یہ رکعت جو اس نے پڑھی پانچویں ہوگی تو ان دو سجدوں سے مل کر دو رکعت ہوگی اور اگر چوتھی رکعت ہوگی تو یہ دونوں سجدے شیطان کے لئے باعث ذلت ہوں گے۔

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری، عبدالرحمن اعرج نے ابو بحینہ سے کہا ہم کو رسول اللہ صلعم نے دو رکعت نماز پڑھائی پھر آپ کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہیں اور لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پوری کر چکے اور ہم آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کرتے تھے تو رسول اللہ صلعم نے دو سجدے قبل السلام کئے اس کے بعد سلام پھیرا۔

مالک۔ عفیف بن عمرو بن مسیب سہمی عطاء بن یسار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص اور کعب احبار سے پوچھا اس کے بارے میں جس کو شک ہو جائے اپنی نماز میں اور اس شخص کے بارے میں جو اپنی نماز میں بھول جائے اور اس کو یہ یاد نہیں رہے کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار رکعت تو دونوں حضرات نے جواب دیا ایک رکعت مزید پڑھ کر دو سجدے سہو کے کرے۔

مالک۔ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر سے نماز میں بھول کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا تم میں سے جس کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ تحری کرے یعنی غور و فکر کرے کہ اس نے کتنی پڑھی ہیں۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جب قیام کے لئے کھڑا ہو جائے اور قعود کی حالت بدل جائے تو اس پر دو سجدے سہو کے واجب ہیں اور ہر سہو کے لئے دو سجدے بعد السلام ہیں خواہ نماز میں زیادتی ہو

فَسَجَدَ تَا السَّهْوِ فِيهِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ الشَّكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلٰثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ أَوَّلَ مَا لَقِيَ تَكَلَّمَ وَاسْتَقْبَلَ صَلٰوتَهُ وَإِنْ كَانَ يُبْتَلٰى بِذٰلِكَ كَثِيرًا مَضٰى عَلٰى أَكْثَرِ ظَنِّهِ وَرَأْيِهِ وَلَمْ يَمْضِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِنَّهُ إِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَنْجُ فِيمَا يَرٰى مِنَ السَّهْوِ الَّذِي يُدْخِلُ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ وَفِي ذٰلِكَ آثَارٌ كَثِيرَةٌ

یا کمی ہو اور جس کو شیطان شک میں ڈالے اور اس کو یہ نہ معلوم ہو کہ اس نے چار رکعت پڑھی ہیں یا تین۔ اگر یہ شک اس کو ابتداءً پیش آیا ہے تو وہ نماز کو توڑ کر از سر نو پڑھے۔ لیکن اگر اس کو یہ شکوک اکثر آتے رہتے ہوں تو وہ اپنے ظن غالب پر عمل کرے اگر یقین پر ہو اور زیادہ جستجو میں نہ پڑے کیونکہ وہ اس بھول چوک سے نجات نہیں پا سکتا ہے جس میں اس کو شیطان ڈالے اور اس بارے میں بہت سے آثار ہیں۔

ف :- احادیث سے سجدہ سہو قبل السلام و بعد السلام دونوں طرح ثابت ہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک سجدہ سہو بعد السلام ہے خواہ یہ سہو نماز میں زیادتی کی وجہ سے ہو یا کمی کی وجہ سے امام شافعی کے نزدیک ہر صورت میں قبل السلام ہے امام مالک نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ اگر بھول سے نماز میں نقص یا کمی واقع ہوئی ہے تو سجدہ سہو قبل السلام کرے اگر نماز میں زیادتی ہوئی ہے تو سجدہ سہو بعد السلام کرے۔

ح ۱۴۵ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلّٰى بِهِمْ فِي سَفَرٍ كَانَ مَعَهُ فِيهِ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ نَاءَ لِلْقِيَامِ فَسَبَّحَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَرَجَعَ ثُمَّ لَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ لَا أَدْرِي أَقَبْلَ التَّسْلِيمِ أَوْ بَعْدَهُ

مالک بن انس۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں انس بن مالک نے لوگوں کو کسی سفر میں نماز پڑھائی اور وہ خود اس سفر میں انس بن مالک کے ساتھ تھے انس بن مالک دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہونے کے قریب تھے کہ لوگوں نے سبحان اللہ کہا تو وہ بیٹھ گئے پھر جب انہوں نے نماز کو پورا کیا تو دو سجدے کئے یحییٰ بن سعید کہتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا کہ انہوں نے دو سجدے قبل السلام کئے یا بعد السلام

۴۰ اَلْعَبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ تَسْوِيَتِهِ

نماز میں کنکریاں ہٹانا اور اس کے مکروہ ہونے کا بیان

ح ۱۴۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ سَوّٰى الْحَصٰى تَسْوِيَةً خَفِيفَةً وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كُنْتُ يَوْمًا أُصَلِّي وَابْنُ عُمَرَ وَرَائِي فَالْتَفَتُّ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي قَفَايَ فَغَمَزَنِي۔

مالک بن انس۔ ابوجعفر قاری نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا جب وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو کنکریوں کو بہت آہستگی سے برابر کر لیتے۔ ابوجعفر قاری کہتے ہیں کہ ایک دن میں نماز پڑھ رہا تھا اور عبداللہ بن عمر میرے پیچھے تھے میں نے کچھ التفات کیا تو انہوں نے مجھ کو ہاتھ سے ٹھوکا دیا۔

ف: یہ عبداللہ بن عمر کا شہو کنا نماز میں التفات کے مکروہ ہونے پر دلالت کرتا ہے ابو داؤد میں ابو ہریرہ سے مرفوع روایت ہے کہ خداوند تعالےٰ اپنے بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ نماز میں التفات نہیں کرتا کیونکہ بندہ نماز میں اپنے رب سے مناجات کرتا ہے لہذا یہ نماز کے منافی ہے۔ التفات کے معنی نماز میں دائیں بائیں آنکھ کی پتلیاں پھرا کر دیکھنا۔

ح ۱۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَانِیْ وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِصَنِيْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ فَاَمَّا تَسْوِيَةُ الْحَصٰى فَلَا بَاْسَ بِتَسْوِيَتِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَتَرْكُهَا اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس۔ مسلم بن ابی مریم۔ علی بن عبدالرحمٰن نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عمر نے نماز میں کنکروں سے کھیلتا ہوا دیکھو جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھ کو اس فعل عبث سے منع کیا اور کہا ایسا کرو جیسا نماز میں رسول اللہ صلعم کیا کرتے تھے میں نے کہا رسول اللہ صلعم کیا کرتے تھے عبداللہ بن عمر نے کہا جب آپ نماز میں بیٹھتے تھے تو داہنی ہتھیلی داہنی ران پر رکھتے اور تین انگلیوں کو بند کر کے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھتے۔

امام محمد نے کہا رسول اللہ صلعم کے اس فعل کو ہم نے اور امام ابوحنیفہ نے بھی اختیار کیا ہے بہرحال کنکروں کا ہٹانا سو نماز میں ایک دفعہ کرنے میں کچھ حرج نہیں اور اس کا نہ کرنا بہتر ہے یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

۴۱ اَلتَّشَهُّدُ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں تشہد کا بیان

ح ۱۴۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَتَشَهَّدُ فَتَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

مالک بن انس۔ عبدالرحمٰن بن قاسم قاسم حضرت عائشہ جب تشہد پڑھتیں تو کہتیں التحیات یعنی سب بندگیاں و عبادتیں زبان کی اور بدن کی اللہ کے لئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا و یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے نبی تم پر اللہ کی سلامتی رحمت اور برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔

ح ۱۴۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری۔ عروہ

بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ يَقُولُ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتَشَهَّدُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ يَقُولُ هٰذَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَيَدْعُو بِمَا بَدَا لَهُ إِذَا قَضٰى تَشَهُّدَهُ فَإِذَا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِ تَشَهَّدَ كَذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ يُقَدِّمُ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَدْعُو بِمَا بَدَا لَهُ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْإِمَامِ فَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ أَحَدٌ عَنْ يَسَارِهِ رَدَّ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ التَّشَهُّدُ الَّذِي ذَكَرَهُ كُلُّهُ حَسَنٌ وَلَيْسَ يُشْبِهُ تَشَهُّدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَنَا تَشَهُّدُهُ لِأَنَّهُ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الْعَامَّةُ عِنْدَنَا

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ الضَّبِّيُّ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلٰوتَهُ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ

بن زبیر۔ عبدالرحمن بن عبدالقاری نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کھڑے ہوئے لوگوں کو تشہد کی تعلیم دیتے تھے فرماتے تھے کہو التحیات الخ یعنی سب بندگیاں اور عبادتیں قولی اور عملی اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی تم پر اللہ کی سلامتی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلعم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ح ۱۵۰ مالک بن انس۔ نافع عبداللہ بن عمر تشہد پڑھتے تو کہتے بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الخ یہ تشہد پہلی دو رکعتوں کے بعد اول قعدہ میں پڑھتے اور دعا مانگتے جو چاہتے۔ پھر جب آخری قعدہ کرتے تو اسی طرح تشہد پڑھتے مگر پہلے تشہد پھر دعا مانگتے اس کے بعد سلام پھیرنے لگتے تو کہتے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ داہنی طرف کہتے پھر امام کے سلام کا جواب دیتے اس کے بعد اگر کوئی بائیں طرف والا ان کو سلام کرتا تو اس کو بھی جواب دیتے۔

امام محمدؒ نے کہا وہ تشہد جن کا پہلے ذکر ہوا خوب ہیں لیکن عبداللہ بن مسعود کے تشہد کے مشابہ نہیں ہو سکتے اور یہی تشہد ہمارے نزدیک مختار ہیں کیونکہ عبداللہ بن مسعود خود اسکو رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں۔ اور اسی پر اکثر لوگ ہیں۔

ح ۱۵۱ محمد بن حسن شیبانی۔ محل بن محرز ضبی۔ شقیق بن سلمہ بن وائل اسدی۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا جب ہم رسول اللہ صلعم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم کہتے اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ پس ایک دن رسول اللہ صلعم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ نہ کہا کرو اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے

عَلَيْنَا فَقَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

بلکہ اس طرح کہو التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكْرَهُ اَنْ يُّزَادَ فِيْهِ حَرْفٌ اَوْ يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ

امام محمدؒ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ اس بات کو مکروہ جانتے کہ جو تشہد رسول اللہ نے تعلیم کیا ہے اس سے زیادہ یا کم کیا جائے

ف:۔ تشہد کے بارے میں تھوڑے بہت لفظی تغیر کے ساتھ صحابہ سے مختلف روایات میں امام مالک نے حضرت عمرؓ کے تشہد کو اختیار کیا ہے امام شافعی نے عبداللہ بن عباس کے تشہد کو اختیار کیا ہے جو مسلم اور دوسری کتب احادیث میں موجود ہے لیکن امام اعظم ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبل اور اکثر علمائے حدیث نے عبداللہ بن مسعود کے تشہد کو اختیار کیا ہے جس کو بخاری و مسلم و اصحاب سنن روایت کرتے ہیں اور محدثین کا اس بات میں اتفاق ہے کہ کوئی تشہد عبداللہ بن مسعود کے تشہد سے زیادہ صحیح نہیں ہے اور راویوں کا اس کے الفاظ میں اختلاف نہیں پایا جاتا نیز یہ تشہد سنداً زیادہ قوی ہے مرفوع ہے لیکن آئمہ کا یہ اختلاف صرف اولیٰ و بہتر ہونے میں ہے بخاری اور دوسرے محدثین نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت صلعم زندہ تھے تو ہم تشہد میں السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کہتے تھے لیکن جب آپ کی وفات ہو گئی تو ہم اس کے بجائے السلام علی النبی کہنے لگے اس کو بیہقی وغیرہ نے متعدد طریقہ سے روایت کیا عبداللہ بن عمرؓ کے تشہد میں بھی السلام علی النبی وارد ہے ایہا النبی ندا کے ساتھ بہتر ہے۔ عطاء تابعی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ زندہ تھے تو اصحاب التحیات میں السلام علیک ایہا النبی کہتے تھے لیکن آپ کی وفات کے بعد صحابہ نے السلام علی النبی (نبی کریم پر سلام ہو) بغیر ندا کے کہا اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا ہے (موطا امام محمد محشی عبدالحی)

بعض صحابہ سے آپ کی وفات کے بعد بھی ایسا ہی پڑھنا منقول ہے جیسا کہ آپ نے تعلیم کیا تھا کیونکہ یہاں پر ندا سے یہ لازم نہیں آتا کہ رسول اللہ ہمارے سلام کو سنتے بھی ہیں لیکن بعض صحابہ نے ندا کے ساتھ سلام کو پڑھنا آپ کی وفات کے بعد صرف اس وجہ سے پسند نہیں کیا کہ اس سے دوسروں کو یہ غلط فہمی پیدا ہو کہ رسول اللہ ہمارے سلام کو سنتے بھی ہیں ورنہ تمام صحابہ کا اعتقاد یہی تھا کہ وفات کے بعد رسول اللہ صلعم ہمارے سلام کو نہیں سنتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اہل سنت والجماعت کا اعتقاد یہی ہے کہ رسول اللہ صلعم اپنی قبر میں زندہ ہیں لیکن یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہیں ہے کہ آپ ہماری طرح سنتے بھی ہیں۔ بلکہ یہ ایک الگ اخروی زندگی ہے جس کا ادراک ہم نہیں کر سکتے ہیں لہٰذا جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ ہماری بات کو سنتے ہیں اور ہماری حاجت پوری کر سکتے ہیں تو شرک ہے کیونکہ یہ صفت صرف خداوند تعالےٰ کی ہے کہ وہ ہر جگہ و ہر مکان سے سنتا ہے اور ہر ایک کی حاجت کو پوری کرتا ہے سوائے خداوند تعالےٰ کے کسی نبی یا ولی میں قدرت

نہیں ہے۔ خداوند تعالیٰ رسول اللہ صلعم کی زبانی فرماتا ہے اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ الخ جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں (کہ ہم اس کو کس طرح پکاریں) تو آپ فرما دیجیے (میں ان کے قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب بھی وہ پکارے۔

اَلسُّنَّةُ فِى السُّجُوْدِ

مسنون طریقہ پر سجدہ کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ يَضَعُ جَبْهَتَهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ قَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ بَرْدٍ شَدِيْدٍ وَاِنَّهٗ لَيُخْرِجُ كَفَّيْهِ مِنْ بُرْنُسِهٖ حَتّٰى يَضَعَهُمَا عَلَى الْحَصٰى

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر جب سجدہ کرتے تو جس چیز پر سجدہ کرتے تو اس پر اپنا ہاتھ رکھ لیتے نافع نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر کو سخت جاڑے کے موسم میں دیکھا کہ وہ جبہ سے اپنا ہاتھ نکالتے اور کنکریلی زمین پر رکھ لیتے۔

ف ا۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے کنکریاں ہٹانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ایک بار کی اجازت دی اور اگر تو باز رہے تو یہ بہتر ہے بعض صحابہ سے کنکریاں ہٹانا فرض ہے تو وہ اس موقع پر جب کہ سجدہ نہ ہو سکتا ہو اگر سجدہ ہو سکتا ہے تو نہ ہٹانا بہتر ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ جَبْهَتَهٗ فَلْيَرْفَعْ كَفَّيْهِ فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے جو شخص زمین پر پیشانی رکھے تو اپنے ہاتھ بھی زمین پر رکھے پھر جب پیشانی اٹھائے تو ہاتھ بھی اٹھائے اس لیے کہ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسا سر سجدہ کرتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِى الرَّجُلِ اِذَا وَضَعَ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا اَنْ يَضَعَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ وَيَجْمَعُ اَصَابِعَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَلَا يَفْتَحُهَا فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ رَفَعَهُمَا مَعَ ذٰلِكَ فَاَمَّا مَنْ اَصَابَهٗ بَرْدٌ يُّؤْذِيْ فَجَعَلَ يَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ مِنْ تَحْتِ كِسَاءٍ اَوْ ثَوْبٍ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جب سجدے کے لیے پیشانی رکھے تو ہاتھوں کو بھی کانوں کے برابر رکھے اور انگلیوں کو ملا کر ان کا رخ قبلہ کی طرف کرے اور جب سر اٹھائے تو ہاتھوں کے ساتھ اٹھائے اور جس شخص کو سردی کی وجہ سے تکلیف ہو تو چادر یا کپڑا لپیٹ ہاتھ زمین پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

اَلْجُلُوْسُ فِى الصَّلٰوةِ

نماز میں بیٹھنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِهٖ

مالک بن انس۔ عبداللہ بن دینار سے کہ عبداللہ بن عمر کے پہلو میں ایک شخص نے نماز پڑھی جب بیٹھا

رَجُلٌ فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ تَرَبَّعَ وَيَثْنِي رِجْلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ابْنُ عُمَرَ عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّكَ تَفْعَلُهُ قَالَ إِنِّي أَشْتَكِي

رکعت کے بعد بیٹھا تو چار زانوں ہو کر بیٹھا اور اپنے دونوں پاؤں ایک دوسرے سے لپیٹ لے جب عبداللہ بن عمر نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا اس پر ایک شخص نے کہا آپ بھی تو ایسا کرتے تھے عبداللہ بن عمر نے کہا مجھے اس وقت شکایت تھی۔

ف:۔ غالباً یہ شخص آپ کے صاحبزادے عبداللہ تھے جیسا دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے یعنی بوجہ عذر کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے بلا عذر مکروہ ہے۔

۱۵۵ عبداللہ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرَى أَبَاهُ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا جَلَسَ قَالَ فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي أَبِي فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ وَإِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى

مالک بن انس۔ عبدالرحمٰن بن قاسم عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد عبداللہ بن عمر کو نماز میں چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا عبیداللہ کہتے ہیں میں نے بھی ایسا ہی کیا اور میں ان دنوں کم سن تھا تو مجھ کو میرے والد نے منع کیا اور کہا یہ سنت کے خلاف ہے سنت یہ ہے کہ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَأْخُذُ بِذٰلِكَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَأَمَّا فِي الرَّابِعَةِ فَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ يُفْضِي الرَّجُلُ بِأَلْيَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَيَجْعَلُ رِجْلَيْهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ

امام محمد نے کہا یہی ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا قول ہے مالک بن انس قعدہ اولیٰ میں تو اسی طرح بیٹھنے کو اختیار کرتے ہیں اور قعدہ اخیرہ میں فرماتے ہیں کہ اپنے دونوں پاؤں نکال کر سرین زمین پر لگے۔

ف:۔ امام شافعی و امام احمد بن حنبل کا بھی یہی مسلک ہے بخاری میں ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم قعدہ اخیرہ میں تورک کرتے تھے یعنی دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں ران کے نیچے سے نکال کر سرین کو زمین پر رکھے امام صاحب کے نزدیک دونوں قعدوں میں دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

۱۵۶

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَجْلِسُ عَلٰى عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا فَعَلْتُهُ مُنْذُ اشْتَكَيْتُ

مالک بن انس۔ صدقہ بن یسار مغیرہ بن حکیم نے کہا میں نے عبداللہ کو دونوں سجدوں کے درمیان ایڑیوں کے بل بیٹھے ہوئے دیکھا میں نے اس طرح بیٹھنے کو عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہا جب سے میں بیمار ہوا ہوں ایسا ہی کرتا ہوں

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ

اَنْ تَجْلِسَ عَلٰی عَقِبَیْهِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَلٰکِنَّهٗ یَجْلِسُ بَیْنَهُمَا کَجُلُوْسِهٖ فِیْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

دونوں سجدوں کے درمیان ایڑیوں کے بل نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ ایسا بیٹھے جیسا تشہد کے لیے بیٹھتے ہیں یہی قول امام صاحب کا ہے۔

ف: یہی مسلک تمام آئمہ و محدثین کا ہے ترمذی و ابن ماجہ میں ایڑیوں کے بل بیٹھنے کی ممانعت آئی ہے دونوں سجدوں کے درمیان مسنون طریقہ پر بیٹھنے کو جلسہ استراحت کہتے ہیں۔

۴۴

صَلٰوةُ الْقَاعِدِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

ح ۱۵۷ ۱

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ السَّهْمِیِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰی کَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ فَکَانَ یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَیَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ وَیُرَتِّلُهَا حَتّٰی تَکُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا

مالک بن انس۔ زہری۔ سائب بن یزید مطلب بن ابی وداعہ سہمی حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا مگر وفات سے ایک سال قبل آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور سورۃ کو خوبی سے اس قدر ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے کہ وہ بڑی سے بڑی سورۃ معلوم دیتی تھی۔

ح ۱۵۸ ۲

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ مَوْلًی لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اَحَدِکُمْ وَهُوَ قَاعِدٌ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَائِمٌ

مالک بن انس۔ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص۔ مولی عبداللہ بن عمرو بن عاص۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بہ نسبت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے آدھا ثواب ہے۔

ح ۱۵۹ ۳

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ نَالَنَا وَبَاءٌ مِنْ وَعْکِهَا شَدِیْدٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّاسِ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ فِیْ سُبْحَتِهِمْ قُعُوْدًا فَقَالَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ عَلٰی نِصْفِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ

مالک بن انس۔ زہری۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم سخت وبائی امراض میں مبتلا ہو گئے پس رسول اللہ صلعم لوگوں کے پاس آئے اور وہ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اس پر آپ نے فرمایا جو نماز نفل بیٹھ کر پڑھے گا اس کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب ہے

ف: یعنی بے معذوری کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بہ نسبت آدھا ثواب ہے نہ کہ معذور کو غیر معذور کے مقابلہ میں نصف اجر ہے۔

ح ۱۶۰ ۴

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

مالک بن انس۔ زہری۔ انس بن مالک نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے

وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلَّى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّيْنَا جُلُوْسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ اِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا اَلتَّطَوُّعِ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوتِهٖ قَائِمًا فَاَمَّا مَا رُوِيَ مِنْ قَوْلِهٖ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِيْنَ فَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ وَقَدْ جَاءَ مَا قَدْ نَسَخَهٗ

پر سوار ہوئے تو آپ اس سے گر پڑے اور آپ کی دائیں جانب چھل گئی پھر آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور تمام صحابہ نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لك الحمد کہو لیکن جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ہے باقی آپ سے جو روایت ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو دوسری روایت سے منسوخ ہے

ف:۔ جمہور کا مذہب اس حدیث کے موافق نہیں ہے کہ امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں بلکہ انہوں نے استدلال کیا دوسری حدیث سے جس میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض وفات میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی اور یہ آپ کی زندگی کے آخری ایام کا واقعہ ہے لہذا عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا اقتدار کر سکتا ہے۔

١٦٧ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَؤُمَّنَّ النَّاسَ اَحَدٌ بَعْدِيْ جَالِسًا فَاَخَذَ النَّاسُ بِهٰذَا

محمد بن حسن شیبانی۔ بشر۔ احمد۔ اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق۔ جابر بن یزید جعفی۔ عامر شعبی نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے بعد کوئی بیٹھ کر نماز نہ پڑھائے پس لوگوں نے اس کو اختیار کیا۔

ف:۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے لہذا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے اس حدیث میں راوی جابر بن یزید جعفی کذاب ہے امام ابوحنیفہ سے اس کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے کہا میں نے جابر کے برابر کوئی جھوٹا نہیں دیکھا۔

اَلصَّلٰوۃُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۴۵
ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۹۲ ح ۱
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّيْ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ

مالک بن انس۔ بکیر بن عبداللہ بن اشج۔ بسر بن سعید۔ عبید اللہ خولانی نے کہا حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک کرتہ اور ایک خمار میں نماز پڑھتی تھیں اور ازار نہیں ہوتا تھا۔

۱۹۳ ح ۲
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری۔ سعید بن مسیب۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے ایک کپڑے میں نماز کے درست ہونے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں۔

۱۹۴ ح ۳
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ عَنْ عَقِيْلِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا بِثَوْبٍ

مالک بن انس۔ موسیٰ بن میسرہ۔ ابو مرہ عقیل بن ابی طالب ام ہانی بنت ابی طالب نے خبر دی کہ رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ کے دن آٹھ رکعتیں ایک کپڑا لپیٹ کر ادا کیں

ف۔ ایک کپڑے میں نماز ادا کرنی جائز ہے لیکن جب دو کپڑے موجود ہوں تو ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا مستحسن نہیں ہے۔

۱۹۵ ح ۴
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُو النَّضْرِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تُحَدِّثُ اَنَّهَا ذَهَبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ وَذٰلِكَ ضُحًى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ

مالک بن انس۔ ابو النضر۔ ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب۔ ام ہانی بنت ابی طالب نے کہا کہ وہ فتح مکہ کے ساتھ رسول اللہ کے پاس گئیں آپ اس وقت غسل کر رہے تھے اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ ایک چادر سے پردا کئے ہوئے کھڑی تھیں ام ہانی نے کہا میں نے سلام کیا اور یہ وقت ضحیٰ کا تھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ کون ہیں میں نے کہا کہ میں ابو طالب کی صاحبزادی ہوں آپ نے مجھ کو خوش آمدید کہا جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے آٹھ رکعتیں ایک کپڑے میں ادا کیں وہ کہتی ہیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا کہ میرے بھائی حضرت علی اس شخص کو جس کو میں نے پناہ دی

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ

یعنی جعدہ بن ہبیرہ کو قتل کرنے کے خیال میں ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ام ہانی ایسا نہیں ہو سکتا جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے پناہ دی۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ التَّيْمِیُّ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تُصَلِّیْ فِيْهِ الْمَرْاَةُ قَالَتْ فِی الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ يُغَيِّبُ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا ح ۱۲۲ ۵

مالک بن انس۔ محمد بن زید تیمی۔ والدہ محمد بن زید تیمی نے ام سلمہؓ زوجہ نبی کریم صلعم سے سوال کیا عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے انہوں نے جواب دیا اوڑھنی اور کرتے میں جب کہ کرتہ اتنا لمبا ہو کہ اس سے اس کے پاؤں چھپ جائیں

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ فَاِذَا صَلَّی الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ تَوَشَّحَ بِهٖ تَوَشُّحًا جَازَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اگر ایک کپڑے کو اچھی طرح لپیٹ لیا جائے تو جائز ہے اور یہی قول امام حنیفہؒ کا ہے۔

صَلٰوةُ اللَّيْلِ

تہجد کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّصْبِحَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰی ح ۱۲۳ ۱

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا رات کو نماز کس طرح پڑھنی چاہیے آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہیں جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے جو طاق کر دے اس نماز کو۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ح ۱۲۴ ۲

مالک بن انس۔ زہری۔ عروہ۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے ان میں سے ایک رکعت کے ساتھ وتر کرتے پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو آپ داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔

ف:۔ ابن شہاب زہری کے اکثر شاگردوں نے اس طرح روایت کیا ہے کہ آپ فجر کی دو سنت پڑھنے کے بعد کروٹ کے بل لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن آپ کے پاس تکبیر کے لئے آتا اس حدیث اور دوسری احادیث جس کو امام ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے امام شافعی وغیرہ ایک رکعت کے وتر ہونے پر استدلال کرتے ہیں ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ بعض صحابہ سے بھی وتر کی ایک رکعت پڑھنے کی روایت ہے لیکن

امام ابوحنیفہ ایک رکعت پڑھنے کو درست نہیں کہتے ان کے نزدیک وتر کی تین رکعت ہیں اور روایات میں جو واحدۃ کا لفظ ہے وہ ایک رکعت کے علاوہ ہونے پر دلالت نہیں کرتا ہے نیز دوسری روایات میں رسول اللہ صلعم کا وتر کی تین رکعت پڑھنا ثابت ہے۔

ح ۱۶۹ ۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قُلْتُ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهٗ اَوْ فُسْطَاطَهٗ قَالَ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَیْنِ دُوْنَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَیْنِ دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ

مالک بن انس۔ عبداللہ بن ابوبکر۔ ابوبکر۔ عبداللہ بن قیس۔ زید بن خالد جہنی نے کہا میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں رات کے وقت رسول اللہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھوں۔ زید نے کہا کہ میں نے آپ کے مکان کی چوکھٹ پر یا خیمہ کے ستون پر تکیہ لگایا۔ پس رسول اللہ صلعم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں لمبی پڑھیں پھر دو رکعتیں اس سے کم پھر دو رکعتیں اس سے کم اس کے بعد ایک رکعت پڑھ کر طاق کیا یعنی ایک رکعت اور ملا کر وتر کیا۔

ح ۱۷۰ ۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُوْنُ لَهٗ صَلٰوةٌ بِاللَّیْلِ یَغْلِبُهٗ عَلَیْهَا نَوْمٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ صَلٰوتِهٖ وَكَانَ نَوْمُهٗ عَلَیْهِ صَدَقَةً

مالک بن انس۔ محمد بن منکدر۔ سعید بن جبیر۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی شخص رات کو نماز پڑھے اس حالت میں کہ نیند کا اس پر غلبہ ہے تو اللہ تعالٰے کے نزدیک اس کی نماز کا اجر واجب ہے اور اس کا سونا صدقہ ہے۔

ف:۔ یعنی نیند کے غلبہ کی وجہ سے نماز پوری نہ کر سکے تو اس کے لئے نماز کا ثواب ہے۔

ح ۱۷۱ ۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ حُصَیْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهٗ مِنْ حِزْبِهٖ شَیْءٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَقَرَاَهٗ مِنْ حِیْنِ تَزُوْلُ الشَّمْسُ اِلٰى صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَكَاَنَّهٗ لَمْ یَفُتْهُ شَیْءٌ

مالک بن انس۔ داؤد بن حصین۔ عبدالرحمٰن اعرج حضرت عمر بن خطاب نے کہا جس کا کوئی وظیفہ رات میں ادا کرنے سے رہ جائے پھر اس کو وہ زوال سے ظہر کے وقت تک پورا کر لیا تو گویا اس کا وظیفہ فوت نہیں ہوا۔

ح ۱۷۲ ۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یُصَلِّیْ كُلَّ لَیْلَةٍ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ یُّصَلِّیَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اَیْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَیَتْلُوْ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ

مالک بن انس۔ زید بن اسلم۔ وہ اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رات کو نماز پڑھتے جس قدر کہ اللہ آپ کو توفیق دیتا یہاں تک کہ اخیر رات ہو جاتی پھر آپ اپنے گھر والوں کو نماز کے لئے بیدار کرتے اور یہ آیت آپ کے ورد زبان ہوتی وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ الخ یعنی اپنے اہل وعیال کو نماز کی تاکید کرو

وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى

ح ۱۴۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَالِبِيُّ اَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِي طُوْلِهَا قَالَ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَرَاَ بِالْعَشْرِ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمِ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

قَالَ مُحَمَّدٌ صَلٰوةُ اللَّيْلِ عِنْدَنَا مَثْنٰى مَثْنٰى وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ اِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ اَرْبَعًا وَاِنْ شِئْتَ سِتًّا وَاِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا وَاِنْ شِئْتَ مَا شِئْتَ بِتَكْبِيْرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّاَفْضَلُ ذٰلِكَ اَرْبَعًا

اور اس پر قائم رہئے ہم تم سے کچھ طلب نہیں کرتے بلکہ ہم ہی تم کو روزی دیتے ہیں اور انجام کار بہتری پرہیزگاروں کے لئے ہے

مالک بن انس۔ مخرمہ بن سلیمان۔ کریب مولی ابن عباس۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے خبر دی کہ وہ ایک رات اپنی خالہ میمونہ زوجہ نبی کریم صلعم کے پاس رہے کہتے ہیں کہ میں بستر کے عرض کی جانب لیٹا اور رسول اللہ صلعم اور آپ کی زوجہ مطہرہ میمونہ بستر کے طول کی جانب لیٹے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی یا اس سے کچھ کم و بیش۔ ابن عباس کہتے ہیں پس رسول اللہ صلعم بیدار ہوئے اور نیند سے اپنی آنکھیں ملنے لگے پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخر دس آیات تلاوت کیں یعنی اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آخر سورہ تک پھر آپ ایک مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی آپ نے اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھی۔ ابن عباس کہتے ہیں میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور جیسا آپ نے کیا میں نے بھی کیا۔ جب میں آپ کی طرف گیا تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا۔ اور میرا دایاں کان پکڑ کر ملنے لگے پھر آپ نے دو دو رکعتیں کر کے چھ مرتبہ یعنی بارہ رکعتیں ادا کیں اور وتر پڑھے اس کے بعد آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ موذن آیا آپ نے فجر کی دو رکعت مختصر سی پڑھیں اس کے بعد آپ نکلے اور صبح کی نماز پڑھی۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک رات کو دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے اور امام ابو حنیفہ نے کہا اگر چاہے تو رات کی نماز دو دو رکعت پڑھے۔ اور اگر چاہے تو چار چار رکعتیں، چھ چھ رکعتیں اور آٹھ آٹھ رکعتیں اور جتنی زیادہ ہو سکیں ایک تکبیر ایک سلام سے ادا کرے اور اس میں کوئی حرج نہیں بہتر یہ ہے کہ چار

اَرْبَعًا وَاَمَّا الْوِتْرُ فَقَوْلُنَا وَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْهِ وَاحِدٌ اَلْوِتْرُ ثَلٰثٌ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ

چار رکعتیں کرکے پڑھے لیکن وتروں کے بارے میں ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا ایک ہی قول ہے کہ وتر تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھے۔

اَلْحَدَثُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں وضو ٹوٹ جانے کا بیان

١٧٤ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِيْ صَلٰوةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ اَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ اَنِ امْكُثُوْا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلٰى جِلْدِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ فَصَلّٰى

مالک بن انس۔ اسماعیل بن ابی حکیم، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے نمازوں میں سے کسی وقت کی نماز میں تکبیر کہی پھر آپ نے لوگوں کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ٹھیر جاؤ آپ چلے گئے پھر واپس آئے تو آپ کے بدن پر پانی کا اثر تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ سَبَقَهٗ حَدَثٌ فِيْ صَلٰوةٍ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَلَا يَتَكَلَّمَ فَيَتَوَضَّاَ ثُمَّ يَبْنِيْ عَلٰى مَا صَلّٰى وَاَفْضَلُ ذٰلِكَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ وَيَتَوَضَّاَ وَيَسْتَقْبِلَ صَلٰوتَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ جب کسی کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ لوٹ جائے اور وضو کرکے سابقہ نماز پر بنا کرے اور بات نہ کرے لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ وضو کرکے از سر نو نماز پڑھے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے

ف: امام شافعی وغیرہ کے نزدیک نماز سے خارج ہونے کے بعد سابقہ نماز پر بنا نہیں کی جا سکتی خواہ کلام کیا ہو یا نہ کیا ہو بلکہ نماز کو از سر نو ادا کرنا ہوگا اس حدیث سے سابقہ نماز پر بنا کرنے میں استدلال نہیں لایا جا سکتا اس میں اس کی کوئی تصریح بھی نہیں کہ آپ نے دوبارہ اگر اس نماز پر بنا کی ہو بلکہ بعض روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نماز میں داخل نہیں ہوئے تھے جب صفیں برابر ہو گئیں اور آپ نے تکبیر کا ارادہ کیا تو آپ لوٹ گئے اور لوگوں سے کھڑے رہنے کو کہا بخاری کی روایت میں اس طرح ہے کہ جب آپ مصلے پر نماز پڑھانے کے لئے گئے تو آپ کو غسل کرنا یاد نہیں رہا تھا اس وقت آپ نے لوگوں سے کھڑے رہنے کو کہا۔ اور آپ جلدی سے غسل کرکے واپس آئے آپ نے نماز پڑھی اور آپ کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا

فَضْلُ الْقُرْاٰنِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

قرآن کی فضیلت اور ذکر اللہ کے مستحب ہونے کا بیان!

١٧٥ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ

مالک بن انس۔ عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ اپنے والد عبد اللہ سے وہ ابوسعید خدری سے

عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مِّنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الرَّجُلَ يُقَلِّلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو رات بھر بار بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے سنا جب صبح ہوئی تو حضرت ابوسعید خدری نے رسول اللہ صلعم کے پاس آ کر اس امر کو بیان کیا اور وہ اپنی ذات میں اس سورۃ کو ہلکا سمجھتے تھے پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ یہ سورۃ تہائی قرآن شریف کے برابر ہے۔

ف: تہائی قرآن شریف سے مطلب یا تو ثواب ہے کہ اس کے پڑھنے سے تہائی قرآن مجید کا ثواب ہے یا یہ بتانا مقصود ہے کہ اس میں تین قسم کے بیان ہیں۔ قصص۔ احکام۔ ذات۔ صفات۔ سو قل ھو اللہ صفات باری تعالےٰ کے لئے مختصر ہے۔

۱۴۶ ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لَاَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ مِنْ بُكْرَةٍ اِلَى اللَّيْلِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْمِلَ عَلٰى جِيَادِ الْخَيْلِ مِنْ بُكْرَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ

مالک بن انس نے یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے کہ معاذ بن جبل نے کہا کہ خدا کی یاد میں صبح سے شام تک رہنا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں صبح سے شام تک گھوڑے پر سوار رہ کر جہاد کروں

قَالَ مُحَمَّدٌ ذِكْرُ اللّٰهِ حَسَنٌ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

امام محمد نے کہا خدا کا ذکر ہر حال میں اچھا ہے

۱۴۷ ح ۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ کی مانند ہے جو بندھا ہوا ہو اگر وہ بندھا رہے تو بیٹھا رہے گا اور اگر چھوڑ دو تو بھاگ جائے گا

ف: جس طرح اونٹ بغیر باندھے قابو میں نہیں رہ سکتا اسی طرح قرآن بھی بغیر پڑھے یاد نہیں رہے گا۔

۲۹ اَلرَّجُلُ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ

نماز میں سلام کا جواب

۱۴۸ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يُصَلِّيْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَرَجَعَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ اِذَا سُلِّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَا يَتَكَلَّمْ

مالک بن انس نافع۔ عبداللہ بن عمر ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا پس عبداللہ بن عمر نے سلام کیا اس شخص نے عبداللہ بن عمر کے سلام کا جواب دیا آپ اس شخص کی طرف لوٹے اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے

وليكلم بيده -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَرُدَّ السَّلَامَ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنْ فَعَلَ فَسَدَتْ صَلٰوتُهُ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُسَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

اَلرَّجُلَانِ يُصَلِّيَانِ جَمَاعَةً

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالْهَاجِرَةِ فَوَجَدْتُهُ يُسَبِّحُ فَقُمْتُ وَرَآءَهُ فَقَرَّبَنِيْ فَجَعَلَنِيْ حِذَاءَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَمَّا جَاءَ يَرْفَا تَاَخَّرْتُ فَصَفَفْنَا وَرَآءَهُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّهُ قَامَ عَنْ يَسَارِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ صَلٰوةٍ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهُ اُمَّ سُلَيْمٍ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ فَاَكَلَ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهُ وَالْعَجُوْزُ

سلام کیا جائے تو وہ کلام نہ کرے اور ہاتھ کے اشارے سے جواب دے
امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے کہ نمازی سلام کا جواب نہ دے اور اگر سلام کا جواب دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور نہ یہ مناسب ہے کہ نماز کی حالت میں سلام کیا جائے یہی قول امام صاحب کا ہے

۵۰ دو آدمیوں کا جماعت سے نماز پڑھنا

ح ۱۷۹ / ۱ مالک بن انس۔ زہری۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ وا اپنے والد عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن عتبہ نے کہا کہ میں بوقت دوپہر عمر بن خطاب کے پاس گیا وہ اس وقت نماز نفل پڑھ رہے تھے میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا انہوں نے مجھ کو اپنے داہنے طرف کر لیا جب حضرت عمر کے حاجب یرفاء آگئے تو میں پیچھے ہو گیا اور ہم نے حضرت عمر کے پیچھے صف باندھی

ح ۱۸۰ / ۲ مالک بن انس۔ نافع نے کہا کہ وہ نماز میں عبد اللہ بن عمر کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے پس عبد اللہ بن عمر نے ان کو اپنی داہنی جانب کر لیا

مالک بن انس۔ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ۔ انس بن مالک نے کہا میری نانی ام سلیم ملیکہ نے رسول اللہ صلعم کی کھانے پر دعوت کی آپ نے کھانا کھا کر فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے واسطے نماز پڑھاؤں انس کہتے ہیں میں ایک بوریا لے کر کھڑا ہوا جو پرانا ہو جانے کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا تھا میں نے اس کو پانی سے تر کیا (تاکہ ملائم ہو جائے) پس رسول اللہ صلعم اس پر کھڑے ہوئے ہیں اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی نانی ام سلیم نے پیچھے

وَرَاءَنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

صف باندھی آپ نے ہم کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر آپ تشریف لے گئے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مَعَ الْاِمَامِ قَامَ عَنْ يَمِيْنِ الْاِمَامِ وَاِذَا صَلَّى الْاِثْنَانِ قَامَا خَلْفَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم نے اختیار کیا ہے کہ جب آدمی تنہا امام کے ساتھ نماز پڑھے تو امام کے دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے اور جب دو ہو جائیں تو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے۔ اور یہی امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے۔

ف :۔ یہ دعوت طلوع آفتاب کے بعد تھی اس وجہ سے یہ نماز ضحیٰ یعنی چاشت کی نماز معلوم ہوتی ہے اس حدیث سے نماز نفل کا با جماعت پڑھنا معلوم ہوا نیز ایک مرد اور ایک لڑکے کا امام کے پیچھے کھڑا ہونا اور عورتوں کا مردوں کے پیچھے کھڑا ہونا۔

٥١ ## اَلصَّلٰوةُ فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے کا بیان

ح ١٨٢ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِىِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْخُثَيْمِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَحْسِنْ اِلٰى غَنَمِكَ وَاَطِبْ مُرَاحَهَا وَصَلِّ فِىْ نَاحِيَتِهَا فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ

مالک بن انس۔ محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی حمید بن مالک بن خثیم۔ ابو ہریرہؓ نے کہا بکریوں کو پیار محبت سے رکھو اور ان کے بیٹھنے کی جگہ پاک وصاف رکھا کرو اور اس کے کسی کونے میں نماز پڑھ سکتے ہیں کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِىْ مُرَاحِ الْغَنَمِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ اَبْوَالُهَا وَبَعْرُهَا مَا اُكِلَتْ لَحْمُهَا فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهَا

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ اس جگہ ان کی مینگنیاں اور پیشاب ہو کیونکہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب لگ جانے میں کوئی حرج نہیں

ف :۔ اس حدیث سے یہ مطلب لینا کہ اسی جگہ پر نماز پڑھی جا سکتی ہے جہاں پیشاب وغیرہ ہو تو یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ابو ہریرہؓ کے قول میں اس کے کسی کونے میں ہے نہ کہ اس جگہ پر جہاں بکری کی مینگنیاں و پیشاب ہو۔ امام محمدؒ کے نزدیک جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ و امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نجس ہے جیسا کہ ان کا پیشاب نجس ہے جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔

اَلصَّلٰوۃُ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا 52

طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا

١٨٣ ح١ مالک بن انس۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص، طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ زَايَلَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا ثُمَّ اِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ

١٨٤ ح٢ مالک بن انس۔ زید بن اسلم۔ عطاء بن یسار عبد اللہ صنابحی نے کہا رسول اللہ نے فرمایا۔ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا ایک سنگ ہوتا ہے جب آفتاب بلند ہوتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب عین سر پر ہوتا ہے تو اس کے ساتھ مل جاتا ہے پھر جب سورج ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے اسی طرح جب غروب ہونے کے لئے قریب ہوتا ہے تو مل جاتا ہے جب غروب ہو جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے ان تین اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ تَطْلُعُ قَرْنَاهُ مَعَ طُلُوْعِهَا وَيَغْرُبَانِ مَعَ غُرُوْبِهَا وَكَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلٰى تِلْكَ الصَّلٰوۃِ

١٨٥ ح٣ مالک بن انس۔ عبد اللہ بن دینار عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب کہتے تھے۔ طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرو۔ کیوں کہ شیطان طلوع آفتاب کے وقت اپنا سینگ طلوع کرتا ہے اور غروب آفتاب کے وقت اپنا سینگ غروب کرتا ہے حضرت عمر لوگوں کو ایسے اوقات میں نماز پڑھنے پر سزا دیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ وَغَيْرُهٗ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اس میں جمعہ کی کوئی تخصیص نہیں جمعہ کا دن اور دوسرے دن سب برابر ہیں یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

٥٣ اَلصَّلٰوةُ فِی شِدَّةِ الْحَرِّ

ح ۱۸۲/۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ فَاَذِنَ لَهَا فِی كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّيْفِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ نُبْرِدُ الصَّلٰوةَ الظُّهْرَ فِی الصَّيْفِ وَنُصَلِّی فِی الشِّتَاءِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِی حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

گرمی کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

مالک بن انس۔ عبداللہ بن یزید مولی اسود بن سفیان۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن و محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان۔ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ یعنی تاخیر کرو اس لئے کہ جہنم کی تیزی جہنم کی لپٹ سے ہے اور آپ نے فرمایا جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی تو خداوند تعالیٰ نے اس کو دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں ایک سانس گرمی میں۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک مختار ہے کہ گرمیوں میں ظہر کی نماز میں ذرا تاخیر کی جائے اور موسم سرما میں اول وقت میں یعنی جب آفتاب ڈھل جائے اسی وقت نماز ظہر ادا کر لی جائے یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے

ف:۔ امام شافعی گرمی جاڑے اول وقت میں ہی نماز ادا کرنے کو مستحب کہتے ہیں امام ابوحنیفہ اور صاحبین نے اسی حدیث کی وجہ سے گرمی میں ظہر کی نماز میں تاخیر کو مستحب قرار دیا ہے۔

٥٤ اَلرَّجُلُ يَنْسَى الصَّلٰوةَ اَوْ يَفُوْتُهٗ وَقْتُهَا

نماز سے سو جانے اور بھول جانے کا بیان!

ح ۱۸۴/۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَاْ لَنَا الصُّبْحَ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ وَكَلَاَ بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اسْتَنَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ مُقَابِلُ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَلَمْ

مالک۔ ابن شہاب زہری۔ سعید بن مسیب نے کہا کہ رسول اللہ صلعم جب خیبر سے لوٹے تو رات کے وقت چلتا ہوا آخیر رات ہونے پر آپ فروکش ہوئے اور آپ نے بلال سے فرمایا تم صبح کی نماز کا خیال رکھنا۔ پس رسول اللہ صلعم اور آپ کے اصحاب سو رہے حضرت بلال جاگتے رہے جب تک خدا کو منظور ہوا لیکن جیسا ہی حضرت بلال نے اپنے کجاوے کی طرف سہارا لگایا اور

يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا بِلَالٌ وَّلَا اَحَدٌ مِّنَ الرَّكْبِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ
الشَّمْسُ فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ يَا
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ
بِنَفْسِي الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ فَاقْتَادُوْا
فَبَعَثُوْا رَوَاحِلَهُمْ وَاقْتَادُوْهَا شَيْئًا
ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ
حِيْنَ قَضَى الصَّلٰوةَ مَنْ نَسِيَ
صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا
فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اَقِمِ
الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِلَّا
اَنْ يَّذْكُرَهَا فِي السَّاعَاتِ الَّتِيْ نَهٰى رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ
فِيْهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ
وَتَبْيَضَّ وَنِصْفِ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ وَحِيْنَ
تَحْمَرُّ الشَّمْسُ حَتّٰى تَغِيْبَ اِلَّا عَصْرَ
يَوْمِهٖ فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْهَا وَاِنِ
احْمَرَّتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَ
هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحـ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ
وَعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَهَا مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ

اپنا منہ صبح صادق کی طرف کیا اتفاقاً ان کو بھی نیند آ گئی۔ رسول اللہ صلعم بلال اور کسی صحابی کی آنکھ نہیں کھلی یہاں تک کہ سورج نکل آیا جب رسول اللہ صلعم کی آنکھ کھلی تو آپ گھبرائے اور فرمایا اے بلال یہ کیا بات ہے بلال نے کہا جس ذات نے آپ کو سلا دیا اسی ذات نے مجھ کو سلا دیا رسول اللہؐ نے فرمایا یہاں سے کوچ کرو پس لوگوں نے اپنے کجاوے کس لئے اور چل پڑے تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت بلال کو تکبیر کہنے کا حکم دیا۔ حضرت بلال نے تکبیر کہی رسول اللہ صلعم نے صبح کی نماز پڑھی پھر آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنی بھول جائے تو اس کو چاہیئے کہ جب یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا قائم کرو نماز میری یاد کے لئے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ سوائے ان اوقات کے جن اوقات میں رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ نماز نہ پڑھی جائے سورج کے طلوع ہونے سے سورج کے بلند ہونے تک اور نصف کے وقت سے کہ سورج کے ڈھل جانے تک اور سورج کے زرد ہونے کے بعد سے غروب آفتاب تک مگر اسی دن کی نماز عصر غروب کے وقت بھی ادا کی جا سکتی ہے اگرچہ آفتاب زرد ہو جائے اور غروب کے قریب ہو اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

۱۸۸ مالک بن انس۔ زید بن اسلم۔ عطار بن
یسار و بسر بن سعید اور عبد الرحمن اعرج [illegible]
فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فر[illegible] پہنچ جائے اور
تم میں سے قبل طلوع آفتا[illegible] پر عصر کا حکم ہے یہی امام ابو
پائی یا غروب آفتا[illegible] ہے۔
[illegible] رکعت پا [illegible]

٥٥ اَلصَّلٰوةُ فِی اللَّیْلَةِ الْمُمْطِرَةِ

ح ١٨٩ ١ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَاذَی بِالصَّلٰوةِ فِی سَفَرٍ فِیْ لَیْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِیْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَیْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ یَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّهٰذَا حَسَنٌ وَّهِیَ رُخْصَةٌ وَّالصَّلٰوةُ فِی الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ

بارش کی رات میں نماز پڑھنے کا بیان

مالک بن انس۔ **نافع** کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے حالتِ سفر میں سخت سردی اور ٹھنڈ والی رات میں اذان دی اور کہا الا، صلوا فی الرحال۔ یعنی اپنی قیام گاہ میں ہی نماز ادا کرو پھر آپ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلعم بھی سردی اور بارش کی رات میں موذن کو یہ کلمہ آذان میں کہنے کے لئے حکم کرتے تھے۔

امام محمد نے کہا یہ بہتر ہے اور بطور رخصت ہے لیکن جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے تو افضل ہے۔

ح ١٩٠ ٢ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوتِكُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ اِلَّا صَلٰوةَ الْجَمَاعَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَكُلٌّ حَسَنٌ

مالک بن انس۔ ابوالنضر۔ بسر بن سعید زید بن ثابت نے کہا نمازوں میں سب سے بہتر نماز وہ ہے جو گھر میں ادا کی جائے سوائے فرض نمازوں کے

امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے باقی ٹھیک سب طرح ہے۔

ف:۔ جماعت کی نمازوں کے علاوہ سب نمازوں میں وہی نماز بہتر ہے جو گھر میں ادا کی جائے

ح ١٩١ ٣ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰی صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے کے مقابلہ میں ستائیس گناہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

ف:۔ بعض روایات میں اس سے کم وبیش کا ذکر ہے لیکن وہ موقوف ہیں۔

٥٦ قَصْرُ الصَّلٰوةِ فِی السَّفَرِ

ح **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ كَیْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَیْنِ رَكْعَتَیْنِ فِی السَّفَرِ

سفر میں قصر کرنے کا بیان

مالک بن انس۔ صالح بن کیسان عروہ بن زبیر حضرت عائشہ فرماتی ہیں سفر وحضر میں ابتداءً نماز کی دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں پھر حضر کی نماز میں دو رکعت زیادہ کر

وَالْحَضَرِ فَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ وَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ

دی گئیں اور سفر کی نماز کو بدستور باقی رہنے دیا۔

ف:۔ حضرت عائشہ سے بخاری میں روایت ہے کہ ہجرت سے قبل نماز کی دو دو رکعتیں فرض تھیں لیکن جب رسول اللہ صلعم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو مقیم ہونے کی صورت میں دو دو رکعتیں زیادہ کی گئی مسند احمد میں نماز مغرب کا استثناء ہے کیونکہ مغرب کی حضر و سفر دونوں صورتوں میں تین ہی رکعت ہیں حضر یعنی اقامت قصر یعنی کمی۔

۱۹۳ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ

مالک بن انس۔ **نافع** کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر جب خیبر کی طرف کوچ کرتے تو نماز قصر کرتے یعنی چار رکعت کی جگہ دو رکعت ادا کرتے۔

ف:۔ مقام خیبر مدینہ سے ۹۶ میل کے فاصلہ پر ہے یہ قصران نمازوں میں ہے جو چار رکعت والی ہیں اور وہ تین ہیں ظہر عصر و عشاء باقی فجر و مغرب میں قصر نہیں ہے۔

۱۹۴ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا قَصَرَ الصَّلٰوةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

مالک بن انس۔ **نافع** نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر جب حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلتے تو ذو الحلیفہ میں نماز قصر کرتے

ف:۔ ذو الحلیفہ مدینہ سے سات میل کے فاصلہ پر ہے اور یہیں سے نماز قصر کرنا شروع کر دیتے۔

۱۹۵ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ اِلٰى رِيْمٍ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرَةِ ذٰلِكَ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری سالم بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ ابن عمر نے جب مقام ریم کی طرف کوچ کیا۔ تو اس سفر میں نماز قصر کی۔

ف:۔ مقام ریم بقول بعض مدینہ سے تیس میل اور بقول بعض چالیس میل ہے۔

۱۹۶ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْبَرِيْدَ فَلَا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ

مالک بن انس نے کہا کہ نافع حضرت عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ایک برید تک جاتے تھے اور قصر نہیں کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا خَرَجَ الْمُسَافِرُ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ كَوَامِلَ بِسَيْرِ الْاِبِلِ وَمَشْيِ الْاَقْدَامِ فَاِذَا اَرَادَ ذٰلِكَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مِصْرِهٖ وَيَجْعَلُ الْبُيُوْتَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ

امام محمد نے کہا مسافر آدمی کے لئے اس وقت قصر ہے جب وہ تین دن کی مسافت کے سفر پر چلے یعنی اتنی مسافت پر کہ اونٹ سوار یا پیدل عبور کرے تو تین دن میں آرام سے پہنچ جائے اور شہر سے باہر نکل جانے پر قصر کا حکم ہے یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

ف :- برید اصل میں پڑاؤ کو کہتے ہیں جس کی مسافت چھ میل سے بارہ میل تک ہو تین دن کی مسافت پر جو قصر کا حکم ہے یہ احناف کے نزدیک ہے باقی امام شافعی و احمد بن حنبل وغیرہ کے نزدیک کم سے کم مسافت جس میں قصر کیا جائے چار برد ہیں یعنی ۱۶ فرسخ جس کے ۴۸ میل ہوئے۔

۵۷ اَلْمُسَافِرُ يَدْخُلُ الْمِصْرَ وَغَيْرَهٗ مَتٰى يُتِمُّ الصَّلٰوةَ

شہر میں داخل ہونے والے کیلئے قصر کا حکم کیا ہے

ح ۱۹۷ / ۱ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ مَالَمْ اُجْمِعْ مُكْثًا فَاِنْ حَبَسَنِيْ ذٰلِكَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ لَيْلَةً

مالک۔ ابن شہاب زہری۔ سالم بن عبداللہ **عبداللہ بن عمر** نے فرمایا میں مسافر کی نماز پڑھوں گا یعنی قصر کروں گا جب تک کہ میں اقامت کا ارادہ نہ کرلوں اگرچہ مجھ کو اسی تردد میں بارہ دن گزر گئے۔

ف :- اس پر اہل علم کا اجماع ہے کہ مسافر جب تک اقامت کی نیت نہ کرے قصر کرے اگرچہ اس کو کسی وجہ سے ایک عرصہ گذر جائے۔

ح ۱۹۸ / ۲ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ

مالک۔ زہری۔ سالم بن عبداللہ۔ عبداللہ **بن عمر** فرماتے ہیں کہ حضرت عمر جب مکہ میں تشریف لاتے تو مسافر ہونے کی صورت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے تو دو رکعت نماز پڑھاتے اور پھر فرماتے اے مکہ والوں تم اپنی نمازیں پوری کرو اور ہم مسافر ہیں۔

ف :- مسافر کا مقتدی ہونے کی صورت میں پوری نماز پڑھے امام کی اقتداء ملحوظ رکھتے ہوئے یہ حکم ہے۔

ح ۱۹۹ / ۳ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُقِيْمُ بِمَكَّةَ عَشْرًا فَيَقْصُرُ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَنْ يَّشْهَدَ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِصَلَاتِهِمْ

مالک بن انس **نافع** کہتے ہیں عبداللہ بن عمر مکہ میں دس دن تک مقیم رہے تھے اور قصر کرتے تھے۔ مگر جب لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتے تو نماز پوری پڑھتے یعنی قصر نہیں کرتے۔

ح ۲۰۰ / ۴ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُسَافِرِ اِذَا كَانَ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يَخْرُجُ يَقُوْلُ اَخْرُجُ الْيَوْمَ بَلْ اَخْرُجُ غَدًا بَلِ السَّاعَةَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَيْهِ لَيَالٍ كَثِيْرَةٌ اَيَقْصُرُ اَمْ مَا يَصْنَعُ قَالَ يَقْصُرُ وَاِنْ تَمَادٰى بِهٖ ذٰلِكَ شَهْرًا

مالک بن انس۔ **ہشام بن عروہ** نے سالم بن عبداللہ سے سوال کیا اس مسافر کے بارے میں جو نہیں جانتا کہ کب کوچ کرنا ہوگا اسی تردد میں اس کو کئی دن گزر جائیں تو وہ نماز قصر کرے یا پوری ادا کرے انہوں نے جواب دیا قصر کرے اگرچہ اسکو اسی تردد میں ایک ماہ گذر جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ نَرَى قَصْرَ الصَّلٰوةِ إِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ مِصْرًا مِّنَ الْأَمْصَارِ فَإِنْ عَزَمَ عَلَى الْمُقَامِ إِلَّا أَنْ يَعْزِمَ عَلَى مُقَامِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَصَاعِدًا فَإِذَا عَزَمَ عَلَى ذٰلِكَ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ

امام محمد نے کہا ہمارے نزدیک مسافر نماز قصر کرے جب وہ شہر میں داخل ہونے پر پندرہ دن سے کم کا مدت کی اقامت کا ارادہ کرے مگر جب پندرہ دن یا اس سے زیادہ اقامت کا ارادہ کرے تو نماز پوری کرے یعنی قصر نہیں ہے۔

ح ۵ **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَنْ أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ فَلْيُتِمَّ الصَّلٰوةَ

مالک بن انس، عطاء خراسانی۔ سعید بن مسیب نے کہا جو شخص چار دن کی اقامت کا ارادہ کرے تو وہ نماز پوری پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا يَقْصُرُ الْمُسَافِرُ حَتّٰى يُجْمِعَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

امام محمد نے کہا ہم نے اس کو اختیار نہیں کیا ہے بلکہ مسافر قصر کرے جب تک پندرہ دن کی اقامت کا ارادہ نہ کرے یہی قول عبداللہ بن عمرو سعید بن جبیر وغیرہ کا ہے۔

ف:۔ امام مالک نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب کا یہ قول پسند ہے، امام شافعی اور علماء کی ایک جماعت کا یہی مذہب ہے ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا مہاجرین ارکان حج ادا کرنے کے بعد تین دن ٹھہریں اس سے معلوم ہوا کہ چار دن ٹھہرنے پر مقیم شمار ہوگا۔ اور مہاجرین مدینہ کو اس ماہ میں مکہ میں اقامت درست نہیں تھی۔ سفیان ثوری اور ابو حنیفہ و صاحبین کے نزدیک جب تک پندرہ دن کی اقامت کا ارادہ نہ کرے قصر کرتا رہے یہی قول عبداللہ بن عمر و ابن عباس سے مروی ہے۔

ح ۲ **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ بِمِنًى يُصَلِّي أَرْبَعًا وَإِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

مالک بن انس۔ **نافع** نے کہا کہ عبداللہ بن عمر جب امام کے ساتھ منٰی میں نماز پڑھتے تو چار رکعت ادا کرتے لیکن جب وہ تنہا نماز پڑھتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ مُقِيمًا وَالرَّجُلُ مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے کہ جب امام مقیم اور مقتدی مسافر ہو تو مسافر کے لئے قصر نہیں ہے یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

۵۵

الْقِرَاءَةُ فِي الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

بحالت سفر نماز میں قرأۃ کا بیان

ح ۲۰۳ **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ قَرَأَ فِي السَّفَرِ فِي الصُّبْحِ بِالْعَشْرِ السُّوَرِ مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ يُرَدِّدُ

مالک۔ **نافع** نے کہا کہ عبداللہ بن عمر سفر میں نماز فجر میں دس سورتیں اول کی مفصل سے پڑھتے یعنی ایک ایک رکعت میں ایک ایک

هُنَّ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ سُوْرَةً

سورة۔

قَالَ مُحَمَّدٌ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ فِی السَّفَرِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوَهُمَا

امام محمد نے کہا حالت سفر میں نماز فجر میں وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِق وغیرہ پڑھنی چاہیے۔

کیونکہ بحالت سفر قرأۃ میں تخفیف کرنا بہتر ہے۔

۵۹ ## اَلْجَمْعُ بَیْنَ الصَّلٰوةِ فِی السَّفَرِ وَالْمَطَرِ

بحالت سفر و بارش نمازیں جمع کرنے کا بیان

ح ۲۰۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّیْرُ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

مالک۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلعم کو جب سفر کی جلدی ہوتی تو مغرب و عشاء کی نماز جمع کرتے۔

ح ۲۰۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حِیْنَ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِی السَّفَرِ سَارَ حَتّٰی غَابَ الشَّفَقُ

مالک۔ نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر جب نماز مغرب و عشاء کی سفر میں جمع کرتے تو آپ چلتے رہتے یہاں تک کہ شفق غائب ہو جاتی۔

ح ۲۰۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَیْنِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ اَخْبَرَهٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الْعَصْرِ وَالظُّهْرِ فِی السَّفَرِ اِلٰی تَبُوْكَ

مالک بن انس۔ داؤد بن حصین۔ عبد الرحمٰن بن ہرمز نے کہا کہ رسول اللہ صلعم سفر میں غزوۂ تبوک کے موقع پر ظہر و عصر کو جمع کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْجَمْعُ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ اَنْ تُؤَخَّرَ الْاُوْلٰی مِنْهُمَا فَتُصَلّٰی فِیْ اٰخِرِ وَقْتِهَا وَتُعَجَّلَ الثَّانِیَةُ فَتُصَلّٰی فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ قَبْلَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ خِلَافَ مَا رَوٰی مَالِكٌ

امام محمد نے کہا ہمارے نزدیک جمع کرنے کی صورت یہ ہے کہ ایک نماز میں تاخیر کی جائے اور دوسری نماز ذرا جلدی کر کے پڑھے یعنی پہلی نماز کا آخر وقت اور دوسری نماز کا ابتدائی وقت ہو امام محمد نے کہا ہم کو عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ بات اس طرح پہنچی ہے کہ وہ نماز مغرب شفق کے غائب ہونے سے قبل پڑھتے بخلاف اس روایت کے جس کو امام مالک نے نقل کیا ہے۔

ف:۔ امام محمد نے جمع کی جو صورت بیان کی ہے کہ پہلی آخر نماز آخر وقت میں اور دوسری نماز جلد میں پڑھی جائے تو اس کو جمع صوری کہتے ہیں احناف جمع صوری کے قائل ہیں جمع حقیقی کے بالکل قائل نہیں

سوائے حج کے موقعہ پر مقام منیٰ و مزدلفہ میں حج کے موقعہ پر عرفات میں ظہر عصر، مزدلفہ میں مغرب و عشار کا جمع کرنا بالاتفاق درست ہے لیکن جمہور علمار کے نزدیک جمع حقیقی یعنی ایک وقت میں دو نمازیں خواہ تقدیم سے یا تاخیر سے سفر وغیرہ کی وجہ سے جائز ہے اور یہ جمع کرنا رخصت ہے بظاہر احادیث اس کی موید ہیں ان احادیث کو جمع صوری پر محمول کرنا بعید ہے کیونکہ حاضر لوگوں کے علاوہ عام لوگ اول و آخر اوقات میں تمیز نہیں کر سکتے ہیں لہذا احادیث کی رو سے بحالت سفر فجر کی نماز کے علاوہ بقیہ نمازوں میں جمع امام شافعی احمد بن حنبل و جمہور محدثین کے نزدیک جائز ہے بعض علماء نے سفر و بارش کے علاوہ عذر کی وجہ سے بھی جمع کو جائز کہا ہے۔ (موطا امام محمد حاشیہ عبد الحی)

ج **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا جَمَعَ الْاُمَرَاءُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمَعَ مَعَهُمْ فِي الْمَطَرِ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا جب خلفا ظہر و عصر کی نماز بارش کی وجہ سے جمع کر کے پڑھتے تو اور لوگ بھی ان کے ساتھ جمع کر کے نماز پڑھتے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ اِلَّا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِعَرَفَةَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِمُزْدَلِفَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا ہم نے عبد اللہ بن عمر کا قول اختیار نہیں کیا ہمارے نزدیک دو نمازیں ایک وقت میں جمع نہ کی جائیں۔ مگر ظہر و عصر مقام عرفہ میں اور مغرب و عشار مقام مزدلفہ میں یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَتَبَ فِي الْاٰفَاقِ يَنْهَاهُمْ اَنْ يَّجْمَعُوْا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَيُخْبِرُهُمْ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ كَبِيْرَةٌ مِّنَ الْكَبَائِرِ اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ الثِّقَاتُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَّكْحُوْلٍ

امام محمد نے کہا ہم کو حضرت عمر کے متعلق یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے مختلف اطراف میں لوگوں کو دو نمازیں جمع کرنے سے منع کیا اور یہ حکم نافذ کیا کہ دو نمازیں ایک وقت میں پڑھنا گناہ کبیرہ ہے اور ہم کو یہ خبر ثقہ راویوں سے علاء بن حارث و مکحول وغیرہ کے ذریعہ پہنچی ہے۔

ف: حضرت عمر کا دو نمازوں کو ایک وقت جمع کرنے کو گناہ کبیرہ کہنا یہ بغیر عذر کے ہے باقی عذر کی صورت میں جیسے بارش کی وجہ سے یا حالت سفر میں رسول اللہ صلعم و صحابہ سے دو نمازوں کا جمع کرنا ثابت ہے

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الدَّآبَّةِ فِي السَّفَرِ

حالت سفر میں سواری پر نماز پڑھنے کا بیان

ج **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

مالک۔ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلعم حالت

عُمَرَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي السَّفَرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ

ح ۲۳۹ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنْتُ اَسِيْرُ مَعَهٗ وَاَتَحَدَّثُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا خَشِيْتُ اَنْ يَطْلَعَ الْفَجْرُ تَخَلَّفْتُ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَلَحِقْتُهٗ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ وَخَشِيْتُ اَنْ اُصْبِحَ فَقَالَ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ

ح ۲۴۰ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ سَفَرٍ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارِهٖ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ اِيْمَاءً بِرَاْسِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَضَعَ وَجْهَهٗ عَلٰى شَيْءٍ

ح ۲۴۱ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ مَعَ صَلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ فِي السَّفَرِ التَّطَوُّعَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا اِلَّا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ نَازِلًا عَلَى الْاَرْضِ وَعَلٰى بَعِيْرِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَ بِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُصَلِّيَ الْمُسَافِرُ عَلٰى دَابَّتِهٖ تَطَوُّعًا اِيْمَاءً حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهَهٗ يَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ

سفر میں سواری پر جس طرف بھی سواری کا منہ ہوتا نماز پڑھ لیا کرتے اور خود حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

مالک بن انس۔ ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن سعید بن یسار نے کہا کہ میں کسی سفر میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا اور ان کے ساتھ باتیں کرتا ہوا چلا جا رہا تھا یہاں تک کہ جب مجھ کو صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا میں ان کے پیچھے ہو گیا اور سواری سے اتر کر وتر نماز پڑھی پھر سوار ہو کر آپ سے جا ملا عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے کہا تم کہاں تھے میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن صبح ہو جانے کے خوف سے سواری سے اتر کر نماز وتر پڑھنے میں رہ گیا اس پر انہوں نے کہا کیا تمہارے لئے رسول اللہ صلعم کی زندگی میں اسوۂ حسنہ نہیں ہے میں نے کہا کیوں نہیں ہمارے لئے رسول اللہ صلعم کی زندگی میں اسوۂ حسنہ ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلعم تو اپنی سواری پر ہی وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

مالک۔ یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو حالت سفر میں گدھے پر غیر قبلہ کی جانب نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ نماز سے سر جھکا کر رکوع و سجود کرتے بغیر اس کے کہ وہ اپنا سر کسی چیز پر رکھیں۔

مالک۔ نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ سفر میں فرض نماز کے ساتھ کوئی نماز نفل وغیرہ قبل یا بعد نہیں پڑھتے تھے مگر رات کے درمیان حصہ میں کبھی سواری سے اتر کر اور کبھی سواری پر ہی جس طرف اس کا منہ ہوتا وتر پڑھتے تھے۔

امام محمدؒ نے کہا مسافر کو سواری پر ہی جدھر اس کا منہ ہو اشارے سے نماز نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اپنے چہرے کو رکوع کی بہ نسبت

الرُّكُوعِ فَأَمَّا الْوِتْرُ وَالْمَكْتُوبَةُ فَإِنَّهُمَا يُصَلَّيَانِ عَلَى الْأَرْضِ وَ بِذَالِكَ جَاءَتِ الْآثَارُ

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ أَوِ الْوِتْرُ نَزَلَ فَصَلَّى

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَزِيدُ عَلَى الْمَكْتُوبَةِ فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَيُحْيِي اللَّيْلَ عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ أَيْنَمَا كَانَ وَجْهُهُ وَيَنْزِلُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ وَيُوتِرُ فِي الْأَرْضِ فَإِذَا قَامَ لَيْلَةً فِي مَنْزِلٍ أَحْيَى اللَّيْلَ

سجدے میں زیادہ جھکائے۔ مگر نماز فرض اور وتر سواری سے اتر کر پڑھے اور اس بارے میں بہت سے آثار ہیں۔

ح ۲۱۲ / ۵ امام محمد نے کہا ابو حنیفہ حصین سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ سواری پر جس طرف سواری کا منہ ہوتا نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے مگر نماز فرض یا وتر سواری سے اتر کر پڑھتے۔

ح ۲۱۳ / ۶ محمد بن حسن شیبانی۔ عمر بن ذر ھمدانی مجاہد نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر حالت سفر میں دو رکعت نماز فرض کے ساتھ اس سے قبل یا بعد کچھ نفل زیادہ نہیں پڑھتے اور آپ حالت سفر میں اپنی سواری پر ہی ساری رات عبادت میں گذار دیتے طلوع فجر سے کچھ قبل اپنی سواری سے اتر کر وتر پڑھتے۔ اسی طرح جب آپ رات کو کسی منزل میں اتر کر مقیم ہوتے تو بھی ساری رات عبادت میں گذار دیتے۔

یحیی اللیل کا مطلب یہ ہے کہ رات کو سوتے نہیں تھے۔ بلکہ ساری رات ذکر الٰہی تلاوت و نفل وغیرہ میں گزار دیتے بعض روایات سے رسول اللہ صلعم کا سفر میں سنتوں کا پڑھنا ثابت ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ كُلَّهَا عَلَى بَعِيرِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَيُومِي بِرَأْسِهِ إِيمَاءً وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَالْوِتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ لَهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِي بِرَأْسِهِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ

ح ۲۱۴ / ۷ محمد بن حسن شیبانی۔ محمد بن ابان بن صالح حماد بن ابی سلیمان۔ مجاہد نے کہا میں مکہ سے مدینہ تک سفر میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ رہا پس وہ اپنی تمام نمازیں سواری پر ہی مدینہ کی طرف رخ کرکے سر کے اشارے سے ادا کرتے اور رکوع کی بہ نسبت سجدے میں زیادہ جھکتے مگر فرض نماز اور وتر کے لئے اترتے مجاہد کہتے ہیں میں نے اس بارے میں عبداللہ بن عمر سے سوال کیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلعم ایسا ہی سر کے اشارے سے نماز ادا کرتے تھے اور رکوع کی بہ نسبت سجدے میں زیادہ جھکتے تھے۔

ح ۲۱۵ / ۸ محمد بن حسن۔ اسماعیل بن عیاش۔ ہشام

حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ وَلَا يَضَعُ جَبْهَتَهُ وَلَكِنْ يُشِيرُ لِلرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ بِرَأْسِهِ فَإِذَا نَزَلَ أَوْتَرَ

بن عروہ اپنے والد عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی سواری کی پشت پر جس طرف اس کا رخ ہوتا نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ اپنی پیشانی کو کسی چیز پر نہ رکھتے سر رکوع و سجود کے لئے سر سے اشارہ کرتے جب آپ فروکش ہوتے تو وتر پڑھتے

ح ۲۱۶ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ الضَّبِّيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ تَطَوُّعًا يُومِي إِيمَاءً وَيَقْرَأُ السَّجْدَةَ فَيُومِي وَيَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ وَالْوِتْرِ

محمد بن حسن۔ خالد بن عبداللہ۔ مغیرہ ضبی ابراہیم نخعی نے کہا عبداللہ بن عمر نماز نفل اپنی سواری پر اشارے سے ادا کرتے تھے سجدے کی آیت پڑھتے تو اشارہ سے سجدہ کرتے اور فرض نماز کے لئے اتر جاتے۔

ح ۲۱۷ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ صَلَّى التَّطَوُّعَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ

محمد بن حسن۔ فضل بن غزوان۔ نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر کی سواری کا جس طرف منہ ہوتا اسی طرف وہ نماز نفل ادا کر لیا کرتے اور جب وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اتر کر وتر پڑھتے۔

ف: یہ سب آثار جو اس باب میں ذکر ہوئے ہیں اس امر پر دلالت کرتے تھے کہ سفر میں سوائے فرض نماز اور وتر کے کچھ زیادہ نہ پڑھا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں اور اگر نفل پڑھ لئے جائیں تو بھی جائز ہے اور بعض روایات میں اتر کر وتر پڑھنا ثابت ہے اس سے وتر کا اتر کر پڑھنا افضل معلوم ہوا باقی ثبوت روایات میں دونوں طرح ہے۔

۶۱ اَلرَّجُلُ يُصَلِّي فَيَذْكُرُ أَنَّ عَلَيْهِ صَلٰوةً فَائِتَةً

بحالت نماز قضاء نماز کا یاد آجانا

ح ۲۱۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً مِنْ صَلٰوتِهِ فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ صَلٰوتَهُ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا الصَّلٰوةَ الْأُخْرٰى

مالک۔ نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے جو شخص کوئی نماز پڑھنی بھول جائے اور اس کو امام کے ساتھ نماز پڑھنے کی حالت میں فوت شدہ نماز یاد آئے تو اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ نماز پڑھ لینی چاہیے اس کے بعد دوسری نماز پڑھے یعنی وقتی نماز جو امام کے ساتھ پڑھی تھی

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ اِلَّا فِیْ خَصْلَۃٍ وَاحِدَۃٍ اِذَا ذَکَرَهَا وَهُوَ فِیْ صَلٰوۃٍ فِی اٰخِرِ وَقْتِهَا یَخَافُ اِنْ بَدَأَ بِالْاُوْلٰی اَنْ تَخْرُجَ وَقْتُ هٰذِهِ الثَّانِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَهَا فَلْیَبْدَأْ بِهٰذِهِ الثَّانِیَۃِ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ یُصَلِّی الْاُوْلٰی بَعْدَ ذٰلِكَ وَ هُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے سوائے ایک صورت کے جب ایسے تنگ وقت میں اس کو نماز یاد آئے کہ اگر اس وقت میں فوت شدہ نماز کو پڑھا جائے تو دوسری نماز کا وقت نکل جائے تو فوت شدہ نماز نہ پڑھے یہی قول امام ابوحنیفہ اور سعید بن مسیب کا ہے۔

ف: اس اثر سے یہ ثابت ہوا کہ جہاں تک ہو سکے ترتیب کو ملحوظ رکھے قضاء نماز کو اول پڑھے اور وقتی نماز بعد میں یہ ان لوگوں کا مسلک ہے جو وجوب ترتیب کے قائل ہیں جیسے ابن شہاب زہری ابراہیم نخعی عبداللہ بن عمر وغیرہ باقی امام شافعی وغیرہ کے نزدیک ترتیب ضروری نہیں ہے۔

اَلرَّجُلُ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ یُدْرِكُ الصَّلٰوۃَ

امام کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان!

۲۱۹ ج ۲

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِی الدِّیْلِ یُقَالُ لَهٗ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوۃِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَالرَّجُلُ فِیْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ رَجُلًا مُّسْلِمًا قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ قَدْ کُنْتُ صَلَّیْتُ فِیْ اَهْلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ

مالک بن انس۔ زید بن اسلم۔ بسر بن محجن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں اذان ہوئی پس رسول اللہ صلعم نے اٹھ کر نماز پڑھائی لیکن یہ صاحب یعنی محجن اپنی جگہ وہیں بیٹھے رہے اس پر رسول اللہ صلعم نے ان سے کہا تم کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس بات نے روکے رکھا۔ کیا تم مسلمان نہیں ہو انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں لیکن میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مسجد میں آؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو اگرچہ تم اپنے گھر میں نماز پڑھ چکے ہو۔

ف: نسائی اور حاکم میں عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص اپنے گھر سے نماز پڑھ کر آئے اور مسجد میں نماز ہو رہی ہو تو وہ نماز میں شامل ہو جائے تو یہ نماز اس کی نفل ہو جائے گی۔

ح ۲۲۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ اَوِ الصُّبْحِ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا فَلَا يُعِيْدُهُمَا غَيْرَ مَا قَدْ صَلَّاهُمَا

مالک۔ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر فرماتے تھے جو شخص مغرب یا صبح کی نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت کو پائے۔ تو دوبارہ نماز نہ پڑھے

ف:۔ یہ دو نمازیں دو دفعہ نہیں ادا کی جاسکتی کیونکہ نماز صبح کے بعد نفل نہیں ہیں اور مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں نماز نفل تین رکعت نہیں ہو سکتی

ح ۲۲۱ اَخْبَرَنَا عَفِيْفُ بْنُ عَمْرٍو السَّهْمِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ ثُمَّ اٰتِي الْمَسْجِدَ فَاَجِدُ الْاِمَامَ يُصَلِّيْ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهُ قَالَ نَعَمْ صَلِّ مَعَهُ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَهُ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ اَوْ سَهْمُ جَمْعٍ

مالک۔ عفیف بن عمرو سہمی قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے ابو ایوب انصاری سے سوال کیا میں گھر میں نماز پڑھ لینے کے بعد مسجد میں آتا ہوں تو میں امام کو نماز پڑھاتے ہوئے پاتا ہوں کیا ایسی صورت میں امام کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھوں ابو ایوب انصاری نے جواب دیا ہاں جو ایسا کرے گا اس کو دوگنا ثواب ملیگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا لَا يُعِيْدُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لِاَنَّ الْمَغْرِبَ وِتْرٌ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلَّى التَّطَوُّعُ وِتْرًا وَلَا صَلٰوةَ تَطَوُّعٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَكَذٰلِكَ الْعَصْرُ عِنْدَنَا وَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا اس پر عبداللہ بن عمر کے قول پر ہمارا عمل ہے اور صبح اور مغرب کی نماز دوبارہ نہ پڑھے اس لئے کہ نماز مغرب کی تین رکعت ہیں اور تین رکعت نفل ہمارے نزدیک مشروع نہیں، فجر اور عصر کی نماز کو بھی دوبارہ نہ پڑھے اس لئے فجر اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز مشروع نہیں ہے اور یہی قول امام صاحب کا ہے۔

ف:۔ دوگنا ثواب اس طرح ایک تنہا نماز پڑھنے کا دوسرا جماعت سے ادا کرنے کا۔

۳۲ اَلرَّجُلُ تَحْضُرُهُ الصَّلٰوةُ وَالطَّعَامُ بِاَيِّهِمَا يَبْدَاُ

کھانا اور نماز بیک وقت حاضر ہونیکی صورت میں ابتدا کسکو اختیار کیا جائے

ح ۲۲۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُقَرَّبُ اِلَيْهِ الطَّعَامُ فَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَا يَعْجَلُ وَلَا يَعْدِلُ عَنْ طَعَامِهٖ حَتّٰى

مالک۔ نافع نے کہا جب عبداللہ بن عمر کے سامنے کھانا رکھا جاتا اور وہ گھر میں کھانا کھاتے ہوئے امام کی قرأۃ کی آواز سنتے تو کھانے میں جلدی نہ کرتے یہاں تک کہ کھالے

يَقْضِيَ مِنْهُ حَاجَتَهُ
قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرَى بِهٰذَا بَأْسًا وَنُحِبُّ اَنْ لَا يَتَوَخَّى تِلْكَ السَّاعَةَ

ے فارغ ہو جاتے۔
امام محمد نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے ہمارے نزدیک یہ پسند نہیں ہے کہ نماز ہی کے وقت کھانے کا قصد کیا کریں بلکہ اس وقت سے قبل کھانے سے فارغ ہو جایا کریں۔

ف:۔ یعنی اتفاق سے ایسا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۲۴ ## فَضْلُ الْعَصْرِ وَالصَّلٰوةُ بَعْدَ الْعَصْرِ

نماز عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نفل پڑھنے کا بیان

۲۲۳ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا صَلٰوةَ تَطَوُّعٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک۔ زہری۔ سائب بن یزید روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو دیکھا وہ منکدر بن عبداللہ کو نماز عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے پر سرزنش کر رہے ہیں
امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا عمل ہے۔ کہ عصر کے بعد نماز نفل نہ پڑھے۔

ف:۔ فجر اور عصر کی نماز کے بعد قضاء نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

۲۲۴ ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الَّذِيْ يَفُوْتُهُ الْعَصْرُ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر نے کہا جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے گویا کہ اس کا گھر اور مال تباہ و برباد ہو گیا۔

۲۵ ## وَقْتُ الْجُمُعَةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيْبِ وَالدِّهَانِ

جمعہ کے دن خوشبو لگانے کا بیان

۲۲۵ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَمِّيْ اَبُوْ سُهَيْلِ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى طِنْفِسَةً لِعَقِيْلِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تُطْرَحُ اِلٰى جِدَارِ الْمَسْجِدِ الْغَرْبِيِّ فَاِذَا غَشِيَ الطِّنْفِسَةَ كُلَّهَا ظِلُّ الْجِدَارِ خَرَجَ

مالک بن انس۔ ابو سہیل بن مالک (چچا مالک بن انس) اپنے والد مالک بن عامر اصبحی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں دیکھتا تھا کہ عقیل بن ابی طالب کا ایک بوریا جمعہ کے دن مسجد نبوی کے غربی جانب دیوار کے نیچے ڈالا جاتا تھا جب

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيلُ قَائِلَةَ الضُّحٰى

سارے بورے پر دیوار کا سایا آجاتا تو حضرت عمر نماز جمعہ کے لئے نکلتے مالک بن عامر ابھی کہتے ہیں پھر ہم بعد نماز چاشت کیطرح قیلولہ کرتے تھے۔

٢٢٦ ح اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرُوحُ إِلَى الْجُمُعَةِ إِلَّا ادَّهَنَ وَتَطَيَّبَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُحْرِمًا

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر جمعہ کے دن بغیر خوشبو تیل نماز جمعہ کے لئے نہیں جاتے تھے سوائے اس صورت کے جب کہ آپ احرام سے ہوتے۔

٢٢٧ ح اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

مالک۔ زہری۔ سائب بن یزید کہتے ہیں حضرت عثمان نے جمعہ کے دن تیسری آذان زیادہ کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ النِّدَاءُ الثَّالِثُ الَّذِي زِيدَ هُوَ النِّدَاءُ الْأَوَّلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور تیسری آذان جو زیادہ کی گئی وہ پہلی آذان ہے یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

٤٧ الْقِرَاءَةُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّمْتِ

نماز جمعہ میں قرأۃ اور خطبہ میں خاموش رہنے کا بیان

٢٢٨ ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم عَلٰى أَثَرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

مالک۔ ضمرۃ بن سعید مازنی۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ۔ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر (صحابی رسول اللہ) سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلعم جمعہ کے دن سورۃ جمعہ کے بعد کون سی سورۃ پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا آپ ھل اتٰک حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

٢٢٩ ح ٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُمْ كَانُوا زَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُصَلُّونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَخْرُجَ عُمَرُ فَإِذَا خَرَجَ وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَعْلَبَةُ جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ وَقَامَ عُمَرُ سَكَتْنَا فَلَمْ

مالک۔ زہری۔ ثعلبہ بن ابی مالک کہا لوگ حضرت عمر کے زمانے میں جمعہ کے دن نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ خطبے کے لئے نکلتے ثعلبہ کہتے ہیں حضرت عمر کے نکلنے منبر پر بیٹھنے اور مؤذن کے آذان دینے تک ہم بیٹھے ہوئے باتیں کیا کرتے تھے مؤذن کی آذان کے بعد جب حضرت عمر منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تو ہم خاموش ہو جاتے اور

تَكَلَّمَ اَحَدٌ مِّنَّا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ خُرُوْجُهٗ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامُهٗ يَقْطَعُ الْكَلَامَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ قَلَّ مَا يَدَعُ ذٰلِكَ اِذَا خَطَبَ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فَاسْتَمِعُوْا وَاَنْصِتُوْا فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِيْ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلسَّامِعِ الْمُنْصِتِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّ اَبَاهُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ رَاٰى فِيْ قَمِيْصِهٖ دَمًا وَالْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنَزَعَ قَمِيْصَهٗ فَوَضَعَهٗ

کوئی بات نہیں کرتا۔

۲۳۲ ح ۳ مالک۔ ابن شہاب زہری نے کہا امام کا خطبہ کے لئے نکلنا نماز کو موقوف کر دیتا ہے اور خطبہ دینا کلام کرنے کو موقوف کر دیتا ہے۔

۲۳۳ ح ۴ مالک بن انس۔ ابو النضر۔ مالک بن ابی عامر نے کہا کہ حضرت عثمان بن عفان خطبہ دیتے وقت اکثر اس بات کو کہا کرتے تھے اے لوگوں جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو تو خطبہ سنو اور خاموش رہو کیونکہ جو شخص خاموش رہیگا اور خطبہ کی آواز اس کو سنائی نہ بھی دے تو اس کیلئے اتنا ہی اجر ہے جتنا اس کیلئے جو خاموش رہے اور خطبہ کی آواز اس کو سنائی دے

۲۳۴ ح ۵ مالک۔ ابو الزناد۔ اعرج۔ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہارا اپنے ساتھی سے خطبہ کے دوران میں خاموش رہنے کے لئے کہنا سو یہ بھی ایک لغو بات کرنا ہے۔

۲۳۵ ح ۶ مالک۔ عبد الرحمن بن قاسم نے کہا کہ ان کے والد قاسم بن محمد بن ابو بکر نے اپنی قمیص میں خون لگا ہوا دیکھا تو انہوں نے اپنا کرتہ اتار دیا اس حالت میں کہ امام منبر پر خطبہ دے رہا تھا۔

ف ۔ اس اثر سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے کوئی کام کرنے میں مضائقہ نہیں مگر زبان سے بات نہ کرے۔

صَلٰوةُ الْعِيْدَيْنِ وَاَمْرُ الْخُطْبَةِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمَ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْاٰخِرُ يَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ مِنْ لُحُوْمِ

۶۷ عیدین کی نماز اور خطبہ کا بیان

۲۳۶ ح ۱ مالک۔ ابن شہاب زہری۔ ابو عبید مولیٰ عبد الرحمن بن زبیر نے کہا میں نے عید کے دن حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ نماز پڑھی جب حضرت عمر نماز سے فارغ ہوئے اور خطبہ دیا تو فرمایا یہ دونوں دن (عید الفطر و عید الاضحیٰ) وہ دن ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ عید الفطر وہ دن ہے جس دن تمہارے روزے موقوف ہوتے ہیں اور عید الاضحیٰ وہ دن ہے کہ اس دن اپنی قربانی کا گوشت

قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّهُ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ اَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَرْجِعَ فَلْيَرْجِعْ فَقَدْ اَذِنْتُ لَهُ فَقَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عَلِيٍّ وَّعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ

کھاتے ہو اور عبید نے کہا پھر میں نے عید کے دن حضرت عثمان کے ساتھ حاضر ہو کر نماز پڑھی حضرت عثمان نے نماز کے بعد خطبہ دیا اور فرمایا آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں ایک عید الفطر اور ایک جمعہ ہو گاؤں کے رہنے والوں میں سے جو حضرات چاہیں نماز جمعہ کے لئے ٹھہرے رہیں اور جو اپنے گھر جانا چاہیں وہ جا سکتے ہیں میری طرف سے اجازت ہے۔ ابو عبید کہتے ہیں پھر میں نے حضرت علی کے ساتھ حاضر ہو کر نماز پڑھی جب کہ حضرت عثمان محصور تھے تو حضرت علی نے بھی نماز پڑھانے کے بعد خطبہ دیا ہے۔

ف:۔ رسول اللہ صلعم اور خلفائے راشدین کا یہی معمول تھا کہ عیدین کی نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے لیکن مروان نے اپنے زمانہ خلافت میں یہ بدعت ایجاد کی کہ خطبہ نماز سے پہلے دینے لگا اس کو مسلم نے روایت کیا اور یہی صحیح ہے کہ یہ بدعت مروان کے زمانہ میں شروع ہوئی۔

اہل العالیہ:۔ یہ وہ بستیاں تھیں جو مدینہ کے اطراف میں تین چار میل یا اس سے زائد فاصلہ پر واقع تھیں۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَذَكَرَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانَا يَصْنَعَانِ ذٰلِكَ ۲۳۵ ح

مالک۔ ابن شہاب **زہری** نے کہا رسول اللہ صلعم عید الفطر و عید الاضحیٰ کی نماز خطبہ سے قبل پڑھتے تھے اور ایسا ہی حضرت ابوبکر و حضرت عمر کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا رَخَّصَ عُثْمَانُ فِي الْجُمُعَةِ لِاَهْلِ الْعَالِيَةِ لِاَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ اَهْلِ الْمِصْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا یہ سب ہمارے نزدیک مختار ہے اور حضرت عثمان گاؤں کے رہنے والوں کو اسی وجہ سے رخصت دی تھی کہ وہ اہل مصر نہیں تھے۔

ف:۔ احناف کے نزدیک گاؤں والوں پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے حضرت علی سے یہ قول منقول ہے لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيْقَ وَلَا صَلٰوةَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ (جمعہ و عیدین کی نماز مصر یعنی شہر کے علاوہ دوسری جگہ ضروری نہیں ہے۔)

۲۷۸ صَلٰوةُ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ اَوْ بَعْدَهٗ

عیدین کی نماز سے قبل اور بعد نماز نفل نہ پڑھنے کا بیان

ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يُصَلِّيْ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا

مالک۔ نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر عید الفطر کی نماز سے قبل اور بعد نماز نفل نہیں پڑھتے تھے۔

ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

مالک۔ عبد الرحمٰن بن قاسم۔ اپنے والد قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ قاسم بن محمد اپنے گھر میں چار رکعت نماز پڑھ کر عیدگاہ جاتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ فَاَمَّا بَعْدَهَا فَاِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ وَاِنْ شِئْتَ لَمْ تُصَلِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا عید کی نماز سے قبل کوئی نماز نفل نہیں لیکن عید کی نماز کے بعد اگر تم چاہو تو پڑھو اور اگر تم نہ پسند کرو تو نہ پڑھو اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

ف : آنحضرت صلعم سے صحیح سند کے ساتھ نماز عید سے قبل اور بعد کوئی نماز نفل ثابت نہیں ہے اور صحابہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے باقی قاسم بن محمد کا یہ فعل اس حدیث کے منافی ہے جس میں ممانعت ہے ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم عید کی نماز سے قبل نفل نہیں پڑھتے تھے لیکن نماز فارغ ہو کر گھر میں تشریف لائے تو دو رکعتیں پڑھتے

۲۷۹ اَلْقِرَاءَةُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

عیدین میں قرأۃ کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاذَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَاُ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

مالک۔ حمزہ بن سعید مازنی۔ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہا حضرت عمر بن خطاب نے ابو واقد لیثی سے پوچھا رسول اللہ صلعم نماز عیدین میں کون سی سورتیں پڑھتے تھے انہوں نے کہا سورۃ قاف اور سورۃ قمر پڑھتے تھے۔

اَلتَّكْبِيْرُ فِي الْعِيْدَيْنِ

۲۳۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ فَمَا اَخَذْتَ بِهٖ فَهُوَ حَسَنٌ وَاَفْضَلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ عِيْدٍ تِسْعًا اَرْبَعًا فِيْهِنَّ تَكْبِيْرَةُ الْاِفْتِتَاحِ وَتَكْبِيْرَةُ الرُّكُوْعِ وَيُوَالِيْ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَيُؤَخِّرُهَا فِي الْاُوْلٰى وَيُقَدِّمُهَا فِي الثَّانِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

عیدین کی تکبیروں کا بیان

مالک - نافع نے کہا میں نے عید الفطر و عید الضحیٰ کی نماز ابوہریرہ کے ساتھ پڑھی تو انہوں نے پہلی رکعت میں سات تکبیریں قبل قراۃ کے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قبل قراۃ کے کہیں۔

امام محمد نے کہا لوگوں نے تکبیرات عیدین میں اختلاف کیا ہے۔ پس جس پر بھی عمل کیا جاوے اچھا ہے اور ہمارے نزدیک عبداللہ بن مسعود سے جو روایت ہے وہ بہتر ہے کہ وہ عیدین میں جملہ نو تکبیریں پانچ اول رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں معہ تکبیر اولیٰ و تکبیر رکوع دونوں تکبیرات کہتے ہیں اور اول رکعت میں تکبیرات کے بعد قراۃ اور دوسری رکعت میں قراۃ کے تکبیرات کہتے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

ف: عیدین کی تکبیرات میں صحابہ سے مختلف روایت ہے۔ اسی کی وجہ سے آئمہ کے اقوال میں اختلاف ہے احناف نے عبداللہ بن مسعود کے قول کو اختیار کیا ہے ان کے نزدیک تکبیر اولیٰ اور رکوع کی دونوں تکبیروں کے علاوہ دونوں رکعت میں قراۃ سے قبل چھ زائد تکبیریں ہیں لیکن عبداللہ بن عمرو ابن عباس اور حضرت عائشہ سے دونوں رکعتوں میں رکوع کی تکبیروں کے علاوہ بارہ تکبیریں ہیں سات تکبیریں پہلی رکعت میں قبل قراۃ اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں قبل قراۃ یعنی دونوں رکعتوں میں معہ تکبیر اولیٰ و تکبیرات رکوع جملہ چودہ تکبیریں ہوئیں آٹھ پہلی رکعت میں اور چھ دوسری رکعت میں امام شافعی احمد بن حنبل اور امام مالک وغیرہ کا یہی مسلک ہے۔

قِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ

رمضان میں تراویح پڑھنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ

مالک - ابن شہاب زہری - عروہ بن زبیر عائشہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے مسجد میں رسول اللہ صلعم کے پیچھے ایک رات نماز پڑھی پھر

الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ كَثُرُوْا مِنَ الْقَابِلَةِ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَكَثُرُوْا فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ قَدْ صَنَعْتُمُ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ

دوسری رات لوگ کثرت سے آئے اس طرح تیسری اور چوتھی رات میں لوگ جمع ہوئے لیکن رسول اللہ صلعم نماز کیلئے نہیں آئے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا جو کچھ تم نے کیا مجھ کو معلوم ہے اور میں صرف اس ڈر سے باہر نہیں نکلا کہ تم اس کو اپنے اوپر فرض تصور نہ کر لو یہ رمضان کا واقعہ ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا قیام لیل صرف سنت ہے واجب نہیں ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ عَيْنَايَ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ

۲۴۱ مالک۔ سعید المقبری۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا رسول اللہ صلعم کی نماز رمضان میں کیسے ہوتی تھی حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم رمضان وغیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار چار رکعت کیسے پڑھتے تھے ان چار رکعت کی خوبی اور طول کے متعلق نہ پوچھو یعنی یہ چار چار رکعت بہت اچھی طرح اور ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتے تھے اس کے بعد تین رکعت پڑھتے تھے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے کے بعد سو جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا اے عائشہ میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں اور دل نہیں سوتا ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَاْمُرَ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ

۲۴۲ مالک۔ زہری۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم لوگوں کو رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھنے کی طرف ترغیب دیتے تھے۔ وجوب کے طور پر نہیں فرماتے تھے آپ فرماتے تھے جس نے رمضان میں تراویح صدق دل سے خاص اللہ کے لئے پڑھی تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد بھی یہی بات رہی یعنی کوئی گیارہ رکعتیں پڑھتا تھا اور کوئی بالکل نہیں پڑھتا تھا پھر ایسا ہی حضرت ابوبکرؓ کے

فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرٍ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذٰلِكَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَأَظُنُّنِي لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ فَقَالَ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ تَطَوُّعًا بِإِمَامٍ لِأَنَّ الْمُسْلِمِينَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ذٰلِكَ وَرَأَوْهُ حَسَنًا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ قَبِيحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيحٌ

دور خلافت اور حضرت عمرؓ کے شروع دور خلافت میں رہا۔ ● بیس رکعات تراویح پر حاشیہ

مالک۔ ابن شہاب زہری۔ عروہ بن زبیر **عبدالرحمٰن بن عبدالقاری** کہتے ہیں کہ وہ رمضان میں حضرت عمرؓ بن خطاب کے ساتھ نکلے تو انہوں نے لوگوں کو علیحدہ علیحدہ متفرق نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کوئی اکیلا پڑھ رہا ہے کوئی کچھ لوگوں کے ساتھ ادا کر رہا ہے تو حضرت عمرؓ نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ اگر ان سب کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو اچھا ہو پھر حضرت عمرؓ نے ان سب لوگوں کو ابی بن کعب کے پیچھے نماز پڑھنے پر ہدایت کی عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کہتے ہیں جب میں دوسری رات ان کے ساتھ نکلا تو سب لوگ ایک قاری کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے حضرت عمرؓ نے کہا یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے وہ نماز جس سے لوگ سو جاتے ہیں اس نماز سے بہتر ہے جس کو وہ ابتدا میں قائم کرتے ہیں اور حضرت عمرؓ کی مراد اس کہنے سے یہ تھی کہ نماز آخر رات میں ادا کی جائے اور لوگ اول رات میں نماز پڑھتے تھے۔

امام محمدؒ کہتے ہیں کہ یہی ہمارا عمل ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ لوگ رمضان میں جماعت کے ساتھ نفل پڑھیں کیوں کہ مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے اور اس کو اچھا سمجھا ہے نبی کریم صلعم سے بھی روایت ہے آپ نے فرمایا جس کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے اور جس کو وہ برا سمجھیں وہ خدا کے نزدیک بھی بری ہے۔

ف: یرید آخر اللیل زہری کا قول ہے۔ بدعت، لغت کے اعتبار سے ہر نئی چیز اور نئی بات کو کہتے ہیں لیکن اصطلاح شریعت میں اس کے معنی یہ ہیں کہ دین میں اپنی طرف سے ایسی بات نکالی جو دین میں نہ ہو یعنی اس پر شرعی دلیل قائم نہ ہو اس معنی کے اعتبار سے بدعت کی دو قسمیں نہیں ہوتیں جو نئی بات دین میں نکالی جائے گی وہ سیئہ (بری) ہوں گی وہ حسنہ ہو بھی نہیں سکتی لہذا اس روایت میں بدعت حسنہ سے مراد

کے صفحات پر دلائل دیکھیں

بَابٌ فِي التَّرَاوِيحِ بِعِشْرِينَ رَكَعَاتٍ

۷۷۷- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً قَالَ وَكَانُوْا يَقْرَءُوْنَ بِالْمِئِيْنَ وَكَانُوْا يَتَوَكَّئُوْنَ عَلٰى عِصِيِّهِمْ فِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ- رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ-

---

باب- بیس رکعات تراویح میں- ۷۷۷- یزید بن خصیفہ سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان المبارک میں بیس رکعات ادا کرتے تھے۔ راوی نے کہا اور لوگ مئین سورتیں تلاوت کرتے تھے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ طویل قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے۔ یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

(۷۷۷ تا ۷۸۴) باب ہٰذا کی تمام روایات ائمہ اربعہ اور جمہور کا مستدل ہیں۔

(۱) باب کی پہلی روایت (۷۷۷) (السنن بیہقی ج ۲ ص ۴۹۶) سائب بن یزید رض سے مروی ہے جسے ان کے شاگرد یزید بن خصیفہ روایت کرتے ہیں (یزید بن خصیفۃ ثقۃ ہیں قال احمد وابوحاتم و النسائی ثقۃ وقال ابن معین ثقۃ حجۃ (تھذیب التھذیب ج ۱۱ ص ۳۴۰) عہد فاروقی میں تراویح میں کتنی رکعتیں پڑھی جاتی تھیں اس کا ذکر حضرت سائب بن یزید کی روایت میں ہے سائب بن یزید رض صغار صحابہؓ میں سے ہیں ولہ ولابیہ صحبۃ (تھذیب التھذیب ج ۳ ص ۴۵۰) حضرت سائبؓ سے اس حدیث کو تین شاگرد نقل کرتے ہیں۔

(۱) یزید بن خصیفہؒ (۲) حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئبؒ (۳) محمد بن یوسفؒ۔ حضرت سائبؓ کے راوی یزید بن خصیفہؒ کے تین شاگرد ہیں ابن ابی الذئبؒ، محمد بن جعفرؒ اور مالکؒ یہ تینوں بالاتفاق بیس رکعتیں روایت کرتے ہیں ابن ابی الذئبؒ کی روایت سنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶ محمد بن جعفر کی روایت تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۷۵ میں منقول ہے البتہ محمد بن یوسفؒ کے شاگردوں کے درمیان اختلاف ہوا ہے۔

(۱) امام مالکؒ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے ابی اور تمیم داری کو گیارہ رکعتیں پڑھانے کا حکم دیا تھا (موطا)
(ب) ابن اسحاق ان سے تیرہ کی روایت نقل کرتے ہیں (فتح الباری ج ۴ ص ۲۵۳)

۸۷۷۔ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

۸۷۷۔ یزید بن رومان نے کہا "حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان المبارک میں ۲۳ رکعت ادا فرماتے تھے یہ حدیث مالک نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

(ج) داؤد بن قیس اور دیگر حضرات ان سے اکیس رکعتیں نقل کرتے ہیں (مصنف عبد الرزاق ج۴ ص۲۶۰) اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حضرت سائبؓ کے دو شاگرد حارث اور یزید بن خصیفہ اور یزید کے تین شاگرد متفق اللفظ ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بیس رکعت پر لوگوں کو جمع کیا تھا جب کہ محمد بن یوسفؒ کی روایت مضطرب ہے بعض ان سے گیارہ نقل کرتے ہیں بعض تیرہ اور بعض اکیس۔ اصول حدیث کے قاعدے سے مضطرب حدیث حجت نہیں لہٰذا حضرت سائبؓ کی صحیح حدیث وہی ہے جو حارث اور یزید بن خصیفہ نے نقل کی ہے اور اگر محمد بن یوسف کی مضطرب اور مشکوک روایت کو بھی کسی درجہ میں قابل لحاظ سمجھا جائے تو دونوں کے درمیان تطبیق کی وہی صورت متعین ہے جو امام بیہقیؒ نے ذکر کی ہے کہ گیارہ پر چند روز عمل رہا پھر بیس پر عمل کا استقرار ہوا چنانچہ امام بیہقیؒ نے دونوں روایتوں کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے ویمکن الجمع بین روایتین فانھم کانوا یقومون باحدی عشرۃ ثم کانوا یقومون بعشرین ویوترون بثلاث (سنن الکبری ج۲ ص۴۹۶)

امام بیہقی کا یہ ارشاد کہ عہد فاروقی میں صحابہ کرام کا آخری عمل جس پر استقرار ہوا بیس تراویح کا تھا اس پر متعدد شواہد و قرائن موجود ہیں۔

ایک اعتراض کا جواب

مگر بیان شواہد سے قبل اس اعتراض کا جواب ضروری ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس روایت سے تو یہ ثابت ہوا کہ عہد فاروقی میں لوگ ۲۰ رکعت تراویح پڑھتے تھے مگر اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو اس پر جمع کیا اور خود بھی شمولیت کی محدثین جواب میں کہتے ہیں کہ یہ اعتراض مہمل ہے یہ واقعہ مدینہ طیبہ کا ہے سارے صحابہ ایک کام کرتے ہوں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے غافل ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں فلما جمعھم عمر علی ابی بن کعب کان یصلی بھم عشرین رکعۃ (فتاوی ج۲ ص۴۰۱ مدونۃ الکبری ج۱ ص۱۹۳)

۷۷۹- وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً - رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

۷۷۹- یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے۔

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

ص۱۹۳ میں ہے ان عمر و عثمان کانا یقومان فی رمضان مع الناس فتح الباری ج ۲ ص۲۱۵ اور عمدۃ القاری ج ۵ ص۳۵۶ میں ہے ان عمر بن الخطاب جمع الناس فی زمان رمضان علی ابی بن کعب کنز العمال ج ۴ ص۲۸۳ میں ہے ان عمر امر رجلاً ان یصلی بهم عشرین رکعۃ۔ مقصود یہ ہے کہ یہ تمام کاروائی حضرت عمرؓ کے حکم سے ہوئی تھی اور وہ اس میں شریک بھی ہوئے تھے۔

بیس رکعت تراویح کے استقرار پر مزید شواہد

(۱) باب ہذا کی دوسری روایت (۷۷۷) عن یزید بن ھارون (موطا امام مالک ص۴۰) میں ۲۰ رکعات تراویح کی تصریح ہے یہ روایت سند کے لحاظ سے نہایت قوی ہے مگر مرسل ہے کیونکہ یزید بن رومان نے حضرت عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا تاہم حدیث مرسل (جب ثقہ اور لائق اعتماد سند سے مروی ہو) جمہور کے نزدیک حجت ہے البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک حدیث مرسل کے حجت ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کی تائید کسی دوسری سند یا مرسل سے ہوئی ہو چونکہ یزید بن رومان کی روایت کی تائید میں دیگر متعدد روایات موجود ہیں جنہیں مصنف نے اسی باب میں درج کر دیا ہے اس لیے یہ باتفاق اہل علم حجت ہے یہ بحث تو عام مراسیل کے باب میں تھی مؤطا کے مراسیل کے بارے میں اہل حدیث کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ سب صحیح ہیں چنانچہ امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں۔ قال الشافعیؒ اصح الکتب بعد کتاب اللہ موطا مالک واتفق اهل الحدیث علی ان جمیع ما فیه صحیح علی رأی مالک ومن وافقه، واما علی رأی غیره فلیس فیه مرسل ولا منقطع الا وقد اتصل السند به من طرق اخری فلا جرم انها صحیحة من هذا الوجه وقد صنف فی زمان مالک موطات کثیرة فی تخریج احادیثه ووصل منقطعه مثل کتاب

۸۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ أَخْرَجَهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَإِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ۔

۸۰۔ عبدالعزیز بن رفیع نے کہا "حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعات اور تین وتر پڑھاتے تھے۔"

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔

ابن ابی ذئب (۱) ابن عیینه والثوری و معمر (حجة الله البالغة ج ۱ ص ۱۳۳)

پھر بیس رکعات پر اصل استدلال تو حضرت سائب بن یزید کی روایت سے ہے جس کے "صحیح" ہونے کی تصریح ماقبل عرض کر دی گئی ہے۔ جب کہ یہاں پر یزید بن رومان کی روایت بطور تائید ذکر کی گئی ہے۔

(۲) باب ہذا کی تیسری روایت (۷۹) عن یحییٰ ابن سعید (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳) بھی اس کی مؤید ہے امام نیموی فرماتے ہیں واسنادہ مرسل قوی بعض لوگوں نے اس پر حضرت عمر سے منقطع ہونے کا اعتراض کیا ہے چنانچہ امام نووی مقدمہ شرح مسلم ص ۱۷ میں لکھتے ہیں کہ روایت مرسل کا اعتضاد ہو جائے تو وہ ان لوگوں کے ہاں بھی حجت ہے جو مرسل کو حجت نہیں مانتے اور یہ دوسری روایات سے معتضد ہے۔

(۳) روایت (۸۰) عبدالعزیز بن رفیع (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳) کا مدلول بھی یہی ہے جو قوی مؤید ہے اسی طرح روایت (۸۱) عن عطاء مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳) روایت (۸۲) عن ابی الخصیب (سنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶) روایت (۸۳) عن نافع عن ابن عمر (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳) روایت (۸۴) عن سعید بن عبید (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳) قوی قرائن اور شواہد ہیں۔

باب ہذا کی تمام روایات کے علاوہ وقال النیموی وفی الباب روایات اخریٰ بھی ہیں ہم بھی تطویل سے بچنے کے لیے اسی پر اکتفا کرتے ہیں بہر حال مندرجہ بالا روایات کی روشنی میں اہل علم اس کے قائل ہیں کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو بیس رکعات پر جمع کیا اور حضرات صحابہ کرامؓ نے ان سے موافقت کی اس لیے یہ بمنزلہ اجماع کے تھا۔

تراویح عہد صحابہؓ و تابعینؒ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس تراویح کا معمول شروع ہوا

۸۱۷۔ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ۔ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

۸۱۷۔ حضرت عطاء نے کہا میں نے (جب سے ہوش سنبھالا) لوگوں کو مع وتر کے تیئس رکعات پڑھتے ہوئے پایا۔ یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

تو بعد میں بھی کم از کم بیس کا معمول رہا۔ بعض صحابہؓ و تابعینؒ سے زائد کی روایات تو مروی ہیں، لیکن کسی سے صرف آٹھ کی روایت نہیں۔

۱۔ حضرت سائبؓ کی روایت اوپر گذر چکی ہے جس میں انہوں نے عہدِ فاروقیؓ میں بیس کا معمول ذکر کرتے ہوئے اسی سیاق میں عہدِ عثمانیؓ کا ذکر کیا ہے۔

۲۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، جن کا وصال عہدِ عثمانیؓ کے اواخر میں ہوا ہے، وہ بھی بیس پڑھا کرتے تھے (قیام اللیل)

۳۔ عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن علی رضی اللہ عنہ انہ دعا القراء فی رمضان فامر منھم رجلا یصلی بالناس عشرین رکعۃ وکان علی یوتر بھم۔ (۱) سنن کبریٰ بیہقی ص ۴۹۶ ج ۲۔

ابو عبد الرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی نے رمضان میں قاریوں کو بلایا۔ پس ان میں ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے اور حضرت علیؓ بیس رکعتیں پڑھایا کرتے تھے۔

اس کی سند میں حماد بن شعیب پر محدثین نے کلام کیا ہے، لیکن اس کے متعدد شواہد موجود ہیں۔

ابو عبد الرحمٰن سلمی کی یہ روایت شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ نے منہاج السنۃ میں ذکر کی ہے۔ اور اس سے استدلال کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تراویح کو اپنے دورِ خلافت میں باقی رکھا، (۲) حافظ ذہبیؒ نے المنتقی مختصر منہاج السنۃ میں حافظ ابن تیمیہؒ کے اس استدلال کو بلا نکیر ذکر کیا ہے، اس سے واضح ہے کہ ان دونوں کے نزدیک حضرت علیؓ کے عہد میں بیس رکعات تراویح کا معمول جاری تھا۔

۴۔ عن عمرو بن قیس عن ابی الحسناء ان علیا امر رجلا یصلی بھم فی رمضان عشرین رکعۃ۔

مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲۔

عمرو بن قیس ابو الحسناء سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعتیں پڑھایا کرے۔

۷۸۲۔ وَعَنْ اَبِی الْخَصِیْبِ قَالَ کَانَ یَؤُمُّنَا سُوَیْدُ بْنُ غَفَلَةَ فِیْ رَمَضَانَ فَیُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً۔ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ۔

۷۸۲۔ ابوالخصیب نے کہا "ہمیں سوید بن غفلہ رمضان المبارک میں نماز پڑھاتے تو وہ پانچ ترویحات (یعنی) بیس رکعات پڑھاتے تھے" یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۔ عن ابی سعد البقال عن ابی الحسناء ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ امر رجلا ان یصلی بالناس خمس ترویحات عشرین رکعة وفی ھذا الاسناد ضعف۔

سنن کبریٰ بیہقی: ۴۹۵ ج ۲۔

ابوسعد بقال ابوالحسناء سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ ترویحے یعنی بیس رکعتیں پڑھایا کرے ۔۔۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

علامہ ابن الترکمانی "الجوہر النقی" میں لکھتے ہیں کہ ظاہر تو یہ ہے کہ اس سند کا ضعف ابوسعد بقال کی وجہ سے ہے جو متکلم فیہ راوی ہے۔ لیکن مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں (جو اوپر ذکر کی گئی ہے) اس کا متابع موجود ہے جس سے اس کے ضعف کی تلافی ہوجاتی ہے۔ ذیل کبریٰ بیہقی: ۴۹۵ ج ۲۔

۲۔ عن شتیر بن شکل وکان من اصحاب علی انہ کان یؤمھم فی شھر رمضان بعشرین رکعة ویوتر بثلاث (۳) سنن کبریٰ ص۴۹۶ ج ۲۔ قیام اللیل ص۹۱

شتیر بن شکل، جو حضرت علیؓ کے اصحاب میں سے تھے۔ رمضان مبارک میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

امام بیہقیؒ نے اس اثر کو نقل کرکے کہا ہے "وفی ذالک قوة" (اور اس میں قوت ہے) پھر اس کی تائید میں انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی کا اثر ذکر کیا ہے جو اوپر گذر چکا۔

۳۔ عن ابی الخصیب قال کان یؤمنا سوید بن غفلة فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة۔ سنن کبریٰ ص ۴۹۶ ج ۲۔

ابوالخصیب کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ ہمیں رمضان میں نماز پڑھاتے تھے۔ پس پانچ ترویحے بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔

قال النیموی واسنادہ حسن (۵) آثار السنن ص۵۵ ج ۲۔ علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کا شمار کبار تابعین میں ہے، انہوں نے زمانۂ جاہلیت پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لائے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی۔ کیوں کہ

۷۸۳- وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّيْ بِنَا فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً- رَوَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

۷۸۴- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فِيْ رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ-

---

۷۸۳- نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا "ہمیں رمضان المبارک میں ابن ابی ملیکہ بیس رکعات پڑھاتے تھے" یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۸۴- سعید بن عبید سے روایت ہے کہ علی بن ربیعہ رمضان المبارک میں لوگوں کو پانچ ترویحات میں (بیس رکعات) اور تین وتر پڑھاتے تھے" یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

مدینہ طیبہ اس دن پہنچے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہوئی، اس لیے صحابیت کے شرف سے مشرف نہ ہو سکے، بعد میں کوفہ میں رہائش اختیار کی، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے خاص اصحاب میں تھے، ۸۳ھ میں ایک سو تیس برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ (تقریب)

۸- عن الحارث انہ کان یوم الناس فی رمضان باللیل بعشرین رکعۃ ویوتر بثلاث و یقنت قبل الرکوع- مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲

حارث رمضان میں لوگوں کو بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اور رکوع سے قبل قنوت پڑھتے تھے۔

۹- قیام اللیل میں عبدالرحمن بن ابی بکرہ۔ سعید بن الحسن اور عمران العبدی سے نقل کیا ہے کہ وہ بیس راتیں بیس تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ اور آخری عشرہ میں ایک ترویحہ کا اضافہ کر دیتے تھے۔ قیام اللیل ص ۹۲۔ حارث، عبدالرحمن بن ابی بکرہ۔ قیام اللیل میں "ابی بکرہ" کی جگہ "ابی بکر" طباعت کی غلطی ہے۔ (م ۹۱ھ) اور سعید بن ابی الحسن (م ۱۰۸ھ) تینوں حضرت علیؓ کے شاگرد ہیں۔

۱۰- ابوالبختری بھی بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ (۲) مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲۔

۱۱- علی بن ربیعہ، جو حضرت علیؓ کے اصحاب میں تھے، بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲

۱۲- ابن ابی ملیکہ (م ۱۱۷ھ) بھی بیس تراویح پڑھاتے تھے (۴) مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲۔

۱۳- حضرت عطاء (م ۱۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو وتر سمیت تئیس رکعتیں پڑھتے ہوئے پایا۔ (۵) مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲

۱۴- موطا امام مالک میں عبدالرحمن ہرمز الاعرج (م ۱۱۷ھ) کی روایت ہے کہ میں نے لوگوں کو اس حالت میں

قَالَ النِّيْمَوِيُّ وَفِي الْبَابِ رِوَايَاتٌ أُخْرَىٰ أَكْثَرُهَا لَا تَخْلُوْ عَنْ وَهْنٍ وَّلٰكِنَّ بَعْضَهَا يُقَوِّيْ بَعْضًا۔

نیموی نے کہا اور اس باب میں کچھ دوسری روایات بھی ہیں۔ جن میں اکثر کمزوری سے خالی نہیں ہیں، لیکن وہ ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں۔

پایا ہے کہ وہ رمضان میں کفار پر لعنت کرتے تھے، اور قاری آٹھ رکعتوں میں سورۂ بقرہ ختم کرتا تھا۔ اگر وہ بارہ رکعتوں میں سورۂ بقرہ ختم کرتا تو لوگ یہ محسوس کرتے کہ اس نے قرادت میں تخفیف کی ہے۔ موطا امام مالکؒ ص ۹۱۔ اس روایت سے مقصود تو تراویح میں طول قرادت کا بیان کرنا ہے لیکن روایت کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف آٹھ رکعات پر اکتفا نہیں کیا جاتا تھا۔

خلاصہ یہ کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت جاری کی ہمیشہ بیس یا زائد تراویح پڑھی جاتی تھیں، البتہ ایام حرہ (۶۳ھ) کے قریب اہل مدینہ نے ہر ترویحہ کے درمیان چار رکعتوں کا اضافہ کر لیا اس لیے وہ وتر سمیت اکتالیس رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور بعض دیگر تابعین بھی عشرۂ اخیرہ میں اضافہ کر لیتے تھے۔ بہر حال صحابہؓ و تابعینؒ کے دور میں آٹھ تراویح کا کوئی گھٹیا سے گھٹیا ثبوت نہیں تھا۔ اس لیے جن حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس تراویح پر صحابہؓ کا اجماع ہو گیا تھا ان کا ارشاد بنی بر حقیقت ہے۔ کیونکہ حضرات سلف اس تعداد پر اضافہ کے تو قائل تھے، مگر اس میں کمی کا قول کسی سے منقول نہیں۔ اس لیے یہ کہنا صحیح ہے کہ اس بات پر سلف کا اجماع تھا کہ تراویح کی کم سے کم تعداد بیس رکعات ہے۔ (اختلاف امت اور صراط مستقیم)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ارشاد

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں وزادت الصحابۃ ومن بعدھم فی قیام رمضان ثلثۃ اشیاء الاجتماع لہ فی مساجدھم، وذلک لانہ یفید التیسیر علی خاصتھم وعامتھم واداءہ فی اول اللیل مع القول بان صلوۃ آخر اللیل مشھورۃ وھی افضل کما نبہ عمر رضی اللہ عنہ لھذا التیسیر الذی اشرنا الیہ وعددہ عشرون رکعۃ (حجۃ اللہ البالغۃ ج۲ ص۱۸)

بیس رکعت پر اجماع کی تفصیل

الغرض ۲۰ رکعت حضرت عمرؓ نے مقرر فرمائی تھیں اس وقت صحابہ کرام کی بہت بڑی تعداد موجود تھی ان میں سے کسی نے بھی

حضرت عمرؓ کے اس عمل پر نکیر نہیں فرمائی بلکہ اس پر عمل بھی کیا اس کے بعد تمام صحابہ و تابعین اس پر عمل کرتے چلے آتے ہیں یہ اس کی دلیل ہے کہ بیس رکعت پر صحابہ کرام کا اجماع منعقد ہو گیا تھا۔

علامہ حبیب الرحمن اعظمی لکھتے ہیں: بیش پر عمل قرار پانے (یعنی اجماع) کا ذکر حافظ ابن عبد البر مالکیؒ نے کیا ہے، "مصابیح" سیوطیؒ "ہدایۃ السائل" نواب (صدیق حسن خان) (صاحب ص ۱۳۸) اور امام نوویؒ شافعی نے لکھا ہے "ثم استقر الامر علی عشرین فانہ المتوارث" (یعنی پھر بیش پر عمل قرار پا گیا، اس لیے کہ وہی سلف سے خلف تک برابر چلا آ رہا ہے) اور ابن قدامہ حنبلیؒ نے "مغنی" میں لکھا ہے "وہذا کالاجماع" اور ابن حجر مکی شافعیؒ نے لکھا ہے "ولکن اجمعت الصحابۃ علی ان التراویح عشرون رکعۃ" ("مرقاۃ")، اور اتنا تو حافظ ابن تیمیہؒ کو بھی مسلّم ہے کہ "وھو الذی یعمل بہ اکثر المسلمین" اھ (دیکھئے رکعات تراویح" (ص ۹۲) بلکہ ابن تیمیہؒ تو یہ بھی لکھتے ہیں قد ثبت ان ابی بن کعب کان یقوم بالناس عشرین رکعۃ فی قیام رمضان و یوتر بثلاث، فرأی کثیر من العلماء ان ذلک ھو السنۃ لانہ اقامہ بین المھاجرین والانصار ولم ینکرہ منکر" مجموعہ فتاوی ابن تیمیہؒ (ج ۲۳ ص ۱۱۲) ترجمانی

بہر حال صحابہ کرامؓ کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول یا فعل موجود تھا خواہ وہ ہم تک صحیح سند کے ساتھ نہ پہنچ سکا ہو اس کی تائید حضرت ابن عباس کی مرفوع حدیث سے ہوتی ہے جو مصنف ابن شیبہ اور مسند عبد بن حمید کے حوالے سے نقل ہوئی ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر (مطالب العالیہ ج ۱ ص ۱۴۶) یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے وقال ابو صیری مدارہ علی ابراھیم بن عثمان وھو ضعیف کذا فی تعلیق المطالب العالیہ ج ۱ ص ۱۴۶ لیکن موید بالاجماع والتعامل ہونے کی بنا پر اس میں قوت آ جاتی ہے۔ فتاوی رحیمیہ ج ۱ ص ۲۲۹ میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عمرؓ دونوں صحابی ہیں ان کے درمیان کوئی ضعیف راوی نہیں جس سے حدیث ابن عباس کو ضعیف کہہ سکیں اور عمل صحابہ ضعیف حدیث کی بنیاد پر ہونا سمجھ سکیں ان کا عمل صحیح بنیاد پر تھا لہٰذا ان کی پیروی کرنے والے کس طرح دھوکا کھانے والے ہو سکتے ہیں؟ غرضکہ صحابہ کے اعتبار سے حدیث مذکور ہرگز ضعیف نہیں ہے البتہ بعد میں ایک ضعیف راوی ابراہیم بن عثمان شامل ہونے سے بعد والوں کے اعتبار سے روایت مذکورہ "روایۃً" ضعیف کہی جا سکتی ہے مگر "درایۃً" تو صحیح ہی ہو گی کیونکہ خلفاء راشدین وغیرہ صحابہؓ کا بیش رکعت پر عمل و مواظبت اس کے معتبر ہونے کی دلیل ہے۔ علامہ بحر العلوم فرماتے ہیں۔ "ومواظبۃ الصحابۃ علی عشرین قرینۃ صحۃ ھذہ الروایۃ" یعنی صحابہ کرامؓ کی بیش رکعت پر مواظبت اس بات کا قرینہ اور علامت ہے کہ حضرت ابن عباس کی روایت صحیح ہے۔

ائمہ اربعہ اور سلف صالحین کے نزدیک

حضرات ائمہ اربعہؒ اور ان کے مقلدین وجمہور سلف صالحین بیس سے کم تراویح کے قائل نہیں ہیں اکثر اہل العلم اسی کے قائل ہیں کہ صلوٰۃ تراویح کی بیس رکعات ہیں چنانچہ امام ترمذی ج ۱ ص ۹۹ پر اس کی تصریح کی ہے جیسا کہ گذشتہ صفحات میں نقل کیا جاچکا ہے امام ترمذیؒ نے تو امام احمد کے بارے میں یہ فرمایا کہ وہ قطعی فیصلہ نہیں کر سکے کہ تراویح کی کتنی رکعات ہیں مگر امام موفق الدین ابن قدامہ الحنبلی فرماتے ہیں والمختار عند ابی عبد اللہ (احمد بن حنبل) فیہا عشرون رکعۃ وبہذا قال الثوری وابو حنیفہؒ والشافعی وقال مالک ست وثلاثون (المغنی ج ۱ ص ۸۰۳)

امام شافعیؒ کتاب الام ج ۱ ص ۱۲۵ میں لکھتے ہیں. فاما قیام شہر رمضان فصلوٰۃ المنفرد احب الی ورأیتہم بالمدینۃ یقومون بتسع وثلاثین واحب الی عشرون لانہ روی عن عمرؓ وکذالک یقومون بمکۃ ویوترون بثلاث اھ

علامہ ابن رشدؒ بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۲۰۴ میں لکھتے ہیں۔ واختلفوا فی المختار من عدد الرکعات التی یقوم بہا الناس فی رمضان فاختار مالکؒ فی احد قولیہ وابو حنیفۃؒ والشافعیؒ واحمدؒ وداؤدؒ القیام بعشرین رکعۃ سوی الوتر وذکر ابن القاسمؒ عن مالکؒ انہ کان یستحسن ستاً وثلاثین رکعۃ والوتر ثلاث اھ اور قیام اللیل ص ۹۲ میں ہے کہ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ کے عہد میں بھی چھتیس رکعات ہوتی تھیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ مسجد حرام میں ایک ترویحہ کے بعد اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ ہمت والے لوگ ایک طواف کر لیتے تھے۔ مسجد نبوی میں چونکہ طواف تو ہے نہیں وہ حضرات ہر ترویحہ کے بعد چار رکعتیں الگ پڑھ لیتے تھے ان کی سولہ رکعات زیادہ ہو جاتی تھیں اور آخری ترویحہ کے بعد وتر ہوتے اس لحاظ سے مع وتر ان کی کل رکعات انتالیس ہو جاتیں۔

اور مقنع ج ۱ ص ۱۸۳ (وھو کتاب الفقہ علی مذہب ابی عبد اللہ احمدؒ بن حنبلؒ) ثم التراویح وھی عشرون رکعۃ یقوم بہا فی رمضان فی جماعۃ اھ وفی الاقناع ج ۱ ص ۱۴۰ (وھو کتاب فی الفقہ علی مذہب الحنابلۃ) التراویح عشرون رکعۃ فی رمضان یجہر فیہا بالقرأۃ وفعلہا فی جماعۃ افضل ولا ینقصہا ولا باس بالزیادۃ اھ

امام نوویؒ المہذب ج ۳ ص ۳۲ میں لکھتے ہیں۔ مذہبنا انہا عشرون رکعۃ بعشر تسلیمات غیر الوتر وذلک خمس ترویحات والترویحۃ اربع رکعات بتسلیمتین ہذا مذہبنا وبہ قال ابو حنیفۃؒ واصحابہؒ واحمدؒ وداؤدؒ وغیرہم ونقلہ القاضی عیاضؒ

بدعت لغوی ہے۔

اَلْقُنُوْتُ فِی الْفَجْرِ ح ۲۴۰

فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان ۴۲

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

ملک۔ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

ف:۔ نماز فجر وغیرہ میں قنوت پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ سفیان ثوری اور اکثر صحابہ اور علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ ہمیشہ قنوت نہیں پڑھنی چاہیئے بلکہ مصائب اور دشمن سے مقابلہ کے وقت نمازوں میں پڑھی جائے اور اس کو قنوت نازلہ کہتے ہیں یہ مشروع ہے یا نماز وتر میں قنوت پڑھی جائے بخلاف امام شافعی کہ وہ ہمیشہ نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے قائل ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی جب کہ کفار پر بددعا کی اسکے بعد قنوت نہیں پڑھی حضرت ابو بکر، عمر، عثمان اور علی سے یہی ثابت ہے کہ وہ دعائے نازلہ ہی پڑھتے تھے ایک مہینہ رسول اللہ نے جو قنوت پڑھی ہے وہ قنوت نازلہ ہے۔

فَضْلُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَیِ الْفَجْرِ! ۴۳

فجر کی دو سنت پڑھنے اور فجر کی نماز با جماعت ادا کرنے کا بیان

ح ۲۴۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ ابْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاَنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَكَانَ مَنْزِلُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فَمَرَّ عُمَرُ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمَانَ الشِّفَاءِ فَقَالَ لِمَ لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِی الصُّبْحِ فَقَالَتْ بَاتَ يُصَلِّیْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری۔ ابو بکر بن سلیمان بن ابو حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک دن سلیمان بن ابو حثمہ کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا پھر آپ نماز سے فارغ ہو کر بازار کی طرف نکلے سلیمان کا گھر درمیان میں پڑتا تھا جب حضرت عمرؓ سلیمان کی ماں شفاء کے پاس سے گزرے تو ان سے سلیمان کا مسجد میں نماز کے لئے نہ آنے کی بابت پوچھا تو شفاء نے کہا وہ رات بھر نماز نفل میں مشغول رہے پھر وہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے سو گئے اس وجہ سے وہ نماز فجر سے رہ گئے اس پر حضرت عمرؓ نے کہا میرے نزدیک صبح کی نماز باجماعت پڑھنا ساری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

۲۴۲ ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں جب موذن صبح کی اذان سے فارغ ہوتا تو رسول اللہ صلعم نماز سے قبل ہلکی سی دو رکعت پڑھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ تُخَفَّفَانِ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ فجر کی دو رکعتیں نماز فجر سے قبل مختصر سی پڑھی جائیں۔

۲۴۳ ح ۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا شَانُهُ فَقَالَ نَافِعٌ قُلْتُ يَفْصِلُ بَيْنَ صَلٰوتِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَيُّ فَصْلٍ اَفْضَلُ مِنَ السَّلَامِ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر نے ایک شخص کو فجر کی دو رکعت پڑھ کر لیٹے دیکھا حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا یہ ایسا کیوں کرتا ہے نافع کہتے ہیں میں نے کہا یہ اپنی نماز اور نماز فجر کے درمیان فرق کرتا ہے تو عبداللہ بن عمر نے کہا سلام پھیرنے سے بڑھ کر اور کون فرق ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا اور امام صاحب کا عمل ہے۔

ف:۔ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم فجر کی دو سنت سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر آرام کرتے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم سے کوئی فجر کی دو سنت پڑھ چکے تو اپنی داہنی کروٹ کے بل لیٹ جائے اسی وجہ سے امام شافعی وغیرہ نے اس کو مستحب کہا ہے۔

۴۲ طُوْلُ الْقِرَآءَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّخْفِيْفِ

نماز میں لمبی اور مختصر قرأت کا بیان

۲۴۴ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّهَا سَمِعَتْهُ يَقْرَاُ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا

مالک بن انس۔ زہری۔ عبیداللہ بن عبداللہ عبداللہ بن عباس اپنی والدہ ام فضل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عباس سے نماز میں سورہ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا اے میرے بیٹے تمہاری اس قرأت سے مجھ کو رسول اللہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ فِي الْمَغْرِبِ

قَالَ مُحَمَّدٌ الْعَامَّةُ عَلَى اَنَّ الْقِرَاءَةَ تُخَفَّفُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ يُقْرَأُ فِيْهَا بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَنَرٰى اَنَّ هٰذَا كَانَ شَيْئًا فَتُرِكَ وَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بَعْضَ السُّوْرَةِ ثُمَّ يَرْكَعُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ صَلٰوةِ النَّهَارِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ صَلٰوةِ النَّهَارِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَيَنْبَغِي لِمَنْ جَعَلَ الْمَغْرِبَ وِتْرَ صَلٰوةِ النَّهَارِ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنْ يَكُوْنَ وِتْرُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ مِثْلَهَا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِتَسْلِيْمٍ كَمَا لَا يَفْصِلُ فِي الْمَغْرِبِ بِتَسْلِيْمٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

صلعم کا پڑھنا یاد آگیا یہ آخری سورۃ ہے جو میں نے رسول اللہ صلعم سے مغرب کی نماز میں نماز پڑھتے ہوئے سنی۔

٢٤٩ ح ٢ مالک۔ زہری۔ محمد بن جبیر بن مطعم۔ **جبیر بن مطعم** نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے مغرب کی نماز میں سورۃ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

امام محمد نے کہا عام فقہاء کے نزدیک یہی ہے کہ مغرب کی نماز میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھے جیسے قصار مفصل یعنی سورۃ بروج سے لے کر آخر تک اور ہمارا خیال ہے یہ بڑی سورتیں شروع میں پڑھتے ہوں گے پھر ترک کردی ہونگی یا سورۃ کا کچھ حصہ پڑھتے ہوں گے۔

٢٥٠ ح ٣ مالک بن انس۔ ابو الزناد۔ اعرج۔ **ابوہریرہ** نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو قراۃ میں تخفیف کرے کیونکہ جماعت میں بوڑھے۔ بیمار اور ضعیف سب ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھے تو قراۃ کو جس قدر چاہے زیادہ کرے۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مختار ہے۔

نماز مغرب کا مثل وتر کے ہونا

٢٥١ ح ١ مالک بن انس۔ عبد اللہ بن دینار۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا۔ مغرب کی نماز دن کی نماز وتر ہے۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے اس شخص کو چاہیے جو مغرب کی نماز کو دن کے وتر سمجھتا ہے جیسا کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا ہے وہ رات کے وتر مغرب کی نماز کی طرح پڑھے اس کے درمیان سلام نہ پھیرے جیسا کہ مغرب کی نماز کے درمیان سلام نہیں پھیرا جاتا یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

٤٦ ## صَلٰوةُ الْوِتْرِ

ح ٢٥٢ / ١ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ مُرَّةَ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ كَيْفَ اَصْنَعُ اَنَا قَالَ اَخْبِرْنِىْ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُ الْعِشَآءَ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَنَامُ فَاِنْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّيْتُ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِنْ اَصْبَحْتُ اَصْبَحْتُ عَلٰى وِتْرٍ

ح ٢٥٣ / ٢ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ وَالسَّمَآءُ مُتَغَيِّمَةٌ فَخَشِىَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَيْمُ فَرَاٰى عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِسَجْدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ سَجْدَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِىَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ بِقَوْلِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ نَاْخُذُ لَا نَرٰى اَنْ يُّشْفَعَ اِلَى الْوِتْرِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ صَلٰوةِ الْوِتْرِ وَلٰكِنَّهٗ يُصَلِّىْ بَعْدَ وِتْرِهٖ مَا اَحَبَّ وَلَا يَنْقُضُ وِتْرَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

٤٧ ## اَلْوِتْرُ عَلَى الدَّابَّةِ

ح ٢٥٤ / ١ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ

نماز وتر کا بیان

مالک بن انس۔ زید بن اسلم۔ ابو مرۃ نے ابو ہریرہ سے سوال کیا رسول اللہ صلعم وتر کی نماز کس طرح پڑھتے تھے ابو ہریرہ خاموش رہے پھر پوچھا پھر بھی خاموش رہے اس کے بعد ابو مرۃ نے پھر پوچھا تو ابو ہریرہ نے کہا اگر تمہاری اسی میں خوشی ہے تو میں تم کو اپنا فعل جو میں کرتا ہوں بتائے دیتا ہوں۔ ابو مرۃ نے کہا ہاں بتا دیجئے ابو ہریرہ نے کہا جب میں نماز سے فارغ ہوتا ہوں تو اس کے بعد میں پانچ رکعتیں ایک سلام سے ادا کرتا ہوں تو پھر میں سو جاتا ہوں اگر میں رات کو بیدار ہو جاتا تو دو دو رکعتیں پڑھتا ہوں اگر صبح ہو جائے تو صبح ہوتے وتر پڑھتا ہوں۔

مالک۔ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر جس رات مکہ میں مقیم تھے اس رات آسمان ابر آلود تھا۔ سو انہوں نے صبح ہو جانے کے خوف سے ایک رکعت وتر پڑھی پھر دیکھا کہ بادل پھٹ گیا ہے مطلع صاف ہے اور رات ابھی باقی ہے تو ایک رکعت مزید ملا کر دو دو رکعت نماز پڑھی پھر جب صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو ایک رکعت ملا کر وتر پڑھے۔

امام محمد نے کہا ہمارے نزدیک ابو ہریرہ کا قول مختار ہے اور ہم یہ ٹھیک نہیں سمجھتے ہیں کہ وتر سے فارغ ہونے کے بعد ایک رکعت مزید ملا کر وتر کو شفع کرے یعنی دو رکعتیں یا چار رکعتیں کرے بلکہ وتر کے بعد جتنے چاہے نفل پڑھے اور وتر نہ توڑے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

سواری پر وتر پڑھنے کا بیان

مالک۔ ابو بکر بن عمر۔ سعید بن یسار نے کہا رسول اللہ صلعم اپنی سواری پر وتر پڑھ لیا کرتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَآءَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَجَآءَ غَيْرُهٗ فَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ يُّصَلِّىَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا مَابَدَا اللّٰهُ فَاِذَا بَلَغَ الْوِتْرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَى الْاَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

تھے۔

امام محمدؒ نے کہا وتر کے بارے میں یہ حدیث بھی ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری احادیث جن میں سواری سے اتر کر وتر پڑھنے کا بیان ہے وہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں سواری کی حالت میں جس قدر چاہے نماز نفل پڑھے لیکن وتر پڑھنے کیلئے سواری سے اتر جائے یہی قول حضرت عمر بن خطاب، عبداللہ، امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا ہے۔

ف:۔ عبداللہ بن عمر سے وتر پڑھنے کے بارے میں سواری سے اترنے اور نہ اترنے کی دونوں روایت ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک دونوں فعل جائز تھے البتہ ان کے نزدیک وتر کے لئے سواری سے نہ اترنا زیادہ پسندیدہ ہے لیکن ہمارے نزدیک بہتر ہے کہ وتر کے لئے سواری سے اتر جائے۔

٨ **تَاخِيْرُ الْوِتْرِ**

وتر میں تاخیر کرنے کا بیان

ح ٢٥٥ / ١ **اَخْبَرَنَا مَالِكٌ** اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ اِنِّىْ لَاُوْتِرُ وَاَنَا اَسْمَعُ الْاِقَامَةَ اَوْ بَعْدَ الْفَجْرِ يَشُكُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَىَّ ذٰلِكَ قَالَ

مالک، عبدالرحمن بن قاسم نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے سنا انہوں نے کہا میں وتر پڑھ لیتا ہوں حالانکہ تکبیر ہو رہی ہوتی ہے یا بعد فجر کے وتر پڑھ لیتا ہوں، عبدالرحمن بن قاسم کو اس میں شک ہوا کہ عبداللہ نے ان دو لفظوں میں کونسا لفظ کہا ہے۔

ح ٢٥٦ / ٢ **اَخْبَرَنَا مَالِكٌ** عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ اِنِّىْ لَاُوْتِرُ بَعْدَ الْفَجْرِ

مالک بن انس، عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد قاسم بن محمد بن ابی بکر سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نماز وتر فجر کے بعد پڑھتا ہوں۔

ح ٢٥٧ / ٣ **اَخْبَرَنَا مَالِكٌ** حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِىْ لَوْ اُقِيْمَتِ الصُّبْحُ وَاَنَا اُوْتِرُ

مالک بن انس، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں کہ صبح کی تکبیر ہو جاوے اور میں وتر پڑھ رہا ہوں۔

ح ٢٥٨ / ٤ **اَخْبَرَنَا مَالِكٌ** اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِى الْمُخَارِقِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ لِخَادِمِهٖ اُنْظُرْ مَاذَا صَنَعَ النَّاسُ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدِ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الصُّبْحِ فَقَامَ

مالک بن انس، عبدالکریم بن ابی المخارق، سعید بن جبیر نے کہا عبداللہ بن عباس جب سونے کے بعد بیدار ہوئے تو اپنے خادم سے کہا دیکھو لوگ مسجد میں کیا کر رہے ہیں آپ اس وقت نابینا تھے پس خادم گیا اور اس نے واپس آکر کہا لوگ صبح کی نماز سے فارغ ہو چکے ہیں پس عبداللہ بن عباس کھڑے

ابنُ عبّاسٍ فاَوتَرَ ثمّ صلّى الصُّبحَ

٢٥٩ ح ٥ أخبرنا مالكٌ أخبرنا يحيى بنُ سعيدٍ أنّ عُبادةَ بنَ الصّامتِ كانَ يؤمّ قومًا فخرجَ يومًا للصُّبحِ فأقامَ المؤذّنُ الصّلوةَ فأسكتَهُ حتّى أوترَ ثمّ صلّى بهم

قالَ محمّدٌ أحبُّ إلينا أنْ يُوترَ قبلَ أنْ يطلعَ الفجرُ فلا يؤخّرُ إلى طلوعِ الفجرِ فإنْ طلعَ قبلَ أنْ يُوترَ فليُوترْ ولا يتعمّدُ ذلكَ وهو قولُ أبي حنيفةَ رحمهُ اللهُ

٧٩ ## السّلامُ في الوترِ

٢٦٠ ح ١ أخبرنا مالكٌ أخبرنا نافعٌ عن ابنِ عمرَ أنّهُ كانَ يُسلّمُ في الوترِ بينَ الرّكعتينِ والرّكعةِ حتّى يأمرَ ببعضِ حاجتهِ

قالَ محمّدٌ ولسنا نأخذُ بهذا ولكنّا نأخذُ بقولِ عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ وابنِ عبّاسٍ ولا نرى أنْ يُسلّمَ بينهما

٢٦١ ح ٢ قالَ محمّدٌ أخبرنا أبو حنيفةَ حدّثنا أبو جعفرٍ قالَ كانَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ يصلّي ما بينَ صلوةِ العشاءِ إلى صلوةِ الصّبحِ ثلاثَ عشرةَ ركعةً ثمانَ ركعاتٍ تطوّعًا وثلاثَ ركعاتِ الوترِ وركعتَي الفجرِ

٢٦٢ ح ٣ قالَ محمّدٌ أخبرنا أبو حنيفةَ عن إبراهيمَ النّخعيِّ عن عمرَ بنِ الخطّابِ أنّهُ قالَ ما أحبُّ أنّي تركتُ الوترَ بثلاثٍ وأنّ لي حُمرَ النّعمِ

ہوئے اور وتر پڑھ کر نماز صبح ادا کی۔

مالک بن انس۔ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ عبادۃ بن صامت لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے ایک دن وہ اس وقت صبح کی نماز کے لئے نکلے جب موذن تکبیر کہہ رہا تھا آپ نے اس کو خاموش کیا یہاں تک کہ آپ نے وتر پڑھے پھر صبح کی نماز پڑھائی۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک پسندیدہ امر یہ ہے کہ طلوع فجر سے قبل وتر پڑھے اور فجر تک قصداً تاخیر نہ کرے اگر اتفاق سے وتر پڑھنے سے قبل صبح ہو جائے تو صبح کی نماز سے پہلے وتر پڑھے اور وتروں میں قصداً اتنی تاخیر نہ کرے کہ صبح ہو جائے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

وتر کی تین رکعتوں میں سلام پھیرنے کا بیان

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر وتر میں دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے اور اپنی بعض ضروریات کا حکم کرتے تھے۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک یہ مختار نہیں ہے بلکہ ہم عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس کے قول پر عمل کرتے ہیں ہمارے نزدیک دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان سلام پھیرنا ٹھیک نہیں ہے۔

محمد بن حسن شیبانی۔ ابوحنیفہ۔ ابوجعفر (محمد بن علی بن حسین بن علی) نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نماز عشاء و فجر کے درمیان کل تیرہ رکعتیں آٹھ رکعتیں نفل تین رکعتیں وتر اور دو رکعتیں سنت فجر پڑھتے تھے۔

محمد بن حسن۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم نخعی۔ عمر بن خطاب نے کہا میں وتر کی تین رکعتیں ترک کرنا پسند نہیں کرتا اگرچہ مجھ کو اس کے بدلے سرخ اونٹ ملیں۔

٢٦٣ ح ٤ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْوِتْرُ ثَلٰثٌ كَثَلٰثِ الْمَغْرِبِ

محمد بن حسن ۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی عمرو بن مرۃ ۔ ابو عبیدہ نے کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا وتر کی تین رکعتیں مغرب کی تین رکعتوں کی طرح ہیں۔

٢٦٤ ح ٥ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الْمَكْفُوْفُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَلْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

محمد بن حسن ابو معاویہ مکفوف ۔ اعمش مالک بن حارث ۔ عبد الرحمن بن یزید عبد اللہ بن معسود نے فرمایا وتر کی نماز مغرب کی طرح تین رکعت ہیں۔

٢٦٥ ح ٦ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْوِتْرُ كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

محمد بن حسن ۔ اسماعیل بن ابراہیم ۔ لیث عطاء بن یسار ۔ عبد اللہ بن عباس نے کہا وتر کی تین رکعت نماز مغرب کی طرح ہے۔

٢٦٦ ح ٧ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اَجْزَاَتْ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ قَطُّ

محمد بن حسن (ابو یوسف) یعقوب بن ابراہیم حصین بن ابراہیم ۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں ایک رکعت کو کبھی جائز نہیں سمجھتا۔

ف ۔ رسول اللہ صلعم اور بعض صحابہ سے وتر کا ایک رکعت پڑھنا ثابت ہے امیر معاویہ وتر کی ایک رکعت پڑھتے تھے جب اس کو متعلق عبد اللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا یہ سنت ہے

٢٦٧ ح ٨ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَهْوَنُ مَا يَكُوْنُ الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ

محمد بن حسن ۔ سلام بن سلام حنفی ابو حمزہ ابراہیم علقمہ بن قیس ۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا وتر کی تین رکعت سب سے زیادہ سہل ہیں۔

٢٦٨ ح ٩ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ

محمد بن حسن ۔ سعید بن ابی عروبہ قتادہ ۔ زارہ بن ابی اوفی ۔ سعید بن ہشام ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلعم وتر کی دو رکعت میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

امام شافعی وغیرہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت پڑھنی جائز ہے امام ابو حنیفہ صرف وتر کی تین رکعت کے قائل ہیں۔

سُجُوْدُ الْقُرْاٰنِ

سجدہ تلاوت کا بیان

٢٦٩ ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ

مالک بن انس ۔ عبد اللہ بن ابی یزید مولی اسود بن سفیان ۔ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے لوگوں

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَرَاَبِهِمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِیْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَکَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ لَا یَرٰی فِیْهَا سَجْدَةً

ح ۲۴۰ **اَخْبَرَنَا** مَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَاَبِهِمْ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِیْهَا ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ سُوْرَةً اُخْرٰی

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَکَانَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ لَا یَرٰی فِیْهَا سَجْدَةً

ح ۲۴۱ **اَخْبَرَنَا** مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ اَنَّ عُمَرَ قَرَاءَ سُوْرَةَ الْحَجِّ فَسَجَدَ فِیْهَا سَجْدَتَیْنِ وَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فُضِّلَتْ بِسَجْدَتَیْنِ

ح ۲۴۲ **اَخْبَرَنَا** مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰهُ سَجَدَ فِیْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَیْنِ

قَالَ مُحَمَّدٌ رُوِیَ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا یَرٰی فِیْ سُوْرَةِ الْحَجِّ اِلَّا سَجْدَةً وَاحِدَةً الْاُوْلٰی وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

باب ۱۸ اَلْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ

ح ۲۴۳ **اَخْبَرَنَا** مَالِکٌ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِیْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ

کو نماز پڑھائی پس آپ نے سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلعم نے بھی اس سورت کے پڑھنے میں سجدہ کیا۔

امام محمد نے کہا۔یہی ہمارے نزدیک مختار ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے امام مالک کے نزدیک اس سورہ میں سجدہ نہیں ہے۔

مالک۔ابن شہاب زہری۔عبدالرحمٰن اعرج ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے سورہ نجم پڑھی تو سجدہ کیا۔پھر آپ کھڑے ہوئے اور دوسری سورۃ پڑھی۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔لیکن مالک بن انس کے نزدیک اس سورت میں سجدہ نہیں۔

مالک۔نافعؒ مصر کے ایک باشندے نے کہا حضرت عمر بن خطاب نے سورہ حج پڑھی اور اس میں دو سجدے کئے پھر فرمایا اس سورت کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے۔

مالک۔عبداللہ بن دینار نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ انہوں نے سورہ حج میں دو سجدے کئے۔

امام محمد نے کہا دو سجدوں کا قول حضرت عمر اور عبداللہ بن عمر سے منقول ہے اور عبداللہ بن عباس سورہ حج میں صرف پہلا ایک سجدہ کرتے تھے اسی پر ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا عمل ہے۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا بیان

مالک۔سالم النضر مولیٰ عمر بُسر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے مجھ کو ابوجہیم انصاری

زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً

کی طرف بھیجا یہ دریافت کرنے کے لئے کہ انہوں نے نمازی کے سامنے سے گزر جانے کے بارے میں رسول اللہ صلعم سے کیا سنا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جانتا کہ اس گزرنے میں کتنا گناہ ہے تو چالیس سال ٹھہر رہنا اس کے لئے گزر نے سے بہتر تھا ابو النضر نے کہا مجھ کو یاد نہیں رہا کہ بسر بن سعید نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینہ یا چالیس سال۔

ف : بظاہر یہاں اس چالیس سے چالیس سال مراد ہیں کیونکہ ابوہریرہ کی روایت میں سو سال کا ذکر ہے جس میں اور زیادہ وعید ہے باقی محاورہ عرب کے اعتبار سے چالیس سے معین عدد مراد نہیں ہوتا ہے بلکہ مبالغہ مقصود ہوتا ہے۔

۲۸۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

مالک۔ زید بن اسلم۔ عبد الرحمن بن ابی سعید خدری اپنے والد ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو وہ اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے مقابلہ کرے تحقیق وہ شیطان ہے۔

۲۸۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ كَانَ أَنْ يُخْسَفَ بِهِ خَيْرًا لَهُ

مالک۔ زید بن اسلم۔ عطاء بن یسار۔ کعب احبار نے کہا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اس میں کتنا گناہ ہے تو اس کے لئے زمین میں دھنس جانا گزرنے سے بہتر تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْرَأْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يُقَاتِلْهُ كَانَ مَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ مِنْ قِتَالِهِ إِيَّاهُ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ مَمَرِّ هٰذَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى قِتَالَهُ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَلَيْسَتِ الْعَامَّةُ عَلَيْهَا وَلٰكِنَّهَا

امام محمد نے کہا نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے اگر کوئی شخص گزرنے کا ارادہ کرے تو جہاں تک ممکن ہو اسے روکے اور اس سے نہ مقاتلہ کرے کیونکہ جس قدر قتل کرنے میں نقصان ہے اتنا گزرنے میں نہیں ہے اور ہم نہیں جانتے کہ ابو سعید خدری کے علاوہ کسی اور نے بھی قتال کے لفظ کو روایت کیا ہو اور عام فقہا کا اس کے ظاہر محمل پر عمل نہیں ہے لیکن فلیقاتلہ سے مراد یہی ہے جو ہم نے بیان کیا یعنی جہاں

عَلٰی مَا وَصَفْتُ لَكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

تک ممکن ہو گزرنے والے کو منع کرے یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

ح ۲۴۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ

مالک - ابن شہاب زہری - سالم بن عبداللہ عبداللہ بن عمر نے کہا۔ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٖ نَاْخُذُ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ مِّمَّا مَرَّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا کسی چیز کے بھی نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز منقطع نہیں ہوتی ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

۸۲ ## مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ التَّطَوُّعِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہونے پر نماز پڑھنے کا بیان

ح ۲۴۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ السُّلَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُصَلِّ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ

مالک - عامر بن عبداللہ ابن زبیر عمرو بن سلیم - ابوقتادہ سلمی نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنا چاہیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا تَطَوُّعٌ وَّهُوَ حَسَنٌ وَّلَیْسَ بِوَاجِبٍ

امام محمد نے کہا بیٹھنے سے قبل نماز نفل پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

۸۳ ## اَلْاِنْفِتَالُ فِی الصَّلٰوةِ

نماز سے فارغ ہو کر منہ پھیرنے کا بیان

ح ۲۴۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ اَنَّهُ سَمِعَهُ یُحَدِّثُ عَنْ وَّاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَی الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَضَیْتُ صَلٰوتِیَ انْصَرَفْتُ

مالک بن انس - یحییٰ بن سعید - محمد بن یحییٰ بن حبان - واسع بن حبان نے کہا میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور عبداللہ بن عمر اپنی پشت قبلہ کی جانب کئے ہوئے بیٹھے تھے جب میں اپنی نماز کر فارغ ہوا اور میں اپنی بائیں جانب منہ کر کے ان کی طرف متوجہ ہوا تو عبداللہ بن عمر نے کہا تم کو دائیں

إِلَيْهِ مِنْ قِبَلِ شِقِّي الْأَيْسَرِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَنْصَرِفَ عَلَى يَمِينِكَ قُلْتُ رَأَيْتُكَ وَانْصَرَفْتُ إِلَيْكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَإِنَّكَ قَدْ أَصَبْتَ فَإِنَّ قَائِلًا يَقُولُ انْصَرِفْ عَلَى يَمِينِكَ فَإِذَا كُنْتَ تُصَلِّي انْصَرِفْ حَيْثُ أَحْبَبْتَ عَلَى يَمِينِكَ أَوْ يَسَارِكَ وَيَقُولُ نَاسٌ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ رَقِيتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

جانب منہ پھیرنے سے کس نے منع کیا میں نے کہا آپ کو دیکھ کر میں نے اس طرف منہ کیا ہے اس پر عبداللہ بن عمر نے کہا تم نے ٹھیک کیا بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ دائیں طرف ہی منہ پھیرنا چاہیے اسو یہ خیال غلط ہے، جب تم نماز سے فارغ ہو تو اپنا منہ جدھر چاہو دائیں جانب یا بائیں جانب پھیرو اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں جب قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو اپنا منہ قبلہ اور بیت المقدس کی طرف نہ کرے عبداللہ بن عمر نے کہا ایک دن میں اپنی ہمشیرہ حفصہ کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے قضاء حاجت کر رہے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَأْخُذُ يَنْصَرِفُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ إِلَى أَيِّ شِقَّيْهِ أَحَبَّ وَلَا بَأْسَ أَنْ يُسْتَقْبَلَ بِالْخَلَاءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يُسْتَقْبَلَ بِذٰلِكَ الْقِبْلَةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا عبداللہ بن عمر کے قول پر ہمارا عمل ہے کہ نمازی نماز سے فارغ ہونے کے بعد جدھر چاہے ادھر منہ کرے اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ قضاء حاجت کے وقت بیت المقدس کی طرف منہ کرے لیکن قبلہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بخاری مسلم و ترمذی وغیرہ میں ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پشت کر کے نہ بیٹھو۔

۸۴

صَلٰوةُ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

بیہوشی کی حالت میں نماز پڑھنے کا بیان

ح ۲۶۹/۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَلَمْ يَقْضِ الصَّلٰوةَ

مالک۔ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر ایک دن بیہوش ہو گئے پھر جب آپ ہوش میں آئے تو اپنی نماز کی قضا نہیں کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَأَمَّا إِذَا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جب ایک دن رات سے زیادہ بیہوش رہے تو قضا نہ

أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً أَوْ أَقَلَّ قَضَى صَلٰوتَهٗ بَلَغَنَا عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهٗ أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَضٰى أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ مَعْشَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَصْحَابِهٖ

کرے اور جب ایک دن رات یا اس سے کم بے ہوش رہے تو اپنی نماز قضا کرے ہم کو عمار بن یاسر سے روایت پہنچی ہے کہ وہ چار نمازوں میں بے ہوش رہے جب ہوش میں آئے تو انہوں نے سب نمازیں قضا کیں۔ ابو معشر مدنی نے عمار بن یاسر کے اصحاب سے اس کو روایت کیا ہے۔

ف: امام شافعی و احمد بن حنبل وغیرہ کے نزدیک بیہوشی کی حالت میں جو نمازیں فوت ہو جائیں ان کی قضا نہیں ہے خواہ وہ ایک دو نمازیں ہوں سوائے اس نماز کے کہ اس کا وقت باقی ہو۔

ب ۸۵ صَلٰوةُ الْمَرِيْضِ — مریض کی نماز کا بیان

ح ۲۸۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيْضُ السُّجُوْدَ أَوْمٰى بِرَأْسِهٖ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر نے کہا جب کوئی مریض سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھے تو سر کے اشارے سے نماز ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَأْخُذُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى عُوْدٍ وَّلَا شَيْءٍ يُّرْفَعُ إِلَيْهِ وَيَجْعَلُ سُجُوْدَهٗ أَخْفَضَ مِنْ رُّكُوْعِهٖ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہ جائز نہیں کہ لکڑی یا کوئی اور چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کرے اور سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے

ب ۸۶ اَلنُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

مسجد میں تھوکنا اور اس کے مکروہ ہونے کا بیان

ح ۲۸۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى بُصَاقًا فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهٗ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ الْوَجْهِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ إِذَا صَلّٰى

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک کا ہوا دیکھا تو اس کو کھرچا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اپنے سامنے کی جانب نہ تھوکے کیونکہ خداوند اس کے سامنے ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّيَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ لَّا يَبْصُقَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلَا

امام محمدؒ نے کہا اپنے سامنے اور دائیں بائیں نہ تھوکے اگر تھوکنا ہی ہے تو اپنے پاؤں

عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَبْصُقْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى ‏ کے نیچے تھوکے۔

ف:۔ پاؤں کے نیچے بھی اس صورت میں ہے جب کہ وہ مسجد کے علاوہ کسی جگہ میں نماز پڑھتا ہو باقی مسجد کا صحن اور اس کی چٹائی وغیرہ پر تھوکنا بھی منع ہے۔

اَلْجُنُبُ وَالْحَائِضُ يَعْرَقَانِ فِي ثَوْبٍ!

جنبی اور حائضہ کے پسینہ کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ

مالک بن انس۔ نافع کہتے ہیں عبداللہ بن عمر کے جنبی ہونے کی حالت میں کپڑوں میں پسینہ لگ جاتا تھا اور وہ انہی کپڑوں میں (غسل کرنے کے بعد) نماز پڑھ لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِهِ مَالَمْ يُصِبِ الثَّوْبَ مِنَ الْمَنِيِّ شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جب تک کپڑے پر منی نہ لگے صرف جنبی کا پسینہ لگ جانے میں کوئی حرج نہیں یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

ف:۔ جنبی کا پسینہ نجس نہیں ہوتا ہے۔

بَدْءُ اَمْرِ الْقِبْلَةِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِبْلَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

ابتداء امر قبلہ اور قبلہ بیت المقدس کے نسخ کا بیان!

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ اَتَاهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ

مالک۔ عبداللہ بن دینار۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کچھ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی اثناء میں اچانک ایک شخص نے آکر خبر دی کہ آج کی رات جو آپ پر وحی نازل ہوئی ہے اس میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے پس لوگ قبلہ کی جانب متوجہ ہو گئے حالانکہ ان کا منہ شام کی طرف تھا اور انہوں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر لیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فِيْمَنْ اَخْطَأَ الْقِبْلَةَ حَتّٰى صَلّٰى رَكْعَةً اَوْ رَكْعَتَيْنِ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جو شخص بھولے سے ایک دو رکعت غیر قبلہ کی جانب پڑھ

ثُمَّ عَلِمَ اَنَّهٗ يُصَلِّيْ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَلْيَنْحَرِفْ اِلَى الْقِبْلَةِ فَيُصَلِّيْ مَا بَقِيَ وَ يَعْتَدُّ بِمَا مَضٰى وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

چکا ہو پھر جب اس کو خبر دی جائے کہ اس طرف قبلہ نہیں ہے جدھر وہ منہ کیا ہوا ہے تو وہ اسی وقت قبلہ کی جانب منہ کر لے اور بقیہ نماز پوری کرے اور جو رکعتیں وہ پہلے غیر قبلہ کی جانب پڑھ چکا ہے ان کا اعتبار کیا جائے گا اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

ف:- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تھوڑے عمل سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

۵۹ اَلرَّجُلُ يُصَلِّيْ بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ اَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

بحالت جنبی اور بے وضوء بھول کر نماز پڑھانے کا بیان

۱۴۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْجُرُفِ ثُمَّ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلِمَ فِيْ ثَوْبِهٖ احْتِلَامًا فَقَالَ لَقَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَلَقَدْ سُلِّطَ عَلَيَّ الْاِحْتِلَامُ مُنْذُ وُلِّيْتُ اَمْرَ النَّاسِ ثُمَّ غَسَلَ مَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ اَوْ نَضَحَهٗ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

مالک بن انس۔ اسمعیل بن ابی حکیم سلیمان بن یسارؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب صبح کی نماز پڑھ کر مقام جرف کی جانب روانہ ہوئے تو طلوع فجر کے بعد اپنے کپڑے میں احتلام کا اثر دیکھا پس فرمایا مجھ کو احتلام ہو گیا اور مجھے قطعاً یاد نہیں رہا اور میرا یہی حال ہے جب سے خلیفہ ہوا ہوں یعنی اس سے قبل یہ بات نہیں تھی پھر آپ نے کپڑے پر جو منی کا اثر تھا اس کو دھویا اور کپڑے پر پانی بہایا پھر آپ نے غسل کر کے طلوع شمس کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَنَرٰى اَنَّ مَنْ عَلِمَ ذٰلِكَ مِمَّنْ صَلّٰى خَلْفَهٗ فَعَلَيْهِ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ كَمَا اَعَادَهَا عُمَرُ لِاَنَّ الْاِمَامَ اِذَا فَسَدَتْ صَلٰوتُهٗ فَسَدَتْ صَلٰوةُ مَنْ صَلّٰى خَلْفَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ کہ معلوم ہو جانے کے بعد مقتدی بھی نماز کا اعادہ کرے جیسا کہ حضرت عمر نے اعادہ کیا کیونکہ جب امام کی نماز فاسد ہو گئی تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

ف:- اعادہ نماز صرف معلوم ہونے کی صورت میں ہے اگر مقتدی کو معلوم نہ ہو تو اعادہ نماز نہیں ہے امام شافعی واحمد بن حنبل اور دوسرے آئمہ اس کے خلاف ہیں ان کے نزدیک مقتدی کی

نماز کا اعادہ نہیں ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے نماز کا خود اعادہ کیا اور لوگوں کو اس کا حکم نہیں دیا۔

۹۰ اَلرَّجُلُ یَرْكَعُ دُوْنَ الصَّفِّ اَوْ یَقْرَاُ فِیْ رُكُوْعِهٖ

صف بندی سے دور رکوع کرنے اور رکوع میں قرأت کا بیان

ح ۱ ۲۸۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَوَجَدَ النَّاسَ رُكُوْعًا فَرَكَعَ ثُمَّ دَبَّ حَتّٰی وَصَلَ الصَّفَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا یُجْزِیْ وَاَحَبُّ اِلَیْنَا اَنْ لَّا یَرْكَعَ حَتّٰی یَصِلَ اِلَی الصَّفِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری۔ ابوامامہ سہیل بن حنیف نے کہا زید بن ثابت مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو بحالت رکوع پایا آپ اس وقت شامل ہوگئے اور آہستہ آہستہ چلے یہاں تک کہ آپ صف میں جا ملے۔

امام محمد نے کہا اس طرح رکوع میں شامل ہونا جائز ہے لیکن ہمارے نزدیک بہتر یہ ہے کہ جب تک صف میں نہ مل جائے رکوع میں شامل نہ ہو اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

ح ۲ ۲۸۶ قَالَ مُحَمَّدٌ عَنِ الْمُبَارَكِ ابْنِ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی حَتّٰی وَصَلَ الصَّفَّ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰكَذَا نَقُوْلُ وَهُوَ یُجْزِیْ وَاَحَبُّ اِلَیْنَا اَنْ لَّا یَفْعَلَ

محمد بن حسن۔ مبارک بن فضالہ۔ حسن بصری نے کہا ابوبکرہ (صحابی رسول اللہؐ) صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع میں مل گئے۔ لیکن جب آنحضرتؐ اس نماز سے فارغ ہوئے تو اس کا آنحضرت سے ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اللہ تمہارے اس شوق کو زیادہ کرے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔

امام محمد نے کہا ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے نماز تو ہو جاتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کرے۔

ح ۳ ۲۸۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَیْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَیْنٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّكُوْعِ

مالک بن انس۔ نافع۔ مولی بن عمر۔ ابراہیم بن عبداللہ بن جبیر۔ عبداللہ بن حنین۔ علی بن ابی طالب نے کہا رسول اللہ صلعم نے ریشم کے کپڑے اور زرد رنگ کے کپڑے پہنے سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قراۃ کرنے سے منع کیا۔

قال محمد وبهذا ناخذ يكره القراءة في الركوع والسجود وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى

امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے کہ بحالت رکوع اور سجدہ قراءۃ کرنا مکروہ ہے یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

الرجل يصلي وهو يحمل الشيء 91

کسی چیز کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا بیان!

اخبرنا مالك اخبرني عامر بن عبد الله بن الزبير عن عمرو بن سليم الزرقي عن ابي قتادة السلمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو حامل امامة بنت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي العاص بن الربيع فاذا سجد وضعها واذا قام حملها ج ١ ٢٨٨

مالک - عامر بن عبد اللہ بن زبیر - عمرو بن سلیم زرقی۔ ابوقتادہ سلمی نے کہا کہ رسول اللہ صلعم اپنی صاحبزادی زینب کی ابوالعاص کی بیٹی امامہ کو اٹھائے ہوئے نماز پڑھتے تھے جب آپ سجدہ کرتے تو اس کو رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے۔

ف: علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ تھوڑے عمل سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

المرأة تكون بين الرجل يصلي وبين القبلة وهي نائمة او قائمة 92

نمازی کے آگے عورت کا سونا اور کھڑے ہونے کا بیان!

اخبرنا مالك اخبرني ابو النضر مولى عمر بن عبيد الله عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها اخبرته قالت كنت انام بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاي في القبلة فاذا سجد غمزني فقبضت رجلي واذا قام بسطتها والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح ج ١ ٢٨٩

مالک بن انس - ابوالنضر مولی عمر بن عبید اللہ - ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف - عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں۔ میں رسول اللہ صلعم کے سامنے سو رہی ہوتی تھی اور میرے پاؤں قبلے کی جانب ہوتے تھے جب رسول اللہ صلعم سجدہ کرتے تو وہ مجھ کو ٹھوکتے میں اپنا پاؤں سکیڑ لیتی اور جب کھڑے ہوتے تو میں اپنا پاؤں پھیلا دیتی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں جلتے تھے۔

قال محمد لا باس بان تصلي الرجل والمرأة نائمة او قائمة

امام محمد نے کہا عورت کے نمازی کے سامنے سو جانے یا کھڑے ہونے یا بیٹھ جانے یا

أَوْ قَاعِدَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ إِلَى جَنْبِهِ أَنْ تُصَلِّيَ إِذَا كَانَتْ تُصَلِّي فِي غَيْرِ صَلَاتِهِ إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ تُصَلِّيَ إِلَى جَنْبِهِ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُمَا فِي صَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ يُصَلِّيَا مَعَ إِمَامٍ وَاحِدٍ فَإِنْ كَانَتْ كَذٰلِكَ فَسَدَتْ صَلٰوتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

صَلٰوةُ الْخَوْفِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمْ سَجْدَةً وَيَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوا فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ سَجْدَةً اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يُسَلِّمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ سَجْدَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقُومُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَةً سَجْدَةً بَعْدَ انْصِرَافِ الْإِمَامِ فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّوْا سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفًا هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ نَافِعٌ وَلَا أَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ إِلَّا حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ

مرد کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ دونوں کی نماز الگ الگ ہو اور مکروہ ہے اس صورت میں جب کہ دونوں کی نماز ایک خواہ عورت مرد کے سامنے کھڑی ہو اس کے پاس کھڑی ہو کیونکہ ایسا کرنے سے مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

نماز خوف کا بیان

٩٣

ح ٢٩٠/١ مالک بن انس۔ نافع نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر سے نماز خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو عبد اللہ بن عمر نے کہا۔ لوگوں کی ایک جماعت امام کے ساتھ نماز کے لئے کھڑی ہو جائے اور دوسری دشمن کے مقابل کھڑی رہے جب امام کے ساتھ یہ لوگ ایک رکعت ادا کریں تو وہ لوگ جنہوں نے نماز نہیں پڑھی ہے امام کے ساتھ مل کر ایک رکعت پڑھیں اور یہ ان کی جگہ دشمن کے مقابل چلے جائیں۔ لیکن سلام نہ پھیریں جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے تو دونوں جماعتیں ایک ایک رکعت مزید پڑھیں اس طرح سب کی دو دو رکعت نماز ہو جائے گی۔ جب خوف زیادہ ہو تو کھڑے کھڑے یا پیدل یا سواری کی حالت میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ خواہ منہ قبلہ کی جانب ہو یا نہ ہو۔ نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر نے یہ اپنی طرف سے نہیں فرمایا ہے بلکہ وہ اس کو رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارا اور امام

قَوْلُ اَبِی حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَکَانَ مَالِکُ ابْنُ اَنَسٍ لَا یَاخُذُ بِهٖ

ابوحنیفہ کا قول ہے اور امام مالک نے اس کو اختیار نہیں کیا ہے

ف:۔ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز خوف کے بارے میں جتنی صورتیں رسول اللہ صلعم سے منقول ہیں سب ٹھیک اور درست ہیں اختلاف صرف اولیٰ اور بہتر ہونے میں ہے کہ کونسی صورت زیادہ بہتر ہے۔

۹۴ وَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلَی الْیَسَارِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان

ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ اَحَدُهُمْ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِهِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ یَنْمِیْ ذٰلِکَ

مالک۔ ابوحازم۔ سہل بن سعد ساعدی نے کہا لوگوں کو نماز میں اس بات کا حکم کیا جاتا تھا کہ وہ دائیں ہاتھ کو بائیں کہنی پر رکھیں ابوحازم نے کہا میرے خیال میں سہل بن سعد کی حدیث مرفوع ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ یَنْبَغِیْ لِلْمُصَلِّیْ اِذَا قَامَ فِیْ صَلٰوتِهٖ اَنْ یَّضَعَ بَاطِنَ کَفِّهِ الْیُمْنٰی عَلٰی رُسْغِهِ الْیُسْرٰی تَحْتَ سُرَّتِهٖ وَیَرْمِیْ بِبَصَرِهٖ اِلٰی مَوْضِعِ سُجُوْدِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمد نے کہا نمازی کے لئے مناسب ہے کہ جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہو تو دائیں ہتھیلی کو بائیں پہنچے پر رکھے اور سجدہ کی جگہ کی طرف نظر رکھے۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

۹۵ اَلصَّلٰوةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

نماز میں درود پڑھنے کا بیان!

ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْحُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

مالک بن انس۔ عبداللہ بن ابوبکر۔ ابوبکر عمر بن سلیم۔ زرقی۔ ابوحمید ساعدی نے کہا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہم آپ پر کس طرح درود پڑھیں۔ آپ نے فرمایا کہو اللّٰھم یعنی اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے اہل وعیال آپ کے اصحاب پر

اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرُ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ الَّذِيْ اُرِيَ النِّدَآءَ فِي النَّوْمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ مَعَنَا فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَبُو النُّعْمَانِ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّا لَمْ نَسْاَلْهُ فَقَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ كُلُّ هٰذَا حَسَنٌ

جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی اور برکت نازل فرما محمد صلعم پر آپ کے اہل و عیال پر جیسا کہ تو نے برکت نازل کی ابراہیم پر بے شک تو بزرگ اور قابل ستائش ہے۔

۲۹۳ ح مالک بن انس۔ نعیم بن عبداللہ مولیٰ عمر بن الخطاب۔ محمد بن عبداللہ بن زید انصاری عبداللہ بن انصاری۔ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم ہمارے پاس سعد بن عبادہ انصاری خزرجی کی بیٹھک میں تشریف لائے تو ابو نعمان بشیر بن سعد نے عرض کیا ہم کو اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر درود پڑھیں سو ہم آپ پر کس طرح درود پڑھیں ابو مسعود انصاری کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم اپنے سوال کرنے پر پچھتائے پھر آپ نے فرمایا کہو اللھم صلی الخ یعنی اے اللہ تو محمد صلعم اور ان کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور انکی آل پر درود بھیجا اور محمد صلعم اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے برکت نازل کی ابراہیم اور ان کی آل پر تحقیق تو بزرگ و قابل ستائش اور سلام کے متعلق تم جانتے ہی ہو

امام محمدؒ نے کہا سب طرح درود پڑھنا مستحب ہے۔

ف: ۔معمولی لفظی اختلاف کے ساتھ درود کئی طرح منقول ہے۔

اَلْاِسْتِسْقَاءُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ ابْنَ تَمِيْمٍ الْمَازِنِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ الْمَازِنِيَّ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ

۹۶ نماز استسقاء کے بیان میں

۲۹۴ ح مالک۔ عبداللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم۔ عباد بن تمیم مازنی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن زید مازنی کے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلعم نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

کی طرف نکلے آپ نے دو رکعت نماز استسقاء ادا کی اور جب قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے تو اپنی چادر کو الٹا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى فَكَانَ لَا يَرٰى فِي الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوةً وَاَمَّا فِي قَوْلِنَا فَاِنَّ الْاِمَامَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْ وَيُحَوِّلُ رِدَآءَهٗ فَيَجْعَلُ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدٌ اِلَّا الْاِمَامُ

امام محمد نے کہا امام ابوحنیفہ کے نزدیک طلب بارش کے لئے مطلق دعا ہے نماز نہیں لیکن ہمارے نزدیک امام لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے اور اپنی چادر کو اس طرح الٹے کہ دائیں طرف کا پلہ بائیں طرف ہو جائے۔ لیکن امام کے سوا کوئی دوسرا چادر نہ الٹے۔

۹۷ اَلرَّجُلُ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْ مَوْضِعِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ

نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہنا

ح ۲۴۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ فَاِنْ قَامَ مِنْ مُصَلَّاهُ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ لَمْ يَزَلْ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيْ

مالک۔ نعیم بن عبداللہ مجمر۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھ جائے جہاں نماز پڑھی تھی تو ملائکہ اس پر ہمیشہ دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ تو اس پر رحمت کر اے اللہ تو اس کی مغفرت کر پھر وہ اپنی نماز کی جگہ سے کھڑا ہو کر مسجد میں کسی دوسری جگہ نماز کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے تو اس کو اس بیٹھے رہنے میں نماز کا ہی ثواب ملتا ہے جب تک کہ وہ دوسری نماز نہ پڑھے۔

۹۸ صَلٰوةُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ

نماز فرض کے بعد نفل پڑھنے کا بیان

ح ۲۴۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

مالک۔ نافع۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نماز ظہر سے قبل دو رکعت نماز

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا تَطَوُّعٌ وَهُوَ حَسَنٌ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَسَاَلَهٗ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ فَقَالَ لَا اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ بُكَيْرُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ

ظہر سے قبل دو رکعت اور نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر اور نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں ادا کرتے تھے۔ اور نماز جمعہ کے بعد مسجد میں کچھ نہیں پڑھتے یہاں تک کہ آپ گھر میں تشریف لاکر دو رکعت نماز پڑھتے۔

۲۹۶ ح ۱ امام محمد نے کہا یہ نفلی نماز ہے اور پسندیدہ ہے کہ ہم کو یہ روایت رسول اللہ صلعم سے پہنچی ہے کہ آپ زوال شمس کے بعد نماز ظہر سے قبل چار رکعتیں پڑھتے تھے پھر آپ سے ابوایوب انصاری نے اسکے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور مجھ کو یہ پسند ہے کہ اس ساعت میں میرے اعمال بارگاہ الٰہی میں قبول ہوں پھر آپ سے ابوایوب انصاری نے عرض کیا کیا ان چار رکعتوں میں دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے تو آپ نے فرمایا نہیں امام محمد نے کہا ہم سے یہ روایت بکیر بن عامر بجلی نے کی ہے وہ ابراہیم نخعی اور شعبی سے اور یہ حضرات ابوایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں۔

۹۹ ## اَلرَّجُلُ يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ جُنُبٌ اَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

جنبی اور بلاوضوء قرآن شریف کو چھونے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ اِنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ لَا يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ

۲۹۷ ح ۱ مالک بن انس۔ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اس خط میں جو عمرو بن حزم صحابی کی طرف بھیجا گیا تھا یہ تحریر کیا تھا کہ قرآن شریف کو پاک لوگوں کے سوا کوئی ہاتھ نہ لگائے۔

ف :- عمرو بن حزم صحابی نجران میں رسول اللہ صلعم کے عامل تھے آپ نے انکو منجملہ ہدایات کے یہ ہدایت بھی لکھی تھی۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ وَلَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَا بَاْسَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جُنُبًا

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بغیر پاکی کے نہ سجدہ کرے اور نہ قرآن پڑھے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا عمل ہے سوائے اس ایک امر میں۔ کہ ہمارے نزدیک بلا وضوء قرآن شریف پڑھنا جائز ہے اور بحالت جنابت جائز نہیں ہے۔

ف:۔ امام محمد کا یہ اختلاف اس صورت میں صحیح ہے جبکہ عبداللہ بن عمر کے قول اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ سے مطلق پاکی مراد لی جائے لیکن بظاہر یہاں طہارت سے مراد طہارت کبریٰ ہے یعنی جنابت سے پاکی باقی بلا وضوء قرآن کا پڑھنا و سجدہ کرنا جائز ہے۔

اَلرَّجُلُ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَالْمَرْاَةُ تَجُرُّ ذَيْلَهَا فَيَعْلَقُ بِهٖ قَذَرٌ وَّمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

ناپاک جگہ سے گندگی کپڑے پر لگ جانے کے بیان میں

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِیِّ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُطِيْلُ ذَيْلِیْ وَاَمْشِیْ فِی الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ مَا لَمْ يَعْلَقْ بِالذَّيْلِ قَذَرٌ فَيَكُوْنُ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ الْكَبِيْرِ الْمِثْقَالِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلَا يُصَلِّيَنَّ فِيْهِ حَتّٰى يَغْسِلَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس۔ محمد بن عمارہ بن عامر محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی۔ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد نے ام سلمہ جو زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیں سوال کیا انہوں نے کہا کیا میرا دامن ناپاک جگہ سے گھسٹ کر گزرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ ام سلمہ کہتی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد پاک جگہ کی رگڑ سے نجاست زائل ہو جاتی ہے۔

امام محمد نے کہا بڑے درہم کی مقدار کے برابر جس کو مثقال کہتے نجاست لگ جانے میں کوئی حرج نہیں جب اس مقدار سے زیادہ نجاست لگ جائے تو اس کپڑے کو پاک کئے بغیر نماز نہ پڑھے یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

ف:۔ اس حدیث سے قذر سے مراد خشک نجاست ہے نہ کہ تر نجاست پیشاب پاخانہ وغیرہ

خشک نجاست پاک جگہ کی رگڑ سے زائل ہو جاتی ہے۔ ایک درہم کی مقدار کی قید امام صاحب کے نزدیک ہے باقی دوسرے آئمہ کے نزدیک نجاست قلیل وکثیر سب برابر ہے نجاست کو دھو کر نماز پڑھنی چاہیے۔

اَلْجِهَادُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى فَاُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى فَاُقْتَلَ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا اَشْهَدُ بِاللّٰهِ

۲۰۱

جہاد کی فضیلت کا بیان

ح ۱ مالک۔ ابوالزناد۔ اعرج۔ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزہ دار عبادت گزار کی سی ہے۔ جو کبھی نماز روزہ سے نہیں تھکتا۔

ح ۲ مالک۔ ابوالزناد۔ اعرج۔ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری ذات ہے میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں جہاد کروں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر اللہ کی راہ میں جان دوں پھر زندہ ہوکر مارا جاؤں ابوہریرہ تین دفعہ قسم کھاکر کہتے تھے۔ آپ نے اسی طرح فرمایا۔

۲۰۲

مَا يَكُوْنُ مِنَ الْمَوْتِ شَهَادَةً

شہادت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنْ عَتِيْكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيْكٍ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَابِرٍ اَبُوْ اُمِّهٖ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم جَآءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهٖ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۰۳ ح ۱ مالک بن انس۔ عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک۔ عتیک بن حارث بن عبداللہ بن عبداللہ ابن جابر کے نانا ہیں یہ جابر بن عتیک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم عبداللہ بن جابر کی عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے ان کو سخت تکلیف میں پایا۔ تو آپ نے ان کو آواز دی پس عبداللہ بن جابر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا
الرَّبِيْعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ
ابْنُ عَتِيْكٍ يُسْكِتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ
فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوْا
وَمَا وُجُوْبُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
إِذَا مَاتَ قَالَتِ ابْنَتُهُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ
كُنْتُ لَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا
فَإِنَّكَ قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ
أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلٰى قَدْرِ
نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّوْنَ
الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى
الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ
شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ
شَهِيْدٌ وَالْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَالَّذِيْ
يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْأَةُ
تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِيْ سُمَيٌّ عَنْ ۳۴۳ ح
أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا
رَجُلٌ يَمْشِيْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى
الطَّرِيْقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ
فَغَفَرَ لَهُ وَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ

جواب نہ دے سکے پھر آپ نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا اے ابوالربیع خدا اپنے کام پر غالب ہے۔ اس کے آگے کوئی چارہ نہیں۔ پس شور کیا عورتوں نے اور رونے لگیں۔ جابر بن عتیک ان کو خاموش کرنے لگے رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ان کو کچھ نہ کہو جب وہ مرگیا تو کوئی رونے والی نہ روئے یعنی اب رونے سے کیا حاصل ہے تو لوگوں نے عرض کیا وجوب سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا اس کا وفات پاجانا ہے پھر اس کی لڑکی نے کہا مجھے تو یہ امید تھی۔ کہ تم شہید کئے جاؤ گے۔ کیونکہ تم نے جہاد کا سارا سامان تیار کر رکھا تھا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے نزدیک ان کی نیت کے مطابق تو ان کا صبر لکھا گیا باقی تم کس چیز کو شہادت سمجھتے ہو لوگوں نے عرض کیا خدا کی راہ میں مارا جانا شہادت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ خدا کی راہ میں مارے جانے کے سوا شہادت کی سات قسمیں اور ہیں جو مرض طاعون سے مر جائے وہ شہید جو دریا میں ڈوب کر مرجائے وہ شہید جو مرض ذات الجنب (نمونیہ) میں مرجائے وہ شہید جو دیوار کے نیچے دب کر مرجائے وہ شہید جو عورت جاپے میں مرجائے وہ شہید جو دستوں میں یعنی ہیضہ میں مرجائے وہ شہید ہے

مالک بن انس۔ سمی۔ ابوصالح۔ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا۔ کہ اس نے راستہ میں ایک کانٹا دیکھا اس نے اس کانٹے کو راستے سے ہٹا دیا خداوند تعالےٰ نے اس کی قدر کی اور اس کو بخش دیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا پانچ قسم کے شہید ہیں

اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَّالْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَّالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَّصَاحِبُ الْهَدَمِ وَالشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

جو دستوں سے مرجائے وہ شہید جو طاعون سے مرجائے وہ شہید جو پانی میں ڈوب کر مرجائے وہ شہید اور جس پر دیوار گر پڑے وہ شہید اور جو خدا کی راہ قتل کیا جائے وہ شہید ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کہ اذان دینے میں اور اول صف میں کھڑے ہونے کا کتنا ثواب ہے اور قرعہ ڈالے بغیر ان کو موقع نہیں ملتا تو وہ قرعہ اندازی کرتے اگر لوگ جانتے کہ مسجد میں پہلے آنے کا کتنا ثواب ہے تو ایک دوسرے سے آنے میں سبقت کرتے اگر لوگ جانتے کہ نماز عشاء و صبح کی جماعت کا کتنا اجر ہے تو وہ ان دونوں نمازوں کی جماعت میں حاضر ہوتے اگرچہ ان کو اس کے لئے گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا۔

اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

اَلْمَرْاَةُ تُغَسِّلُ زَوْجَهَا

اَخْبَرَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَاَةَ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ غَسَّلَتْ اَبَا بَكْرٍ حِيْنَ تُوُفِّیَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنِّیْ صَائِمَةٌ وَّاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَیَّ مِنْ غُسْلٍ قَالُوْا لَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ تُغَسِّلَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا اِذَا تُوُفِّیَ

اپنے مرد کو غسل دینے کا بیان

مالک بن انس۔ عبداللہ بن ابو بکرؓ۔ اسماء بنت عمیس زوجہ ابو بکر صدیق نے اپنے خاوند ابو بکر کو غسل دیا جب کہ ان کی وفات ہو گئی پھر وہ غسل سے فارغ ہو کر نکلیں اور مہاجرین میں سے جو حاضر تھے ان سے سوال کیا (اس غسل دینے کی وجہ سے) کیا مجھ پر اس حالت میں بھی غسل کرنا ضروری ہے جبکہ میں آج روزے سے ہوں اور یہ سخت سردی کا دن ہے تو لوگوں نے کہا نہیں۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ عورت کا اپنے متوفی مرد کو نہلانے میں کوئی حرج نہیں اور

وَلَا غُسْلَ عَلٰى مَنْ غَسَلَ الْمَيِّتَ وَلَا وُضُوْءَ اِلَّا اَنْ يُّصِيْبَهٗ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَيَغْسِلَهٗ

جو میت کو غسل دے اس پر غسل اور وضو نہیں ہے مگر اس جگہ کو جہاں غسل کا پانی لگا ہو دھو ڈالے۔

ف:- امام شافعی، مالک اور احمد بن حنبل وغیرہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں یعنی عورت کا مرد کو غسل دینے میں اور مرد کا اپنی عورت کو غسل دینے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحنیفہ و سفیان ثوری کے نزدیک مرد کا اپنی عورت کو غسل دینا ٹھیک نہیں ہے امام شافعی وغیرہ نے حضرت علی کے اس فعل سے استدلال کیا کہ انہوں نے حضرت فاطمہ کو غسل دیا۔ بعض علماء کے نزدیک میت کے نہلانے والے کو غسل کرنا مستحب ہے۔

۲۴ مَا يُكَفَّنُ بِهِ الْمَيِّتُ

میت کو کفن دینے کا بیان

ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ الْمَيِّتُ يُقَمَّصُ وَيُؤَزَّرُ وَيُلَفُّ بِالثَّوْبِ الثَّالِثِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ كُفِّنَ بِهٖ

مالک۔ ابن شہاب زہری۔ حمید بن عبدالرحمٰن۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے کہا میت کو قمیص تہبند اور لفافہ میں کفن دیا جائے۔ اگر تین کپڑے نہ ہوں تو ایک ہی کافی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ الْاِزَارُ يُجْعَلُ لِفَافَةً مِّثْلَ الثَّوْبِ الْاٰخَرِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ اَنْ يُّؤَزَّرَ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يُّنْقَصَ الْمَيِّتُ فِيْ كَفَنِهٖ مِنْ ثَوْبَيْنِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

ف:- بخاری و مسلم وغیرہ میں ہے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا ان کپڑوں میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ۔

۲۵ اَلْمَشْيُ بِالْجَنَازَةِ وَالْمَشْيِ مَعَهَا

جنازہ کو اٹھا کر چلنے اور جنازہ کے ساتھ چلنے کا بیان!

ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِجَنَائِزِكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ خَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهٗ اِلَيْهِ

مالک بن انس۔ نافع۔ ابوہریرہ نے کہا جنازہ کو لے جانے میں جلدی کرو اگر وہ نیک بخت ہے تو اس کو نیکی کی جگہ جلد پہنچاؤ اگر وہ

اَوْشَرٌّ تُلْقُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ اَلسُّرْعَةُ بِهَا اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنَ الْاِبْطَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

برا ہے تو اس کو اپنی گردنوں سے جلد اتار دو۔
امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے کہ سستی کرنے سے جلدی کرنا بہتر ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَالْخُلَفَاءُ هَلُمَّ جَرًّا وَابْنُ عُمَرَ

مالک بن انس۔ زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم جنازہ کے آگے چلتے تھے۔ خلفاء راشدین اور عبداللہ بن عمر بھی ایسا کرتے تھے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُدَيْرٍ اَنَّهٗ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَدِّمُ النَّاسَ اَمَامَ جَنَازَةِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمَشْيُ اَمَامَهَا حَسَنٌ وَالْمَشْيُ خَلْفَهَا اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک۔ محمد بن منکدر۔ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر نے حضرت عمر بن خطاب کو دیکھا کہ وہ لوگوں کو زینب بن جحش کے جنازہ کے آگے چلنے کو کہتے تھے۔
امام محمد نے کہا جنازے کے آگے چلنا اچھا ہے اور پیچھے چلنا بہتر ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

اَلْمَيِّتُ لَا يُتْبَعُ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ مِجْمَرَةٍ فِيْ جَنَازَتِهٖ

میت کے ساتھ آگ لیجانے اور دھونی جلانے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ نَهٰى اَنْ يُتْبَعَ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ بِمِجْمَرَةٍ فِيْ جَنَازَتِهٖ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس۔ سعید بن ابی سعید مقبری سے روایت ہے کہ ابوہریرہ میت کے ساتھ آگ لے جانے اور خوشبو جلانے سے منع کرتے تھے۔
امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا عمل ہے۔

١٠٧ اَلْقِيَامُ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونے کا بیان

ح ٣١٠ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدُ

مالک بن انس۔ یحیٰی بن سعید۔ واقد بن سعد بن معاذ انصاری۔ نافع بن جبیر۔ معوذ بن حکم۔ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے پھر آپ نے اسکو ترک کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرَى الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ كَانَ هٰذَا شَيْئًا فَتُرِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام محمد نے کہا اسی پر عمل ہے کہ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہونے کی کوئی ضرورت نہیں یہ بات ابتداء اسلام میں تھی پھر ترک کر دیا گیا اور یہی قول امام صاحب کا ہے۔

ف:۔ اکثر علماء کے نزدیک اب یہ مشروع نہیں ہے۔

١٠٨ اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ

جنازہ کی نماز پڑھنے کا بیان

ح ٣١١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ اَتَّبِعُهَا مِنْ اَهْلِهَا فَاِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اِنْ

مالک بن انس۔ سعید بن ابی سعید مقبری اپنے والد ابو سعید مقبری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ابو ہریرہ سے سوال کیا جنازہ کی نماز کس طرح پڑھنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا میں تجھ کو قسم کھا کر بتاتا ہوں میں جنازہ کے ہمراہ گھر کو جاتا ہوں جب جنازہ رکھا جاتا ہے تو تکبیر کہہ کر خداوند تعالےٰ کی حمد کرتا ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے بعد تیسری تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھتا ہوں اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ إِحْسَانِهٖ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۞

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا قِرَآءَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

انت وان محمدا عبدک ورسولک وانت اعلم بہ ان کان محسنا فزد فی احسانہ وان کان مسیئا فتجاوز عنہ اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ ۞

امام محمدؒ نے کہا یہی ہمارے نزدیک اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مختار ہے کہ نماز جنازہ میں قرأۃ نہیں ہے۔

ف: بعض روایت میں رسول اللہ صلعم سے جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا ثابت ہے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ سَلَّمَ حَتّٰى يُسْمِعَ مَنْ يَلِيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَيَسَارِهٖ وَيُسْمِعُ مَنْ يَلِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ جنازہ کی نماز میں سلام پھیرتے تو وہ اپنی آواز اس قدر اونچا کرتے کہ پاس والا سن لیتا۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ دونوں طرف دائیں بائیں سلام پھیرنا چاہئے اور آواز اتنی اونچی کرے کہ پاس والا سن لے اور یہی قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ إِذَا صُلِّيَتَا لِوَقْتِهِمَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِيْ تِيْنِكَ السَّاعَتَيْنِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ أَوْ تَتَغَيَّرِ الشَّمْسُ لِلْمَغِيْبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ نماز جنازہ صبح وعصر کی نماز کے بعد پڑھ لیتے تھے جب کہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقت پر ادا کی جائیں۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ صبح وعصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب تک سورج نہ نکلے یا غروب کی وجہ سے اس کا رنگ نہ بدل جائے۔ یہی قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔

ف: خاص طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔

١٠٩

اَلصَّلٰوۃُ عَلَى الْجَنَازَۃِ فِى الْمَسْجِدِ

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

ح ٣١٣ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ مَا صُلِّيَ عَلٰى عُمَرَ اِلَّا فِى الْمَسْجِدِ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُصَلّٰى عَلٰى جَنَازَۃٍ فِى الْمَسْجِدِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَۃَ وَمَوْضِعُ الْجَنَازَۃِ بِالْمَدِيْنَۃِ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِىْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ عَلَى الْجَنَازَۃِ فِيْهِ

امام محمدؒ نے کہا ہم کو حضرت ابوہریرہؓ سے ایسی ہی روایت پہنچی ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور مدینہ میں جنازہ کے نماز کی جگہ مسجد سے علیحدہ بنی ہوئی تھی۔ جہاں رسول اللہ صلعم نماز جنازہ پڑھاتے تھے۔

ف:۔ امام شافعی واحمد بن حنبل وغیرہ کے نزدیک نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا جائز ہے

١١٠ يَحْمِلُ الرَّجُلُ الْمَيِّتَ اَوْ يُحَنِّطُهٗ اَوْ يُغَسِّلُهٗ هَلْ يَنْقُضُ ذٰلِكَ وُضُوْءَهٗ

میت کو اٹھانے غسل دینے اور خوشبو لگانے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان

ح ٣١۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَنَّطَ ابْنًا لِّسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهٗ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبدالرحمن بن سعید بن زید کی میت کو خوشبو لگائی اس کو اٹھایا اور مسجد میں لے جا کر نماز جنازہ ادا کی لیکن وضو نہیں کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا وُضُوْءَ عَلٰى مَنْ حَمَلَ جَنَازَۃً وَلَا مَنْ حَنَّطَ مَيِّتًا اَوْ كَفَّنَهٗ اَوْ غَسَّلَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَۃَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اس شخص پر وضو نہیں ہے جو میت کو نہلائے کفن پہنا دے اور خوشبو لگائے اور یہی قول امام صاحب کا ہے۔

اَلرَّجُلُ تُدْرِكُهُ الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ ۱۱

بغیر وضو نماز جنازہ میں شامل ہونے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ عَلٰى جَنَازَةٍ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ ۳۱۶ ح

مالک بن انس ۔ نافع ۔ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے تھے کوئی شخص نماز جنازہ بغیر پاکی کے نہ پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ اِلَّا طَاهِرٌ فَاِنْ فَاجَئَتْهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ طُهُوْرٍ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بغیر پاکی کے نماز جنازہ نہ پڑھے اگر اچانک نماز جنازہ میں شامل ہونے کا اتفاق ہو جائے تیمم کر کے نماز پڑھے اور یہی امام صاحب کا قول ہے۔

ف :۔ دوسرے آئمہ کے نزدیک وضو کرنا ضروری ہے تیمم کرنا کافی نہیں۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ ۱۲

دفن کرنے کے بعد نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ ۳۱۷ ح ۱

مالک بن انس ۔ ابن شہاب زہری ۔ سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے نجاشی بادشاہ کے فوت ہونے کی خبر دی ۔ جس دن نجاشی بادشاہ کا انتقال ہوا اور لوگوں کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے پھر آپ نے صف بندی کر کے چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مِسْكِيْنَةً مَرِضَتْ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَسَاكِيْنَ وَيَسْاَلُ عَنْهُمْ قَالَ فَقَالَ ۳۱۸ ح ۲

مالک بن انس ۔ ابن شہاب زہری ۔ ابو امامہ بن سہیل بن حنیف سے روایت کہ رسول اللہ صلعم کو ایک مسکین عورت کی بیماری کے متعلق خبر دی گئی اور آپ کی عادت شریف مسکینوں کی عیادت کرنا اور ان کے بارے میں واقفیت حاصل کرنا تھی ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَتْ فَاٰذِنُوْنِیْ بِهَا قَالَ فَأُتِیَ بِجَنَازَتِهَا لَیْلًا فَکَرِهُوْا أَنْ یُؤْذِنُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِالَّذِیْ کَانَ مِنْ شَأْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَلَمْ آمُرْکُمْ أَنْ تُؤْذِنُوْنِیْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَرِهْنَا أَنْ نُخْرِجَکَ لَیْلًا أَوْ نُوْقِظَکَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰی قَبْرِهَا فَصَلّٰی عَلٰی قَبْرِهَا فَکَبَّرَ أَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ التَّکْبِیْرُ عَلَی الْجَنَازَةِ أَرْبَعُ تَکْبِیْرَاتٍ وَلَا یَنْبَغِیْ أَنْ یُصَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ قَدْ صُلِّیَ عَلَیْهَا وَلَیْسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا کَغَیْرِهٖ أَلَا یُرٰی أَنَّهٗ صَلّٰی عَلَی النَّجَاشِیِّ بِالْمَدِیْنَةِ وَقَدْ مَاتَ بِالْحَبَشَةِ فَصَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَکَةٌ وَطُهُوْرٌ فَلَیْسَتْ کَغَیْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰہُ

اس عورت کے فوت ہوجانے کی مجھ کو ضرور اطلاع کرنا۔ اتفاقی اس عورت کا جنازہ رات کے وقت لایا گیا۔ لوگوں نے اس وقت آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا۔ جب آپ کو صبح اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا مجھ کو اس کے مرنے کی ضرور خبر کرنا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے رات کے وقت آپ کو بیدار کرنا اور تکلیف دینا پسند نہیں کیا ابو امامہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نکلے اور اس کی قبر کے پاس صف بندی کرکے چار تکبیرات کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے کہ نماز جنازہ کی چار تکبیرات ہیں اور جس کی نماز جنازہ ہوچکی ہو۔ اس کی دوبارہ نماز جنازہ نہ پڑھی چاہیے رسول اللہ صلعم کی مثال اس بارے میں نہیں دی جاسکتی ہے آپ نے جو مدینہ میں نجاشی بادشاہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ حالانکہ وہ حبشہ میں فوت ہوا تھا سو آپ کی نماز اور لوگوں کی طرح نہیں ہے آپ کی نماز ان کے لئے پاکی اور برکت ہے۔ اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

ف :۔ یہ حدیث صاف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ غائب کا نماز جنازہ پڑھا جاسکتا ہے اس فعل کو رسول اللہ کے ساتھ خاص کرنے پر کوئی دلیل نہیں ہے نہ آپ نے اس سے منع کیا اور نہ ہی کوئی خصوصیت کی وجہ ہے۔

صحابہ کرام حضور صلعم کے بعض افعال و اعمال آپ کے لیئے ہی مخصوص مانتے تھے ، بعض مرتبہ آپ صلعم بھی کچھ اعمال کو مخصوص فرما دیتے تھے مثلاً صوم وصال دیکھیے صفحہ 160

اور ازواج مطہرات کا بھی بعض احکامات کا حضور صلعم کے لیئے مخصوص ماننا دیکھیئے صفحہ 278

مزید تشریح کے حاشیہ کے صفحات ملاحظہ کیجیئے

بادشاہوں کا لقب ہے، یہاں نجاشی سے "اصحمہ" مراد ہیں جو عہدِ نبوی میں حبشہ کے بادشاہ تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔[1]

غائبانہ نمازِ جنازہ اس حدیث سے شافعیہ اور حنابلہ نے غائبانہ نمازِ جنازہ کے جواز پر استدلال کیا ہے، علامہ خطابیؒ نے غائبانہ نمازِ جنازہ کے جواز کی یہ شرط بیان کی ہے کہ جس جگہ میت کا انتقال ہوا وہاں کوئی اس پر جنازہ پڑھنے والا موجود نہ ہو، شافعیہ میں سے رویانیؒ نے بھی اس قول کو پسند کیا ہے۔ امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں کہ غائبانہ نمازِ جنازہ کے جواز کی شرط یہ ہے کہ مصلی کی نسبت سے میت جانبِ قبلہ میں ہو، لہذا اگر میت کا علاقہ مصلی کی نسبت سے قبلہ کی جانبِ مخالف میں ہو تو غائبانہ نماز جائز نہ ہوگی۔[2]

حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک غائبانہ نمازِ جنازہ مشروع نہیں، جہاں تک نجاشیؓ کے واقعہ کا تعلق ہے سو یہ ان کی خصوصیت ہے، نیز چونکہ وہ مسلمان بادشاہ تھے اور مسلمانوں کی انہوں نے بطورِ خاص مدد کی تھی اور ان پر کسی نے نماز نہیں پڑھی تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر مدینہ میں نماز پڑھی، جبکہ نجاشیؓ کی وفات اپنے ملک میں ہوئی تھی، اس کے علاوہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور نجاشیؓ کے درمیان جتنے حجابات تھے وہ سب دور کر دیئے گئے تھے یہاں تک کہ نجاشی کا جنازہ آپ کو سامنے نظر آنے لگا تھا چنانچہ واحدیؒ نے اپنی "اسباب النزول" میں حضرت ابن عباسؓ سے بغیر سند کے نقل کیا ہے "کشف للنبي صلی اللہ علیہ وسلم عن سرير النجاشي حتی رآہ وصلّی علیہ" اور ابن حبانؒ نے "أوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي قلابة عن أبي المهلب" کے طریق سے عمران بن حصینؓ کی روایت نقل کی ہے جس میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں "فقام وصفّوا خلفه وهم لا يظنون إلا أن جنازته بين يديه" اور ابو عوانہ کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں "فصلّينا خلفه ونحن لا نرى إلا أن الجنازة قدامنا"۔

البتہ اس پر مجمع بن جاریہؓ کی روایت سے اشکال ہوسکتا ہے جو "صلوٰۃ علی النجاشی" کا واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں "فصففنا خلفه صفّين وما نرى شيئاً" أخرجه الطبراني۔[3]

---

[1] أسد الغابة في معرفة الصحابة (ج ۱ ص ۹۹) ۱۲ م

[2] وعن بعض أهل العلم: إنما يجوز ذلك في اليوم الذي يموت فيه الميت أو ما قرب منه، لا ما إذا طالت المدة، حكاه ابن عبد البر۔ فتح الباري (ج ۳ ص ۱۸۸) باب الصفوف على الجنازة ۱۲ م

[3] کذا في فتح الباري (ج ۳ ص ۱۹۹) باب الصفوف على الجنازة۔ مجمع الزوائد (ج ۳ ص ۳۹، باب الصلاة على الغائب) میں یہ روایت اس طرح آئی ہے "وعن ابن خارجة قال: لما بلغ النبي صلى الله عليه وسلم وفاة النجاشي قال: إن أخاكم قد توفي فخرجنا فصففنا خلفه، فصلّينا وما نرى شيئاً، رواه الطبراني في الكبير وفيه حمران بن أعين، وثقه أبو حاتم وضعفه ابن معين وبقية رجاله ثقات۔ سنن ابن ماجہ (ص ۱۰۹، باب ما جاء في الصلاة على النجاشي) میں یہ روایت مجمع بن جاریہؓ سے "وما نرى شيئاً" کی زیادتی کے بغیر آئی ہے ۱۲ مرتب

لیکن اس اشکال کا یہ جواب دیا جاسکتا ہے کہ ممکن ہے کہ نجاشیؓ کے جنازے سے یہ حجابات بعض حضرات کے حق میں تو اٹھائے گئے ہوں اور بعض کے حق میں نہ اٹھائے گئے ہوں[1]۔ واللہ اعلم[2]

غائبانہ نماز جنازہ پر ایک استدلال حضرت معاویہ بن معاویہ مزنیؓ کے واقعہ سے بھی کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں ان کی نماز جنازہ پڑھی تھی حالانکہ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی[3]۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ روایت ثابت ہو جائے تو یہ بھی ان کی خصوصیت پر محمول ہو سکتی ہے[4]۔ اس کے علاوہ اس واقعہ میں بھی ذکر ہے کہ حضرت معاویہ بن معاویہؓ کے جنازے سے حجابات دور کر دیئے گئے تھے، چنانچہ حافظؒ "الإصابة" میں طبرانی، ابن مندہ اور بیہقی وغیرہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں:

"عن أنس بن مالك قال: نزل جبرئيل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا محمد امات معاوية بن معاوية المزني، أتحب أن تصلي عليه؟ قال: نعم، فضرب بجناحيه، فلم يبق أكمة ولا شجرة إلا تضعضعت، فرفع سريره حتى نظر إليه، فصلى عليه وخلفه صفان من الملائكة، كل صف سبعون الف ملك ....." اس روایت میں ایک راوی محبوب بن ہلال ہیں جن کے بارے میں ابو حاتمؒ کہتے ہیں: "ليس بالمشهور" البتہ ابن حبانؒ نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "فوضع جبرئيل جناحه الأيمن على الجبال فتواضعت

---

[1] گویا ان کا نہ دیکھنا ان نمازیوں کے درجہ میں ہے جو جنازے میں موجودگی میں امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں لیکن انہیں جنازہ نظر نہ آرہا ہو۔ کما یفهم ذلك من العمدة (ج ۸ ص۱۱۹) باب الصفوف على الجنازة وصرح به الحافظ في الفتح (ج ۳ ص۱۸۹) ۱۲ مرتب

[2] اس باب کی یہاں تک کی بیشتر تشریح فتح الباری (ج ۳ ص۱۸۸ و ص۱۸۹، باب الصفوف على الجنازة) سے ماخوذ ہے ۱۲ م

[3] اسد الغابة (ج ۴ ص۳۸۹) ۱۲ م

[4] ان کی وجہ خصوصیت خود روایت میں آئی ہے "فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبريل عليه السلام: بم بلغ معاوية هذا؟ قال: بكثرة قراءة قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، كان يقرأها قائماً وقاعداً وراكباً وراقداً، فبهذا بلغ ما بلغ" رواه الطبراني في الكبير۔ مجمع الزوائد (ج ۳ ص۳۸) باب الصلاة على الغائب۔ اور نجاشی کی خصوصیت کی وجہ پیچھے حاشیہ میں گذر چکی ہے ۱۲ مرتب

حتی نظرنا إلی المدینة » اور ایک روایت میں ہے « قال جبرئیل : فهل لك أن تصلّی علیه فأقبض لك الأرض ، قال : نعم ، فصلّی علیه[1] » اس سے واضح ہوگیا کہ یہ "صلاۃ" غائبانہ نہ تھی بلکہ معجزۃً رفعِ حجاب کے بعد حاضرانہ نماز تھی۔

بہر حال پورے ذخیرۂ حدیث میں «صلاۃ علی الغائب» کے یہ صرف دو واقعے ہیں ان کی توجیہ بھی ہوسکتی ہے اور دونوں کو خصوصیت پر بھی محمول کیا جاسکتا ہے ورنہ اگر اس کی عام اجازت ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان بیسیوں صحابہ کرامؓ پر نماز پڑھنا نہ چھوڑتے جن کی وفات آپ کی حیات میں مدینہ طیبہ سے باہر ہوئی، اسی طرح آپ کے بعد صحابہ کرامؓ کا بھی کوئی معمول «صلاۃ علی الغائب» کا نہیں ملتا، یہ بھی مسلکِ احناف کی ایک مضبوط دلیل ہے۔

نیز علامہ عبدالحق محدث دہلویؒ «لمعات التنقیح[2]» میں فرماتے ہیں : « دفی صلاته صلی الله علیه وسلم علی غیر النجاشی کمعاویة المزنی الذی مات بالمدینة والنبی صلی الله علیه وسلم بتبوك ، وعلی زید بن حارثة وجعفر بن أبي طالب استشهد ابموتة : کلام من حیث إسناد الأحادیث التی رویت فیها[3] »۔

---

[1] ذکر الروایات کلها الحافظ فی الإصابة، کما فی إعلاء السنن (ج ۸ ص۲۳۴ و ص۲۳۵) باب أن صلاته صلی الله علیه وسلم علی الجنازة الغائبة عنه کانت لحضورها عنده علی طریق المعجزة ۱۲ م

[2] (ج ۴ ص۳۲۸) کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة والصلاة علیها، الفصل الأول ۱۲ م

[3] چنانچہ حضرت معاویہ بن معاویہؓ کا قصہ حضرت انسؓ کی روایت سے بھی آیا ہے، علامہ ہیثمیؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں : « رواه أبو یعلی والطبرانی فی الکبیر، وفی إسناد أبی یعلی محمد بن إبراهیم بن العلاء، وهو ضعیف جداً، وفی إسناد الطبرانی محبوب بن هلال، قال الذهبی : لا یُعرف ، وحدیثه منکر »

حضرت معاویہ بن معاویہؓ ہی کا قصہ حضرت ابو امامہؓ کی روایت سے بھی آیا ہے، اس کے بارے میں علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں « رواه الطبرانی فی الکبیر والأوسط وفیه نوح بن عمر، قال ابن حبان : یقال إنه سرق هذا الحدیث، قلت : لیس هذا بضعف فی الحدیث ، وفیه بقیة ، وهو مدلس ولیس فیه علة غیر هذا »۔

یہی قصہ حضرت معاویہؓ کی روایت سے بھی آیا ہے، اس کے بارے میں علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں : « رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه صدقة بن أبی سهل ولم أعرفه ، وبقیة رجاله ثقات »۔

مجمع الزوائد (ج ۳ ص۳۷ و ۳۸) باب الصلوٰۃ علی الغائب۔ صلوٰۃ علی زید بن حارثہؓ وجعفر بن ابی طالب سے متعلق کوئی ضعیف روایت بھی احقر کو تلاش کے باوجود نہ مل سکی ۱۲ مرتب

۱۱۳ مَا رُوِيَ اَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

زندے آدمی کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب کا بیان

ح ۳۱۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى مَوْتَاكُمْ فَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ

مالک بن انس۔ عبداللہ بن دینار عبداللہ بن عمر نے فرمایا مردہ پرمت رو میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

ح ۳۲۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ قَدْ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا

مالک بن انس۔ عبداللہ بن ابو بکر۔ ابو بکر عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ ان کے سامنے عبداللہ بن عمر کے اس قول کا ذکر کیا گیا کہ میت پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے تو انہوں نے کہا اللہ تعالے عبداللہ بن عمر کو معاف کرے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا لیکن وہ بھول گئے اور ان سے غلطی ہوئی فرماتی ہیں واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کسی ایک جنازہ پر سے گزرے جس پر رویا جا رہا تھا اس پر آپ نے فرمایا یہ اس کے مرنے پر روتے ہیں۔ اور وہ عذاب میں مبتلا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمد نے کہا حضرت عائشہ کے قول کے مطابق ہی ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا عمل ہے۔

ف۔ بخاری میں روایت ہے کہ وہ ایک یہودی عورت کا جنازہ تھا اور وہ گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا تھی نہ یہ کہ دوسروں کے رونے کی وجہ سے اس پر عذاب ہو رہا تھا اسکی تائید میں حضرت عائشہ نے یہ آیت بھی پڑھی کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى باقی علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص مرتے وقت رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے اور اس ناجائز وصیت کی وجہ سے اسکو عذاب ہوگا رسول اللہ صلعم کے اس فرمان کا مطلب یہی تھا جو حضرت عائشہ نے سمجھا۔

١١٤ اَلْقَبْرُ يُتَّخَذُ مَسْجِدًا اَوْ يُصَلَّى اِلَيْهِ اَوْ يُتَوَسَّدُ

قبر کو مسجد بنانا یا اس کی طرف نماز پڑھنے کا بیان

ح ٣٢١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ
اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ

مالک بن انس۔ زہری۔ سعید بن مسیب
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
خدا یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء
کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

ف :۔ ایک روایت میں رسول اللہ صلعم سے ہے آپ نے فرمایا نہ قبروں پر بیٹھو یعنی مجاور رہو
اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔

ح ٣٢٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ
اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ يَتَوَسَّدُ عَلَيْهَا
وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا قَالَ بِشْرٌ يَعْنِي
الْقُبُوْرَ

مالک بن انس نے کہا مجھ کو یہ روایت
پہنچی ہے کہ حضرت علی ابن ابیطالب قبر کی طرف
تکیہ لگاتے اور اس پر سو جاتے تھے یہ فعل قبر پر پیشاب
کی مخالفت کی وجہ سے تھا۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ!

١١٥ اَلزَّكٰوةُ

مال کی زکوٰۃ کا بیان

ح ٣٢٣ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ
عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ
عَفَّانَ رض كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا شَهْرُ زَكٰوتِكُمْ
فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ
حَتّٰى تَحْصُلَ اَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوْا مِنْهَا
الزَّكٰوةَ

مالک بن انس۔ زہری۔ سائب بن
یزید۔ عثمان بن عفان فرماتے تھے یہ مہینہ
تمہاری زکوٰۃ ادا کرنے کا ہے۔ پس جس
کسی پر قرض ہے۔ اس کو چاہیئے کہ پہلے قرض
ادا کرے پھر اس کے بعد بچے ہوئے مال سے
زکوٰۃ دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ
كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهٗ مَالٌ فَلْيَدْفَعْ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جس
شخص پر قرضہ ہو وہ پہلے اپنے مال میں سے

دَيْنَهُ مِنْ مَّالِهٖ فَاِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَفِيْهِ زَكٰوةٌ وَّتِلْكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ اَوْعِشْرُوْنَ مِثْقَالًا ذَهَبًا فَصَاعِدًا وَّاِنْ كَانَ الَّذِيْ بَقِيَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَدْفَعُ مِنْ مَّالِهِ الدَّيْنَ فَلَيْسَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ اَنَّهُ سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَّجُلٍ لَّهُ مَالٌ وَّعَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الدَّيْنِ اَعَلَيْهِ الزَّكٰوةُ فَقَالَ لَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَاْخُذُ بِذٰلِكَ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ فَاِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْمَا اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ الْعُشْرُ مِنْ قَلِيْلٍ اَوْكَثِيْرٍ اِنْ كَانَتْ تُشْرَبُ سَيْحًا اَوْتَسْقِيْهَا السَّمَاءُ وَاِنْ كَانَتْ تُشْرَبُ بِغَرْبٍ

قرض ادا کرے اس کے بعد اگر بقدر نصاب مال باقی بچے اور اس کی مقدار دو سو درہم یا بیس مثقال سونا یا اس سے زیادہ ہوتی ہے تو اس میں سے زکوٰۃ دے اور اگر بقیہ مال اس مقدار سے کم ہے تو پھر ان میں زکوٰۃ نہیں اور یہی قول امام صاحب کا ہے۔

۳۴۴ ح مالک بن انس۔ یزید بن خصیفہ نے سلیمان بن یسار سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جسکے پاس مال ہے اور اسی قدر اس پر قرض بھی ہے تو کیا اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے انہوں نے کہا نہیں۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

۱۲۶ جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے انکا بیان

۳۴۵ ح مالک بن انس۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد عبداللہ بن عبدالرحمان سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ وسق سے کم کھجوروں میں صدقہ نہیں ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم جو چاندی ہو۔ اس میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں بھی صدقہ نہیں ہے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے مگر ایک مسئلہ میں اختلاف ہے امام صاحب کہتے ہیں جو کچھ پیداوار ہو سب میں عشر ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر بشرطیکہ کہ زمین نہر یا بارش سے سیراب ہوتی ہو اور جو زمین پانی سینچ کر سیراب کی جائے۔ تو اس میں

اَوْ دَالِیَةٍ فَنِصْفُ عُشْرٍ وَّهُوَ قَوْلُ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ وَمُجَاهِدٍ

نصف عشر ہیں اور یہی قول ابراہیم نخعی و مجاہد کا ہے۔

ف : جمہور علماء صاحبین و امام شافعی کے نزدیک پانچ وسق سے کم غلہ میں عشر نہیں ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع امام ابوحنیفہ کے نزدیک آٹھ رطل کا ہے امام شافعی وصاحبین کے نزدیک پانچ رطل اور تہائی رطل کا۔ رطل انگریزی وزن کے اعتبار سے قریب آدھ سیر کا ہوتا ہے اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ وزن کے معنی چاندی یا سکے کے ہیں۔

۱۱۷ اَلْمَالُ مَتٰی تَجِبُ فِیْهِ الزَّكٰوةُ !

مال میں زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے

۳۲۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَجِبُ فِیْ مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جس مال میں پورا ایک سال نہ گزر جائے اس میں زکوٰۃ نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِلَّا اَنْ یَّكْتَسِبَ مَالًا فَیَجْمَعُهٗ اِلٰی مَالٍ عِنْدَهٗ مِمَّا یُزَكّٰی فَاِذَا وَجَبَ الزَّكٰوةُ فِی الْمَالِ الْاَوَّلِ زَكَّی الثَّانِیَ مَعَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا عمل ہے مگر جو شخص نیا مال حاصل کرے اور اسکو اپنے پہلے مال کے ساتھ ملا دے پھر جب زکوٰۃ کا وقت آجائے تو اس حاصل کئے ہوئے مال کی بھی زکوٰۃ ساتھ ہی ادا کرے یہی قول ابو حنیفہ اور ابراہیم نخعی کا ہے۔

۱۱۸ اَلرَّجُلُ یَكُوْنُ لَهُ الدَّیْنُ هَلْ عَلَیْهِ فِیْهِ الزَّكٰوةُ

قرض لئے ہوئے مال پر زکوٰۃ کا بیان

۳۲۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ مَوْلَی الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُكَاتَبٍ لَهٗ قَاطَعَهٗ بِمَالٍ عَظِیْمٍ قَالَ قُلْتُ هَلْ فِیْهِ زَكٰوةٌ قَالَ الْقَاسِمُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ لَا یَاْخُذُ مِنْ مَالٍ صَدَقَةً حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ

مالک بن انس۔ محمد بن عقبہ۔ مولی ابن زبیر نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے اپنے مکاتب کے بارے میں سوال کیا جس سے انہوں نے بہت سے مال کے عوض مقاطعہ کیا تھا محمد بن عقبہ کہتے ہیں میں نے کہا کیا اس میں زکوٰۃ ہے تو قاسم بن محمد نے کہا کہ حضرت ابوبکر (دادا قاسم بن محمد

الْحَوْلُ قَالَ الْقَاسِمُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَعْطَى النَّاسَ عَطِيَّاتِهِمْ سَاَلَ الرَّجُلَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَّالٍ قَدْ وَجَبَ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ اَخَذَ مِنْ عَطَائِهٖ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَاِنْ قَالَ لَا سَلَّمَ اِلَيْهِ عَطَاءَهٗ

اس مال میں زکوٰۃ نہیں لیتے تھے۔ جس پر سال نہ گزر چکا ہو اور لوگوں کو جب سالانہ وظیفے دیتے تو ان سے پوچھ لیتے کیا تمہارے پاس اتنا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو اگر وہ کہتا ہاں تو اس وظیفہ میں سے اس مال کی زکوٰۃ نکال لیتے اور اگر وہ انکار کرتا تو اس کو پورا وظیفہ دے دیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا عمل ہے۔

ف:۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے مالک یہ کہے تم اگر مجھے اتنا مال اتنی مدت میں دے دو۔ تو تم آزاد ہو اور غلام اس کو قبول کرلے۔ مقاطعہ معین مدت سے پہلے کچھ نقد مال لینے کو کہتے ہیں حضرت ابوبکر اس مال کی زکوٰۃ لیتے تھے جو ان کے پاس پہلے سے ہوتا تھا نہ کہ اس وظیفہ کے مال کی زکوٰۃ کیونکہ زکوٰۃ سال پورا ہونے پر واجب ہوتی ہے۔

۳۲۸ ح۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ كُنْتُ اِذَا قَبَضْتُ عَطَائِىْ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَاَلَنِىْ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَّالٍ وَجَبَ عَلَيْكَ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ اَخَذَ مِنْ عَطَائِىْ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَاِلَّا دَفَعَ اِلَىَّ عَطَائِىْ

مالک بن انس۔ عمر بن حسین۔ عائشہ بنت قدامہ بن مظعون۔ قدامہ بن مظعون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب میں حضرت عثمان بن عفان سے اپنی تنخواہ لینے آتا۔ تو وہ مجھ سے دریافت کرتے کیا تمہارے پاس کوئی ایسا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو اگر میں کہتا ہاں تو وہ اس تنخواہ میں سے اس مال کی زکوٰۃ مجرا کر لیتے اور انکار کرنے پر پوری تنخواہ دے دیتے

۱۱۹ زَكٰوةُ الْحُلِىِّ

زیور کی زکوٰۃ کا بیان

۳۲۹ ح۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَلِىْ بَنَاتِ اَخِيْهَا يَتَامٰى فِىْ حِجْرِهَا لَهُنَّ حُلِىٌّ فَلَا تُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكٰوةَ

مالک بن انس۔ عبدالرحمٰن بن قاسم۔ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ اپنے بھائی محمد بن ابوبکر کی یتیم لڑکیوں کی پرورش کرتی تھیں۔ اور انکے زیوروں میں سے زکوٰۃ نہیں نکالتی تھیں

۳۳۰ ح۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَلِّىْ بَنَاتِهٖ وَجَوَارِيَهٗ فَلَا يُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكٰوةَ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر اپنی لڑکیوں اور باندیوں کو سونے کا زیور پہناتے تھے اور انکے زیور میں سے زکوٰۃ نہیں نکالتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا مَا كَانَ مِنْ حُلِيٍّ جَوْهَرٍ وَلُؤْلُؤٍ فَلَيْسَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَمَّا مَا كَانَ مِنْ حُلِيٍّ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لِيَتِيْمٍ اَوْ يَتِيْمَةٍ لَمْ يَبْلُغَا فَلَا يَكُوْنُ فِيْ مَالِهِمَا زَكٰوةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا جو زیور جواہر اور موتیوں کا ہو ان میں زکوٰۃ نہیں اور جو زیور سونے چاندی سے ہو ان میں زکوٰۃ ہے مگر نابالغ یتیم بچیوں کے مال میں سے زکوٰۃ نہ دینی چاہیے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

ف :- امام شافعی وغیرہ اکثر ائمہ کے نزدیک زیور میں زکوٰۃ نہیں اور امام صاحب کے نزدیک زیور میں زکوٰۃ ہے۔

۱۲۰

اَلْعُشْرُ

عشر کا بیان

ح ۳۳۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَاْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ نِصْفَ الْعُشْرِ يُرِيْدُ اَنْ يَّكْثُرَ الْحَمْلُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَيَاْخُذُ مِنَ الْقِطْنِيَّةِ الْعُشْرَ

مالک بن انس۔ زہری۔ سالم بن عبد اللہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ان لوگوں سے جن کی زمینیں ورہوتی تھیں گیہوں اور زیتون کا بیسواں حصہ لیتے تھے اس سے حضرت عمر کا مقصد مدینہ میں غلہ کے حمل و نقل کی وجہ سے نصف عشر کا معاف کرنا تھا باقی سب قسم کے غلوں سے عشر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُؤْخَذُ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لِلتِّجَارَةِ مِنْ قِطْنِيَّةٍ اَوْ غَيْرِ قِطْنِيَّةٍ نِصْفُ الْعُشْرِ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ وَمِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ اِذَا دَخَلُوْا اَرْضَ الْاِسْلَامِ بِاَمَانٍ الْعُشْرُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَكَذٰلِكَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ وَّاَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ بَعَثَهُمَا عَلٰى عُشُوْرِ الْكُوْفَةِ وَالْبَصْرَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا لوگوں سے سب قسم کے غلوں میں سے جس میں تجارت کیجائے گیہوں ہو یا اس کے علاوہ سال میں ایک دفعہ بیسواں حصہ لینا چاہیے اور حربی جب امان لے کر دار الاسلام میں داخل ہو تو اس کے سب قسم کے غلوں میں سے دسواں حصہ لینا چاہیے حضرت عمر نے زیاد بن حدیر اور انس بن مالک کو کوفہ و بصرہ کا عشر وصول کرنے کے لئے یہی حکم دے کر بھیجا تھا اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

۱۲۱

اَلْجِزْيَةُ

جزیہ کا بیان

ح ۳۳۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ

مالک بن انس۔ زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بحرین کے مجوس کا

مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَيْنِ الْجِزْيَةَ وَاَنَّ عُمَرَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ فَارِسَ وَاَخَذَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنَ الْبَرْبَرِ

حضرت عمرؓ نے فارس کے مجوسیوں سے اور حضرت عثمانؓ نے بربر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

ف: بحرین یہ بصرہ اور عمان کے درمیان نجد کے بلاد میں سے ایک مقام ہے بربر بھی ایک ملک ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَمَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

۳۳۳ (۲) مالک بن انس ۔ نافع ۔ اسلم مولی عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے اس شخص جس کے پاس چاندی ہو ہر سال چالیس درہم جزیہ مقرر کیا اور جسکے پاس سونا ہو ان پر ہر سال چار دینار جزیہ مقرر کیا اور اسکے ساتھ مسلمان کی حاجت براری کرنا اور جو کوئی مسلمان انکے ہاں آ گئے تو اسکی تین روز تک مہمان نوازی کرنا۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ نَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُؤْتٰى بِنَعَمٍ كَثِيْرَةٍ مِّنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ قَالَ مَالِكٌ اُرَاهُ تُؤْخَذُ مِنْ اَهْلِ الْجِزْيَةِ فِيْ جِزْيَتِهِمْ

۳۳۴ (۳) مالک بن انس ۔ زید بن اسلم ۔ اسلم مولی بن عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے پاس جزیہ میں بہت سے اونٹ آتے تھے امام مالک نے کہا میرا خیال ہے کہ اونٹ انہوں نے اہل جزیہ سے جزیہ میں وصول کئے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلسُّنَّةُ اَنْ تُؤْخَذَ الْجِزْيَةُ مِنَ الْمَجُوْسِ مِنْ غَيْرِ اَنْ تُنْكَحَ نِسَاؤُهُمْ وَلَا تُؤْكَلَ ذَبَائِحُهُمْ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ عُمَرُ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ سَوَادِ الْكُوْفَةِ عَلَى الْمُعْسِرِ اِثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا وَعَلَى الْوَسَطِ اَرْبَعَةً وَعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَعَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةً وَاَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا وَاَمَّا مَا ذَكَرَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ مِنَ الْاِبِلِ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَاْخُذِ الْاِبِلَ فِيْ جِزْيَةٍ عَلِمْنَاهُ اِلَّا مِنْ بَنِيْ تَغْلِبَ فَاِنَّهُ اَضْعَفَ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ جِزْيَتَهُمْ فَاَخَذَ مِنْ اِبِلِهِمْ

امام محمدؒ نے کہا مجوس سے جزیہ لینا سنت ہے باقی ان کی عورتوں سے نکاح نہ کیا جائے اور ان کا ذبیحہ نہ کھایا جائے اور ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت پہنچی ہے اور حضرت عمرؓ نے اہل کوفہ پر مسکین سے بارہ درہم متوسط الحال سے چوبیس درہم اور غنی سے اڑتالیس درہم جزیہ لینا مقرر کیا تھا امام مالک نے جزیہ میں اونٹ کا ذکر کیا ہے سو ہمارے علم کے مطابق حضرت عمرؓ جزیہ میں اونٹ نہیں لیتے تھے۔ مگر ایک دفعہ بنی تغلب پر معاہدہ کے طور پر جزیہ دوگنا کر دیا گیا جب ان سے جزیہ لیا گیا اور اونٹ لئے

وَبَقَرِهِمْ وَغَنَمِهِمْ

بکری لے کر جزیہ وصول کیا۔

۱۲۲ ## زَكٰوةُ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ وَالْبَرَاذِيْنِ

گھوڑے اور غلام کی زکوۃ کا بیان

۳۳۵ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِيْنِ فَقَالَ اَوَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ

مالک بن انس۔ عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں میں نے سعید بن مسیب سے ترکی گھوڑے کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کیا گھوڑوں میں بھی زکوۃ ہے یعنی گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے۔

۳۳۶ ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ

مالک بن انس۔ عبد اللہ بن دینار سلیمان بن یسار۔ عراک بن مالک ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے اپنے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ سَائِمَةً كَانَ اَوْ غَيْرَ سَائِمَةٍ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةً تُطْلَبُ نَسْلُهَا فَفِيْهَا الزَّكٰوةُ اِنْ شِئْتَ فِيْ كُلِّ فَرَسٍ دِيْنَارٌ وَاِنْ شِئْتَ فَالْقِيْمَةُ ثُمَّ فِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَهُوَ قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے سواری اور غیر سواری کے گھوڑے پر زکوۃ نہیں ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک جو گھوڑے نسل بڑھانے کے لئے چھوڑ دیئے جائیں ان میں زکوۃ ہے خواہ ایک گھوڑے کا ایک دینار دیا جائے یا قیمت کا اندازہ کرکے ہر دو سو درہم سے پانچ درہم ادا کرے یہی ابراہیم نخعی کا قول ہے۔

ف: صاحبین امام شافعی واکثر آئمہ کے نزدیک گھوڑے میں زکوۃ نہیں ہے۔

۳۳۷ ح ۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلَيْهِ اَلَّا تَاْخُذَ مِنَ الْخَيْلِ وَلَا الْعَسَلِ صَدَقَةً

مالک بن انس۔ عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم سے (جو مدینہ کے قاضی تھے) روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنی خلافت کے زمانے میں عبد اللہ بن ابوبکر کو لکھا کہ شہد اور گھوڑے کی زکوۃ نہ لی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا الْخَيْلُ فَهِيَ عَلٰى مَا وَصَفْتُ لَكَ وَ اَمَّا الْعَسَلُ فَفِيْهِ الْعُشْرُ اِذَا اَصَبْتَ مِنْهُ الشَّيْئَ الْكَثِيْرَ خَمْسَةَ اَفْرَاقٍ فَصَاعِدًا وَ اَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَقَالَ فِيْ قَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ الْعُشْرُ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَعَلَ فِي الْعَسَلِ الْعُشْرَ

امام محمد نے کہا گھوڑے کا وہی حکم ہے جو ابھی بیان کیا گیا کہ گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے اور شہد پانچ فرق سے زیادہ ہو تو اس میں عشر ہے۔ لیکن امام صاحب کے نزدیک شہد کم ہو یا زیادہ اس میں عشر ہے ہم کو رسول اللہ صلعم سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے شہد میں عشر مقرر کیا۔

ف:۔ افراق جمع فرق کی ہے اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔

٣٤٨ ح اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَهْلَ الشَّامِ قَالُوْا لِاَبِيْ عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ خُذْ مِنْ خَيْلِنَا وَ رَقِيْقِنَا صَدَقَةً فَاَبٰى ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اِنْ اَحَبُّوْا فَخُذْهَا مِنْهُمْ وَارْدُدْهَا اِلَيْهِمْ يَعْنِيْ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ وَارْزُقْ رَقِيْقَهُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْقَوْلُ فِيْ هٰذَا الْقَوْلُ الْاَوَّلُ لَيْسَ فِيْ فَرَسِ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ عَبْدِهٖ اِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ شام کے لوگوں نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو اپنے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ دینی چاہی تو انہوں نے لینے سے انکار کیا پھر انہوں نے اس کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب کو لکھا حضرت عمر نے ان کو اس کے جواب میں لکھا کہ جو لوگ تم کو خوشی سے دیں تو ان سے لیکر انکے غلاموں اور فقراء پر تقسیم کر دو۔

امام محمد نے کہا پہلی روایت حکم ہے کہ گھوڑے اور غلاموں میں سوائے صدقہ فطر کے اور کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔

٣٢

اَلرِّكَازُ

کان اور دفینہ کی زکوٰۃ کا بیان

٣٤٩ ح اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ مِنْ مَعَادِنِ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ اِلَى الْيَوْمِ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكٰوةُ

مالک۔ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن وغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بلال بن حارث مزنی کو ایک کان جو فرع کے میدان میں تھی۔ جاگیر میں دے دی تھی اور اس کان سے زکوٰۃ کے سوا کچھ نہیں لیا جاتا تھا یعنی خمس (پانچواں حصہ)

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الرِّكَازُ قَالَ الْمَالُ الَّذِيْ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْاَرْضِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي هٰذِهِ الْمَعَادِنِ فَفِيْهَا الْخُمُسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا یہ مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کانوں میں خمس ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ رکاز کس کو کہتے ہیں آپ نے فرمایا رکاز وہ مال ہے جس کو خداوند تعالے نے زمین میں قدرتی طور پر پیدا کیا ہے یعنی معدن میں خمس ہے۔ یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہا کا ہے۔

ف :- رکاز جمع رکز یعنی کان دفینہ وغیرہ خمس پانچواں حصہ کو کہتے ہیں۔

١٢٤ ## صَدَقَةُ الْبَقَرَةِ

گائے کی زکوٰۃ کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً فَاُتِيَ بِمَا دُوْنَ ذٰلِكَ فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَهٗ شَيْئًا وَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ فِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْهِ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّقْدَمَ مُعَاذٌ

مالک بن انس۔ حمید بن قیس۔ طاؤس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور گائے کے بارے میں ان کو حکم دیا کہ تیس گائے میں سے ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی لینی چاہئے اور چالیس میں سے دو سال کا بچھڑا۔ پھر کسی نے تیس سے کم میں زکوٰۃ دینی چاہی تو آپ نے لینے سے انکار کیا اور فرمایا میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلعم سے کوئی حکم نہیں سنا ہے میں اسکے بارے میں آپ کے پاس واپس جا کر معلوم کرونگا۔ پس معاذ بن جبل ابھی واپس نہیں لوٹے تھے کہ رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَيْسَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ زَكٰوةٌ فَاِذَا كَانَتْ ثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ وَالتَّبِيْعُ الْجَذَعُ الْحَوْلِيُّ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا مُسِنَّةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ تیس سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور تیس سے لے کر انتالیس تک ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی ہے۔ اور جب پورے چالیس ہو جائیں تو ان میں دو سال کی بچھڑا یا بچھڑی ہے یہی امام صاحب و عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۳۵
اَلْكَنْزُ
کنز کا بیان

۳۴۱ ح
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْكَنْزِ فَقَالَ هُوَ الْمَالُ الَّذِي لَا تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ

مالک بن انس۔ نافع کہتے ہیں عبداللہ بن عمر سے کنز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے کہا کنز اس مال کو کہتے ہیں۔ جس کی زکوٰۃ نہ ادا کی جائے۔

۳۴۲ ح
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُمْكِنَهٗ يَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ

مالک بن انس۔ عبداللہ بن دینار ابو صالح سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا جس شخص کے پاس کچھ مال ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ ادا کی جائے تو وہ مال اس کے لئے قیامت کے دن گنجے سانپ کی طرح (جس کی آنکھوں پر دو کالے داغ ہونگے) بن کر آئے گا اور اس سے کہیگا کہ میں تیرا ہی مال ہوں جس کی تو زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔

۱۳۶
مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ
صدقہ کن لوگوں کے لئے حلال ہے

۳۴۳ ح
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اِشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْ لِرَجُلٍ لَهٗ جَارٌ مِسْكِيْنٌ تُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدٰى اِلَى الْغَنِيِّ

مالک بن انس۔ زید بن اسلم۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پانچ آدمیوں کے سوا صدقہ کسی کے لئے حلال نہیں ہے (۱) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) عامل یعنی جو اس کی وصولیابی پر مقرر ہو (۳) قرضدار (۴) وہ شخص جو قیمتہً کسی مسکین سے خرید لے (۵) وہ شخص جس کے پڑوس میں کسی مسکین کو صدقہ دیا جائے اور وہ مسکین سے ہدیہ کے طور پر لے لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِذَا كَانَ لَهٗ عَنْهَا غِنًى يَقْدِرُ بِغِنَاهُ عَلٰى

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اگر غازی اس سے مستغنی ہے تو اس کو صدقہ لینا بہتر نہیں ہے اور یہی حکم اس قرضدار

الْغَزْوِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ لَمْ يُسْتَحَبَّ لَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا وَكَذٰلِكَ الْغَارِمُ اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ وَفَاءٌ لِدَيْنِهٖ وَفَضْلٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ لَمْ يُسْتَحَبَّ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

زَكٰوةُ الْفِطْرِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اِلَى الَّذِيْ تُجْمَعُ عِنْدَهٗ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ نُحِبُّ اَنْ تُعَجَّلَ زَكٰوةُ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَى الْمُصَلّٰى وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

صَدَقَةُ الزَّيْتُوْنِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ صَدَقَةُ الزَّيْتُوْنِ الْعُشْرُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ خَمْسَةُ اَوْسُقٍ فَصَاعِدًا وَلَا يُلْتَفَتُ فِيْ هٰذَا اِلَى الزَّيْتِ اِنَّمَا يُنْظَرُ فِيْ هٰذَا اِلَى الزَّيْتُوْنِ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَفِيْ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهِ الْعُشْرُ

کے لئے ہے جس کے پاس اس قدر مال ہو کر قرض ادا کرنے کے بعد بقدر نصاب بچ جائے اس کے لئے بھی صدقہ لینا بہتر نہیں ہے۔ اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

صدقہ فطر کا بیان

مالک بن انس۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر صدقہ فطر عید الفطر سے قبل دو تین دن قبل عامل کی طرف بھیج دیا کرتے تھے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ صدقہ فطر عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

زیتون کی زکوۃ کا بیان

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری نے کہا زیتون کا صدقہ دسواں حصہ ہے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جب زیتون پانچ وسق سے زیادہ ہو اور زکوۃ دینے میں پھل کا اندازہ کرنا بہتر ہے۔ زیتون کے تیل کا اعتبار نہیں۔ اور امام صاحب کے نزدیک قلیل ہو یا کثیر سب میں عشر ہے۔

اَبْوَابُ الصِّيَامِ

اَلصَّوْمُ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْاِفْطَارُ لِرُؤْيَتِهٖ

چاند دیکھ کر روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان!

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْهُ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ

مالک بن انس۔ عبداللہ بن دینار عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا نہ رکھو یہاں تک کہ تم رمضان کا چاند دیکھ لو اور نہ روزے موقوف کرو یہاں تک کہ تم شوال کا چاند دیکھ لو اگر مطلع غبار آلود ہو تو تم تیس دن پورے کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

مَتٰى يَحْرُمُ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ

روزہ دار کو کس وقت کھانا حرام ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

مالک بن انس۔ عبداللہ بن دینار عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا بلال رات کے وقت آذان دیتے ہیں سو تم کھاؤ اور پیو جب تک کہ عبداللہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیں۔

ف۔ عبداللہ ابن ام مکتوم صبح صادق ہونے پر آذان دیتے تھے اور یہ سحری کا آخری وقت ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ مِثْلَهٗ قَالَ وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ لَا يُنَادِيْ حَتّٰى

مالک بن انس۔ زہری۔ سالم بھی عبداللہ بن عمر کی روایت کے مثل بیان کرتے ہیں اور انہوں نے کہا عبداللہ بن ام مکتوم آذان نہیں دیتے جب

يُقَالَ لَهُ قَدْ أَصْبَحْتَ

تک ان سے صبح ہو جانے کے متعلق نہیں کہا جاتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ بِلَالٌ يُنَادِي بِلَيْلٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِسُحُورِ النَّاسِ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يُنَادِي لِلصَّلٰوةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلِذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

امام محمد نے کہا حضرت بلال ماہ رمضان میں رات کو اذان دیتے تھے۔ تاکہ لوگ سحری کرلیں اور عبداللہ ابن ام مکتوم صبح صادق کے وقت نماز کے لئے آذان دیتے تھے اس وجہ سے رسول اللہ نے فرمایا تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم صبح کے وقت اذان دیں۔

۱۳۱ مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

جان بوجھ کر فرض روزہ توڑنے کا بیان

۳۴۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنِّي قَالَ كُلْهُ

مالک بن انس۔ زہری۔ حمید بن عبدالرحمن ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں افطار کیا یعنی فرض روزہ قصداً توڑ دیا تو اس پر اس کو رسول اللہ صلعم نے ایک غلام آزاد کرنے یا دو ماہ کے پے در پے مسلسل روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا اس شخص نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے (جو میں روزہ کا کفارہ ادا کروں) اس وقت رسول اللہ صلعم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ نے اس سے فرمایا جاؤ یہ لے جاؤ اور اس کو خیرات کردو اس شخص نے کہا یا رسول اللہ صلعم میں کسی کو اپنے سے زیادہ حاجتمند نہیں پاتا (جس کو میں خیرات کردوں) آپ نے فرمایا تم ہی کھا لو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا أَفْطَرَ الرَّجُلُ مُتَعَمِّدًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِأَكْلٍ أَوْ شُرْبٍ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جب کوئی شخص رمضان میں جان بوجھ کر کھا پی لے یا جماع کرے تو اس کے لئے ایک روزہ کی

اَوْجِمَاعٍ فَعَلَيْهِ قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهُ وَكَفَّارَةُ الظِّهَارِ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَطْعَمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ اَوْصَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ اَوْشَعِيْرٍ

قضا اور کفارہ مثل ظہار کے ادا کرنا ہے یعنی غلام آزاد کرے یہ نہ ہو سکے تو پے درپے مسلسل روزے رکھے اگر روزے بھی نہ رکھ سکے۔ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے کھانے کی مقدار گیہوں کر نصف صاع، کھجور و جو سے ایک صاع ہے۔

۱۳۲ اَلرَّجُلُ يَطْلُعُ عَلَيْهِ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ

جنابت کی حالت میں صبح ہوجانے کا بیان

۳۵۰ح اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ وَاَنَا اَسْمَعُ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ جُنُبًا وَّاَنَا اُرِيْدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ اَغْتَسِلُ فَاَصُوْمُ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِيْ

مالک بن انس۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن ابو یونس مولی عائشہ۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جب کہ وہ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور میں سن رہی تھی۔ یا رسول اللہ مجھ کو حالت جنابت میں صبح ہو جاتی ہے اور میں روزہ کا ارادہ رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا مجھ کو بھی ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ حالتِ جنابت میں صبح ہو جاتی ہے اور غسل کر لیتا ہوں پھر روزہ رکھتا ہوں اس شخص نے کہا ہماری آپ سے کیا نسبت ہے آپ کے تو خداوند تعالےٰ نے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلعم سخت غضبناک ہوئے اور فرمایا مجھے یقین ہے کہ میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ پرہیزگاری کی باتوں کو جاننے والا ہوں۔

ف:۔ اس حدیث میں اس بات پر صاف دلیل ہے کہ آپ کے سب فعلوں پر عمل کرنا واجب ہے جب تک کہ خصوصیت کی کوئی دلیل قائم نہ ہو۔

۳۵۱ح اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سُمَيٌّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ

مالک بن انس۔ سمی مولی ابوبکر بن عبد الرحمن

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَ اَبِيْ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَ هُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَذُكِرَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ فَقَالَ مَرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَتَذْهَبَنَّ اِلٰى اُمَّيِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ وَ اُمِّ سَلَمَةَ فَتَسْاَلُهُمَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ ذَهَبْتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اٰنِفًا فَذُكِرَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَتْ لَيْسَ كَمَا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَتْ فَاَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا مَرْوَانَ فَذَكَرَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِيْ هٰذِهٖ فَاِنَّهَا بِالْبَابِ فَلْتَذْهَبَنَّ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاِنَّهٗ بِاَرْضِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَلْتُخْبِرَنَّهٗ ذٰلِكَ قَالَ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد عبدالرحمٰن مروان بن حکم کے پاس بیٹھے تھے جو ان دنوں مدینہ کے حاکم تھے۔ تو ان سے ذکر کیا گیا کہ ابوہریرہؓ کہتے ہیں جس شخص کو جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے۔ تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ مروان نے کہا اے عبدالرحمٰن میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم ام المومنین حضرت عائشہؓ اور ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے پاس جاؤ اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کرو۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں عبدالرحمٰن حضرت عائشہ کے پاس گئے اور میں ان کے ہمراہ تھا کہ عبدالرحمٰن نے ان کو سلام کیا اور کہا اے ام المومنین ہم مروان بن حکم کے پاس بیٹھے تھے۔ ان سے ابوہریرہ کے اس کہنے کا ذکر ہوا کہ حالت جنابت میں صبح ہو جانے سے روزہ نہیں ہوتا ہے حضرت عائشہ نے کہا اے عبدالرحمٰن ایسا نہیں ہے جیسا کہ ابوہریرہ کہتے ہیں کیا تم کو اس فعل سے اعراض ہے جسکو رسول اللہ صلعم نے کیا عبدالرحمٰن نے کہا نہیں خدا کی قسم حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ رسول اللہ صلعم بغیر احتلام جماع کی وجہ سے حالت جنابت میں صبح کرتے تھے۔ اور اس دن روزہ رکھتے تھے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ہم پھر وہاں سے نکل کر حضرت ام سلمہ کے پاس آئے اور ان سے بھی اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا جیسا حضرت عائشہ نے بتایا تھا پس ہم وہاں سے نکلے یہاں تک کہ مروان کے پاس آئے اور اس سے عبدالرحمٰن نے ان دونوں کے قول کو بیان کیا مروان نے کہا اے ابومحمد (کنیت عبدالرحمٰن) میں تم کو قسم دیتا ہوں تم میری

فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتّٰى اَتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا عِلْمَ لِيْ بِذٰلِكَ اِنَّمَا اَخْبَرَنِيْهِ مُخْبِرٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ مِّنْ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ مَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَكِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ يَعْنِي الْجِمَاعَ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ يَعْنِي الْوَلَدَ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ يَعْنِي حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَدْ رُخِّصَ لَهُ اَنْ يُّجَامِعَ وَيَبْتَغِيَ الْوَلَدَ وَيَاْكُلَ وَيَشْرَبَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَمَتٰى يَكُوْنُ الْغُسْلُ اِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَهٰذَا لَا بَاْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ

اس سواری پر جو دروازہ پر موجود ہے سوار ہوکر ابوہریرہ کے پاس جاؤ۔ کیونکہ وہ اس وقت اپنی جگہ عقیق میں ہیں اور ان کو اس مسئلے سے آگاہ کرو پس عبدالرحمٰن سوار ہوئے اور میں بھی انکے ساتھ سوار ہوا حتی کہ ہم ابوہریرہ کے پاس آئے پس عبدالرحمٰن نے ان سے تھوڑی دیر باتیں کیں۔ پھر اس مسئلہ کو بیان کیا ابوہریرہ نے کہا مجھے اس کا علم نہیں تھا مجھ سے تو ایک صاحب نے ایسا ہی بیان کیا تھا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جس شخص کو جماع کی وجہ سے نہ احتلام کی وجہ سے حالت جنابت میں صبح ہو جائے اور وہ بعد طلوع فجر غسل کرے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اس پر قرآن شریف کی نص دلالت کرتی ہے خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے جائز کر دیا گیا تمہارے لئے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے مشغول ہونا۔ وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے پس اس نے تم پر اپنی رحمت سے توجہ فرمائی اور تم سے درگذر کیا اب تم اپنی عورتوں کے پاس آجا سکتے ہو (یعنی صحبت کر سکتے ہو۔) اور اس کو تلاش کرو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا یعنی اولاد اور کھاؤ پیو جب تک کہ تم پر فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے نمایاں ہو جائے یعنی طلوع صادق تک کھانے پینے اور ہمبستری کی اجازت ہے جب اس شخص کو فجر تک جماع کرنے اور کھانے پینے کی رخصت دی گئی تو غسل فجر کے بعد ہی ہو سکتا ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہا کا ہے

اَلْقُبْلَةُ لِلصَّائِمِ ٣٣٦

روزہ دار کو بوسہ لینے کی اجازت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَاَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِيْدًا فَاَرْسَلَ امْرَاَتَهُ تَسْاَلُ لَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَدَخَلَتْ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهَا اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ اِلَيْهِ فَاَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا فَقَالَ اِنَّا لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ فَرَجَعَتِ الْمَرْاَةُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَاَخْبَرَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَخْبَرْتِيْهَا اَنِّيْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَتْ اَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا وَقَالَ اِنَّا لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ

ملک ۔ زید بن اسلم ۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے روزہ کی حالت میں اپنی عورت کا بوسہ لیا۔ سو اس کو بڑا رنج ہوا۔ اور اس نے اپنی عورت کو ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلعم کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کے لئے بھیجا۔ عورت ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ ام سلمہ نے اس سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے پھر اس نے اپنے خاوند کے پاس جا کر اس کی خبر دی اس سے اور زیادہ اس کو اضطراب ہوا اور اس نے کہا ہم رسول اللہ صلعم کے مثل نہیں ہیں اللہ نے تو اپنے رسول کے لئے جو چاہا حلال کر دیا پھر اس کی عورت دوبارہ ام سلمہ کے پاس آئی اب اس نے وہاں رسول اللہ صلعم کو بھی دیکھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس عورت کے آنے کی کیا وجہ ہے ام سلمہؓ نے آپ کو اس کے متعلق خبر دی آپ نے فرمایا تم نے اس عورت کو کیوں نہیں بتا دیا کہ میں خود یہ کرتا ہوں (یعنی میں بوسہ لیتا ہوں) ام سلمہ نے کہا میں نے اس کو بتا دیا تھا اس نے اپنے خاوند سے جا کر کہا تو اس کا خاوند کہتا ہے ہم رسول اللہ صلعم کے مثل کہاں ہیں اللہ نے تو اپنے رسول کے لئے جو چاہا حلال کر دیا ہے۔ پس رسول اللہ صلعم سخت غضبناک ہوئے اور فرمایا خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ حدود اللہ کو جانتا ہوں۔

ف: یعنی فرائض واحکام دین اور حلال وحرام کو تم سب سے زیادہ خوب جانتا ہوں لہذا بوسہ

یعنے اس میں کوئی حرج نہیں۔

٣٥٣ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا هُنَالِكَ وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْنُوَ إِلَى أَهْلِكَ تُقَبِّلُهَا وَتُلَاعِبُهَا قَالَ أُقَبِّلُهَا وَأَنَا صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ

مالک۔ ابو النضر مولی عمر بن عبید اللہ عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ کے پاس بیٹھی تھیں کہ اتنے میں ان کے خاوند عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق (حضرت عائشہ کے بھتیجے) آئے اور وہ روزے سے تھے۔ تو ان سے حضرت عائشہ نے کہا تم اپنی بیوی کے پاس کیوں نہیں جاتے انکے پاس جاؤ بوسہ لو اور ان سے ہنسی مذاق کرو۔ عبداللہ نے کہا کیا میں روزہ کی حالت میں بوسہ لوں حضرت عائشہ نے کہا ہاں یعنی اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِالْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ عَنِ الْجِمَاعِ فَإِنْ خَافَ أَنْ لَا يَمْلِكَ نَفْسَهُ فَالْكَفُّ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا

امام محمد نے کہا روزہ دار کو اپنی بیوی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں جب کہ اسکو اپنے نفس پر جماع سے رکنے پر قابو ہو اگر اسکو اندیشہ ہو کہ وہ اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکے گا تو ترک افضل ہے یہی قول امام ابوحنیفہ اور ہم سے پہلے عام فقہاء کا ہے۔

٣٥٤ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر روزہ دار کو بوسہ لینے اور مباشرت سے منع کرتے تھے۔

ف: عبداللہ بن عمر کا منع فرمانا احتیاط کے طور پر تھا مباشرت کے معنی عورت کو چھونا اور بغیر جماع کے اس سے چمٹنا ہے یہاں مباشرت سے یہی لغوی معنی مراد ہیں ورنہ مباشرت بمعنی جماع تو بالکل ممنوع ہے۔

١٣٧

اَلْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کو پچھنے لگوانے کا بیان

٣٥٥ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ إِنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ روزہ کی حالت میں پچھنے لگواتے تھے اور پھر غروب آفتاب کے بعد پچھنے لگواتے تھے۔

ح [illegible] اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّ سَعْدًا وَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَا يَحْتَجِمَانِ وَهُمَا صَائِمَانِ

مالک نے زہری سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص و عبداللہ بن عمر روزہ میں پچھنے لگواتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَاِنَّمَا كُرِهَتْ مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ فَاِذَا اَمِنَ ذٰلِكَ فَلَا بَاسَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمد نے کہا روزہ دار کو پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ضعف کے اندیشہ کی وجہ سے مکروہ ہے اگر ضعف کا خوف نہ ہو تو کوئی بات نہیں اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

ح [illegible] اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَبِي قَطُّ احْتَجَمَ اِلَّا وَهُوَ صَائِمٌ

مالک۔ ہشام بن عروہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد عروہ بن زبیر کو روزہ میں پچھنے لگواتے ہوئے دیکھا ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

[illegible] اَلصَّائِمُ تَذْرَعُهُ الْقَيْءُ اَوْ يَتَقَيَّأُ

قصداً قے کرنا یا خود بخود قے ہوجانے کا بیان

ح [illegible] اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَقَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

مالک بن انس۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے جو شخص روزہ میں قصداً قے کرے تو اس پر قضا واجب ہے اور جس شخص کو خود بخود قے ہو جائے اس پر قضا نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

[illegible] اَلصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنے کا بیان

ح [illegible] اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ

مالک بن انس۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے۔

ح [illegible] اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مالک بن انس۔ زہری۔ عبیداللہ بن عبداللہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں فتح

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ اَفْطَرَ فَاَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهٗ وَكَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ وَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْاَحْدَثِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مکہ کے سال نکلے تو آپ نے روزہ رکھا حتی کہ آپ مقام کدید پر پہنچے پھر رسول اللہ نے افطار کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ افطار کیا (فتح مکہ ماہ رمضان میں ہوا تھا) صحابہ کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلعم کے کاموں میں سے نئے کام کو اختیار کر لیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ شَاءَ صَامَ فِي السَّفَرِ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَالصَّوْمُ اَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَاِنَّمَا بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ حِيْنَ سَافَرَ اِلٰى مَكَّةَ لِاَنَّ النَّاسَ شَكَوْا اِلَيْهِ الْجُهْدَ مِنَ الصَّوْمِ فَاَفْطَرَ لِذٰلِكَ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

امام محمد نے کہا سفر میں اختیار ہے جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے لیکن جو شخص طاقت رکھتا ہے اس کے لئے سفر میں روزہ رکھنا ہی بہتر ہے اور ہم کو یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مکہ کی راہ میں اس لئے روزہ کھول ڈالا تھا کہ لوگوں نے آپ سے روزہ کے شاق گزرنے کی شکایت کی تھی اور ہم کو یہ روایت بھی پہنچی ہے۔ کہ حمزہ اسلمی نے رسول اللہ صلعم سے سفر میں روزہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا تم چاہو سفر میں روزہ رکھو اور تم چاہو تو افطار کرو۔

ف:۔ کدید مدینہ سے سات منزل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے اس جگہ سے مکہ تین منزل رہ جاتا ہے۔

۱۲۷ قَضَاءُ رَمَضَانَ هَلْ يُفَرَّقُ

رمضان کے قضا روزے متفرق رکھنے کا بیان

۳۶۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يُفَرَّقُ قَضَاءُ رَمَضَانَ

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے رمضان کے قضا روزے متفرق نہ رکھے جائیں۔ یعنی مسلسل اور لگاتار رکھے جائیں۔

۳۶۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ اخْتَلَفَا فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ قَالَ اَحَدُهُمَا يُفَرَّقُ بَيْنَهٗ

مالک۔ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کا رمضان کے قضا روزے رکھنے میں اختلاف ہے ایک صاحب کہتے تھے کہ رمضان کے قضا روزوں میں تفریق کی جا

وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُ
قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْجَمْعُ بَيْنَهُ اَفْضَلُ وَاِنْ فَرَّقْتَهُ وَاَحْصَيْتَ الْعِدَّةَ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا

علتی ہے دوسرے صاحب فرماتے تھے قضا روزوں میں تفریق نہیں کرنی چاہیئے بلکہ مسلسل اور لگاتار رکھے

امام محمد نے کہا لگاتار روزہ رکھنا افضل ہے اور الگ الگ متفرق رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام علمائے متقدمین کا ہے۔

ف:۔ قضا روزے مسلسل اور لگاتار رکھنا ضروری نہیں کیونکہ خداوند تعالےٰ نے فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ فرمایا ہے۔ مُتَتَابِعَاتٍ (پے درپے) کی قید نہیں لگائی ہے۔

مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ اَفْطَرَ ١٣٠

نفلی روزے کی قضا کا بیان!

ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ اَنَّ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ اَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِىَ لَهُمَا طَعَامٌ فَاَفْطَرَتَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَبَدَرَتْنِىْ بِالْكَلَامِ وَكَانَتْ اِبْنَةَ اَبِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَعَائِشَةُ صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِىَ لَنَا طَعَامٌ فَاَفْطَرْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِقْضِيَا يَوْمًا مَّكَانَهُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ اَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ و حضرت حفصہ نے ایک دن نفلی روزہ رکھا۔ پھر جب ان کے پاس ہدیہ کے طور پر کھانا آیا تو انہوں نے روزہ کھول ڈالا اتنے میں رسول اللہ صلعم تشریف لے آئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں حفصہ نے اس واقعہ کو رسول اللہ صلعم سے بیان کرنے میں مجھ سے سبقت کی آخر کو وہ اپنے باپ عمرؓ کی بیٹی تھیں (یعنی بات رکھنے میں اپنے باپ کی طرح جری تھیں) حضرت حفصہ نے کہا یارسول اللہ صلعم ایک دن صبح میں اور حضرت عائشہؓ نفلی روزے سے تھے۔ کہ ہمارے پاس ہدیہ کے طور پر کھانا آیا تو ہم نے افطار کر لیا آپ نے فرمایا اس کے عوض ایک روزہ قضا کر لیا جائے۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے کہ جو شخص نفلی روزہ رکھ کر توڑ ڈالے تو اس کی قضا کرے یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا ہے۔

ف: امام مالک، امام ابو حنیفہ کے نزدیک نفل روزہ رکھ کر توڑنے سے قضاء واجب ہے امام شافعیؒ کے نزدیک قضا ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے۔

۱۳۹ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ

روزہ جلدی افطار کرنے کا بیان

ح ۳۶۴ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ

مالک۔ ابو حازم بن دینار۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ روزہ کھولنے میں جلدی کریں گے خیر و بھلائی میں رہینگے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ أَفْضَلُ مِنْ تَاخِيْرِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ

امام محمد نے کہا روزہ کا جلدی افطار کرنا اور مغرب کی نماز پڑھنے میں جلدی کرنا تاخیر کرنے سے بہتر ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہا کا ہے۔

ح ۳۶۵ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ يَنْظُرَانِ اللَّيْلَ الْأَسْوَدَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَا ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فِيْ رَمَضَانَ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان ماہ رمضان میں مغرب کی نماز رات کی سیاہی نمودار ہوتے ہی ادا کرتے تھے۔ پھر بعد نماز روزہ افطار کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ وَاسِعٌ فَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ بَعْدَهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ لَا بَأْسَ بِهٖ

امام محمد نے کہا سب طرح جائز ہے جو چاہے نماز سے قبل افطار کرے اور جو چاہے نماز کے بعد افطار کرے دونوں صورتوں میں قباحت نہیں۔

۱۴۰ اَلرَّجُلُ يُفْطِرُ قَبْلَ الْمَسَاءِ وَيَظُنُّ أَنَّهُ قَدْ أَمْسٰى

جو غروب ہونیکے خیال سے قبل غروب آفتاب روزہ افطار کرے اس کا بیان

ح ۳۶۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَفْطَرَ فِيْ يَوْمِ رَمَضَانَ فِيْ يَوْمٍ

مالک۔ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک دفعہ ابر والے دن اس خیال کی بنا پر کہ سورج غروب ہو گیا ہے

رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ غَيْمٍ وَرَأَى أَنَّهُ قَدْ أَمْسَى أَوْ غَابَتِ الشَّمْسُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ الْخَطْبُ يَسِيرٌ وَقَدِ اجْتَهَدْنَا

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ أَفْطَرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهَا لَمْ تَغِبْ لَمْ يَأْكُلْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَلَمْ يَشْرَبْ وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

١٣٩ اَلْوِصَالُ فِي الصِّيَامِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا لَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْوِصَالُ مَكْرُوْهٌ وَهُوَ اَنْ يُوَاصِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَوْمَيْنِ فِي الصَّوْمِ لَا يَاْكُلُ

روزہ افطار کرنے میں جلدی کی لیتے ہیں ایک شخص نے آکر کہا اے امیر المومنین ابھی سورج نکلا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کا بدل یعنی قضا آسان ہے۔ اور ہم سے روزہ کھولنے میں غلطی ہوگئی ہے۔

امام محمد نے کہا جو شخص غروب آفتاب کے خیال سے روزہ کھول ڈالے پھر اس کو معلوم ہو کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا ہے تو وہ دن کے بقیہ حصہ میں کھانا پینا ترک کر دے اور اسکے بدلے ایک دن کی قضا کرے یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے

پے درپے روزے رکھنے کا بیان

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک سے دوسرے روزے وصل کرکے رکھنے سے منع فرمایا ہے اس پر لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ تو رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں خدا کی جانب سے سیراب ہوتا ہوں۔

مالک بن انس۔ ابو الزناد۔ اعرج ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روزے کو دوسرے روزے سے متصل کرکے رکھنے سے احتراز کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے رات کو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے اور تم اپنی طاقت و وسعت کے مطابق عمل اختیار کرو۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ پے درپے اور مسلسل روزے رکھنا مکروہ ہے وصال اس کو کہتے ہیں کہ دن رات کا روزہ رکھے

فِي اللَّيْلِ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

رات کو کچھ نہ کھائے پھر دوسرے دن کا روزہ رکھ لے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

ف :۔ رسول اللہ صلعم کے کھانے پینے سے مراد آپ میں کھانے پینے سے رکنے کی وہ طاقت ہے کہ جس کو بھوک، پیاس محسوس نہیں ہوتی یا اس سے یہ مراد ہے کہ مجھے غذاء روحانی جو ذکر الہی ومحبت الہی حاصل ہے اس کی وجہ سے ضعف نہیں پیدا ہوتا ہے اور یہ روحانی غذا جسمانی غذا سے بڑھ کر ہے

صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ

۱۲۷ عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ ابْنَةِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا فِي صَوْمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ صَائِمٌ وَقَالَ آخَرُوْنَ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ أُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ

مالک۔ سالم ابو النضر، عمیر مولی ابن عباس، ام فضل بنت حارث سے روایت ہے کچھ لوگوں نے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے سے ہونے میں شک کیا بعض نے کہا آپ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا آپ روزے سے نہیں ہیں ام فضل نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو پی لیا اور آپ اس وقت میدان عرفات میں تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ إِنَّمَا صَوْمُهُ تَطَوُّعٌ فَإِنْ كَانَ إِذَا صَامَهُ يُضْعِفُهُ ذٰلِكَ عَنِ الدُّعَاءِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَالْإِفْطَارُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ

امام محمد نے کہا جو چاہے عرفہ کے دن روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔ کیونکہ یہ نفلی روزہ ہے اور جس کو روزے رکھنے سے ضعف کا خوف ہو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔

ف :۔ بعض روایات میں رسول اللہ صلعم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے ترمذی میں ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں لہذا ان دو مختلف روایات میں اس طرح تطبیق دی گئی ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا درست ہے مگر حاجی کے لئے روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔

اَلْاَيَّامُ الَّتِيْ يُكْرَهُ فِيْهَا الصَّوْمُ

جن دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ مِنًى

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ فَقَرَّبَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِاَبِيْهِ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ كُلْ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا بِالْفِطْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَامَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ لِمُتْعَةٍ وَّلَا لِغَيْرِهَا لِمَا جَآءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا مِنْ قَبْلِنَا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يَّصُوْمُهَا الْمُتَمَتِّعُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ الْهَدْيَ اِذَا فَاتَتْهُ الْاَيَّامُ الثَّلٰثَةُ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ

مالک ۔ ابو النضر مولی عمر بن عبید اللہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا۔

مالک ۔ یزید بن عبد اللہ بن ہاد۔ ابی مرہ مولی عقیل بن ابیطالب۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ وہ ایام تشریق میں اپنے والد عمرو بن عاص کے پاس یعنی ذی الحج کی گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخ کو گئے جب عمرو بن عاص کے پاس کھانا لایا گیا تو انہوں نے اپنے بیٹے عبد اللہ سے کہا تم بھی کھاؤ عبد اللہ نے کہا میں روزہ سے ہوں انہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہم کو ان دنوں میں افطار کرنے کا حکم دیا ہے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے ایام تشریق میں کسی کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے خواہ وہ متمتع ہو یا غیر متمتع ہو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء متقدمین کا ہے امام مالک بن انس نے کہا متمتع روزہ رکھے جب اس کو ہدی نہ ملے اور قربانی سے پہلے تین دن فوت ہو جائیں یعنی ذی الحج کی سات آٹھ، نو تاریخ کو روزہ نہ رکھ سکے تو تشریق کے دنوں میں روزہ رکھنا جائز ہے۔

۱۴۴
اَلنِّيَّةُ فِي الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

رات ہی سے روزہ کی نیت کرنے کا بیان

۳۴۲ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَا يَصُوْمُ اِلَّا مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ

مالک بن انس ۔ نافع ۔ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کسی شخص کا روزہ درست نہیں جب تک صبح صادق سے قبل نیت نہ کر لی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّمَنْ اَجْمَعَ اَيْضًا عَلَى الصِّيَامِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ فَهُوَ صَائِمٌ وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ هُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا

امام محمد نے کہا جو شخص زوال سے پہلے روزہ کی نیت کر لے اس کا روزہ بھی درست ہے اور بعض لوگ نے ایسا ہی روایت کیا ہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام علماء متقدمین کا ہے۔

ف :۔ امام شافعی وغیرہ کے نزدیک فرض روزہ کا یہی حکم ہے جو عبداللہ بن عمر نے کہا ایسی ہی روایت حضرت عائشہ و حفصہ سے ہے باقی نفلی روزہ کی نیت زوال سے پہلے کر لی جائے۔

۱۴۵
اَلْمُدَاوَمَةُ عَلَى الصِّيَامِ

کثرت سے روزہ رکھنے کا بیان

۳۴۳ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى يُقَالَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُقَالَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ فِي شَهْرٍ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِي شَعْبَانَ

مالک ۔ ابو النضر ۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمن عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم برابر روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ کے متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ آپ اس ماہ افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے تھے یہاں تک آپ کے متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ اس ماہ روزہ ہی نہیں رکھیں گے اور فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو کبھی پورے ماہ کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اور یہ بھی نہیں دیکھا کہ ماہ شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے رکھے ہوں

ف :۔ مسنون یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن افطار کیا جائے اور آپ نے اس کے بارے میں فرمایا داؤد علیہ السلام اسی طرح روزہ رکھتے تھے۔

صَوْمُ عَاشُوْرَاءَ

۱۴۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ لَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ

قَالَ مُحَمَّدٌ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ كَانَ وَاجِبًا قَبْلَ اَنْ يُّفْتَرَضَ رَمَضَانُ ثُمَّ نَسَخَهٗ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ مَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا

لَيْلَةُ الْقَدْرِ

۱۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

عاشورہ کے روزے کا بیان

مالک ۔ ابن شہاب زہری ۔ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ منبر پر چڑھے ہوئے جس سال انہوں نے حج کیا فرماتے تھے اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے فرماتے ہوئے سنا ہے یہ دن عاشورہ کا ہے اس دن روزہ تم پر فرض نہیں تم میں سے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

امام محمد نے کہا ابتدائے اسلام میں عاشورہ کا روزہ فرض تھا پھر ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے اس کی فرضیت کا حکم زائل ہوگیا اب یہ نفلی روزہ ہے جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھے یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام علماء متقدمین کا ہے۔

شب قدر کا بیان

مالک بن انس ۔ عبداللہ بن دینار ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم شب قدر کو ماہ رمضان کی اخیر راتوں میں تلاش کرو۔

مالک بن انس ۔ ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم شب قدر کو رمضان کی آخیر راتوں میں تلاش کرو۔

اَلْاِعْتِكَافُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَاْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلُ اِذَا اعْتَكَفَ اِلَّا لِلْغَائِطِ اَوِ الْبَوْلِ وَاَمَّا الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ فَيَكُوْنُ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوُسْطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ فِيْهَا مِنْ اِعْتِكَافِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مِنْ صَبِيْحَتِهَا اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ

۱۴۷

اعتکاف کا بیان

۳۷۷ ح ۱ مالک بن انس ۔ ابن شہاب ۔ عروہ بن زبیر ۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰن ۔ عائشہ صدیقہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو آپ اپنا سر میری طرف جھکا دیتے میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور سوائے ضروری حاجت کے گھر میں نہ آتے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ معتکف سوائے ضروری حاجات کے یعنی پیشاب پاخانہ کے علاوہ اپنی جائے اعتکاف سے نہ نکلے باقی کھانا پینا اپنی اعتکاف کی جگہ میں کیا جائے یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے

۳۷۸ ح ۲ مالک بن انس ۔ یزید بن عبداللہ بن ہاد ۔ محمد بن ابراہیم ۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمان ۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سال رمضان کے وسط عشرہ میں اعتکاف کیا جب اکیسویں رات ہوئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آیا کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا اس کو چاہیے کہ وہ آخر عشرہ میں اعتکاف کرے اور مجھ کو شب قدر معلوم ہو گئی تھی پھر میں بھلا دیا گیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ میں شب قدر کی صبح پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ تم کو چاہیے کہ تم اخیر راتوں میں تلاش کرو ابوسعید نے کہا کہ اس رات بارش ہوئی مسجد کی چھت پتوں اور شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔ سو مسجد کی چھت ٹپکی۔

وَكَانَ الْمَسْجِدُ سَقْفُهُ عَرِيْشًا فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر مٹی اور پانی کا نشان تھا۔ اور یہ اکیسویں شب تھی۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ سَاَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ الْمُعْتَكِفِ يَذْهَبُ لِحَاجَةٍ تَحْتَ سَقْفٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

مالک بن انس نے ابن شہاب زہری سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو معتکف ہو کر اسکو چھت والے مکان میں قضائے حاجت کے لئے جانا درست ہے ابن شہاب زہری نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ لِلْمُعْتَكِفِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْضِيَ الْحَاجَةَ مِنَ الْغَائِطِ اَوِ الْبَوْلِ اَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ اَوْ يَمُرَّ تَحْتَ السَّقْفِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ معتکف قضائے حاجت کے لئے گھر میں جا سکتا ہے یہی قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالے کا ہے۔

كِتَابُ الْحَجِّ

اَلْمَوَاقِيْتُ

اُن میقاتوں کا بیان جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ قَالَ وَيُهِلُّ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ کے لئے ذو الحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن احرام باندھنے کے مقام ہیں عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اہل یمن یلملم سے احرام

أَهْلَ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُهِلُّوْا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثُ فَسَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَمَّا أَهْلُ الْيَمَنِ فَيُهِلُّوْنَ مِنْ يَلَمْلَمَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَحْرَمَ مِنَ الْفُرْعِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ عِنْدِيْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَحْرَمَ مِنْ إِيْلِيَاءَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ هٰذِهِ مَوَاقِيْتُ وَقَّتَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُّجَاوِزَهَا إِذَا أَرَادَ حَجًّا أَوْ عُمْرَةً إِلَّا مُحْرِمًا فَأَمَّا إِحْرَامُ عَبْدِ اللهِ مِنَ الْفُرْعِ وَهُوَ دُوْنَ ذِي الْحُلَيْفَةِ إِلَى مَكَّةَ فَإِنَّ أَمَامَهَا وَقْتٌ آخَرُ وَهُوَ الْجُحْفَةُ وَقَدْ رُخِّصَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُّحْرِمُوْا مِنَ الْجُحْفَةِ لِأَنَّهَا وَقْتٌ مِّنَ الْمَوَاقِيْتِ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَّسْتَمْتِعَ بِثِيَابِهِ إِلَى الْجُحْفَةِ فَلْيَفْعَلْ

أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ

باندھیں

مالک بن انس ۔ عبداللہ بن دینار **عبداللہ بن عمر** سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے اہل نجد قرن سے احرام باندھیں عبداللہ فرماتے ہیں ۔ ان تین مقامات کے علاوہ مجھ کو یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ آپ نے اہل یمن کے لئے یلملم سے احرام باندھنے کو فرمایا۔

مالک بن انس ۔ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر احرام فرع سے باندھا

مالک کہتے ہیں مجھے ایک ثقہ شخص نے بیان کیا کہ ابن عمر نے بیت المقدس سے بھی احرام باندھا ہے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جو میقات رسول اللہ صلعم نے حج وغیرہ کرنیوالوں کے لئے مقرر کر دیئے ہیں کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان مقامات سے بغیر احرام باندھے گزر جائے ۔ باقی عبداللہ بن عمر کا مقام فرع سے احرام باندھنا حالانکہ یہ جگہ بہ نسبت ذوالحلیفہ کے مکہ سے قریب ہے اس وجہ سے ہے کہ ذوالحلیفہ سے آگے ایک میقات جحفہ ہے اور رسول اللہ نے اہل مدینہ کو جحفہ سے احرام باندھنے میں رخصت دی ہے کیونکہ یہ بھی میقات سے ہے اور ہم کو رسول اللہ سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا تم میں سے جو جحفہ تک کپڑے پہن کر جانا چاہے تو وہ جا سکتا ہے۔

اور یہی روایت امام ابو یوسف

إِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے منقول ہے وہ اسحاق بن راشد سے وہ ابو جعفر بن محمد بن علی سے وہ رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں۔

١٥٠ اَلرَّجُلُ يُحْرِمُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَحَيْثُ يَنْبَعِثُ بِهِ بَعِيْرُهٗ

نماز کے بعد اونٹ پر سوار ہو کر احرام باندھنے کا بیان!

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَإِذَا انْبَعَثَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ أَحْرَمَ

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر ذو الحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھ کر نکلتے تو سوار ہوتے وقت احرام باندھتے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا وَمَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

مالک۔ موسیٰ بن عقبہ۔ سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر کو یہ فرماتے ہوئے سنا یہ وہ جگہ ہے جس کے بارے میں تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو کہ آپ نے احرام یہاں سے باندھا حالانکہ آپ نے ذو الحلیفہ کی مسجد کے پاس سے تلبیہ کہی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ يُحْرِمُ الرَّجُلُ إِنْ شَاءَ فِي دُبُرِ صَلٰوتِهٖ وَإِنْ شَاءَ حِيْنَ يَنْبَعِثُ بِهٖ بَعِيْرُهٗ وَكُلٌّ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جس کا جی چاہے نماز سے فارغ ہو کر احرام باندھے اور جو چاہے اونٹ پر سوار ہو کر تلبیہ کہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہائے حنفیہ کا ہے۔

١٥١ اَلتَّلْبِيَةُ

لبیک کہنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ

مالک۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ یہ تھی لبیک اللّٰھم لبیک الخ اے اللہ میں حاضر ہوں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تمام تعریفیں اور نعمت اور ملک آپ کا

عُمَرَ يَزِيْدُ فِيْهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

ہے آپ کا کوئی شریک نہیں، راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ یہ الفاظ زائد ہی کہتے تھے وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ التَّلْبِيَةُ هِيَ التَّلْبِيَةُ الْاُوْلَى الَّتِيْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا زِدْتَ فَهُوَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ تلبیہ یہی ہے جو رسول اللہ صلعم سے روایت کی گئی ہے اور اگر زیادہ کیا جائے تو وہ ٹھیک ہے۔ یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہائے حنفیہ کا ہے۔

مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ

١٥٢ تلبیہ موقوف کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ الثَّقَفِيُّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ

ح ٣٨٧ (١) مالک بن انس۔ محمد بن ابوبکر ثقفی نے انس بن مالک سے سوال کیا جب کہ یہ دونوں اصحاب صبح کے وقت منا سے عرفہ کی طرف جا رہے تھے تم آج کے دن رسول کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم میں سے بعض لوگ آج کے دن پکار کر لبیک کہتے تھے تو کوئی منع نہیں کرتا تھا اور بعض لوگ تکبیر کہتے تو بھی منع نہیں کیا جاتا تھا۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ذٰلِكَ قَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ يَفْعَلُوْنَهٗ فَاَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ

ح ٣٨٨ (٢) مالک۔ ابن شہاب۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے لوگوں کو لبیک اور تکبیر دونوں کہتے ہوئے دیکھا اور ہم بھی تکبیر کہتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِذٰلِكَ نَاْخُذُ عَلٰى اَنَّ التَّلْبِيَةَ هِيَ الْوَاجِبَةُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا اَنَّ التَّكْبِيْرَ لَا يُنْكَرُ عَلٰى حَالٍ مِّنَ الْحَالَاتِ وَالتَّلْبِيَةُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا فِيْ مَوْضِعِهَا

امام محمدؒ نے کہا اس پر ہمارا عمل ہے کہ آج کے دن لبیک کہنا واجب ہے اور کسی وقت تکبیر کہیں تو کوئی قباحت نہیں لیکن لبیک ضرور کہی جائے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَدَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْحَرَمِ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ

ح ٣٨٩ (٣) مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب وہ حج کے دن حرم میں داخل ہوتے تو طواف اور سعی کرنے تک لبیک کہنی موقوف کر دیتے

وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُلَبِّي حَتّٰى يَغْدُوَ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ فَإِذَا غَدَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ

اسکے بعد لبیک کہنے لگتے حتی کہ جب صبح کے وقت منا سے عرفات کو جاتے تو لبیک موقوف کرتے۔

ح ۳۹۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَاحَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ

مالک ۔ عبد الرحمن بن قاسم ۔ قاسم سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ جب عرفات کو جاتی تھیں تو لبیک موقوف کردیا کرتی تھیں۔

ح ۳۹۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّ أُمَّهُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنْزِلُ بِعَرَفَةَ بِنَمِرَةَ ثُمَّ تَحَوَّلَتْ فَنَزَلَتْ فِي الْأَرَاكِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ تُهِلُّ مَا كَانَتْ فِي مَنْزِلِهَا وَمَنْ كَانَ مَعَهَا فَإِذَا رَكِبَتْ تَوَجَّهَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ تَرَكَتِ الْإِهْلَالَ وَكَانَتْ تُقِيمُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْحَجِّ فَإِذَا كَانَ قَبْلَ هِلَالِ الْمُحَرَّمِ خَرَجَتْ حَتّٰى تَأْتِيَ الْجُحْفَةَ فَتُقِيمُ بِهَا حَتّٰى تَرَى الْهِلَالَ فَإِذَا رَأَتِ الْهِلَالَ أَهَلَّتْ بِالْعُمْرَةِ

مالک بن انس ۔ علقمہ بن ابی علقمہ کی والدہ حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں کہ جب حضرت عائشہ عرفات میں آئیں تو مقام نمرہ میں اتریں اسکے بعد اراک میں اترتی تھیں اور جب وہ اپنے مکان میں ہوتیں تو وہ اور ان کے ساتھی بھی لبیک کہا کرتے اور سوار ہوتے وقت لبیک کہنا موقوف کردیا کرتیں حج کے بعد مکہ میں قیام کرتیں پھر محرم کے چاند سے پہلے جحفہ میں آکر ٹھہرتیں یہاں تک کہ وہ محرم کا چاند دیکھ لیں جب چاند ہوجاتا تو عمرہ کا احرام باندھ لیتیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ أَوْ قَرَنَ لَبّٰى حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ بِأَوَّلِ حَصَاةٍ رَمٰى يَوْمَ النَّحْرِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مُنْفَرِدَةٍ لَبّٰى حَتّٰى يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ لِلطَّوَافِ بِذٰلِكَ جَاءَ الْآثَارُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا جو حج مفرد یا قران کا احرام باندھے تو وہ لبیک کہے یہاں تک کہ وہ نحر کے دن جمرہ کی رمی کرے پھر وہاں سے موقوف کردے اور جو صرف عمرہ کا احرام باندھے تو وہ لبیک کہتا رہے یہاں تک کہ وہ طواف کے لئے رکن یمانی کا استلام کرے اور اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن عباس اور دیگر صحابہ سے بہت سے آثار ہیں یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہائے حنفیہ کا ہے۔

١٥٣

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

لبیک بلند آواز سے کہنے کا بیان

ح ٣٩٢/١

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ خَلَّادَ بْنَ السَّائِبِ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ وَمَنْ مَّعِيَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ بِالتَّلْبِيَةِ

مالک بن انس۔ عبد الرحمان بن ابی بکر عبد الملک بن ابی بکر بن حارث خلاد بن سائب انصاری کے والد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ میں اپنے اصحاب کو بلند آواز سے لبیک کہنے کا حکم کروں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا نَاْخُذُ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ اَفْضَلُ مِنْ اِخْفَاضِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک ہے کہ لبیک آہستہ کہنے سے بلند آواز سے کہنا افضل ہے یہی قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے۔

١٥٤

اَلْقِرَانُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

قران کا بیان

ح ٣٩٣/١

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَسَدِيُّ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ كَانَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّمِنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَحَلَّ مَنْ كَانَ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ اَهَلَّ بِالْحَجِّ

مالک بن انس۔ محمد بن عبد الرحمن بن نوفل اسدی۔ سلیمان بن یسار رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال بعض اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور بعض نے عمرہ اور بعض نے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا۔ سو جس نے صرف عمرہ کا احرام باندھا اس نے عمرہ کرکے احرام کھول ڈالا اور جس نے صرف حج یا حج وعمرہ دونوں کا احرام

اَوْجَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلُّوْا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

حج ۲۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَسَارَ حَتّٰى اِذَا ظَهَرَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدًا اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهٖ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَاٰى ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَاَهْدٰى

باندھا اس نے احرام نہیں کھولا

امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مختار ہے۔

مالک۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمرؓ فتنہ کے زمانہ میں جب کہ حجاج بن یوسف ثقفی عبد اللہ بن زبیر سے لڑنے نکلا تھا، عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور کہا اگر میں خانہ کعبہ سے روکا جاؤں گا تو میں ایسا ہی کرونگا جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے کیا تھا۔ نافع نے کہا پھر آپ نکلے اور عمرہ کے لئے لبیک کہا حتی کہ آپ مقام بیداء میں آئے پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ حج وعمرہ ایک جیسا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں۔ کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کرلی جب آپ نکل کر بیت اللہ میں آئے۔ تو طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سات بار سعی کی۔ اور اس پر زیادتی نہیں کی یعنی اسی ایک طواف کو کافی سمجھا اور ہدی کو نحر کیا۔

ف :. امام شافعی و مالک کے نزدیک قران میں ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی ضروری ہیں۔

حج ۲۹۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ وَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَهٗ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ ثَائِرُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّيْ ضَفَّرْتُ رَاْسِيْ وَاَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ مُّفْرَدَةٍ فَمَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ كُنْتُ مَعَكَ حِيْنَ اَحْرَمْتَ لَاَمَرْتُكَ اَنْ تُهِلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا فَاِذَا

مالک بن انس۔ صدقہ بن یسار مکی سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ بن عمر کے پاس ترویہ کے دن سے دو تین روز قبل آیا اور اکثر لوگ ان سے مسائل پوچھنے آتے تھے۔ اس اثنا میں یمن کا ایک شخص جس کے بال پراگندہ تھے آیا اور اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن میں نے اپنے بال گوندلئے ہیں اور صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے اب میرے لئے کیا حکم ہے عبد اللہ بن عمر نے فرمایا اگر میں احرام کے وقت تیرے ساتھ ہوتا تو میں تجھ کو قران کا حکم کرتا پھر جب تو بیت اللہ کا

قَدِمْتَ طُفْتَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكُنْتَ عَلَى إِحْرَامِكَ لَا تَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى تَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا يَوْمَ النَّحْرِ وَتَنْحَرَ هَدْيَكَ وَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ خُذْ فَاقْطَعْ مِنْ شَعْرِكَ وَأَهْدِ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِي الْبَيْتِ وَمَا هَدْيُهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ هَدْيُهُ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ هَدْيُهُ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى إِذَا أَرَدْنَا الْخُرُوْجَ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ أَجِدْ إِلَّا شَاةً لَكَانَ أُرٰى أَنْ أَذْبَحَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصُوْمَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ الْقِرَانُ أَفْضَلُ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَإِذَا كَانَتِ الْعُمْرَةُ وَقَدْ حَضَرَ الْحَجُّ فَطَافَ لَهَا وَسَعٰى فَلْيُقَصِّرْ ثُمَّ لْيُحْرِمْ بِالْحَجِّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ حَلَقَ وَشَاةٌ تُجْزِيْهِ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرے تو حلال نہ ہو یہاں تک کہ تم نحر کے دن فارغ ہو اور اپنی ہدی کو نحر کرو اور عبداللہ بن عمر نے کہا تمہارے جتنے بال پراگندہ ہیں انکو کتر ڈالو اور ہدی دے دو ایک عورت نے گھر میں سے سوال کیا اے ابو عبدالرحمٰن اس کی ہدی کیا ہے انہوں نے کہا جو اس کی ہدی ہے اس عورت نے تین دفعہ کہا آپ نے یہی جواب دیا پھر عبداللہ بن عمر خاموش ہو گئے اسکے بعد ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو عبداللہ بن عمر نے کہا خدا کی قسم اگر مجھے بکری کے سوا کوئی جانور نہ ملے تو بھی میرے نزدیک روزہ رکھنے سے بکری ذبح کرنی بہتر ہے۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے کہ قران افضل ہے جیسا عبداللہ بن عمر نے کہا اور جب عمرہ کا احرام باندھ کر تمتع کا ارادہ کرے تو طواف اور سعی کر کے بال کتر ڈالے یعنی حلال ہو جائے پھر نیا احرام باندھ کر حج کرے اور نحر کے دن حلق کرے ایک بکری ذبح کرے تو بھی جائز ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہائے حنفیہ کا ہے

مالک بن انس۔ ابن شہاب۔ محمد بن عبداللہ بن نوفل۔ سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس روایت کرتے ہیں کہ جس سال معاویہ بن ابو سفیان نے حج کیا۔ تو یہ دونوں اصحاب مسئلہ تمتع پر بحث کر رہے تھے ضحاک بن قیس نے کہا تمتع وہ شخص کر سکتا ہے جو خدا کے احکام سے ناواقف ہو۔ اس پر سعد بن ابی وقاص نے کہا تم نے یہ بات ٹھیک نہیں کہی اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ہم نے آپ کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْقِرَانُ عِنْدَنَا اَفْضَلُ مِنَ الْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَاِفْرَادِ الْعُمْرَةِ فَاِذَا قَرَنَ طَافَ بِالْبَيْتِ لِعُمْرَتِهٖ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافَانِ وَسَعْيَانِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ طَوَافٍ وَّاحِدٍ ثَبَتَ ذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ اَمَرَ الْقَارِنَ بِطَوَافَيْنِ وَسَعْيَيْنِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

ح ۳۹۶ **اَخْبَرَنَا مَالِكٌ** اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ افْصِلُوْا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَاِنَّهٗ اَتَمُّ لِحَجِّ اَحَدِكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِهٖ اَنْ يَعْتَمِرَ فِيْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ

قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْتَمِرُ الرَّجُلُ وَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَحُجُّ وَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ سَفَرَيْنِ اَفْضَلُ مِنَ الْقِرَانِ وَلٰكِنَّ الْقِرَانَ اَفْضَلُ مِنَ الْحَجِّ مُفْرِدًا وَالْعُمْرَةِ مِنْ مَّكَّةَ وَالتَّمَتُّعِ وَالْحَجِّ مِنْ مَّكَّةَ لِاَنَّهٗ اِذَا قَرَنَ كَانَتْ عُمْرَتُهٗ وَحَجَّتُهٗ مِنْ بَلَدِهٖ وَاِذَا تَمَتَّعَ كَانَتْ حَجَّتُهٗ مِنْ مَّكَّةَ وَاِذَا اَفْرَدَ بِالْحَجِّ كَانَتْ عُمْرَتُهٗ مَكِّيَّةً وَالْقِرَانُ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

زمانے میں کیا۔

امام محمد نے کہا ہمارے نزدیک قران افضل ہے حج مفرد اور عمرہ سے اور قارن ایک طواف اور ایک سعی عمرہ کی کرے اور دوسرا طواف اور سعی حج کی۔ کیونکہ ہمارے نزدیک ایک سے دو بہتر ہیں اور ایسی ہی روایت علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ آپ نے قارن کو دو سعی اور دو طواف کا حکم دیا یہی قول امام ابو حنیفہ ہمارا اور فقہائے حنفیہ کا ہے۔

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے۔ حج و عمرہ میں فصل کرو تا کہ حج بھی پورا اور عمرہ بھی پورا کرو اور اسی طرح عمرہ حج کے علاوہ دوسرے مہینوں میں کرو۔

امام محمد نے کہا جو شخص عمرہ کر کے گھر چلا جائے اور پھر دوبارہ آکر حج کرے تو دو سفروں میں ایک حج اور ایک عمرہ کرنا قران سے بہتر ہے۔ حج مفرد اور عمرہ مکہ میں اور تمتع مکہ میں قران سے افضل ہے۔ کیوں کہ جب قارن ہو تو عمرہ اور حج گھر سے آکر کرے جب تمتع کیا تو اس کا حج مکی ہوگا اور حج مفرد ہے تو عمرہ اس کا مکی ہوگا ان سب صورتوں میں قران افضل ہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہائے حنفیہ کا ہے۔

ف:۔ حج کے تین مہینے ہیں شوال۔ ذی القعدہ وذی الحج

١٥٥ ## مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا وَهُوَ مُقِيْمٌ

گھر سے ہدی بھیجنے کا بیان

٣٩٨ ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ زِيَادَ ابْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِيْ فَاكْتُبِيْ اِلَيَّ بِاَمْرِكِ اَوْ مُرِيْ صَاحِبَ الْهَدْيِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَبَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ ثُمَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ كَانَ اَحَلَّهُ اللهُ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَاِنَّمَا يَحْرُمُ عَلَى الَّذِيْ يَتَوَجَّهُ مَعَ هَدْيِهٖ يُرِيْدُ مَكَّةَ وَقَدْ سَاقَ بَدَنَةً وَقَلَّدَهَا فَهٰذَا يَكُوْنُ مُحْرِمًا حِيْنَ يَتَوَجَّهُ مَعَ بَدَنَتِهِ الْمُقَلَّدَةِ بِمَا اَرَادَ مِنْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَاَمَّا اِذَا كَانَ مُقِيْمًا فِيْ اَهْلِهٖ لَمْ يَكُنْ مُحْرِمًا وَلَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ حَلَّ لَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى

مالک بن انس۔ عبداللہ بن ابی بکر، عمرۃ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ زیاد بن ابوسفیان نے ام المومنین حضرت عائشہ کو لکھا کہ عبداللہ بن عباس کا کہنا ہے کہ جو شخص ہدی روانہ کرے تو اس پر وہ چیزیں حرام ہو گئیں جو محرم پر حرام ہوتی ہیں سو میں نے بھی ہدی روانہ کی ہے تو مجھ کو لکھ کر بتا دیجئے یا کسی کے ہاتھ کہلا بھیجیے عمرۃ بنت عبدالرحمٰن نے کہتی ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا عبداللہ بن عباس جو بیان کرتے ہیں ایسا نہیں ہے میں نے خود اپنے ہاتھ سے ہدی کے ہار بٹے تھے اور رسول اللہ صلعم نے اپنے ہاتھ سے لٹکا کر اور اس کو میرے والد کے ہاتھ روانہ کئے اور آپ پر کوئی چیز ان چیزوں میں سے حرام نہیں ہوئی جن کو اللہ تعالے نے حلال کیا تھا حتی کہ ہدی ذبح ہو گئے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ صرف ہدی روانہ کرنے سے محرم نہیں ہوتا ہے جب تک کہ خود ذبح کے ارادے سے اس کے ساتھ نہ جائے یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

تَقْلِيْدُ الْبُدْنِ وَاِشْعَارُهَا ١٥٦

ہدی کے گلے میں ہار اور اشعار کرنے کا بیان

ح ٣٩٩ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَهْدٰى هَدْيًا مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قَلَّدَهٗ وَاَشْعَرَهٗ بِذِى الْحُلَيْفَةِ يُقَلِّدُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّشْعِرَهٗ وَذٰلِكَ فِىْ مَكَانٍ وَّاحِدٍ وَّهُوَ مُوَجِّهُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ يُقَلِّدُهٗ بِنَعْلَيْنِ وَيُشْعِرُهٗ مِنْ شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ يُسَاقُ مَعَهٗ حَتّٰى يُوْقَفَ بِهٖ مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يُدْفَعُ بِهٖ مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا دَفَعُوْا فَاِذَا قَدِمَ مِنًى مِّنْ غَدَاةِ يَوْمِ النَّحْرِ نَحَرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ اَوْ يُقَصِّرَ وَكَانَ يَنْحَرُ هَدْيَهٗ بِيَدِهٖ يَصُفُّهُنَّ قِيَامًا وَّيُوَجِّهُهُنَّ لِلْقِبْلَةِ ثُمَّ يَاْكُلُ وَيُطْعِمُ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب وہ مدینہ سے ہدی لے جاتے ذوالحلیفہ میں تقلید کرتے (تقلید کے معنی کچھ لٹکانے کے ہیں) پھر اس کا اشعار کرتے (اشعار کا مفہوم ایک طرف سے اونٹ کے کوہان کو چیر کر خون بہانا ہے)، مگر تقلید اشعار سے پہلے کرتے لیکن دونوں ایک ہی جگہ میں کرتے اس طرح کہ پہلے ہدی کا منہ قبلے کی طرف کرکے اس کے گلے میں دو جوتیاں لٹکا دیتے پھر بائیں طرف سے اشعار کرتے اور ہدیہ کو اپنے ساتھ لے جاتے حتیٰ کہ عرفہ کے دن عرفات میں بھی سب لوگوں کے ساتھ ہوتے پھر جب لوگ واپس ہوتے اور ہدی بھی ہمراہ ہوتی جب آپ منیٰ میں صبح کے وقت قربانی کے دن پہنچتے تو بال کترنے سے قبل قربانی کرتے عبداللہ بن عمر اپنی ہدی کو خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرتے انکا منہ صف باندھ کر قبلہ کی طرف کرتے قربانی کا گوشت خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔

ح ٤٠٠ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا وَخَزَ فِىْ سَنَامِ بَدَنَتِهٖ وَهُوَ يُشْعِرُهَا قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب اپنی ہدی کو کوہان میں اشعار کے لئے زخم کرتے تو بسم اللہ واللہ اکبر فرماتے۔

ح ٤٠١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُشْعِرُ بَدَنَتَهٗ فِى الشِّقِّ الْاَيْسَرِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صِعَابًا مُّقَرَّنَةً فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْنَهُمَا اَشْعَرَ مِنَ الشِّقِّ

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر ہدی کے بائیں طرف اشعار کرتے۔ مگر جب ہدیوں کے چلنے میں تکلیف ہوتی تو داہنی طرف کرتے اور جب چاہتے کہ اشعار کریں

الْاَیْمَنِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّشْعِرَهَا وَجَّهَهَا اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَاِذَا اَشْعَرَهَا قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَكَانَ یُشْعِرُهَا بِیَدِهٖ وَیَنْحَرُهَا بِیَدِهٖ قِیَامًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ التَّقْلِیْدُ اَفْضَلُ مِنَ الْاِشْعَارِ وَالْاِشْعَارُ حَسَنٌ وَالْاِشْعَارُ مِنَ الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صِعَابًا مُقْرَنَةً لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَدْخُلَ بَیْنَهُمَا فَلْیُشْعِرْهَا مِنَ الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ وَالْاَیْمَنِ

توہدی کا منہ قبلہ کی جانب کرتے اور کہتے بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر خود اپنے ہاتھ سے اشعار کرتے اور اپنے ہاتھ سے ہی نحر کرتے

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ تقلید اشعار سے افضل ہے اور اشعار بائیں طرف کرنا چاہیئے مگر جب بائیں طرف کرنے میں کسی قسم کی تکلیف ہو تو داہنی طرف بھی جائز ہے۔

مَنْ تَطَیَّبَ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ

۱۵۷

احرام سے قبل خوشبو لگانے کا بیان

(۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِیْحَ طِیْبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ فَقَالَ مِمَّنْ رِیْحُ هٰذَا الطِّیْبِ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ مِنِّیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ مِنْكَ لَعَمْرِیْ قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ طَیَّبَتْنِیْ قَالَ عَزَمْتُ عَلَیْكَ لَتَرْجِعَنَّ فَلْتَغْسِلَنَّهٗ

مالک۔ نافع۔ اسلم مولی عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب کو خوشبو آئی جب کہ وہ مقام شجرہ میں تھے (شجرہ مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے) آپ نے فرمایا کس شخص سے بو آئی ہے معاویہ بن ابی سفیان بولے اے امیر المومنین یہ بو مجھ سے آرہی ہے ام حبیبہ نے میرے یہ خوشبو لگائی ہے اس پر حضرت عمر نے فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ تم اسکو دھو ڈالو۔

(۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ زُبَیْدٍ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِهٖ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَدَ رِیْحَ طِیْبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ وَاِلٰى جَنْبِهٖ كَثِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَقَالَ مِمَّنْ رِیْحُ هٰذَا الطِّیْبِ قَالَ كَثِیْرٌ مِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَاَرَدْتُ اَنْ لَّا اَحْلِقَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاذْهَبْ اِلٰى شَرَبَةٍ فَادْلُكْ مِنْهَا رَاْسَكَ حَتّٰى تُنَقِّیَهٗ فَفَعَلَ كَثِیْرٌ

مالک بن انس۔ صلت بن زبید سے روایت ہے انہوں نے اپنے کئی عزیزوں سے سنا حضرت عمر کے بارے میں جب کہ آپ مقام شجرہ میں تھے کہ ان کو خوشبو محسوس ہوئی اور آپ کے پہلو میں کثیر بن صلت تھے تو حضرت عمر نے کہا یہ خوشبو کس کے پاس سے آرہی ہے کثیر نے کہا میرے پاس سے کیونکہ میں نے اس سے اپنے بال اس لئے چپکائے تھے کہ میرا ارادہ سر منڈانے کا نہ تھا حضرت عمر نے ان سے کہا شربہ کے پاس جاؤ اور سر کو مل کر دھو ڈالو کثیر نے

بن الصّلتِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرٰی اَنْ یَتَطَیَّبَ الْمُحْرِمُ حِیْنَ یُرِیْدُ الْاِحْرَامَ اِلَّا اَنْ یَتَطَیَّبَ ثُمَّ یَغْتَسِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَّا اَبُوْحَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاِنَّهٗ كَانَ لَا یَرٰی بِهٖ بَاْسًا

صدت نے اسی طرح کیا۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب احرام باندھنے کا ارادہ کیا جائے تو خوشبو نہ لگائی جائے مگر جو شخص خوشبو لگا کر نہالے تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن امام کے نزدیک احرام باندھتے وقت خوشبو لگانے میں کوئی قباحت نہیں۔

۱۵۸ مَنْ سَاقَ الْهَدْیَ فَعَطِبَ فِی الطَّرِیْقِ اَوْ نَذَرَ بَدَنَةً

جو ہدی راستہ میں چلنے سے عاجز ہوجائے اس کا بیان

۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ مَنْ سَاقَ بَدَنَةً تَطَوُّعًا ثُمَّ عَطِبَتْ فَنَحَرَهَا فَلْیَجْعَلْ قِلَادَتَهَا وَنَعْلَهَا فِیْ دَمِهَا ثُمَّ یَتْرُكُهَا لِلنَّاسِ یَاْكُلُوْنَهَا وَلَیْسَ عَلَیْهِ شَیْءٌ فَاِنْ هُوَ اَكَلَ مِنْهَا اَوْ اَمَرَ بِاَكْلِهَا فَعَلَیْهِ الْغُرْمُ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جو شخص بطور تطوع ہدی کے اونٹ لے جائے اور اس کے ہلاک ہوجانے کا اندیشہ ہو تو اس کو ذبح کرے اس کا قلاوہ وغیرہ خون میں ڈال دے اور اسکو لوگوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر اس میں سے خود کھائے یا لوگوں کو کھانے کا حکم دے تو اس پر تاوان لازم ہوگا

۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ صَاحِبَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ كَیْفَ نَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْیِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْحَرْهَا وَاَلْقِ قِلَادَتَهَا اَوْ نَعْلَهَا فِیْ دَمِهَا وَخَلِّ بَیْنَ النَّاسِ وَبَیْنَهَا یَاْكُلُوْنَهَا

مالک بن انس۔ ہشام بن عروہ۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدی لے جانے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جو ہدی راستہ میں ہلاک ہونے لگے تو اس کا کیا کیا جائے آپ نے فرمایا اس کو ذبح کردو اور اس کے گلے میں جو لٹکا ہوا ہو وہ اس کے خون میں ڈال دو پھر اس کو لوگوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دو۔

۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ كُنْتُ اَرٰی ابْنَ عُمَرَ بْنِ

مالک بن انس۔ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر

الخطابِ يُهدِي في الحجِّ بدنتَين
بدنتين وفي العمرة بدنة بدنة
قال ورأيته في العمرة ينحر بدنة وهي قائمة
في حرف دار خالد بن أسيد وكان فيها منزله
قال لقد رأيته طعن في لبة بدنته حتى
خرجت سنة الحربة من تحت كتفها

أخبرنا مالك أبو جعفر القاري
أنه رأى عبد الله بن عياش بن أبي
ربيعة أهدى عاما بدنتين
إحداهما بختية

قال محمد وبهذا نأخذ
كل هدي تطوع عطب في الطريق
صنع به كما صنع وخلي بينه وبين
الناس يأكلونه ولا يعجبنا أن يأكل
منه إلا من كان محتاجا إليه

أخبرنا مالك حدثنا نافع
عن ابن عمر كان يقول الهدي ما
قلد أو أشعر وأوقف به بعرفة

أخبرنا مالك حدثنا نافع
عن ابن عمر أنه قال من نذر بدنة
فإنه يقلدها نعلا ويشعرها ثم
يسوقها فينحرها عند البيت أو بمنى
يوم النحر ليس له محل دون ذلك ومن
نذر جزورا من الإبل أو البقر فإنه
ينحرها حيث شاء

قال محمد هو قول ابن عمر
وقد جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم
وعن غيره من أصحابه أنهم
رخصوا في نحر البدنة حيث شاء

کو دیکھا کہ وہ حج میں دو اونٹ ہدی کے لئے بھیجتے تھے کہ انہوں نے عمرہ میں اپنے ہدی کو خالد بن اسید کے مکان کے پاس نحر کیا ان دنوں آپ کا ڈیرہ خالد کے مکان میں تھا انہوں نے اپنے ہدی کی گردن میں نیزہ اس زور سے مارا کہ اس کا پھل ہدی کے بازو سے نکل گیا۔

مالک۔ **ابو جعفر قاری** سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عیاش بن ربیعہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک سال دو اونٹ ہدی کئے ایک ان میں سے بختی تھا۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جو نفلی ہدی راستے میں ہلاک ہونے لگے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرے جیسا کہ انہوں نے کیا اور اسکو لوگوں کے کھانے کیلئے چھوڑ دے اور محتاج کے سوا اسکا کھانا ٹھیک نہیں۔

مالک بن انس۔ نافع۔ **عبداللہ بن عمر** فرماتے تھے ہدی وہ جانور ہے جس کی تقلید یا اشعار کیا جائے اور عرفات میں کھڑا کیا جائے

مالک بن انس۔ نافع۔ **عبداللہ بن عمر** فرماتے ہیں جو شخص بطور نذر ہدی بھیجے تو اس کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالے اور اشعار کرے پھر اسکو بیت اللہ کے قریب یا منی میں قربانی کے دن نحر کرے کیونکہ اس کے نحر کی وہی جگہ ہے اور جو شخص اونٹ یا گائے کی نذر کرے تو اسکے لئے کوئی قید نہیں جس جگہ چاہے نحر کرے۔

امام محمد نے کہا یہ **قول** عبداللہ بن عمر کا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثر صحابہ سے روایت ہے کہ اونٹ کو نحر کیا جائے جس جگہ چاہے لیکن بعض کہتے ہیں کہ ہدی کو مکہ میں نحر یا ذبح کرنا

وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْهَدْيُ بِمَكَّةَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ فِي الْبُدْنِ وَالْبَدَنَةُ حَيْثُ شَاءَ اِلَّا اَنْ يَنْوِيَ الْحَرَمَ فَلَا يَنْحَرُهَا اِلَّا فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

ح ۴۱۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدَنَةٍ جَعَلَتْهَا اِمْرَاَتُهُ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ سَعِيْدٌ الْبُدْنُ مِنَ الْاِبِلِ وَمَحِلُّ الْبُدْنِ الْبَيْتُ الْعَتِيْقُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ سَمَّتْ مَكَانًا مِنَ الْاَرْضِ فَلْيَنْحَرْهَا حَيْثُ سَمَّتْ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ بَدَنَةً فَبَقَرَةٌ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بَقَرَةٌ فَعَشْرَةٌ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدْ بَقَرَةً فَسَبْعٌ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سَالِمٌ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْبُدْنُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَلَهَا اَنْ تَنْحَرَهَا حَيْثُ شَاءَتْ اِلَّا اَنْ تَنْوِيَ الْحَرَمَ فَلَا تَنْحَرُهَا اِلَّا فِي الْحَرَمِ وَتَكُوْنُ هَدْيًا وَالْبَدَنَةُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ وَلَا تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

چاہیے کیونکہ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے ہدیًا بالغ الکعبۃ اور بدنہ یعنی اونٹ گائے میں یہ قید نہیں ہے تو اس سے معلوم ہوا جس جگہ چاہے نحر کرے مگر جو شخص حرم کی نیت کرے تو اسکو حرم میں ہی کرنا چاہیئے یہی قول امام ابو حنیفہ ابراہیم نخعی اور انس بن مالک کا ہے

مالک بن انس۔ عمر بن عبیداللہ انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیب سے اس بدنہ کے متعلق پوچھا جس کو ان کی بیوی نے نذر کی تھی تو سعید بن مسیب نے جواب دیا وہ اونٹ ہے اور اس کے نحر کرنے کی جگہ خانہ کعبہ ہے مگر جب بدنہ کرنے کے وقت کوئی جگہ مقرر کی جائے تو اسی جگہ نحر کرنا چاہیئے اگر اونٹ نہ ملے تو گائے اگر یہ بھی نہ ملے تو دس بکریاں ہیں عمر بن عبید کہتے ہیں پھر میں نے یہی سوال سالم بن عبیداللہ سے کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا جو سعید بن مسیب نے کہا سوائے اسکے کہ وہ گائے نہ ملے تو سات بکریاں کہتے ہیں پھر میں خارجہ ابن زید بن ثابت کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے بھی سالم بن عبداللہ کی طرح جواب دیا انہوں نے پھر اسی سوال کو عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب سے پوچھا تو انہوں نے بھی سالم کی طرح جواب دیا۔

امام محمد نے کہا بدنہ اونٹ یا گائے کو کہا جاتا ہے اور اس کو نحر کرے جس جگہ چاہیے مگر جو شخص حرم کی نیت کرے تو اس کو حرم میں نحر کرنا چاہیئے اور یہ اس کی طرف سے ہدی ہوگی اور اونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے زیادہ کی طرف سے نہیں۔ یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہائے حنفیہ کا ہے۔

۹۵ اَلرَّجُلُ يَسُوْقُ بُدْنَةً فَيَضْطَرُّ اِلٰى رُكُوْبِهَا

ہدی پر سوار ہونے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اضْطُرِرْتَ اِلٰى بَدَنَتِكَ فَارْكَبْهَا رُكُوْبًا غَيْرَ قَادِحٍ

۴۱۱ ح ۱ مالک۔ ہشام بن عروۃ اپنے والد عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا اگر تم کو ضرورت پڑے تو اپنی ہدی پر سوار ہو سکتے ہو مگر اتنا زیادہ نہیں کہ اس کو تکلیف ہو۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهُ بَعْدَهَا مَرَّتَيْنِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ

۴۱۲ ح ۲ مالک بن انس۔ ابو الزناد۔ اعرج۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے ہدی کے اونٹ کو ہانکتا تھا۔ کہ آپ نے فرمایا تم اس پر سوار ہو سکتے ہو اس نے کہا یا رسول اللہ یہ ہدی ہے آپ نے اسکے بعد دو مرتبہ یہی فرمایا کہ سوار ہو سکتے ہو۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا انْتَجَتِ الْبَدَنَةُ فَلْيُحْمَلْ وَلَدُهَا مَعَهَا حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا فَاِنْ لَمْ يُوْجَدْ لَهَا مَحْمَلًا فَلْيُحْمَلْهُ عَلٰى اُمِّهٖ حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا

۴۱۳ ح ۳ مالک۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمر فرماتے تھے جب ہدی کی اونٹنی بچہ جنے تو اسکے بچہ کو بھی ساتھ لے جائیں اور اس کی ماں کے ساتھ قربانی کر دیں اگر اسکے لے جانے کی کوئی صورت نہ ہو تو اس کی ماں پر سوار کر دیا جائے حتی کہ اسکو ساتھ نحر کیا جائے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَوْ عُمَرَ شَكَّ مُحَمَّدٌ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَهْدٰى بَدَنَةً فَضَلَّتْ اَوْ مَاتَتْ فَاِنْ كَانَتْ نَذْرًا اَبْدَلَهَا وَاِنْ كَانَتْ تَطَوُّعًا فَاِنْ شَاءَ اَبْدَلَهَا وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهَا

۴۱۴ ح ۴ مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر یا عمر بن خطاب یہ شک امام محمد کو ہے کہتے تھے کہ جو شخص ہدی بھیجے پھر وہ غائب ہو جائے یا مر جائے اگر نذر کے طور پر تھی تو اس کا بدلہ دے اور اگر بطور نفل مانی تھی تو اس کو اختیار ہے اس کا عوض دے یا نہ دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَمَنِ اضْطُرَّ اِلٰى رُكُوْبِ بَدَنَتِهٖ فَلْيَرْكَبْهَا فَاِنْ نَقَّصَهَا بِذٰلِكَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِمَا نَقَّصَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جس کو سواری کی حاجت ہو سوار ہو جائے لیکن جسقدر نقصان ہو اس کا بدلہ دے یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے

١٦٠ اَلْمُحْرِمُ يَقْتُلُ قَمْلَةً اَوْغَيْرَهَا اَوْ يَنْتِفُ شَعْرًا

جو کام محرم کے لئے درست نہیں ان کا بیان!

ح ٤١٥ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَصْلُحُ لَهٗ اَنْ يَنْتِفَ مِنْ شَعْرِهٖ شَيْئًا وَلَا يَحْلِقَهٗ وَلَا يُقَصِّرَهٗ اِلَّا اَنْ يُصِيْبَهٗ اَذًى مِنْ رَاسِهٖ فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُقَلِّمَ اَظْفَارَهٗ وَلَا يَقْتُلَ قَمْلَةً وَلَا يَطْرَحَهَا مِنْ رَاسِهٖ اِلَى الْاَرْضِ وَلَا مِنْ جِلْدِهٖ وَلَا مِنْ ثَوْبِهٖ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَدُلُّ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

مالک۔ نافع سے روایت ہے انہوں نے کہا محرم کے لئے بال اکھیڑنا سر منڈانا یا بال کم کرنا درست نہیں مگر بیماری کی صورت میں منع نہیں اور فدیہ دے جیسا کہ خداوند تعالٰی کا حکم ہے اور محرم کے لئے حلال نہیں ہے کہ ناخن تراشے نہ جوں مارے نہ اسکو سر یا کپڑے سے پکڑ کر زمین پر پھینکے نہ خود شکار کرے اور نہ دوسرے کو اس کا امر کرے اور نہ ہی کسی کی شکار میں مدد کرے

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

١٦١ اَلْحِجَامَةُ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو پچھنے لگوانے کا بیان

ح ٤١٦ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِلَيْهِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلٰكِنْ لَا يَحْلِقُ شَعْرًا بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر فرماتے تھے کہ محرم پچھنے لگوائے مگر جب کسی وجہ سے مجبور ہو تو کوئی حرج نہیں

امام محمد نے کہا محرم کو پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بال نہ منڈائیے اور ہم کو رسول اللہ صلعم سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے روزے کی حالت میں احرام میں پچھنے لگوائے اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام صاحب کا ہے

ف:۔ موطا امام مالک میں مرسل بخاری و مسلم وغیرہ میں مرفوع روایت ہے کہ آپ نے احرام میں پچھنے لگوائے۔

١٦٢ اَلْمُحْرِمُ يُغَطِّي وَجْهَهُ

محرم کے منہ ڈھانپنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَخْبَرَهُ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ قَدْ غَطّٰى وَجْهَهُ بِقَطِيْفَةِ اُرْجُوَانٍ ثُمَّ اُتِيَ بِلَحْمِ صَيْدٍ فَقَالَ كُلُوْا قَالُوْا اَلَا تَاْكُلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنَّمَا صِيْدَ مِنْ اَجْلِي

مالک بن انس۔ عبداللہ بن ابی بکر۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو گرمی کے دنوں میں مقام عرج میں دیکھا کہ انہوں نے اپنا منہ سرخ چادر سے ڈھانپ رکھا تھا اتنے میں شکار کا گوشت آیا اور آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کھاؤ لوگوں نے کہا آپ نہیں کھاتے آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں کہ کا تو میری وجہ سے ہوا ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَا فَوْقَ الذَّقَنِ مِنَ الرَّاْسِ فَلَا يُخَمِّرُهُ الْمُحْرِمُ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے ٹھوڑی سے اوپر کا حصہ سر میں شمار کیا جائے گا محرم اسکو نہ ڈھانپے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا عبداللہ بن عمر کے قول پر ہمارا عمل ہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہا کا ہے۔

١٦٣ اَلْمُحْرِمُ يَغْسِلُ رَاْسَهُ اَوْ يَغْتَسِلُ

محرم کے سر دھونے اور نہانے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ اِلَّا مِنِ احْتِلَامٍ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر احرام کی حالت میں احتلام کے سوا غسل نہیں کرتے تھے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ تَدَارَيَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

مالک بن انس۔ زید بن اسلم۔ ابراہیم بن عبداللہ بن حنین۔ عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ کا باہم مقام ابواء میں اختلاف ہوا عبداللہ بن عباس فرماتے تھے محرم اپنے سر کو دھو سکتا ہے اور مسور کہتے تھے نہیں عبداللہ بن عباس نے عبداللہ بن

يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاسَهٗ قَ قَالَ الْمِسْوَرُ لَا فَاَرْسَلَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ يَسْاَلُهٗ فَوَجَدَهٗ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الثَّوْبِ وَطَاطَا حَتّٰى بَدَا لِيْ رَاسُهٗ ثُمَّ قَالَ لِلْاِنْسَانِ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَاسِهٖ ثُمَّ حَرَّكَ رَاسَهٗ بِيَدِهٖ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اَبِيْ اَيُّوْبَ نَاخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَغْسِلَ الْمُحْرِمُ رَاسَهٗ بِالْمَاءِ وَهَلْ يَزِيْدُهُ الْمَاءُ اِلَّا شَعَثًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى عُمَرَ مَاءً وَعُمَرُ يَغْتَسِلُ اُصْبُبْ عَلٰى رَاسِيْ قَالَ لَهٗ يَعْلٰى اَتُرِيْدُ اَنْ تَجْعَلَهَا بِيْ اِنْ اَمَرْتَنِيْ صَبَبْتُ قَالَ اُصْبُبْ ح ۴۲۳

حنین کو ابوایوب انصاری کے پاس اس مسئلہ کے معلوم کرنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے ان کو دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے پایا جو کنوئیں پر لگی ہوئی تھیں اور انہوں نے ایک کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا عبداللہ بن حنین کہتے ہیں میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا کون ہے میں نے کہا عبداللہ بن حنین ہوں مجھ کو عبداللہ بن عباس نے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے میں آپ سے یہ معلوم کروں کہ رسول اللہ صلعم کس طرح غسل کرتے تھے جب کہ آپ محرم ہوتے تھے تو ابوایوب انصاری نے کپڑے پر اپنا ہاتھ رکھ کر سر سے کپڑا اٹھایا یہانتک کہ ان کا سر مجھ کو دکھائی دینے لگا پھر انہوں نے ایک آدمی سے جو پانی ڈال رہا تھا کہا تم پانی ڈالو اس نے انکے سر پر پانی ڈالا وہ اپنا ہاتھ سر پر مل کر آگے لائے پھر پیچھے لے گئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

امام محمد نے کہا ابوایوب انصاری کے اس قول میں ہمارے نزدیک کوئی قباحت نہیں کہ محرم اپنا سر پانی سے دھوئے کیونکہ صرف پانی ڈالنے سے سر کے بال اور پراگندہ ہونگے یہی قول امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہا کا ہے۔

مالک بن انس۔ حمید بن قیس مکی۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یعلی بن منیہ سے کہا جو ان پر پانی ڈال رہے تھے جب کہ حضرت عمر غسل کر رہے تھے میرے سر پر پانی ڈالو یعلی بن منیہ نے کہا تم یہ گناہ مجھ سے کرانا چاہتے ہو اگر آپ حکم کریں گے تو میں ڈال دونگا حضرت عمر نے کہا پانی ڈال دو کیونکہ پانی سر پر ڈالنے

قلعة یزده الماء الا شعثا

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰی بِهٰذَا بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

ے بالوں کے پراگندہ ہونے کے سوا کچھ نہیں ہوگا

امام محمد نے کہا ہمارے نزدیک سر پر پانی ڈالنے کی کوئی حرج نہیں ہے یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء کا ہے

ف: حضرت عمر احرام باندھے ہوئے تھے یعلے یہ سمجھے کہ احرام کی حالت میں سر دھونا منع ہے کیونکہ سر دھونے سے جوئیں مرجائیں گی یا بال ٹوٹیں گے تو حضرت عمر نے فرمایا صرف پانی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں نہ اس سے جوئیں مرتی ہیں نہ بال ٹوٹتے ہیں نہ آرائش مقصود ہوتی ہے بلکہ پانی ڈالنے سے بال اور زیادہ بکھر جاتے ہیں اور احرام سے بھی یہی مقصود ہوتا ہے کہ زیب زینت نہ ہو صورت پریشاں ہے۔

۱۲۲

مَا يُكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ

جن کپڑوں کا احرام میں پہننا مکروہ ہے

ح ۴۲۱ / ۱ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

مالک بن انس - نافع - عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا محرم کن کپڑے پہنے آپ نے فرمایا محرم قمیص عمامہ، پائجامہ - ٹوپی اور موزہ وغیرہ نہ پہنے مگر جب جوتی نہ ملے تو اپنے موزوں کو اتنا کاٹ کر کہ ٹخنے کھلے رہیں پہن سکتا ہے اور نہ ان کپڑوں کو پہنو جن میں زعفران اور ورس وغیرہ کی خوشبو لگی ہو۔

ح ۴۲۲ / ۲ **قَالَ** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

مالک - عبد اللہ بن دینار - عبد اللہ بن عمر نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران وورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کو منع کیا اور آپ نے فرمایا جس کے پاس چپل نہ ہو تو موزوں کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن سکتا ہے۔

ح ۴۲۳ / ۳ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ

مالک - نافع - عبد اللہ بن عمر فرماتے

ابن عمر انه کان یقول لا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس القفازین

حج أخبرنا مالك أخبرنا نافع عن أسلم مولى عمر بن الخطاب انه سمع أسلم یحدث عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب رای علی طلحة بن عبید الله ثوبا مصبوغا وهو محرم فقال عمر ما هذا الثوب المصبوغ یا طلحة قال یا امیر المؤمنین انما هو من مدر قال انکم ایها الرهط ائمة یقتدی بکم الناس ولو ان رجلا جاهلا رای هذا الثوب لقال ان طلحة کان یلبس الثیاب المصبغة فی الاحرام

قال محمد یکره ان یلبس المحرم المشبع بالعصفر والمصبوغ بالورس او الزعفران الا ان یکون شیء من ذلك قد غسل فذهب ریحه وصار لا ینفض فلا باس بان یلبسه ولا ینبغی للمرأة ان تنتقب فان ارادت ان تغطی وجهها فلتسدل الثوب سدلا من فوق خمارها علی وجهها وتجافیه عن وجهها وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا

حج أخبرنا مالك حدثنا حمید بن قیس المکی عن عطاء بن ابی رباح ان اعرابیا جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بحنین وعلی الاعرابی قمیص به اثر صفرة فقال یا رسول الله انی اهللت بعمرة فکیف تامرنی اصنع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انزع قمیصك واغسل هذه الصفرة عنك وافعل فی عمرتك مثل ما تفعل فی حجك

تھے جو عورت حالت احرام میں ہو وہ منہ پر برقعہ نہ ڈالے اور نہ دستانے پہنے۔

مالک۔ نافع۔ اسلم مولی عمر بن خطاب عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے طلحہ بن عبیداللہ کو حالت احرام میں رنگین کپڑے پہنے ہوئے دیکھا حضرت عمر بن خطاب نے ابو طلحہ سے کہا کیا یہ کپڑا رنگا ہوا ہے ابو طلحہ نے کہا اے امیر المومنین یہ مٹی کا رنگ ہے حضرت عمر نے کہا تم لوگ رہنما و پیشوا ہو لوگ تمہاری پیروی کرتے ہیں اگر کوئی جاہل جو اس رنگ سے واقف نہ ہو رنگین کپڑے کو پہنے ہوئے دیکھے تو وہ یہی کہے گا کہ طلحہ بن عبیداللہ حالت احرام میں رنگین کپڑے پہنتے تھے

امام محمد نے کہا محرم کو رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے خواہ وہ کسم سے ورس سے یا زعفران سے رنگا ہوا ہو ہاں اگر اس قسم کا رنگا ہوا ہو جس کے دھونے سے خوشبو جاتی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں نیز عورت کو حالت احرام میں منہ چھپانا منع ہے بلکہ چادر اس طرح لٹکائی جائے کہ منہ اس سے الگ رہے یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء حنفیہ کا ہے۔

مالک۔ حمید بن قیس مکی۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب کہ آپ حنین میں تھے وہ اعرابی زرد رنگ کا کرتہ پہنا ہوا تھا اس نے کہا میں نے عمرہ کی نیت کی ہے میں کیا کروں آپ نے فرمایا اپنا کرتہ اتار کر اپنے بدن سے زردی کے اثر کو زائل کردو اور جو حج میں کیا جاتا ہے وہ عمرہ میں کرو۔

١٢٥ ## مَا رُخِّصَ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّقْتُلَ مِنَ الدَّوَابِّ

محرم کو کونسے جانور مارنے درست ہیں!

ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ

مالک۔ عبداللہ بن دینار۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم کو پانچ جانوروں کا قتل کرنا منع نہیں ہے۔ کوا۔ چیل۔ بچھو۔ چوہا اور باؤلا کتا۔

ح ٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ

مالک بن انس۔ عبداللہ بن دینار عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جو ان کو احرام کی حالت میں مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے (۱) بچھو (۲) چوہا (۳) باؤلا کتا (۴) چیل (۵) کوا

ح ٣ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فِي الْحَرَمِ

مالک۔ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے حرم میں سانپ کے مارنے کا حکم کیا۔

ح ٤ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَ يَقُوْلُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری۔ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے قتل کرنے کا حکم کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا ان تمام احادیث پر ہمارا عمل ہے۔ اور یہی قول امام صاحب اور عام فقہا کا ہے۔

١٢٦ ## اَلْمُحْرِمُ يَفُوْتُهُ الْحَجُّ

جو شخص حج نہ کر سکے اسکی ہدی کا بیان

ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ هَبَّارَ بْنَ

مالک۔ نافع۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ہبار بن اسود قربانی کے دن آئے جبکہ

الْاَسْوَدِ جَاءَ يَوْمَ النَّحْرِ وَعُمَرُ يَنْحَرُ بُدْنَهُ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْطَأْنَا فِي الْعِدَّةِ كُنَّا نَرٰى اَنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اذْهَبْ اِلٰى مَكَّةَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ وَانْحَرْ هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَكَ ثُمَّ احْلِقُوْا اَوْ قَصِّرُوْا وَارْجِعُوْا فَاِذَا كَانَ قَابِلٌ فَحُجُّوْا وَاَهْدُوْا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعْتُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ لَا هَدْيَ عَلَيْهِمْ فِيْ قَابِلٍ وَّلَا صَوْمَ وَكَذٰلِكَ رَوَى الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الَّذِيْ يَفُوْتُهُ الْحَجُّ فَقَالَ يَحِلُّ بِعُمْرَةٍ وَّعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ هَدْيًا ثُمَّ سَاَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ عُمَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَكَيْفَ يَكُوْنُ عَلَيْهِ هَدْيٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالصِّيَامُ وَهُوَ لَمْ يَتَمَتَّعْ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ

حضرت عمر اپنی ہدی کو نحر کر رہے تھے تو انہوں نے کہا اے امیر المومنین ہم نے تاریخ کے شمار کرنے میں غلطی کی ہم تو آج عرفہ کا دن سمجھ رہے تھے حضرت عمر نے کہا تم اور تمہارے ساتھی جا کر طواف کریں اگر تمہارے ساتھ کوئی ہدی ہو تو اس کو نحر کرو پھر حلق یا قصر کر کے اپنے وطن کو واپس جاؤ پھر آئندہ سال حج کے لئے آؤ اور ہدی دو جس کو ہدی نہ ملے وہ تین دن کے روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے گھر جا کر (جملہ دس روزے) پورے کرے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ اور عام فقہا کا قول ہے علاوہ اس بات کے کہ آئندہ سال ہدی یا روزے ان پر واجب نہیں اس طرح اعمش نے ابراہیم نخعی سے اور انہوں نے اسود بن یزید سے روایت کیا اسود بن یزید کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جس سے حج فوت ہو جائے انہوں نے کہا عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور پھر آئندہ سال حج کرے اور اس سلسلے میں ہدی کا کوئی ذکر نہیں کیا پھر میں نے اسکے بارے میں زید بن ثابت سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی کہا جو حضرت عمر نے کہا تھا امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے۔

ف :۔ اور کسی طرح بدی اور ہدی نہ ہونے کی صورت میں ، روزے اسکے ذمہ کیونکر واجب ہو سکتے ہیں جب کہ حج کے مہینوں میں اس نے تمتع ہی نہیں کیا۔

ف :۔ اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک آئندہ سال ہدی نحر کرے اگر ہدی نہ ملے تو روزے رکھنے واجب ہیں۔ واللہ اعلم

۱۴۷ اَلْحُلْمَةُ وَالْقُرَادُ يَنْزِعُهُ الْمُحْرِمُ

محرم کیلئے جوں و لیکھ نکالنے کا بیان

۴۴۲ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَنْزِعَ الْمُحْرِمُ حُلْمَةً اَوْ قُرَادًا عَنْ بَعِيْرِهِ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر حالت احرام میں اپنے اونٹ کی جوں و لیکھ نکالنے کو مکروہ جانتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَقَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ هٰذَا اَعْجَبُ اِلَيْنَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

امام محمد نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں اور ہمارے نزدیک اس مسئلہ میں حضرت عمر کا قول عبداللہ بن عمر کے قول کی بہ نسبت زیادہ پسند ہے۔

۴۴۳ ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَرِّدُ بَعِيْرَهُ بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَيَجْعَلُهُ فِيْ طِيْنٍ

مالک بن انس۔ عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر۔ محمد بن ابراہیم تیمی۔ ربیعہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو اپنے اونٹ کی جوئیں نکال کر پھینکتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اسی پر ہمارا امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء حنفیہ کا عمل ہے۔

۱۴۸ لُبْسُ الْمِنْطَقَةِ وَالْهِمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو پیٹی اور ہمیانی باندھنے کا بیان!

۴۴۴ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر محرم کے لئے پیٹی باندھنا مکروہ جانتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا اَيْضًا لَا بَاْسَ بِهٖ قَدْ رَخَّصَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْفُقَهَاءِ فِيْ لُبْسِ الْهِمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ اسْتَوْثِقْ مِنْ نَفَقَتِكَ

امام محمد نے کہا اس میں بھی کوئی حرج نہیں اکثر فقہاء نے اس کے باندھنے میں رخصت دی ہے۔

٤٦٩ اَلْمُحْرِمُ يُحِكُّ جِلْدَهٗ

ح ٤٣٥ / ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُسْاَلُ عَنِ الْمُحْرِمِ يُحِكُّ جِلْدَهٗ فَتَقُوْلُ نَعَمْ فَلْيَحُكَّهٗ وَيَشُدُّ وَلَوْ رُبِطَتْ يَدَايَ وَاحْتَجْتُ ثُمَّ لَمْ اَجِدْ اِلَّا اَنْ اَحُكَّ بِرِجْلِيْ لَاَحْتَكَكْتُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

٤٧٠ اَلْمُحْرِمُ يَتَزَوَّجُ

ح ٤٣٦ / ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَخِيْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَرْسَلَ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَاَبَانُ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ وَهُمَا مُحْرِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَرَدْتُّ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَاَنْكَرَ عَلَيْهِ اَبَانُ وَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكَحُ

ح ٤٣٧ / ٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا عَلٰى غَيْرِهٖ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا غَطَفَانُ بْنُ طَرِيْفٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ طَرِيْفًا

محرم کا اپنے بدن کو کھجلانے کا بیان

مالک۔ علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ مرجانہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے سنا جب کہ ان سے محرم کا اپنے بدن کو کھجلانے کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے کہا ہاں کھجائے اور اچھی طرح کھجائے۔ فرماتی ہیں اگر میرے ہاتھ باندھ دیئے جائیں اور پاؤں کھلے ہوں تو میں اپنے پاؤں سے ہی اپنا بدن کھجاؤنگی۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

محرم کے نکاح کا بیان

مالک۔ نافع۔ نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ ان کو عمر بن عبید اللہ نے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا جو ان دنوں مدینہ کے امیر تھے اور یہ دونوں احرام باندھے ہوئے تھے ان سے جاکر کہو کہ میں طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں سو تم بھی حاضر ہو جاؤ۔ ابان بن عثمان نے انکار کیا اور کہا میں نے حضرت عثمان بن عفان کو رسول اللہ سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے آپ نے فرمایا محرم نہ اپنا اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔

مالک۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمر فرماتے تھے محرم نہ اپنا اور کسی دوسرے کا نکاح کرے اور نہ پیغام بھیجے۔

مالک بن انس۔ غطفان بن طریف سے روایت ہے کہ ان کے والد طریف نے حالت

تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِكَاحَهُ

احرام میں ایک عورت سے نکاح کیا تو اس نکاح کو حضرت عمر نے باطل کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ جَاءَ فِي هٰذَا الْاِخْتِلَافُ فَاَبْطَلَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ نِكَاحَ الْمُحْرِمِ وَاَجَازَ اَهْلُ مَكَّةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ نِكَاحَهُ وَرَوٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَيْنَبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ اَعْلَمَ بِتَزَوُّجِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِهَا فَلَا نَرٰى بِتَزَوُّجِ الْمُحْرِمِ بَاْسًا وَلٰكِنْ لَا يُقَبِّلُ وَلَا يَمَسُّ حَتّٰى يَحِلَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اس میں اہل علم کا اختلاف ہے اہل مدینہ نے محرم کے نکاح کو باطل قرار دیا ہے اہل مکہ اور اہل عراق نے اس کو جائز رکھا ہے عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میمونہ بنت حارث سے حالت احرام میں نکاح کیا امام محمد کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عباس سے زیادہ کسی کو اس بارہ میں واقف کار نہیں سمجھتے کیونکہ یہ عبداللہ بن عباس ام المومنین میمونہ کے بھانجے ہیں ہمارے نزدیک محرم کے نکاح کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن حالت احرام میں بوسہ و مباشرت وغیرہ نہ کرے یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہائے حنفیہ کا ہے۔

ف: مسلم ترمذی ابوداؤد میں خود میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ان سے حلال ہو کر نکاح کیا اور یہ حضرت عبداللہ بن عباس سے زیادہ واقف کار ہو سکتی ہیں کیونکہ یہ خود صاحب واقعہ ہیں اور آپ نے یہ نکاح حج کے دوران سفر میں کیا ہے اس وجہ سے بعض صحابہ کو حقیقت حال سے واقفیت نہیں ہوئی نیز بہت سے صحابہ سے اس بارے میں مرفوع روایت ہیں امام مالک شافعی احمد بن حنبل وغیرہ کے نزدیک محرم کا نکاح باطل ہے۔

٤٨١

اَلطَّوَافُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

نماز فجر و عصر کے بعد طواف ادا کرنا!

۴۳۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ اَنَّهُ كَانَ يَرَى الْبَيْتَ يَخْلُوْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ مَا يَطُوْفُ بِهٖ اَحَدٌ

مالک بن انس۔ ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ وہ خانہ کعبہ کو بعد نماز فجر و عصر طواف کرنے والوں سے خالی دیکھتے تھے کہ ان دو نمازوں کے بعد کوئی طواف نہیں کرتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا كَانَ يَخْلُوْ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ

امام محمد نے کہا ان دو وقتوں میں طواف اس لئے نہیں کیا جاتا تھا۔ کہ ان دو وقتوں میں نماز

فِي تِلْكَ السَّاعَتَيْنِ وَالطَّوَافُ
لَا بُدَّ لَهُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّكْعَتَيْنِ
فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَّطُوفَ سَبْعًا وَّ لَا
يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَ
تَبْيَضَّ كَمَا صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَوْ
يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَافَ مَعَ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ
بِالْكَعْبَةِ فَلَمَّا قَضٰى طَوَافَهٗ
نَظَرَ فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ فَرَكِبَ
وَلَمْ يُسَبِّحْ حَتّٰى اَنَاخَ بِذِيْ طُوًى
فَسَبَّحَ رَكْعَتَيْنِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ
اَنْ لَّا يُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ حَتّٰى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ وَتَبْيَضَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

پڑھنا مکروہ سمجھا جاتا ہے طواف کے بعد دو رکعت نماز ضروری ہے۔ ہمارے نزدیک طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن طواف کے بعد نماز نہ ادا کرے یہاں تک کہ سورج نکل آئے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے کیا یا نماز مغرب کے بعد دو رکعت پڑھے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری۔ حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ان کے والد عبدالرحمٰن کہتے ہیں انہوں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ بعد نماز فجر خانہ کعبہ کا طواف کیا جب حضرت عمرؓ طواف کر چکے تو انہوں نے سورج کی طرف دیکھا کہ نکلا نہیں جب سورج کو نکلا ہوا نہ پایا پھر سوار ہوئے حتی کہ مقام ذی طوی میں اپنے اونٹ کو بٹھایا اور یہاں دو رکعت نماز ادا کی۔

امام محمد نے کہا اس پر ہمارا عمل ہے کہ طواف کے بعد سورج نکل آئے تو دو رکعت نماز ادا کرے یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء کا ہے۔

۱۶۲ اَلْحَلَالُ يَذْبَحُ الصَّيْدَ اَوْ يَصِيْدُهٗ هَلْ يَاْكُلُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ اَمْ لَا

محرم کو جس شکار کا کھانا درست نہیں ہے اس کا بیان

ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ اَنَّهٗ اَهْدٰى
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
حِمَارًا وَحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ
فَرَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مالک بن انس۔ ابن شہاب۔ عبیداللہ بن عتبہ بن عبداللہ بن مسعود۔ عبداللہ بن عباسؓ، صعب بن جثامہ لیثی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کے پاس گورخر کا تحفہ بھیجا جبکہ آپ مقام ابواء یا ودان میں مقیم تھے تو آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ صعب کہتے ہیں جب رسول اللہ صلعم نے اس واپسی کی وجہ سے میرے چہرے کو متا

فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ ۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّهُ مَرَّ بِهِ قَوْمٌ مُحْرِمُونَ بِالرَّبَذَةِ فَاسْتَفْتَوْهُ فِي لَحْمِ صَيْدٍ وَجَدُوا أَحِلَّةً يَأْكُلُونَهُ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ ثُمَّ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ بِمَ أَفْتَيْتَهُمْ قَالَ أَفْتَيْتُهُمْ بِأَكْلِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ أَفْتَيْتَهُمْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ لَأَوْجَعْتُكَ ۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ ۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے یہ اس وجہ سے واپس کر دیا ہے کہ میں حالت احرام میں ہوں ۔

مالک بن انس ۔ ابن شہاب زہری ۔ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ مجھ کو مقام ربذہ میں احرام باندھے ہوئے ملے تو انہوں نے ان سے اس گوشت کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا جس کو حلال لوگوں نے شکار کیا ہو اور وہ کھاتے ہوں ابوہریرہ نے اسکے کھانے کے متعلق فتویٰ دیا ۔ پھر جب وہ مدینہ میں حضرت عمر کے پاس آئے تو ان سے بیان کیا انہوں نے کہا تم نے کیا فتویٰ دیا انہوں نے کہا کھانیکا ۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا اگر تم اسکے علاوہ کسی اور بات کا فتویٰ دیتے تو میں تم کو سزا دیتا ۔

مالک بن انس ۔ ابوالنضر مولیٰ عمر ابن عبیداللہ نافع مولیٰ ابوقتادہ ابوقتادہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے اتفاقاً وہ راستہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے پیچھے رہ گئے لیکن یہ ابوقتادہ احرام نہیں باندھے ہوئے تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ساتھیوں سے کوڑا مانگا انہوں نے دینے سے انکار کیا تو برچھا طلب کیا جب انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو خود برچھا لے کر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا ۔ بعض صحابہ نے ان کے ساتھ ملکر وہ گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا ۔ جب رسول اللہ صلعم سے ملاقات ہوئی تو آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا اس کھانے میں کوئی حرج نہیں ۔ وہ تو خدا کی طرف سے تھا جو تم کو کھلایا گیا ۔

مالک بن انس ۔ زید بن اسلم ۔ عطاء بن یسار

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ اَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِي رَكْبٍ مُحْرِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ وَجَدُوْا لَحْمَ صَيْدٍ فَاَفْتَاهُمْ كَعْبٌ بِاَكْلِهٖ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَنْ اَفْتَاكُمْ بِهٰذَا فَقَالُوْا كَعْبٌ قَالَ فَاِنِّيْ اَمَّرْتُهٗ عَلَيْكُمْ حَتّٰى تَرْجِعُوْا ثُمَّ لَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ طَرِيْقِ مَكَّةَ مَرَّتْ بِهِمْ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَاَفْتَاهُمْ كَعْبٌ بِاَنْ يَّاْكُلُوْهُ وَيَاْخُذُوْهُ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى عُمَرَ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ تُفْتِيَهُمْ بِهٰذَا قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ هُوَ اِلَّا نَثْرَةُ حُوْتٍ يَّنْثُرُهٗ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ

کعب احبار سے روایت ہے کہ جب وہ شام سے آئے تو وہ احرام باندھے ہوئے اپنے چند سواروں کے ساتھ تھے راستہ میں شکار کئے ہوئے جانور کا گوشت دیکھا تو کعب احبار نے ان کو کھانے کی اجازت دی۔ جب یہ لوگ مدینہ میں آئے تو انہوں نے حضرت عمرؓ سے اس واقعہ کا ذکر کیا حضرت عمرؓ نے کہا تمہیں کس نے کھانے کا فتوی دیا انہوں نے کہا کعبؓ نے حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے کعب کو تم پر حاکم بنایا تھا حتی کہ تم واپس آؤ پھر ایک روز ٹڈیوں کا دل مکہ کی راہ میں ملا تو کعبؓ نے پکڑ کر کھانے کا فتوی دیا۔ جب یہ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو انہوں نے حضرت عمرؓ سے ذکر کیا۔ آپ نے کعبؓ سے پوچھا تم نے اس بات پر فتوی کیسے دیا۔ کعبؓ نے کہا اے امیر المومنین اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ٹڈی تو ایک مچھلی کی مانند ہے۔

ف۔ محرم کے لئے حالت احرام میں مچھلی اور ٹڈی کا کھانا حلال ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ اَصَبْتُ جَرَادَاتٍ بِسَوْطِيْ فَقَالَ اَطْعِمْ قَبْضَةً مِّنْ طَعَامٍ

مالک بن انس زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمر بن خطاب سے پوچھا میں نے اپنے کوڑے سے کچھ ٹڈیاں مار ڈالی ہیں اس کے بارے میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا ایک مٹھی گیہوں کا کفارہ دیدو۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيْفَ الظِّبَاءِ فِي الْاِحْرَامِ

مالک بن انس ہشام بن عروہ۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ان کے والد زبیر بن عوام حالت احرام میں بھنے ہوئے گوشت کا توشہ لے لیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِذَا صَادَ الْحَلَالُ الصَّيْدَ فَذَبَحَهٗ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّاْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْ لَحْمِهٖ اِنْ كَانَ صِيْدَ مِنْ اَجْلِهٖ اَوْ لَمْ يُصَدْ مِنْ اَجْلِهٖ لِاَنَّ الْحَلَالَ صَادَهٗ وَذَبَحَهٗ وَذٰلِكَ لَهٗ حَلَالٌ

امام محمدؒ نے کہا ہمارا ان سب احادیث پر عمل ہے جب حلال شکار کرے تو محرم کو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں خواہ شکار اس کے لئے کیا گیا ہو یا دوسرے کیلئے کیونکہ حلال نے شکار کیا۔ اور حلال نے ہی ذبح کیا ہے تو محرم کے

فَخَرَجَ مِنْ حَالِ الصَّيْدِ وَصَارَ لَحْمًا فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْهُ وَأَمَّا الْجَرَادُ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَصِيدَهُ فَإِنْ فَعَلَ كَفَّرَ وَتَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ كَذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

لے شکار نہیں گوشت ہے سو محرم کھائے اور اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور ٹڈی کا شکار بھی منع ہے جو کوئی کھائے کفارہ دے اور کھجور اس کے لئے بہتر ہے اسی طرح حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء حنیفہ کا ہے۔

۱۴۳ الرَّجُلُ يَعْتَمِرُ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ مِنْ غَيْرِ حَجٍّ

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَعْتَمِرَ فِي شَوَّالٍ فَأَذِنَ لَهُ فَاعْتَمَرَ فِي شَوَّالٍ ثُمَّ قَفَلَ إِلَى أَهْلِهِ وَلَمْ يَحُجَّ

۴۲۷ ح ۱ مالک بن انس - ابن شہاب زہری - سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ عمر بن ابو سلمہ نے حضرت عمرؓ سے ماہ شوال میں عمرہ کرنے کی اجازت چاہی حضرت عمرؓ نے اس کی اجازت دے دی وہ اپنے گھر عمرہ کرکے واپس آگئے اور حج نہیں کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَلَا مُتْعَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور تمتع کی قربانی اس کے ذمہ واجب نہیں یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَأَنْ أَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَأُهْدِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَمِرَ فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ الْحَجِّ

۴۲۸ ح ۲ مالک - صدقہ بن یسار مکی - عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھ کو حج سے قبل عمرہ کرنا اور ہدی لے جانا اس بات سے بہتر معلوم دیتا ہے کہ میں حج کے بعد ذی الحجہ میں عمرہ کروں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كُلُّ هٰذَا حَسَنٌ وَاسِعٌ إِنْ شَاءَ فَعَلَ وَإِنْ شَاءَ قَرَنَ وَأَهْدَى فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ

امام محمد نے کہا سب طرح بہتر ہے اور اس میں وسعت ہے جو چاہے تمتع کرے یا حج مفرد کرے اور اگر چاہے قران کرے ہدی لیجانا اور بھی بہتر ہے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْتَمِرْ إِلَّا ثَلَاثًا إِحْدَاهُنَّ فِي شَوَّالٍ وَثِنْتَيْنِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ

۴۲۹ ح ۳ مالک - ہشام بن عروہ - عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار عمرہ کیا ایک دفعہ ماہ شوال میں اور دو دفعہ ماہ ذیقعدہ میں۔

۱۴۴ فَضْلُ الْعُمْرَةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت

ح۱ ۴۵۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سُمَيٌّ مَوْلَى اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مَوْلَاهُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي كُنْتُ تَجَهَّزْتُ لِلْحَجِّ وَاَرَدْتُهُ فَاعْتُرِضَ لِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيهِ كَحَجَّةٍ

مالک۔ سمی مولی ابوبکر بن عبدالرحمن۔ ابوبکر بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا میں نے حج کی نیت کی تھی پھر میں ایک عارضہ کی وجہ سے حج نہیں کرسکی۔ آپ نے فرمایا ماہ رمضان میں عمرہ کرلو۔ ماہ رمضان میں ایک عمرہ حج کے برابر ہے۔

۱۴۵ اَلْمُتَمَتِّعُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْهَدْيِ

متمتع پر ہدی واجب ہونے کا بیان

ح۱ ۴۵۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَنِ اعْتَمَرَ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ فِي شَوَّالٍ اَوْ فِي ذِي الْقَعْدَةِ اَوْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَدِ اسْتَمْتَعَ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ اَوِ الصِّيَامُ اِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا

مالک۔ عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ فرماتے تھے جس نے حج کے مہینوں یعنی شوال۔ ذی القعدہ یا ذی الحج میں عمرہ کیا وہ متمتع ہے اور اس پر ہدی واجب ہے اگر ہدی نہ ملے تو اس کے بدلے روزے رکھے۔

ح۲ ۴۵۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا مَا بَيْنَ اَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ اِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَمْ يَصُمْ صَامَ اَيَّامَ مِنًى

مالک۔ ابن شہاب زہری۔ عروہ بن زبیر عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں روزے اس شخص کے لئے ہیں جو عمرہ کرکے حج کا فائدہ حاصل کرے جس شخص کو حج کے احرام کے دنوں سے لیکر عرفہ کے دن تک ہدی نہ ملے اور وہ روزے بھی نہ رکھ سکے تو اس کو منٰے کے دنوں میں روزے رکھنے چاہئیں۔

ح۳ ۴۵۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ

مالک۔ ابن شہاب زہری۔ سالم بن عبداللہ عبداللہ بن عمرؓ سے بھی اس طرح روایت کرتے ہیں جس طرح

عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِکَ

حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیِّبِ یَقُوْلُ مَنِ اعْتَمَرَ فِیْ اَشْھُرِ الْحَجِّ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ اَوْ فِیْ ذِی الْحِجَّۃِ ثُمَّ اَقَامَ حَتّٰی یَحُجَّ فَھُوَ مُتَمَتِّعٌ قَدْ وَجَبَ عَلَیْہِ مَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ اَوِ الصِّیَامُ اِنْ لَّمْ یَجِدْ ھَدْیًا وَمَنْ رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ ثُمَّ حَجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ

٤٥٤ ج۲ مالک ۔ یحیی بن سعید ۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ فرماتے تھے جس نے حج کے مہینوں یعنی شوال ۔ ذیقعدہ یا ذی الحجہ میں عمرہ کیا پھر مقیم رہا حتی کہ حج کیا وہ متمتع ہے اس پر ہدی لازم ہوگی اگر کرنے کی وسعت رکھتا ہے ورنہ روزے رکھے اور جو عمرہ کرکے گھر واپس آجائے پھر جاکر حج کرے تو وہ متمتع نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَھَآئِنَا

امام محمد نے کہا ان سب احادیث پر ہمارا عمل ہے یہی مسلک امام صاحب اور عام فقہاء کا ہے۔

۱۸۶ اَلرَّمَلُ بِالْبَیْتِ — طواف میں رمل کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْحَرَامِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَی الْحَجَرِ

٤٥٥ ج۱ مالک بن انس ۔ جعفر صادق بن محمد محمد باقر جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ الرَّمَلُ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَشْوَاطٍ مِّنَ الْحَجَرِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَھَآئِنَا

امام محمد نے کہا اس پر ہمارا عمل ہے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا جائے یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء کا ہے۔

۱۸۷ اَلْمَکِّیُّ وَغَیْرُہٗ یَحُجُّ اَوْ یَعْتَمِرُ ھَلْ یَجِبُ عَلَیْہِ الرَّمَلُ

مکی اور غیر مکی سب پر بحالت حج وعمرہ رمل وطواف واجب ہے

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ رَاَی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ اَحْرَمَ بِعُمْرَۃٍ مِّنَ التَّنْعِیْمِ قَالَ ثُمَّ رَاَیْتُہٗ یَسْعٰی حَوْلَ الْبَیْتِ حَتّٰی طَافَ الْاَشْوَاطَ

٤٥٦ ج۱ مالک بن انس ۔ ہشام بن عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی عبد اللہ بن زبیر کو دیکھا کہ وہ عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تنعیم سے خانہ کعبہ کے گرد تین چکروں میں رمل کیا کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ الرَّمَلُ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بحالت

وَاجِبٌ عَلَى اَهْلِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِمْ فِي الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

حج و عمرہ دونوں صورتوں میں رمل کرنا واجب ہے خواہ مکی ہو یا غیر مکی۔ یہی قول امام صاحب اور فقہا کا ہے

ف :- رمل۔ جلدی جلدی چستی و چالاکی کے ساتھ چلنے کو کہتے ہیں یہ رمل تین اشواط میں ہے باقی چار اشواط میں نہیں ہے۔ اشواط۔ جمع شوط۔ بمعنی چکر، دور۔

١٤٨ اَلْمُعْتَمِرُ اَوِالْمُعْتَمِرَةُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمَا مِنَ التَّقْصِيْرِ وَالْهَدْيِ

عمرہ میں قربانی اور قصر کرنے کا بیان

٤٥٤ ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ مَوْلَاةً لِعَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُقَالُ لَهَا رُقَيَّةُ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ خَرَجَتْ مَعَ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلٰى مَكَّةَ قَالَتْ فَدَخَلَتْ عَمْرَةُ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَاَنَا مَعَهَا قَالَتْ فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ دَخَلَتْ صُفَّةَ الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ اَمَعَكِ مِقْصَانِ فَقُلْتُ لَا قَالَتْ فَالْتَمِسِيْهِ لِي قَالَتْ فَالْتَمَسْتُ حَتّٰى جِئْتُ بِهٖ فَاَخَذَتْ مِنْ قُرُوْنِ رَاْسِهَا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحَتْ شَاةً

مالک بن انس۔ عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ عمرۃ بنت عبدالرحمٰن کی ایک آزاد کردہ لونڈی جس کا نام رقیہ تھا وہ مجھ سے روایت کرتی ہے کہ میں نے عمرۃ بنت عبدالرحمٰن کے ساتھ مکہ کو کوچ کیا تو عمرۃ بنت عبدالرحمٰن ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو مکہ پہنچیں میں ان کے ساتھ تھی انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اس کے بعد مسجد میں آئیں اور مجھ سے کہا تمہارے پاس قینچی ہے میں نے کہا نہیں۔ عمرہ نے کہا کہیں سے ڈھونڈ کر لاؤ۔ میں ڈھونڈ کر لائی۔ سو عمرہ نے اپنے بالوں کی زلفیں کاٹیں پھر جب قربانی کا دن ہوا تو ایک بکری ذبح کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِلْمُعْتَمِرِ وَالْمُعْتَمِرَةِ يَنْبَغِي اَنْ يُقَصِّرَ مِنْ شَعْرِهٖ اِذَا طَافَ وَسَعٰى فَاِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحَ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جو کوئی عمرہ کرے تو اس پر ضروری ہے کہ طواف اور سعی سے فارغ ہو کر نحر یعنی قربانی کے دن قصر کرے اور جو ہدی میسر ہو اس کو ذبح کرے یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہا کا ہے

٤٥٥ ح ٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ

مالک۔ جعفر بن محمد۔ محمد باقر۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کی آیت فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ سے مراد بکری ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ
اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ بَعِيْرٌ اَوْ بَقَرَةٌ

مالک۔ نافع عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ آیت فما استیسرہ من الھدی سے مراد اونٹ اور گائے ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَلِيٍّ نَاْخُذُ
مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا ہمارا عمل حضرت علی کے قول پر ہے کہ اس سے مراد بکری ہے۔ یہی قول امام صاحب اور عام فقہاء کا ہے۔

۴۹

دُخُوْلُ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ

احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ
اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اعْتَمَرَ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا
كَانَ بِقُدَيْدٍ جَاءَهُ خَبَرٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ
فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر نے عمرہ کیا پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ جب آپ مقام قدید میں آئے تو ان کو مدینہ سے خبر ملی تو وہ واپس ہوئے اور مکہ میں بغیر احرام داخل ہوئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ
كَانَ فِي الْمَوَاقِيْتِ اَوْ دُوْنَهَا اِلٰى مَكَّةَ
لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ وَقْتٌ مِّنَ
الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وُقِّتَتْ فَلَا بَاْسَ اَنْ
يَّدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَاَمَّا مَنْ كَانَ خَلْفَ
الْمَوَاقِيْتِ اَيَّ وَقْتٍ مِّنَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ مَكَّةَ فَلَا يَدْخُلَنَّ مَكَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اس پر ہمارا عمل ہے جو شخص میقات میں ہو یا مکہ کے قریب ہو جہاں کوئی میقات نہیں تو اس کو بغیر احرام مکہ میں داخل ہونے میں کوئی قباحت نہیں لیکن جو شخص میقات سے باہر ہو تو اس کو بغیر احرام داخل ہونا جائز نہیں یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا ہے۔

۱۸۰

فَضْلُ الْحَلْقِ وَمَا يُجْزِئُ مِنَ التَّقْصِيْرِ

سر منڈانے کی فضیلت اور جس قدر کتروانا جائز ہے اس کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
قَالَ مَنْ ضَفَرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا
تَشَبَّهُوْا بِالتَّلْبِيْدِ

مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا جو شخص بالوں کو گوندے وہ سر منڈوائے اور بالوں کو اس طرح نہ گوندا جائے کہ تلبید کے مشابہ ہو جائے۔

ف :- حضرت عمر کے نزدیک جو شخص تلبید کرے اس کے لئے قصر (بالوں کا کم کرنا) درست ہے مگر جو بال گوندے اس کے لئے منڈانا ضروری ہے حلق سے بچنے کے لئے تلبید کرنا اچھا ہے۔ تلبید گوند وغیرہ سے بال جما دینے کو کہتے ہیں۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ

مالک بن انس - نافع - عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ حلق کرنے والوں پر رحم کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور قصر کرنے والوں پر آپ نے فرمایا اللہ رحم کرے حلق کرنے والوں پر۔ صحابہ نے عرض کیا اور قصر کرنے والوں پر یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اللہ رحم کرے حلق کرنے والوں پر صحابہ نے عرض کیا اور قصر کرنے والوں پر یا رسول اللہ صلعم آپ نے فرمایا اور قصر کرنے والوں پر۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَنْ ضَفَرَ فَلْيَحْلِقْ وَالْحَلْقُ اَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِيْرِ وَالتَّقْصِيْرُ يُجْزِئُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جو سر گوندھے وہ حلق کرے اور حلق کرنا قصر سے بہتر ہے لیکن قصر بھی جائز ہے یہی امام صاحب اور عام فقہاء کا قول ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا حَلَقَ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهٖ وَمِنْ شَارِبِهٖ

مالک - نافع - عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب وہ خود حج یا عمرہ میں حلق کرتے تو ڈاڑھی اور مونچھ کے بال بھی لیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَيْسَ هٰذَا بِوَاجِبٍ مَنْ شَاءَ فَعَلَهٗ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَفْعَلْهُ

امام محمد نے کہا یہ ضروری نہیں ہے جس کا جی چاہے لے اور جس کا جی نہ چاہے نہ لے۔

اَلْمَرْءَةُ تَقْدَمُ مَكَّةَ بِحَجٍّ اَوْ بِعُمْرَةٍ فَتَحِيْضُ قَبْلَ قُدُوْمِهَا اَوْ بَعْدَ ذٰلِكَ

جو عورت مکہ میں داخل ہونے سے پہلے یا بعد میں حیض سے ہو جائے اس کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الْمَرْاَةُ الْحَائِضُ الَّتِيْ تُهِلُّ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ تُهِلُّ بِحَجَّتِهَا اَوْ بِعُمْرَتِهَا اِذَا اَرَادَتْ وَلٰكِنْ لَا

مالک بن انس - نافع - عبد اللہ بن عمر فرماتے تھے جس عورت نے حالت حیض میں حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہو - وہ جب چاہے تلبیہ کرے لیکن وہ عورت حالت حیض میں خانہ کعبہ

تطوف بالبيت ولا بين الصفا والمروة حتى تطهر وتشهد المناسك كلها مع الناس غير انها لا تطوف ولا بين الصفا والمروة ولا تقرب المسجد ولا تحل حتى تطوف بالبيت وبين الصفا والمروة۔

اخبرنا مالك حدثني عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت قدمت مكة وانا حائض ولم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال افعلي ما يفعل الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت حتى تطهري۔

اخبرنا مالك حدثنا ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فاهللنا بعمرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه هدى فليهل بالحج والعمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا قالت فقدمت مكة وانا حائض ولم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انقضي راسك وامتشطي واهلي بالحج ودعي العمرة قالت ففعلت فلما

کا طواف اور سعی نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے اور لوگوں کے ساتھ سارے مناسک میں حاضر ہو سوائے طواف اور سعی کے۔ اور نہ وہ مسجد کے قریب جائے اور نہ حلال ہو حتی کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔

۴۷۵ ح مالک۔ عبد الرحمن بن قاسم۔ قاسم بن محمد اپنی پھوپھی حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں حالت حیض میں مکہ آئی میں نے خانہ کعبہ کا طواف اور سعی بین الصفا والمروہ نہ کی تو میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلعم سے عرض کیا آپ نے فرمایا بیت اللہ کے طواف کے سوا جو کام حاجی کریں وہ تم بھی کرو جب تک تم پاک نہ ہو جاؤ۔

۴۷۶ ح مالک۔ ابن شہاب زہری۔ عروہ بن زبیر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ہمراہ حجۃ الوداع کے سال نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو تو وہ حج وعمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھے اور وہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ وہ حج وغیرہ دونوں سے فارغ ہو جائے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب میں حالت حیض میں مکہ پہنچی تو میں نے نہ طواف کیا اور نہ سعی کی۔ میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلعم سے شکایت کی آپ نے فرمایا۔ اپنا سر کھول ڈالو کنگی کرو اور عمرہ چھوڑ کر صرف حج کا احرام باندھ لو حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں حج سے فارغ ہوئی تو رسول اللہ صلعم نے مجھ کو

قَضَيْتُ الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ وَطَافَ الَّذِيْنَ حَلُّوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَّاَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا

میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے ہمراہ مقام تنعیم میں بھیج دیا۔ میں نے عمرہ ادا کیا پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہارا یہ عمرہ اس عمرہ کے عوض ہے لیکن جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ طواف اور سعی کر کے حلال ہو گئے۔ پھر جب وہ منیٰ سے واپس لوٹ کر آئے تو انہوں نے حج کے واسطے دوسرا طواف کیا اور جن لوگوں نے حج و عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا۔ تو انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ الْحَائِضُ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفَ وَلَا تَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى تَطْهُرَ فَاِنْ كَانَتْ اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَخَافَتْ فَوْتَ الْحَجِّ فَلْتُحْرِمْ بِالْحَجِّ وَتَقِفُ بِعَرَفَةَ وَتَرْفُضُ الْعُمْرَةَ فَاِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَجِّهَا قَضَتِ الْعُمْرَةَ كَمَا قَضَتْهَا عَائِشَةُ وَذَبَحَتْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ عَنْهَا بَقَرَةً وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا مَنْ جَمَعَ اِلَى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهٗ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعٰى سَعْيَيْنِ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ حائضہ تمام مناسک حج ادا کرے سوائے طواف اور سعی کے۔ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جس نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہو اور اب اس کو حج کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ حج کا احرام باندھ لے اور مقام عرفات میں وقوف کرے عمرہ کا احرام توڑ دے جب حج سے فارغ ہو جائے تو عمرہ کی قضا کرے جیسا کہ حضرت عائشہ نے قضا کیا اور ہدی سے جو بھی میسر ہو وہ ذبح کرے اور ہم کو یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ کی طرف سے ہدی ذبح کیا یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے سوائے اس بات کے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص حج قران کرے تو اس کو دو طواف اور دو سعی کرنی چاہیں۔

ف: تنعیم ایک مقام ہے جو مکہ سے مدینہ کی طرف چار میل کے فاصلہ پر ہے یہیں سے عمرہ کا احرام باندھا کرتے ہیں۔ امام صاحب کے نزدیک قران میں دو طواف اور دو سعی ہیں باقی ائمہ کے نزدیک قران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے۔

اَلْمَرْءَةُ تَحِيْضُ فِيْ حَجِّهَا قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ

۱۸۲ ## طوافِ زیارت سے قبل جو عورت حیض سے ہو جائے اس کا بیان

۴۶۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الرِّجَالِ اَنَّ عَمْرَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ اِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ خَافَتْ اَنْ يَّحِضْنَ قَدَّمَتْهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَفَضْنَ فَاِنْ حِضْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْ تَنْفِرُ بِهِنَّ وَهُنَّ حُيَّضٌ اِذَا كُنَّ قَدْ اَفَضْنَ

مالک بن انس - ابوالرجال - عمرہ - عائشہ سے روایت ہے کہ جب وہ عورتوں کیساتھ حج کرتیں اور ان کو حیض سے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا تو حضرت عائشہ عورتوں کو قربانی کے دن طواف افاضہ کیلئے روانہ کر دیتیں جب وہ طواف افاضہ کر لیتیں۔ پھر ان کو حیض آتا تو وہ ان کے پاک ہو جانے کا انتظار نہ کرتیں بلکہ روانگی اختیار کر لیتیں۔

۴۶۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا قَالَ اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَاخْرُجْنَ

مالک بن انس - عبداللہ بن ابوبکر - عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ صفیہ بنت حیی حیض سے ہو گئی ہیں شاید ہم کو ان کی وجہ سے رکنا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا کیا اس نے خانہ کعبہ کا طواف کر لیا ہے عورتوں نے کہا ہاں طواف کر لیا ہے اس پر آپ نے فرمایا وہ چلی جائیں۔

۴۶۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ ابْنَةِ مِلْحَانَ قَالَتِ اسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَنْ حَاضَتْ اَوْ وَلَدَتْ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ

مالک بن انس - عبداللہ بن ابی بکر - ابوبکر - ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف ام سلیم بنت ملحان سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے اس عورت کے چلے جانے کے بارے میں سوال کیا جو نحر کے دن طواف افاضہ کے بعد حیض سے ہو جائے یا زچگی سے ہو جائے تو آپ نے اس کے چلے جانے کی اجازت دی اور وہ چلی گئیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ حَاضَتْ قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ يَوْمَ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جو عورت طواف افاضہ سے قبل حیض سے ہو جائے یا بچہ

النَّحْرِ طَوَافَ الزِّيَارَةِ ثُمَّ حَاضَتْ اَوْ وَلَدَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَا تَنْفِرَنَّ حَتّٰى تَطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَاِنْ كَانَتْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ ثُمَّ حَاضَتْ اَوْ وَلَدَتْ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ تَنْفِرَ قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ طَوَافَ الصَّدَرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

جنے تو اس کو نہ جانا چاہیے یہاں تک کہ طواف کرے اور جو عورت طواف افاضہ کے بعد حیض سے ہو یا بچہ جنے تو وہ طواف وداع سے قبل جا سکتی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء کا ہے۔

۱۸۳ اَلْمَرْءَةُ تُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَتَلِدُ اَوْ تَحِيْضُ قَبْلَ اَنْ تُحْرِمَ

جو عورت احرام باندھنے سے قبل حیض سے ہو جائے یا بچہ جنے اس کا بیان

ح ۴۰۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْبَيْدَاءِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتُهِلَّ

مالک بن انس۔ عبدالرحمٰن بن قاسم۔ قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس کے ہاں مقام بیداء میں محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے تو حضرت ابوبکر نے اس کے متعلق رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا ان سے کہہ دو کہ وہ غسل کرکے پھر احرام باندھ لیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ بِالنُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ جَمِيْعًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا حائضہ اور نفساء دونوں کے حق میں ہمارا یہی عمل ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء حنفیہ کا ہے۔

۱۸۴ اَلْمُسْتَحَاضَةُ فِي الْحَجِّ

اس عورت کے بیان میں جو حج کے دنوں میں استحاضہ سے ہو جائے

ح ۴۰۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ اَنَّ اَبَا مَاعِزٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سُفْيَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَقْبَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ اَهْرَقْتُ

مالک بن انس۔ ابوالزبیر مکی۔ ابوماعز عبداللہ بن سفیان سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک عورت مسئلہ دریافت کرنے آئی تو اس عورت نے کہا میں نے خانہ کعبہ کے طواف کا ارادہ کیا جب میں مسجد کے دروازے تک

فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّيْ ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ أَهْرَقْتُ فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّيْ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَقَالَ لَهَا ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا ذٰلِكَ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ ثُمَّ طُوْفِيْ

آئی تو مجھ کو خون آنے لگا پس میں چلی گئی جب خون موقوف ہوا تو پھر میں آئی مسجد کے دروازے پر پہنچی کہ پھر خون آنے لگا۔ سو میں واپس چلی گئی۔ جب خون موقوف ہوا تو پھر میں مسجد کے دروازے پر پہنچی اس طرح پھر خون جاری ہو گیا اس پر عبداللہ بن عمر نے کہا یہ حیض نہیں ہے یہ ایک روگ ہے تو غسل کر اور شرمگاہ کو کپڑے سے باندھ کر طواف کر۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَلْتَتَوَضَّأْ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ ثُمَّ تَطُوْفُ وَتَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ الطَّاهِرَةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا مستحاضہ کے بارے میں ہمارا یہی مسلک ہے کہ وہ وضوء کرے اور شرمگاہ کو کپڑے سے باندھ کر طواف کرے پھر جو کچھ پاک عورت کرتی ہے وہ بھی وہی کرے یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء حنفیہ کا ہے۔

دُخُوْلُ مَكَّةَ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْغُسْلِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ

۱۵۵ ص

غسل کر کے مکہ میں داخل ہونے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِيْ بِأَعْلٰى مَكَّةَ وَلَا يَدْخُلُ مَكَّةَ إِذَا خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا حَتّٰى يَغْتَسِلَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ إِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ بِذِيْ طُوًى وَيَأْمُرُ مَنْ مَّعَهُ فَيَغْتَسِلُوْا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلُوْا

۴۷۲ ح ۱ مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ کے قریب پہنچتے تو وہ ذی طوی میں دو گھاٹیوں کے درمیان ٹھیر جاتے حتی کہ صبح ہوتی اور نماز پڑھ کر مکہ میں داخل ہوتے اسی گھاٹی کی طرف سے جو مکہ سے اوپر کی جانب ہے اور جب آپ حج یا عمرہ کے ارادے سے آتے تو جب تک ذی طوی میں غسل نہ کر لیتے مکہ میں داخل نہ ہوتے اور جو لوگ ان کے ساتھ ہوتے ان کو بھی دخول مکہ سے قبل غسل کا حکم دیتے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ أَبَاهُ الْقَاسِمَ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ لَيْلًا وَهُوَ مُعْتَمِرٌ فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُؤَخِّرُ الْحِلَاقَ

۴۷۳ ح ۲ مالک بن انس۔ عبدالرحمن بن قاسم۔ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ وہ جب وہ عمرہ کرتے تو مکہ میں داخل ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے اور صبح ہوتے وقت حلق

حَتّٰی یُصْبِحَ وَلٰکِنَّهٗ لَا یَعُوْدُ اِلَی الْبَیْتِ فَیَطُوْفُ بِهٖ حَتّٰی یَحْلِقَ وَرُبَّمَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَوْتَرَ فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ یَقْرَبِ الْبَیْتَ

کرتے لیکن دوبارہ طواف نہ کرتے حتی کہ حلق کرائیں اور جب کبھی رات کے وقت مسجد میں ہوتے تو نماز وتر ادا کرتے لیکن طواف اور استلام نہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ یَّدْخُلَ مَکَّةَ اِنْ شَآءَ لَیْلًا وَّاِنْ شَآءَ نَهَارًا فَیَطُوْفُ وَیَسْعٰی وَلٰکِنْ لَا یُعْجِبُنَا لَهٗ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الطَّوَافِ حَتّٰی یَحْلِقَ اَوْ یُقَصِّرَ کَمَا فَعَلَ الْقَاسِمُ وَاَمَّا الْغُسْلُ حِیْنَ یَدْخُلُ فَهُوَ حَسَنٌ وَّلَیْسَ بِوَاجِبٍ

امام محمد نے کہا ہمارے نزدیک خواہ رات ہو یا دن مسجد میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں اس کے بعد طواف اور سعی کرے لیکن ہمارے نزدیک یہ پسندیدہ نہیں کہ قاسم بن محمد کی طرح حلق یا قصر سے پہلے دوسرا طواف کرے لیکن غسل کرکے مکہ میں داخل ہونا بہتر ہے۔

اَلسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا طَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِیَ حَتّٰی یَبْدُوَ لَهُ الْبَیْتُ وَکَانَ یُکَبِّرُ ثَلٰثَ تَکْبِیْرَاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَفْعَلُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَذٰلِكَ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ تَکْبِیْرَةً وَّسَبْعُ تَهْلِیْلَاتٍ وَّیَدْعُوْ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَیَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی ثُمَّ یَهْبِطُ فَیَمْشِیْ حَتّٰی اِذَا جَآءَ بَطْنَ الْمَسِیْلِ سَعٰی حَتّٰی یَظْهَرَ مِنْهُ ثُمَّ یَمْشِیْ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمَرْوَةَ فَیَرْقٰی وَیَصْنَعُ عَلَیْهَا مِثْلَ مَا صَنَعَ عَلَی الصَّفَا یَصْنَعُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ سَعْیِهٖ وَسَمِعْتُهٗ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تو وہ اس قدر اوپر چڑھ جاتے کہ ان کو بیت اللہ دکھائی دیتا پھر تین دفعہ اللہ اکبر کہتے لا الٰہ الا اللہ الخ پوری دعا سات مرتبہ پڑھتے اس طرح یہ اکیس تکبیریں اور سات تہلیلیں ہوتی اس کے درمیان دعا کرتے اور خداوند تعالےٰ سے درخواست کرتے پھر وہ اتر کر آرام سے چلتے حتی کہ وہ بطن وادی میں آجاتے اور دوڑتے حتی کہ وادی سے باہر چلے جاتے مروہ میں دوڑتے یہاں بھی اسی طرح کرتے جیسا کہ صفا میں سات مرتبہ کرتے۔ یہاں تک کہ آپ اپنی سعی سے فارغ ہوتے اور میں نے ان سے سُنا کہ وہ صفا کو

يدعوا على الصفا اللهم انك قلت ادعوني استجب لكم وانك لا تخلف الميعاد واني اسألك كما هديتني للاسلام ان لا تنزعه مني حتى توفاني وانا مسلم

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ هَبَطَ مِنَ الصَّفَا مَشٰى حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ سَعٰى حَتّٰى ظَهَرَ مِنْهُ قَالَ وَكَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثَلٰثًا وَيُهَلِّلُ وَاحِدَةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِذَا صَعِدَ الرَّجُلُ الصَّفَا كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا ثُمَّ هَبَطَ مَاشِيًا حَتّٰى يَبْلُغَ بَطْنَ الْوَادِيْ فَيَسْعٰى فِيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ ثُمَّ يَمْشِيْ مَشْيًا عَلٰى هَيْئَتِهٖ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَرْوَةَ فَيَصْعَدُ عَلَيْهَا فَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُوْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا سَبْعًا يَسْعٰى فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

یہ دعا پڑھتے ۔ اللهم انك قلت الخ

مالک بن انس ۔ جعفر بن محمد ۔ محمد ۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جب صفاء سے اترتے تو معمولی رفتار سے چلتے لیکن جب وادی کے اندر آتے تو دوڑ کر چلتے حتی کہ آپ وادی سے نکل جاتے حضرت جابر کہتے ہیں آپ صفاء و مروہ پر تین تین بار تکبیریں اور ایک ایک بار تہلیل کہتے اسی طرح آپ تین دفعہ کرتے ۔

امام محمد نے کہا ان سب احادیث پر ہمارا عمل ہے ۔ جب صفاء پہ چڑھے تو تکبیر و تہلیل کہے اور دعا کرے پھر آہستہ سے آئے حتی کہ وادی کے اندر آکر دوڑے اور اس سے باہر نکلے اس کے بعد مروہ تک آہستہ سے لیکن یہاں آکر پھر تکبیریں اور تہلیلیں کہے اور دعا کرے ۔ سات مرتبہ اسی طرح کرے یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہائے حنفیہ کا ہے ۔

اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ رَاكِبًا اَوْ مَاشِيًا ۱۸۲

پیدل یا سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اشْتَكَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ

مالک بن انس ۔ محمد بن عبدالرحمن بن نوفل ۔ عروہ ۔ زینب ابو سلمہ ۔ ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں بیمار ہو گئی اور میں نے اپنی بیماری کا رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو ۔ ام سلمہ کہتی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَانِبِ الْبَيْتِ وَ يَقْرَءُ بِالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَسْطُوْرٍ

ہیں میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلعم بیت اللہ کے پاس دور کعت نماز پڑھ رہے تھے۔ اس میں آپ نے سورہ طور و کتاب مسطور پڑھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَابَاْسَ لِلْمَرِيْضِ وَذِي الْعِلَّةِ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ مَحْمُوْلًا وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اس پر ہمارا عمل ہے کہ بیمار اور معذور شخص سوار ہو کر طواف کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی اس پر کفارہ ہے یہی قول امام صاحب اور عام فقہاء کا ہے۔

ح ۴۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلَى امْرَاَةٍ مَجْذُوْمَةٍ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ يَا اَمَةَ اللّٰهِ اقْعُدِيْ فِيْ بَيْتِكِ وَلَا تُؤْذِي النَّاسَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَتَتْ مَكَّةَ فَقِيْلَ لَهَا هَلَكَ الَّذِيْ كَانَ يَنْهَاكِ عَنِ الْخُرُوْجِ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اُطِيْعُهُ حَيًّا وَاَعْصِيْهِ مَيِّتًا

مالک بن انس۔ عبد اللہ بن ابو بکر۔ ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ایک ایسی عورت کے پاس سے گذرے جو مرض جذام میں مبتلا تھی اس کو آپ نے طواف کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا اے خدا کی بندی اپنے گھر بیٹھ اور لوگوں کو ایذا مت دے جب حضرت عمر کا انتقال ہو گیا تو وہ عورت پھر مکہ میں طواف کے لئے آئی لوگوں نے اس عورت سے کہا اب وہ شخص تو فوت ہو گیا جو تجھ کو نکلنے سے منع کرتا تھا اس پر اس عورت نے کہا خدا کی قسم میں ایسی نہیں ہوں کہ زندگی میں تو انکی اطاعت کروں اور مرنے کے بعد اس کی نافرمانی کروں۔

اِسْتِلَامُ الرُّكْنِ ۱۰۱

طواف میں چھونے کا بیان

ح ۴۴۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا

مالک۔ سعید بن ابی سعید مقبری عبید بن جریج نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے کہا اے ابو عبد الرحمٰن میں تم کو چار ایسی باتیں کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جو تمہارے اور ساتھیوں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا

قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهْلِلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

وہ کونسی باتیں ہیں اے ابن جریج مجھ کو بتاؤ۔ انہوں نے کہا میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کے سوا کسی رکن کو نہیں چھوتے دوسرے تم ایسے چمڑے کی جوتیاں پہنتے ہو جس میں بال نہیں ہوتے تیسرے میں تم کو زرد رنگ کا خضاب کرتے ہوئے دیکھتا ہوں چوتھے میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم احرام آٹھویں تاریخ کو باندھتے ہو حالانکہ دوسرے لوگ مکہ میں چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر نے جواب میں فرمایا۔ طواف میں ارکان کے چھونے کے متعلق عرض ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے کسی رکن کو چھوتے والبسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا جوتی کے متعلق عرض ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو ایسے چمڑے کی جوتیاں پہنتے ہوئے دیکھا جس میں بال نہیں ہوتے تھے لہذا میں بھی ایسی جوتی پہننا پسند کرتا ہوں خضاب کے بارے میں عرض ہے کہ میں نے تو رسول اللہ صلعم کو زرد رنگ کا خضاب کرتے ہوئے دیکھا ہے سو میں بھی اسی رنگ کو پسند کرتا ہوں۔ احرام کے متعلق عرض ہے کہ رسول اللہ صلعم آٹھویں تاریخ کو اونٹ سوار ہو کر چلنے کو تیار ہوتے تو تلبیہ کہتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهُ حَسَنٌ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْتَلِمَ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ وَهُمَا اللَّذَانِ اسْتَلَمَهُمَا ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا سب امور ٹھیک ہیں سوائے اس امر کے کہ طواف میں استلام صرف حجر اسود رکن یمانی کا کیا جائے حضرت عبداللہ بن عمر بھی ان دونوں رکن کا استلام کرتے تھے یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہائے حنفیہ کا ہے۔

ف :۔ استلام کے معنی بوسہ دینے اور چھونے کے ہیں۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

مالک بن انس۔ ابن شہاب زہری۔ سالم بن عبداللہ۔ عبداللہ بن عمر۔ عائشہ سے روایت

بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَکِ حِیْنَ بَنَوا الْکَعْبَۃَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا تَرُدُّھَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ کَانَتْ عَائِشَۃُ سَمِعَتْ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَ اسْتِلَامَ الرُّکْنَیْنِ الَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عائشہ تمہاری قوم نے خانہ کعبہ کو اُن آثار پر نہیں بنایا جن پر ابراہیم علیہ السلام نے بنایا تھا بلکہ اس سے کمی کی حضرت عائشہ نے فرمایا یا رسول اللہ آپ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے ۔ اس پر آپ نے فرمایا اگر تمہاری قوم نو مسلم نہ ہوتی تو میں کعبہ کو ابراہیم کی بنیادوں پر قائم کر دیتا ۔ حضرت عائشہ کی اس روایت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم رکن شامی و رکن عراق کا جو حطیم کے متصل ہے استلام نہیں کرتے تھے کیونکہ خانہ کعبہ کے یہ دونوں رکن ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر نہیں ہیں ۔

ف :- ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں حطیم کعبہ میں داخل تھا اب حطیم کعبہ سے خارج ہے لیکن طواف میں شامل کیا جاتا ہے تو جس قدر دیوار کعبہ کی حطیم سے متصل ہے وہ درحقیقت اپنی اصلی جگہ پر نہیں ہے اور یہ دونوں کونے بھی یعنی رکن شامی و عراقی اپنے مقام پر نہیں ہیں اسی وجہ سے رسول اللہ صلعم ان دونوں رکن کا استلام نہیں کرتے تھے کعبہ کی اصل صورت یہ ہے ۔

رکن عراقی — حجر اسود

حطیم

رکن شامی — رکن یمانی

اَلصَّلٰوۃُ فِی الْکَعْبَۃِ وَدُخُوْلُھَا

بیت اللہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا بیان !

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

مالک بن انس ۔ نافع ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم اسامہ بن زید

وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَاُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ فَمَكَثَ فِيْهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجُوْا مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ

بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ کے ہمراہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے پس آپ دروازہ بند کر کے وہاں ٹھیرے رہے عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلعم نکلے تو میں نے حضرت بلال سے پوچھا رسول اللہ صلعم نے وہاں کیا کیا۔ انہوں نے کہا آپ نے ایک ستون اپنے بائیں جانب دو ستون داہنی جانب اور تین ستون اپنے پیچھے کر کے نماز پڑھی۔ اس زمانہ میں خانہ کعبہ چھ ستون پر تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الصَّلٰوةُ فِي الْكَعْبَةِ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اس پر ہمارا عمل ہے خانہ کعبہ میں نماز پڑھنی مستحسن ہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہائے حنفیہ کا ہے۔

١٩٠

اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ وَعَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ

دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ قَالَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ قَالَ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

ح ۴۸۱ مالک ابن شہاب۔ سلیمان بن یسار۔ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فضل بن عباس رسول اللہ صلعم کے ہمراہ سوار تھے اتنے میں ایک عورت جو قبیلہ خثعم سے تعلق رکھتی تھی آئی وہ رسول اللہ صلعم سے مسئلہ دریافت کرتی تھی فضل بن عباس اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل بن عباس کی طرف دیکھنے لگی۔ رسول اللہ صلعم نے فضل بن عباس کا منہ دوسری طرف پھیر دیا اس عورت نے کہا یا رسول اللہ میرے والد پر حج ایسے وقت پر فرض ہوا کہ میرا باپ بوڑھا ہو چکا ہے اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں یہ واقعہ حجۃ الوداع میں پیش آیا۔

۴۸۲ ح اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّي امْرَاَةٌ كَبِيْرَةٌ لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ نَحْمِلَهَا عَلَى بَعِيْرٍ وَاِنْ رَبَطْنَاهَا خِفْنَا اَنْ تَمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ

۴۸۳ ح اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اَحَدٌ مِّنْ وَّلَدِهِ الْحَلَبَ فَيَحْلِبَ وَيَسْقِيَهُ اِلَّا حَجَّ وَحَجَّ بِهٖ قَالَ فَبَلَغَ رَجُلٌ مِّنْ وَّلَدِهِ الَّذِيْ قَالَ وَقَدْ كَبِرَ الشَّيْخُ فَجَاءَ ابْنُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ قَدْ كَبِرَ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ وَعَنِ الْمَرْاَةِ وَالرَّجُلِ اِذَا بَلَغَا مِنَ الْكِبَرِ مَا لَا يَسْتَطِيْعَانِ اَنْ يَّحُجَّا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَا اَرٰى اَنْ يَّحُجَّ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ

مالک بن انس - ایوب سختیانی - ابن سیرین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میری ماں بوڑھی ہوگئی ہے اونٹ پر سوار نہیں ہو سکتی اگر اونٹ پر باندھا جائے تو اس کے گر جانے کا اندیشہ ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں۔

مالک - ایوب سختیانی - ابن سیرین سے روایت ہے کہ ایک شخص کی اولاد بچپن میں ہی جوانی سے قبل مرجاتی تھی - اس شخص نے نذر مانی اگر میرا کوئی بچہ اتنی عمر تک زندہ رہے گا کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے اونٹنی کا دودھ دوھ کر پی سکے تو وہ اپنے لڑکے کیساتھ خود بھی حج کرے گا۔ سو جب اس کا بیٹا زندہ رہ کر اس قابل ہوا تو اس کا باپ ضعیف ہو چکا تھا اس کا بیٹا رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور اس نے رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا میرے باپ نے اس طرح نذر مانی تھی لیکن اب وہ حج نہیں کر سکتا ہے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ میت یا ضعیف العمر خواہ مرد ہو یا عورت حج نہ کر سکے تو دوسرا اس کی طرف سے حج کر سکتا ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے یہی قول امام صاحب اور عام فقہائے حنفیہ کا ہے -

لیکن امام مالک کے نزدیک ایک شخص دوسرے کی طرف سے حج نہیں کر سکتا -

اَلصَّلٰوۃُ بِمِنًی یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ

۱۹۱

مقام منیٰ میں آٹھویں تاریخ کو نماز پڑھنے کا بیان

ح ۴۸۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ بِمِنًی ثُمَّ يَغْدُوْ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَى عَرَفَةَ

مالک ۔ نافع ۔ عبداللہ ابن عمر ظہر، عصر، مغرب وعشاء اور صبح کی نماز منیٰ میں پڑھتے تھے سورج طلوع ہونے کے بعد عرفات میں جاتے تھے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا السُّنَّةُ فَاِنْ عَجَّلَ اَوْ اَخَّرَ فَلَا بَاْسَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمد نے کہا یہی سنت ہے اس میں جلدی یا تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔ یہی قول امام صاحب کا ہے ۔

اَلْغُسْلُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ

۱۹۲

عرفہ کے دن غسل کرنے کا بیان

ح ۴۸۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِعَرَفَةَ حِيْنَ يُرِيْدُ اَنْ يَّرُوْحَ

مالک ۔ نافع ۔ عبداللہ بن عمر عرفہ کے دن جبل رحمت سے واپس ہوتے وقت غسل کرتے تھے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا حَسَنٌ وَّلَيْسَ بِوَاجِبٍ

امام محمد نے کہا یہ غسل مسنون ہے واجب نہیں ہے

اَلدَّفْعُ مِنْ عَرَفَةَ

۱۹۳

عرفہ سے واپس لوٹنے کا بیان

ح ۴۸۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ فَقَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ حَتّٰى اِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ اَرْفَعُ مِنَ الْعَنَقِ

مالک ۔ ہشام بن عروہ، عروہ، اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جب عرفات سے لوٹتے تو اونٹ کو ذرا تیز کر دیتے پھر جب وسیع میدان پاتے تو اونٹ کو زیادہ تیز چلاتے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّهٗ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِاِيْضَاعِ الْاِبِلِ وَاِيْجَافِ الْخَيْلِ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمد نے کہا ہم کو یہ روایت بھی رسول اللہ صلعم سے پہنچی ہے کہ اونٹ اور گھوڑوں کو زیادہ تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے ۔ اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام صاحب کا ہے ۔

بَطْنُ مُحَسِّرٍ

۱۹۴

وادی محسر میں چلنے کا بیان

ح ۴۸۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ

مالک ۔ نافع ۔ عبداللہ بن عمر اپنی سواری

عُمَرَ كَانَ يُحَرِّكُ رَاحِلَتَهُ فِي بَطْنِ مُحَسِّرٍ قَدْرَ رَمْيَةٍ بِحَجَرٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهُ وَاسِعٌ إِنْ شِئْتَ حَرَّكْتَ وَإِنْ شِئْتَ سِرْتَ عَلٰى هَيْئَتِكَ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّيْرَيْنِ جَمِيْعًا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ حِيْنَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَحِيْنَ أَفَاضَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ

کو وادی محسر میں بہت تیز کر دیا کرتے تھے
امام محمد نے کہا ان سب امور میں گنجائش ہے اگر چاہے تو اپنی سواری کو تیز کرے اور اگر چاہے آہستہ کرے ہم کو نبی کریم صلعم سے یہ روایت بھی پہنچی ہے آپ نے فرمایا دونوں سفروں میں جب کہ عرفہ و مزدلفہ سے لوٹے کہ اطمینان وسکون سے چلو۔

۱۹۵ ## بَابُ الصَّلٰوةِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

ح ۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا
ح ۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمُزْدَلِفَةَ وَإِنْ ذَهَبَ نِصْفُ اللَّيْلِ وَإِذَا أَتَاهَا أَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان

مالک۔ نافع۔ عبداللہ نماز مغرب و عشاء کو مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھتے تھے۔
مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ عدی بن ثابت انصاری۔ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مغرب و عشاء کی دونوں نمازیں مزدلفہ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر جمع کر کے پڑھی تھیں۔
امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے جب تک مزدلفہ میں نہ پہنچے مغرب کی نماز نہ پڑھے اگرچہ آدھی رات گزر جائے وہاں پہنچکر ایک اقامت سے مغرب و عشاء کی دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھے یہی قول امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء حنفیہ کا ہے۔

۱۹۶ ## مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ بَعْدَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

ان امور کا بیان جو رمی جمرہ عقبہ کے بعد ممنوع ہیں

ح ۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ

مالک بن انس۔ نافع و عبداللہ بن دینار عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے میدان عرفات میں خطبہ دیا اور لوگوں

بِعَرَفَةَ فَعَلَّمَهُمْ اَمْرَ الْحَجِّ وَقَالَ ثُمَّ اِذَا جِئْتُمْ مِنًى فَمَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ لَا يَمُسُّ اَحَدٌ نِسَاءً وَّلَا طِيْبًا حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ ثُمَّ حَلَقَ اَوْ قَصَّرَ وَنَحَرَ هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَهُ حَلَّ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ فِي الْحَجِّ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَتْ عَائِشَةُ خِلَافَ ذٰلِكَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ بَعْدَ مَا حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّزُوْرَ الْبَيْتَ فَاَخَذْنَا بِقَوْلِهَا وَعَلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فِي الطِّيْبِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ وَنَدَعُ مَا رَوٰى عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

کو ارکان حج کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا جب تم منیٰ میں آؤ اور کنکریاں مار کر فارغ ہو جائے تو تمہارے لئے وہ سب باتیں جائز ہو گئیں جو حالت احرام میں تم پر حرام تھیں سوائے عورتوں سے صحبت کرنے اور خوشبو لگانے کے۔ تم میں سے کوئی شخص عورتوں سے صحبت نہ کرے اور خوشبو نہ لگائے جب تک خانہ کعبہ کے طواف سے فارغ نہ ہو جائے۔

ح ۴۹۱ مالک بن انس۔ عبداللہ بن دینار عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب فرماتے تھے جو شخص رمی جمرہ کرے وہ سر منڈائے یا بال کتروائے اور جو ہدیہ اس کے ساتھ ہو نحر کرے اس پر وہ سب چیزیں حلال ہو گئیں جو حالت احرام میں حرام تھیں لیکن طواف زیارت تک عورتوں سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا درست نہیں ہوگا

امام محمد نے کہا یہ قول عبداللہ بن عمر و حضرت عمر کا ہے باقی حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے خود رسول اللہ صلعم کے حلق کرانے کے بعد اور طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائی ہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور ہمارے فقہائے کا ہے۔

ح ۴۹۲ مالک۔ عبدالرحمن بن قاسم قاسم عائشہ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کے حلال ہونے کے بعد حالت احرام میں طواف زیارت سے قبل خوشبو لگائی۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے طواف زیارت سے قبل خوشبو لگائی جا سکتی ہے ہم نے عبداللہ بن عمر و عمر بن خطاب کے قول کو اختیار نہیں کیا یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور عام فقہاء کا ہے۔

مِنْ اَیِّ مَوْضِعٍ یَرْمِی الْجِمَارَ ١٩٤

رمی جمار کس جگہ کھڑے ہو کر کرنا چاہیے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ مِنْ اَیْنَ كَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ یَرْمِی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مِنْ حَیْثُ تَیَسَّرَ

مالک بن انس فرماتے ہیں میں نے عبدالرحمن بن قاسم سے سوال کیا کہ قاسم بن محمد کس جگہ کھڑے ہو کر رمی جمار کرتے تھے انہوں نے کہا جہاں سے سہولت ہوتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَفْضَلُ ذٰلِكَ اَنْ یَرْمِیَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ وَمِنْ حَیْثُ مَا رَمٰی فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ

امام محمد نے کہا بطن وادی سے رمی کرنا زیادہ بہتر ہے باقی جس جگہ سے بھی رمی کیا جائے جائز ہے یہی قول امام صاحب اور عام فقہاء کا ہے۔

تَاخِیْرُ رَمْیِ الْجِمَارِ مِنْ عِلَّةٍ اَوْ مِنْ غَیْرِ عِلَّةٍ وَمَا یُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

کسی عذر وغیرہ کی وجہ سے رمی میں تاخیر کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا الْبَدَّاحِ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْهِ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِی الْبَیْتُوْتَةِ یَرْمُوْنَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ یَرْمُوْنَ مِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِیَوْمَیْنِ ثُمَّ یَرْمُوْنَ

مالک۔ عبداللہ بن ابی بکر عاصم بن عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اونٹ چرانے والوں کو رات منیٰ کے علاوہ دوسری جگہ گذارنے کی اجازت دی وہ لوگ یوم النحر کو رمی کریں، اور دوسرے دن یا پھر تیسرے روز دونوں دن کی رمی کریں پھر کوچ کے دن رمی کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ جَمَعَ رَمْیَ یَوْمَیْنِ فِیْ یَوْمٍ مِنْ عِلَّةٍ اَوْ غَیْرِ عِلَّةٍ فَلَا كَفَّارَةَ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَّهٗ یُكْرَهُ لَهٗ اَنْ یَدَعَ ذٰلِكَ مِنْ غَیْرِ عِلَّةٍ حَتَّی الْغَدِ وَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ اِذَا تَرَكَ ذٰلِكَ حَتَّی الْغَدِ فَعَلَیْهِ دَمٌ

امام محمد نے کہا جو شخص دو دنوں کی رمی بلا عذر یا کسی عذر کی وجہ سے ایک دن میں کرے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں لیکن بلا عذر کرنا مکروہ ہے امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں جو شخص بلا عذر دوسرے دن کی صبح تک تاخیر کرے تو اس پر کفارہ واجب ہے۔

---

۱۹۹ رَمْيُ الْجِمَارِ رَاكِبًا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا اِذَا رَمَوُا الْجِمَارَ مَشَوْا ذَاهِبِيْنَ وَرَاجِعِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ رَكِبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمَشْيُ اَفْضَلُ وَمَنْ رَكِبَ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

سوار ہو کر رمی کرنے کا بیان

مالک بن انس ۔ عبد الرحمن بن قاسم ۔ قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ لوگ پیدل چکر رمی کرتے تھے سوار ہو کر رمی کرنا معاویہ بن ابو سفیان کی بدعت ہے ۔

امام محمد نے کہا پیدل رمی کرنی افضل ہے اور ضرورت کی وجہ سے سوار ہو کر رمی کرنے میں کوئی قباحت نہیں ۔

۲۰۰ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالْوُقُوْفِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

رمی جمار کے وقت تکبیر کہنی اور جمرتین ، کے پاس کھڑے ہونے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى الْجَمْرَةَ بِحَصَاةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

مالک ۔ نافع ۔ عبد اللہ بن عمر رمی کرتے وقت تکبیر کہتے تھے ۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے ۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهٗ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

مالک بن انس ۔ نافع ۔ عبد اللہ بن عمر دونوں جمرہ اول کے پاس بڑی دیر تک ٹھیر کر تسبیح وتحمید کرتے اور خداوند تعالےٰ سے دعا مانگتے تھے اور جمرہ عقبہ کے پاس نہیں ٹھیرتے

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام صاحب کا ہے ۔

۲۰۱ رَمْيُ الْجِمَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ اَوْ بَعْدَهٗ

زوال سے قبل یا بعد رمی کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُرْمَى الْجِمَارُ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ الَّتِيْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ ۔

مالک بن انس ۔ نافع ۔ عبد اللہ بن عمر فرماتے تھے یوم النحر کے بعد تینوں دن رمی بعد زوال کیجائے ۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے ۔

اَلْبَيْتُوْتَةُ وَرَآءَ عَقَبَةِ مِنًى وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ ۲۰۲

منٰی کی راتوں میں جمرہ عقبہ کے پیچھے رات گزارنے کے مکروہ ہونے کا بیان

ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ زَعَمُوْا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَبْعَثُ رِجَالًا يُدْخِلُوْنَ النَّاسَ مِنْ وَرَآءِ الْعَقَبَةِ اِلَى مِنًى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَبِيْتَنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْحَاجِّ لَيَالِيَ مِنًى وَرَآءَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَاجِّ اَنْ يَّبِيْتَ لَيَالِيَ الْحَجِّ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَكْرُوْهٌ وَّلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

مالک ۔ نافع سے روایت ہے کہ لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت عمر بن خطاب کچھ لوگوں کو اس بات پر مقرر کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو جمرہ عقبی کے پیچھے سے منیٰ کی طرف لوٹا دیں۔ نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے حضرت عمر نے فرمایا کوئی حاجی منےٰ کی راتوں میں جمرہ عقبے کے پیچھے نہ رہے۔ کیونکہ جمرہ عقبی میں رات گزارنا مکروہ ہے لیکن ایسا کرنے میں کفارہ نہیں ہے ۔ یہی قول امام صاحب اور عام فقہاء کا ہے۔

مَنْ قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ ۲۰۳

اعمال حج میں تقدیم وتاخیر کا بیان!

ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى ابْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ لِلنَّاسِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْئَلُوْنَهٗ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ اٰخَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

مالک ۔ ابن شہاب ۔ عیسیٰ بن طلحہ ۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم حجۃ الوداع کے دن منیٰ میں کھڑے ہوئے تو لوگ آپ سے مسائل دریافت کرتے تھے ایک شخص نے آکر آپ سے سوال کیا یارسول اللہ میں نے غلطی سے سر منڈ الیا قربانی کرنے سے قبل ۔ آپ نے فرمایا اب قربانی کر لو اور اس میں کوئی حرج نہیں دوسرے شخص نے آکر سوال کیا میں نے غلطی سے رمی کرنے سے قبل قربانی کر لی آپ نے فرمایا اب رمی کر لو اور اس میں کوئی حرج نہیں ۔ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں جب

شَیْئٍ يَوْمَئِذٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا أَوْ تَرَكَ فَلْيُهْرِقْ دَمًا قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَقَالَ تَرَكَ أَمْ نَسِيَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِالْحَدِيثِ الَّذِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ أَنَّهُ قَالَ لَا حَرَجَ فِي شَيْئٍ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا حَرَجَ فِي شَيْئٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرَ فِي شَيْئٍ مِنْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْمُتَمَتِّعُ وَالْقَارِنُ إِذَا حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ قَالَ عَلَيْهِ دَمٌ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرَى عَلَيْهِ شَيْئًا

جَزَاءُ الصَّيْدِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ وَفِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ وَفِي الْأَرْنَبِ بِعَنَاقٍ وَفِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرَةٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِنَّ هٰذِهِ أَمْثِلَةٌ مِنَ النَّعَمِ

بھی آپ سے کسی عمل کے مقدم یا موخر ہونیکا سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

ح ۵۰۱ مالک - ایوب سختیانی - سعید بن جبیر - عبداللہ بن عباس نے فرمایا جو شخص حج کے کاموں میں سے کوئی کام بھول جائے یا چھوڑ دے تو اس پر ایک دم (جانور کا ذبح) واجب ہے۔ ایوب سختیانی فرماتے ہیں مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ سعید بن جبیر نے بھول جانے کو کہا یا چھوڑ دینے کو (یعنی ان دو لفظوں میں سے کونسا لفظ کہا)

امام محمد نے کہا رسول کی حدیث پر ہمارا عمل ہے اِنّی تقدیم و تاخیر میں کوئی حرج نہیں اور نہ اس پر کفارہ ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے سوائے اس امر کے کہ اور قارن جب ذبح سے قبل سر منڈائے تو اس پر قربانی واجب ہے لیکن ہمارے نزدیک اس صورت میں بھی کوئی کفارہ نہیں ہے۔

۲۲ شکار کا بدلہ دینے کا بیان

ح ۵۰۲ مالک - ابو الزبیر - جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے گوہ کے مارنے میں ایک بینڈھے کو ذبح کرنے کا حکم کیا اور ہرن کے شکار کرنے میں ایک بکرے کا خرگوش کے مارنے میں سال بھر کے بکری کے بچہ کا جنگلی چوہے کے مارنے میں بکری کے چار ماہ کے بچہ کا۔

امام محمد نے کہا ان سب پر ہمارا عمل ہے کیونکہ یہ جانور ایک دوسرے کے مثل ہیں۔

كَفَّارَةُ الْأَذٰى ب ۲۵

بیماری کی وجہ سے حلق کرانے میں کفارہ کا بیان

ح ۵۰۳ / ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَاٰذَاهُ الْقَمْلُ فِيْ رَأْسِهٖ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهٗ وَقَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ اَوِ انْسُكْ شَاةً اَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْكَ

مالک ـ عبدالکریم جزری ـ مجاہد عبدالرحمٰن بن کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ وہ احرام کی حالت میں رسول اللہ صلعم کے ہمراہ تھے ان کے سر میں جوئیں پڑ گئیں جس سے بہت تکلیف ہوئی آپ نے ان کو فرمایا سر منڈا دالیں اور اس کے بدلے تین دن کے روزے رکھ لیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں یا ایک بکری ذبح کریں ان تین کاموں میں سے کوئی ایک کام کر لینا کافی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور عام فقہا کا ہے۔

مَنْ قَدَّمَ الضَّعَفَةَ بِمُزْدَلِفَةَ ! ب ۲۶

کمزوروں کو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف پہلے ہی روانہ کر دینے کا بیان

ح ۵۰۴ / ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سَالِمٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ صِبْيَانَهٗ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى حَتّٰى يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِمِنًى

مالک ـ نافع ـ سالم و عبیداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر لڑکوں کو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف پہلے روانہ کر دیا کرتے تھے حتیٰ کہ وہ صبح کی نماز منےٰ میں جا کر پڑھتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُّقَدَّمَ الضَّعَفَةُ يَوْمَ النَّحْرِ وَيُؤْمَرُوْا اَنْ لَّا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں کہ کمزوروں کو پہلے منیٰ کی طرف روانہ کر دیا جائے لیکن ان کو تاکید کی جائے کہ وہ آفتاب نکلنے سے قبل رمی نہ کریں یہی قول امام صاحب اور عام فقہاء کا ہے۔

جِلَالُ الْبُدْنِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ
اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَشُقُّ جِلَالَ بُدْنِهٖ
وَكَانَ لَا يُجَلِّلُهَا حَتّٰى يَغْدُوَ بِهَا مِنْ مِّنًى
اِلٰى عَرَفَةَ وَكَانَ يُجَلِّلُهَا بِالْحُلَلِ الْقَبَاطِيِّ
وَالْاَنْمَاطِ ثُمَّ يَبْعَثُ بِجِلَالِهَا
فَيَكْسُوْهَا الْكَعْبَةَ قَالَ فَلَمَّا
كُسِيَتِ الْكَعْبَةُ هٰذِهِ الْكِسْوَةَ
اَقْصَرَ مِنَ الْجِلَالِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ
ابْنَ دِيْنَارٍ مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ
بِجِلَالِ بُدْنِهٖ حِيْنَ اَقْصَرَ عَنْ تِلْكَ
الْكِسْوَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ كَانَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ
يَنْبَغِيْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ
وَبِخُطُمِهَا وَاَنْ لَا يُعْطِيَ الْجَزَّارُ مِنْ
ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَا مِنْ لُحُوْمِهَا بَلَغَنَا اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ
بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ بِهَدْيٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ
يَّتَصَدَّقَ بِجِلَالِهٖ وَبِخُطُمِهٖ وَاَنْ لَا
يُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْ خُطُمِهٖ وَجِلَالِهٖ
شَيْئًا

ہدی کو جھول پہنانے کا بیان

۳۵۷

ح ۵۰۵ مالک۔ نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر ہدی کی جھولیں نہیں کاٹتے تھے اور نہ جھولیں پہناتے تھے یہاں تک کہ منی سے آکر عرفہ میں صبح کرتے تھے۔ اور اس کو مصری کپڑوں چار جامے اور جوڑے کے جھول پہناتے تھے پھر ان جھولوں کو کعبہ شریف پر غلاف چڑھانے کو بھیجدیتے۔

نافع نے بیان کیا کہ جب کعبہ کا ایسا ہی غلاف بنایا گیا تو کعبہ کو جھولوں کے پہنانے کا سلسلہ موقوف ہو گیا۔

ح ۵۰۶ مالک بن انس فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن دینار سے سوال کیا کہ عبداللہ بن عمر اونٹ کی جھول کا کیا کرتے جب کعبہ شریف کا غلاف بن گیا تھا انہوں نے کہا کہ وہ جھول کو صدقہ کر دیا کرتے تھے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ہدی یعنی قربانی کی نکیل۔ رسی و جھول وغیرہ سب صدقہ کر دیا جائے اور یہ سب چیزیں اور گوشت قصاب کو اجرت میں نہ دی جائیں اور ہم کو رسول اللہ صلعم سے یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ جب رسول اللہ صلعم نے حضرت علی بن ابی طالب کو اپنے ہدیوں کے ہمراہ بھیجا تو ان کو حکم دیا تھا کہ وہ جھولیں اور نکیلیں سب صدقہ کر دیں اور ان میں سے کوئی چیز قصاب کو اجرت میں نہ دیں۔

اَلْمُحْصَرِ ٢٠٨

جو شخص دشمن کے علاوہ مرض یا اور کسی وجہ سے خانہ کعبہ جانے سے روک دیا جائے

ح ٥٠٥ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اُحْصِرَ دُوْنَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَتَدَاوٰى بِمَا اضْطُرَّ اِلَيْهِ وَيَفْدِيْ

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ جَعَلَ الْمُحْصَرَ بِالْوَجَعِ كَالْمُحْصَرِ بِالْعَدُوِّ وَ فَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اِعْتَمَرَ فَنَهَشَتْهُ حَيَّةٌ فَلَمْ يَسْتَطِعِ الْمُضِيَّ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِيَبْعَثْ بِهَدْيٍ وَّيُوَاعِدْ اَصْحَابَهٗ يَوْمَ اَمَارٍ فَاِذَا نُحِرَ عَنْهُ الْهَدْيُ حَلَّ وَكَانَتْ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ مَّكَانَ عُمْرَتِهٖ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک بن انس - ابن شہاب زہری - سالم بن عبداللہ - عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا جو شخص بیماری کی وجہ سے خانہ کعبہ تک نہ جا سکے تو وہ طواف کرنے سے پہلے احرام نہ کھولے وہ اپنے مرض کا علاج کرے اور فدیہ دے

امام محمد نے کہا ہم کو عبداللہ بن مسعود سے یہ روایت پہنچی ہے جو شخص مرض کی وجہ سے رک جائے اس کا وہی حکم ہے جو دشمن کے روکنے سے رک جائے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس کو سانپ نے کاٹا تھا اور وہ اس کی وجہ سے آنے کے قابل نہ رہا آپ نے فرمایا ہدی روانہ کردے اور اپنے ساتھیوں سے وقت مقرر کرے جب وہ اس کی ہدی کو تحریر کریں حلال ہو جائے اور اس عمرہ کے عوض دوسرا عمرہ کرے اسی پر ہمارا عمل ہے یہی قول امام صاحب اور عام فقہاء کا ہے ۔

تَكْفِيْنُ الْمُحْرِمِ ٢٠٩

محرم کو کفن دینے کا بیان

ح ٥٠٦ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَفَّنَ ابْنَهٗ وَاقِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَاتَ مُحْرِمًا بِالْجُحْفَةِ وَخَمَّرَ رَاْسَهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا مَاتَ فَقَدْ ذَهَبَ الْاِحْرَامُ عَنْهُ

مالک - نافع - عبداللہ بن عمر نے اپنے بیٹے واقد بن عبداللہ کو جو حالت احرام میں مقام جحفہ میں فوت ہوئے تھے کفن دیا اور ان کے سر کو ڈھانپ دیا ۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے جب محرم مر جاتا ہے تو اس کا احرام ٹوٹ جاتا ہے ۔

ف :- بعض آئمہ کے نزدیک انہی کپڑوں میں اس کو کفن دیا جائے جن میں وہ فوت ہوا ہے

سر کھلا رہنے دیا جائے اور خوشبو نہ لگائی جائے یعنی حالت احرام میں مرجائے اس کا احرام نہیں گیا

مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ

۴۱۰ مزدلفہ کی رات عرفہ میں وقوف کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَّقَفَ بِعَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ اَدْرَكَ الْحَجَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

ج ۱ مالک بن انس۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے جس شخص نے مزدلفہ کی رات عرفہ میں طلوع فجر سے قبل وقوف کیا اس نے حج کو پا لیا۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے یہی قول امام صاحب اور عام فقہا کا ہے

مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي النَّفْرِ الْاَوَّلِ وَهُوَ بِمِنًى

۴۱۱ منیٰ میں سورج غروب ہو جانے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنْ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ بِمِنًى فَلَا يَنْفِرَنَّ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجِمَارَ مِنَ الْغَدِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

ج ۱ مالک بن انس نافع۔ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے جس کو منیٰ میں ہی بارھویں تاریخ کو سورج غروب ہو جائے تو وہ تیرھویں تاریخ کو رمی کرنے کے بعد کوچ کرے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے یہی قول امام صاحب اور عام فقہا کا ہے

مَنْ نَفَرَ وَلَمْ يَحْلِقْ

۴۱۲ سر منڈانے سے قبل کوچ کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَقِيَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِهٖ يُقَالُ لَهُ الْمُجَبَّرُ قَدْ اَفَاضَ وَلَمْ يَحْلِقْ رَاْسَهُ وَلَمْ يُقَصِّرْ جَهِلَ ذٰلِكَ فَاَمَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَّرْجِعَ فَيَحْلِقَ رَاْسَهُ اَوْ يُقَصِّرَ ثُمَّ يَرْجِعَ اِلَى الْبَيْتِ فَيُفِيْضَ

ج ۱ مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر اپنے قربت داروں میں سے ایک شخص سے ملے جس کا نام مجبر تھا انہوں نے حلق و قصر کرنے سے قبل غلطی سے طواف افاضہ کر لیا تھا تو ان کو عبداللہ بن عمر نے واپس جانے کا حکم دیا اور کہا تم حلق یا قصر کرنے کے بعد طواف زیارت دوبارہ کرو۔

ف: مجبر عبدالرحمن بن عمر کے صاحبزادے عبداللہ بن عمر کے بھتیجے تھے۔

اَلرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَاَتَهٗ بِعَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ

۴۱۳ طواف زیارت سے قبل عرفہ میں اپنی بیوی سے جماع کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ

ج ۱ مالک۔ ابو الزبیر مکی۔ عطا بن ابی رباح۔ عبداللہ بن عباس سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا جس طواف زیارت سے قبل

وَقَعَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْحَرَ بَدَنَةً

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ حَجَّهٗ فَمَنْ جَامَعَ بَعْدَ مَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ لَمْ يُفْسِدْ حَجَّهٗ وَلٰكِنْ عَلَيْهِ بَدَنَةٌ بِجِمَاعِهٖ وَحَجُّهٗ تَامٌّ وَاِذَا جَامَعَ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ لَا يُفْسِدُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

اپنی بیوی سے صحبت کی ہو تو عبداللہ بن عباس نے اس کے بارے میں ایک اونٹ ذبح کرنے کا حکم دیا۔

امام محمد نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص عرفہ میں ٹھیرا تو اس نے حج کو پا لیا لہذا جس شخص نے عرفہ میں وقوف کرنے کے بعد جماع کیا تو اس کا حج نہیں ٹوٹا لیکن جماع کی وجہ سے اس پر اونٹ کی قربانی واجب اور حج فاسد نہیں ہوتا۔ اسی طرح طواف زیارت کرنے سے قبل جماع کرنے پر بھی یہی حکم ہے یہی قول امام صاحب اور عام فقہاء کا ہے۔

٤١٤ تَعْجِيْلُ الْاِهْلَالِ

احرام باندھنے میں جلدی کرنے کا بیان

ح١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ مَا شَاْنُ النَّاسِ يَاْتُوْنَ شُعْثًا وَّاَنْتُمْ مُدَّهِنُوْنَ اَهِلُّوْا اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ

قَالَ مُحَمَّدٌ تَعْجِيْلُ الْاِهْلَالِ اَفْضَلُ مِنْ تَاْخِيْرِهٖ اِذَا مَلَكْتَ نَفْسَكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

مالک۔ عبدالرحمٰن بن قاسم۔ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا اے اہل مکہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ پراگندہ بالوں سے آتے ہیں اور تم احرام باندھ کر تیل لگاتے ہو۔ چاند دیکھ کر احرام باندھا کرو۔

امام محمد نے کہا جلدی احرام باندھنا تاخیر سے افضل ہے جہاں تک ہو سکے احرام باندھنے میں جلدی کرو یہی قول امام صاحب اور عام فقہا کا ہے۔

٤١٥ اَلْقُفُوْلُ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ !

حج وعمرہ سے واپس ہونے کا بیان

ح١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ غَزْوَةٍ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم حج یا عمرہ یا غزوہ سے واپس ہوتے تو ہر اونچی جگہ پر تین بار اللہ اکبر

يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

کہتے اس کے بعد لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخیر تک پڑھتے۔
(پوری دعا حدیث میں دیکھئے)

اَلصَّدَر

ع۲۶

رجوع کا بیان

ح ۵۱۵ (۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّذِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّيْ بِهَا وَيُهَلِّلُ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو آپ اپنے اونٹ کو مقام بطحاء میں جو ذوالحلیفہ میں واقع ہے بٹھا کر نماز پڑھتے اور تسبیح و تہلیل کرتے۔ نافع کہتے ہیں عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ح ۵۱۶ (۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَصْدُرَنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْحَاجِّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَاِنَّ اٰخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب فرماتے تھے کوئی طواف وداع کرنے سے قبل نہ جائے کیونکہ ارکان حج میں طواف آخری ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ طَوَافُ الصَّدَرِ وَاجِبٌ عَلَى الْحَاجِّ وَمَنْ تَرَكَهٗ فَعَلَيْهِ دَمٌ اِلَّا الْحَائِضَ وَالنُّفَسَاءَ فَاِنَّهَا تَنْفِرُ وَلَا يَطُوْفُ اِنْ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے حاجی پر طواف الصدر واجب ہے۔ اور اس کو ترک کرے اس پر قربانی ہے سوائے اُن عورتوں کے جو حیض نفاس سے ہوں ان کے لئے چلے جانے میں حرج نہیں ہے ان کیلئے طواف ضروری نہیں یہی امام صاحب اور عام فقہاء کا قول ہے۔

أَتُكْرَهُ لَهَا إِذَا حَلَّتْ مِنْ إِحْرَامِهَا أَنْ تَمْتَشِطَ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهَا ٢١٨

حج کرنے والی عورت کو حلال ہو کر قصر کرنے سے قبل کنگھی کرنا مکروہ ہے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا حَلَّتْ لَا تَمْتَشِطُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ شَعْرِ رَأْسِهَا وَإِنْ كَانَ لَهَا هَدْيٌ لَمْ تَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا شَيْئًا حَتَّى تَنْحَرَ

مالک ۔ نافع ۔ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے محرمہ عورت جب حلال ہو تو قصر کرنے سے قبل کنگھی نہ کرے اور اس کے پاس ہدیہ (قربانی کا جانور) ہو تو قربانی سے پہلے قصر نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے یہی قول امام صاحب اور عام فقہا کا ہے

اَلنُّزُولُ بِالْمُحَصَّبِ ٢١٩

محصب میں اُتر کر نماز پڑھنے کا بیان

ح ٥١٨ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ

مالک ۔ نافع ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز محصب میں پڑھ کر رات کو مکہ جاتے اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا حَسَنٌ وَمَنْ تَرَكَ النُّزُولَ بِالْمُحَصَّبِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى

امام محمد نے کہا۔ بہتر یہی ہے اگر محصب میں نہ اُترے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں یہی قول امام صاحب کا ہے۔

ف :- محصب ایک مقام ہے جو مکہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔

اَلرَّجُلُ يُحْرِمُ مِنْ مَكَّةَ هَلْ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ٢٢٠

مکہ سے احرام باندھ کر طواف کرنے کا بیان

ح ٥١٩ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَحْرَمَ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ مِنًى وَلَا يَسْعَى إِلَّا

مالک ۔ نافع ۔ عبداللہ بن عمر جب مکہ سے احرام باندھتے تو منیٰ جانے سے پہلے نہ بیت اللہ کا طواف کرتے اور نہ سعی بین الصفاء والمروہ کرتے اور اسی طرح بیت اللہ کا طواف

إِذَا طَافَ حَوْلَ الْبَيْتِ

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ فَعَلَ هٰذَا أَجْزَأَهُ وَإِنْ طَافَ وَرَمَلَ وَسَعَى قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّا نُحِبُّ لَهُ أَنْ لَا يَتْرُكَ الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ الْأُوَلِ إِنْ عَجَّلَ أَوْ أَخَّرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

کرنے سے قبل سعی نہ کرتے۔

امام محمدؒ نے کہا اگر ایسا کرے تو بھی جائز ہے۔ یعنی طواف اور سعی منی کی طرف جانے سے قبل کرے بہر حال سب طرح ٹھیک ہے لیکن ہمارے نزدیک یہ پسندیدہ ہے کہ طواف میں پہلے تین دفعہ اکڑ کر چلنا نہ ترک کرے خواہ منی کی طرف جانے سے پہلے طواف کرے یا بعد یہی قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔

اَلْمُحْرِمُ يَحْتَجِمُ

۲۲۰ ## محرم کو پچھنے لگوانے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فَوْقَ رَأْسِهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمٌ بِمَكَانٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ لَحْيُ جَمَلٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَحْتَجِمَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُحْرِمٌ اضْطُرَّ إِلَيْهِ أَوْ لَمْ يُضْطَرَّ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَحْلِقُ شَعْرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَيْهِ

۵۲۰ ج۱ مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے اور آپ اس دن مقام جمل پر تھے

امام محمدؒ نے کہا یہی ہمارے نزدیک مختار ہے کہ محرم کو حالت احرام میں پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں خواہ ضرورت سے لگوائے یا بلا ضرورت مگر بال نہ منڈوائے۔ یہی قول امام صاحب کا ہے

۵۲۱ ج۱ مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ محرم بلا ضرورت پچھنے نہ لگوائے۔

دُخُوْلُ مَكَّةَ بِسِلَاحٍ

۲۲۱ ## مکہ میں ہتھیار باندھ کر داخل ہونے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوْهُ

۵۲۲ ج۱ مالک۔ ابن شہاب زہری۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم مکہ میں داخل ہوئے جس سال مکہ فتح ہوا۔ آپ کے سر پر خود تھا جب آپ نے سر سے خود اتارا تو ایک شخص نے کہا ابن خطل کعبہ کے پردے سے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ حِیْنَ فَتَحَھَا غَیْرَ
مُحْرِمٍ وَّ لِذٰلِکَ دَخَلَ وَعَلٰی رَاْسِہِ
الْمِغْفَرُ وَ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّہٗ حِیْنَ اَحْرَمَ
مِنْ حُنَیْنٍ قَالَ ھٰذِہِ الْعُمْرَۃُ
لِدُخُوْلِنَا مَکَّۃَ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ
یَعْنِیْ یَوْمَ الْفَتْحِ فَکَذٰلِکَ الْاَمْرُ
عِنْدَنَا مَنْ دَخَلَ مَکَّۃَ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ
فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ یَّخْرُجَ فَیُھِلَّ بِعُمْرَۃٍ اَوْ حَجَّۃٍ
بِدُخُوْلِہٖ مَکَّۃَ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ وَّ ھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
وَالْعَآمَّۃِ مِنْ فُقَھَآئِنَا

امام محمد نے کہا رسول اللہ صلعم مکہ میں فتح مکہ کے دن بغیر احرام داخل ہوئے تھے اسی وجہ سے آپ کے سر پر خود تھا اور یہ روایت بھی ہم کو پہنچی ہے کہ جب آپ نے حنین سے احرام باندھا تو آپ نے فرمایا یہ عمرہ مکہ میں داخل ہونے کا ہے کیونکہ ہم فتح مکہ کے دن بغیر احرام داخل ہوئے تھے اسی وجہ سے ہمارے نزدیک جو شخص بغیر احرام مکہ میں داخل ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ مکہ سے نکل کر حج یا عمرہ کا احرام باندھے بوجہ داخل ہونے بغیر احرام کے یہی قول امام صاحب اور عام فقہائے امت کا ہے ۔

ف : ابن خطل کو مار ڈالنے کا حکم اس وجہ سے ہوا تھا کہ یہ شخص مسلمان ہو کر پھر مرتد ہو گیا تھا اس شخص نے مکہ میں جا کر دو لونڈیاں بھی رکھی تھیں جو رسول اللہ صلعم کی ہجو کیا کرتی تھیں ابن خطل نے اگرچہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر کعبہ کی پناہ لی تھی لیکن یہ خون کر کے بھاگا تھا اس وجہ سے ایسے شخص کے لئے کوئی پناہ نہیں ۔

كِتَابُ النِّكَاحِ

الرَّجُلُ تَکُوْنُ عِنْدَہٗ نِسْوَۃٌ کَیْفَ یَقْسِمُ بَیْنَھُنَّ ۲۲۲

ایک سے زیادہ عورتیں ہونے کی صورت میں مساوات کو ملحوظ رکھنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ۵۳۳
بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ابْنِ اَبِیْ
بَکْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ
اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ حِیْنَ بَنٰی بِاُمِّ سَلَمَۃَ
قَالَ لَھَا حِیْنَ اَصْبَحَتْ عِنْدَھَا

(۱) مالک ۔ عبد اللہ بن ابی بکر ۔ عبد الملک بن ابی بکر بن حارث بن ہشام ۔ ابو بکر بن حارث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے جب ام سلمہ سے نکاح کیا تو ان سے صبح کے وقت فرمایا میں ایسا کام نہیں کرونگا جس کی وجہ سے تم اپنے لوگوں میں ذلیل ہو ۔ اگر تم کو پسند ہو تو سات

لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ

دن تمہارے پاس رہوں اور سات دن دوسری بیویوں کے پاس اور اگر تم چاہو تم تین دن تمہارے پاس اور ایک ایک دن دوسری بیویوں کے پاس رہوں ام سلمہ نے کہا مناسب یہ ہے کہ آپ ہر ایک کے پاس تین تین دن ٹھیریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ يَنْبَغِيْ إِنْ سَبَّعَ عِنْدَهَا أَنْ يُسَبِّعَ عِنْدَهُنَّ لَا يَزِيْدُ لَهَا عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَإِنْ ثَلَّثَ عِنْدَهَا أَنْ يُثَلِّثَ عِنْدَهُنَّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ نئی عورت کے پاس سات دن رہے تو دوسری بیویوں کے پاس بھی سات سات دن رہے اور اگر تین دن ٹھیرے تو دوسری بیویوں کے پاس بھی تین دن رہنا چاہیے یعنی کمی بیشی نہ کرے یہی قول امام صاحب اور عام فقہاء کا ہے۔)

۲۳۳ ## أَدْنٰى مَا يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ الْمَرْأَةَ

کم سے کم مقدار مہر کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنَ الذَّهَبِ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

مالک۔ حمید طویل۔ انس بن مالک عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس حال میں کہ ان پر زردی کا نشان تھا۔ اور آپ کو بتلایا کہ ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ مہر کتنا ادا کیا جواب دیا کہ ایک گٹھلی برابر سونا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ أَدْنَى الْمَهْرِ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ مَا تُقْطَعُ فِيْهِ الْيَدُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کم سے کم مہر دس درہم ہے جس مقدار میں کہ چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا ہے۔

ف:- دس درہم سے کم چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اسی طرح دس درہم سے کم مہر احناف کے نزدیک جائز نہیں۔

لَا یَجْمَعُ الرَّجُلُ بَیْنَ الْمَرْءَةِ وَعَمَّتِهَا فِی النِّكَاحِ ۲۲۴

عورت اور اسکی پھوپھی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنے کی مخالفت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ ۵۲۵ ح ۱
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْمَعُ الرَّجُلُ بَیْنَ الْمَرْءَةِ وَعَمَّتِهَا وَ لَا بَیْنَ الْمَرْءِ وَخَالَتِهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک - ابوالزناد - عبدالرحمٰن اعرج حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اور اسکی پھوپھی اور عورت اور اسکی خالہ کو کوئی مرد جمع کرے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ اور یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا قول ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ ۵۲۶ ح ۱
سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَنْهٰی اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰی خَالَتِهَا وَاَنْ یَّطَاَ الرَّجُلُ وَلِیْدَةً فِیْ بَطْنِهَا جَنِیْنٌ لِغَیْرِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک - یحییٰ بن سعید سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے سعید بن مسیب کو اس سے منع کرتے ہوئے سُنا ہے کہ خالہ اور پھوپھی کی موجودگی میں کسی عورت سے نکاح کیا جائے اور یہ کہ کوئی مرد کسی لونڈی سے جماع کرے جبکہ وہ کسی دوسرے مرد سے حاملہ ہو۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور یہی قول ہمارے اکثر فقہاء اور امام ابوحنیفہ کا ہے

اَلرَّجُلُ یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ ۲۲۵

نکاح کے پیام پر نکاح کا پیام بھیجنے کی ممانعت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ ۵۲۷ ح ۱
سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ

مالک - یحییٰ بن سعید - محمد بن یحییٰ بن حبان عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا ہے۔

ف : ۔ یہ ممانعت اس پر محمول ہے کہ اگر ایک شخص اس وقت نکاح کا پیام کسی کے پاس بھیجے جبکہ اس کے متعلق دوسری جگہ بات طے ہو چکی ہو اور اگر نسبت طے نہ ہوئی ہو تو اس صورت میں نکاح کا پیغام بھیجنے میں مضائقہ نہیں ۔

اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا!

ولی کے اعتبار سے ثیبہ کا خود مختار ہونیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ خَنْسَاءَ ابْنَةِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ

مالک ۔ عبدالرحمٰن بن قاسم ۔ قاسم ۔ عبدالرحمٰن بن یزید ۔ مجمع بن یزید بن جاریہ انصاری خنساء بن خذام سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا اس حال میں کہ وہ ثیبہ تھیں یہ نکاح انہیں ناگوار تھا چنانچہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں آئیں تو آپ نے ان کے نکاح کو مسترد کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُنْكَحَ الثَّيِّبُ وَلَا الْبِكْرُ اِذَا بَلَغَتْ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا فَاَمَّا اِذْنُ الْبِكْرِ فَصَمْتُهَا وَاَمَّا اِذْنُ الثَّيِّبِ فَرِضَاهَا بِلِسَانِهَا زَوَّجَهَا وَالِدُهَا اَوْ غَيْرُهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا ثیبہ اور بالغہ باکرہ کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے مناسب نہیں۔ باکرہ کی اجازت تو اس کی خاموشی ہے اور ثیبہ کی اجازت (رضامندی) زبان کے ذریعہ معتبر ہے خواہ اس کے باپ یا کسی اور نے نکاح کیا ہو۔ یہی قول امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا ہے ۔

ف : ۔ اگر نابالغ لڑکی کا نکاح ولی کر دے تو یہ نکاح جائز ہے لیکن بلوغ کے بعد اسے نکاح فسخ کرنیکا اختیار ہے بشرطیکہ باپ کے علاوہ کسی دوسرے ولی نے نکاح کر دیا ہو ۔

اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَيُرِيْدُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ

چار بیویوں سے زیادہ کی موجودگی میں دوسری عورت سے نکاح کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِيْفٍ وَّكَانَ عِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ حِيْنَ اَسْلَمَ الثَّقَفِيُّ فَقَالَ لَهٗ اَمْسِكْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَّفَارِقْ سَآئِرَهُنَّ

مالک ۔ ابن شہاب زہری نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے ایک شخص سے فرمایا جس کے پاس دس بیویاں تھیں اور جب ثقفی اسلام لے آئے تو اُن سے فرمایا ان میں چار کو روک لے اور باقی کو جدا کر دے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ يَخْتَارُ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا اَيَّتَهُنَّ شَآءَ وَيُفَارِقُ مَابَقِيَ وَاَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَقَالَ نِكَاحُ الْاَرْبَعِ الْاُوَلِ جَآئِزٌ وَّنِكَاحُ من بَقِيَ مِنْهُنَّ بَاطِلٌ وَّهُوَ قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ان میں سے جن چار کو چاہے روک لے اور باقی کو الگ کر دے لیکن امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ پہلی چار عورتوں کا نکاح جائز ہے اور ان میں باقی کا نکاح باطل ہے ۔ ابراہیم نخعی کا یہی قول ہے ۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ ۵۳۰
اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْوَلِيْدَ سَاَلَ الْقَاسِمَ وَعُرْوَةَ وَكَانَتْ عِنْدَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَاَرَادَ اَنْ يَّبِتَّ وَاحِدَةً وَّيَتَزَوَّجَ اُخْرٰى فَقَالَا نَعَمْ فَارِقِ امْرَاَتَكَ ثَلٰثًا وَّتَزَوَّجْ فَقَالَ الْقَاسِمُ فِيْ مَجَالِسَ مُخْتَلِفَةٍ

مالک ۔ ربیعہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ ولید نے قاسم اور عروہ سے پوچھا کہ ان کے پاس چار بیویاں ہیں ان میں سے ایک کو جدا کرنا اور ایک دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ تو دونوں نے کہا اچھا ہے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے اور نکاح کرے لیکن قاسم نے کہا کہ مختلف مجلس میں طلاق دے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَّا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّتَزَوَّجَ خَامِسَةً وَّاِنْ بَتَّ طَلَاقَ اِحْدٰىهُنَّ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا لَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّكُوْنَ مَآءُهٗ فِيْ رَحِمِ خَمْسِ نِسْوَةٍ حَرَآئِرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

امام محمد نے کہا مجھے پسند نہیں کہ عدت گزرنے سے پہلے پانچویں عورت سے نکاح کرے اگرچہ ان میں سے کسی کو طلاق دے دی ہو ۔ اس لئے کہ پانچ آزاد عورتوں کے رحم میں اس کا پانی جمع ہونا بہتر نہیں ۔ یہی قول امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا ہے ۔

مَا يُوجِبُ الصَّدَاقَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِامْرَاَتِهٖ وَاُرْخِيَتِ السُّتُوْرُ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لَهَا اِلَّا نِصْفُ الْمَهْرِ اِلَّا اَنْ يَطُوْلَ مَكْثُهَا وَيَتَلَذَّذَ مِنْهَا فَيَجِبُ الصَّدَاقُ

۲۲۸ ## اس چیز کا بیان جو مہر واجب کر دیتی ہے

ح ۱ مالک - ابن شہاب - زید بن ثابت سے روایت ہے فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی کے پاس جائے اور پردہ اٹھا دیا جائے تو مہر واجب ہو جاتا ہے -

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا قول ہے اور مالک بن انس نے کہا اگر اس کو اس کے بعد طلاق دے تو اُسے نصف مہر ملیگا بجز اس صورت کے کہ وہ دیر تک اس مرد کے پاس رہی یا مرد اس سے لذت یاب ہوا تو پورا مہر واجب ہو جاتا ہے

ف :- پردہ اٹھائے جانے سے مراد خلوت صحیحہ ہے یعنی عورت سے تنہائی میں مل چکا ہو اگرچہ جماع نہ کیا ہو -

نِكَاحُ الشِّغَارِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّنْكِحَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰٓى اَنْ يُّنْكِحَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَكُوْنُ الصَّدَاقُ نِكَاحَ امْرَاَةٍ فَاِذَا تَزَوَّجَهَا عَلٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ صَدَاقُهَا اَنْ يُّزَوِّجَهُ ابْنَتَهٗ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَّلَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا مِنْ نِّسَآئِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

۲۲۹ ## نکاح شغار کا بیان

ح ۱ مالک - نافع - ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا اور شغار یہ ہے کہ کوئی مرد اپنی لڑکی کا نکاح کسی مرد سے اس شرط پر کرے کہ وہ مرد اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دے (اور اس شرط کے سوا) ان کے درمیان کوئی مہر نہ ہو -

امام محمد نے کہا کہ ہمارا اسی پر عمل ہے کسی عورت سے نکاح کرنا مہر نہیں قرار پا سکتا ہے - اور اگر کسی عورت سے شادی کی اور مہر یہ مقرر کیا کہ وہ اپنی بیٹی سے شادی کر دے تو نکاح جائز ہے اور اس کے لئے مہر مثل ہو گا جس میں کمی یا زیادتی نہ ہو - امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے -

نِكَاحُ السِّرِّ ۲۳۰

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّ ح ۵۳۳
عُمَرَ اُتِيَ بِرَجُلٍ فِي نِكَاحٍ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ
اِلَّا رَجُلٌ وَّ امْرَاَةٌ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا
نِكَاحُ السِّرِّ وَلَا نُجِيْزُهُ وَلَوْ
كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهِ
لَرَجَمْتُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ
لِاَنَّ النِّكَاحَ لَا يَجُوْزُ فِي اَقَلَّ مِنْ
شَاهِدَيْنِ وَاِنَّمَا شَهِدَ عَلٰى هٰذَا
الَّذِي رَدَّهُ عُمَرُ بِرَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ
فَهٰذَا نِكَاحُ السِّرِّ لِاَنَّ الشَّهَادَةَ لَمْ
تُكْمَلْ وَلَوْ كَمُلَتِ الشَّهَادَةُ
بِرَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٍ وَّامْرَاَتَيْنِ
كَانَ نِكَاحًا جَائِزًا وَّاِنْ كَانَ سِرًّا وَاِنَّمَا
يُفَسَّرُ نِكَاحُ السِّرِّ اَنْ يَّكُوْنَ بِغَيْرِ
شُهُوْدٍ فَاَمَّا اِذَا كَمُلَتْ فِيْهِ الشَّهَادَةُ فَهُوَ
نِكَاحُ الْعَلَانِيَةِ وَاِنْ كَانُوْا اَسَرُّوْهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ح ۵۳۴
اَبَانَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ
وَّامْرَاَتَيْنِ فِي النِّكَاحِ وَالْفُرْقَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَ
هُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ

پوشیدہ نکاح کرنے کا بیان

مالک۔ ابی الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا ایک مرد ایک نکاح کے متعلق جس پر ایک مرد اور ایک عورت کے سوا کوئی گواہ نہ تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ چوری کا نکاح ہے ہم اسے جائز نہیں سمجھتے اگر میں اس کو پہلے واضح کر چکا ہوتا تو اب میں رجم کرتا۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اس لئے کہ نکاح دو گواہوں سے کم میں جائز نہیں۔ اور جس نکاح کو حضرت عمرؓ نے رد کر دیا اس میں ایک مرد اور ایک عورت گواہ تھے تو یہ پوشیدہ نکاح ہوا اس لئے کہ شہادت مکمل نہیں تھی اور اگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے ذریعہ یہ شہادت مکمل ہوتی تو نکاح جائز ہو جاتا اگرچہ پوشیدہ ہی کیوں نہ ہوتا۔ اور پوشیدہ نکاح کی تفسیر یہ بیان کی گئی ہے کہ بغیر گواہ کے ہو۔ اور جب شہادت مکمل ہے تو وہ نکاح علانیہ ہے اگرچہ اس کو پوشیدہ رکھا ہو۔

محمد بن ابان ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے نکاح اور فسخ میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو جائز قرار دیا۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

اَلرَّجُلُ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْءَةِ وَابْنَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْءَةِ وَاُخْتِهَا فِي مِلْكِ الْيَمِيْنِ ۲۳۶

ایک ساتھ دو بہنوں اور ماں بیٹی کا ملکت یمین میں رکھنے کا بیان!

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْءَةِ وَابْنَتِهَا مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِيْنُ اَتُوطَأُ اِحْدٰهُمَا بَعْدَ الْاُخْرٰى قَالَ لَا اُحِبُّ اَنْ اُجِيْزَهُمَا جَمِيْعًا وَنَهَاهُ

۵۳۵ ح ۱ مالک - زہری - عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ - عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ سے ایک عورت اور اس کی بیٹی کے متعلق سوال کیا گیا جو ملک یمین میں ہو کہ کیا ان میں ایک کے ساتھ دوسری کے بعد جماع کیا جائے فرمایا کہ میں نہیں پسند کرتا کہ ان کو ایک ساتھ جائز قرار دوں اور اس سے منع فرمایا۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُثْمَانَ عَنِ الْاُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِيْنُ هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ مَا كُنْتُ لِاَصْنَعَ ذٰلِكَ ثُمَّ خَرَجَ فَلَقِيَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاَحَدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ جَعَلْتُهُ نَكَالًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اُرَاهُ عَلِيًّا

۵۳۶ ح ۲ مالک - زہری - قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عثمان بن عفان سے دو بہنوں کو ملک یمین میں جمع کرنے کے متعلق دریافت کیا تو جواب دیا کہ ان کو ایک آیت نے جائز قرار دیا ہے اور ایک آیت نے حرام کیا ہے مگر میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ پھر وہ شخص چلا گیا اور ایک دوسرے صحابی سے ملا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر مجھے کچھ بھی اختیار ہوتا اور کسی شخص کو یہ کرتے ہوئے دیکھتا تو میں اسے عبرتناک سزا دیتا۔ ابن شہاب نے کہا میرا گمان ہے وہ صحابی حضرت علیؓ تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْءَةِ وَاُخْتِهَا فِيْ مِلْكِ الْيَمِيْنِ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْحَرَائِرِ شَيْئًا اِلَّا وَقَدْ حَرَّمَ مِنَ الْاِمَاءِ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَهُنَّ رَجُلٌ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ يَجْمَعُ مَا شَاءَ مِنَ الْاِمَاءِ وَلَا يَحِلُّ

امام محمد نے کہا ہمارا اسی پر عمل ہے اور نہیں مناسب ہے کہ ملک یمین میں ماں بیٹی اور دو بہنوں کو جمع کیا جائے۔ عمار بن یاسر نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے آزاد عورتوں میں جو باتیں حرام کی ہیں وہی لونڈیوں کے متعلق حرام کی ہیں مگر یہ کہ ان کو جمع کرے یعنی جس قدر لونڈیوں کو چاہے جمع کرے لیکن چار آزاد عورتوں سے زیادہ کا جمع کرنا جائز نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول

لہ فوقی ارأیع حرائر وھو قول ابی حنیفۃؒ

۲۳۲ اَلرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْءَةَ وَلَا يَصِلُ اِلَيْهَا لِعِلَّةٍ بِالْمَرْءَةِ اَوْ بِالزَّوْجِ

نکاح کے بعد شوہر یا بیوی کی بیماری کے باعث مرد کا عورت کے پاس نہ جانیکا بیان

ح ۵۳۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَمَسَّهَا فَاِنَّهٗ يُضْرَبُ لَهٗ اَجَلُ سَنَةٍ فَاِنْ مَسَّهَا وَ اِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا

مالک۔ ابن شہاب۔ سعید ابن مسیب کی روایت ہے وہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص کسی عورت سے شادی کرے اور عورت سے ہم بستری پر قادر نہ ہو تو اُسے ایک سال کی مہلت دی جائے اگر وہ جماع کر سکا تو خیر ورنہ ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِنْ مَضَتْ سَنَةٌ وَلَمْ يَمَسَّهَا خُيِّرَتْ فَاِنِ اخْتَارَتْهُ فَهِيَ زَوْجَتُهٗ وَلَا خِيَارَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا وَ اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ وَاِنْ قَالَ اِنِّيْ قَدْ مَسِسْتُهَا فِي السَّنَةِ اِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا فَالْقَوْلُ قَوْلُهٗ مَعَ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ بِكْرًا نَظَرَ اِلَيْهَا النِّسَاءُ فَاِنْ قُلْنَ هِيَ بِكْرٌ خُيِّرَتْ بَعْدَ مَا تَحْلِفُ بِاللّٰهِ مَا مَسَّهَا وَ اِنْ قُلْنَ هِيَ ثَيِّبٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُهٗ مَعَ يَمِيْنِهٖ لَقَدْ مَسِسْتُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا ہمارا اسی پر عمل ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے کہ اگر ایک سال گزر جائے اور وہ جماع نہ کر سکا تو عورت کو اختیار ہے اگر وہ اس شوہر کو اختیار کرے تو وہ اسکی بیوی ہے اور اسکے بعد اُسے کوئی اختیار نہ ہوگا۔ اور اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کرتی ہے تو اُسے طلاق بائنہ ہوگی۔ اور اگر شوہر دعوی کرے کہ وہ سال کے اندر جماع کر چکا ہے اگر عورت ثیبہ ہوگی تو شوہر کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا اور اگر باکرہ ہوگی تو اس کو عورتیں دیکھیں گی اگر وہ کہیں کہ وہ باکرہ ہے تو اُسے اس قسم کے بعد اختیار دیا جائیگا کہ واللہ اس نے مجھ سے جماع نہیں کیا۔ اور اگر وہ کہیں کہ ثیبہ ہے تو شوہر کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا کہ میں نے اس عورت سے جماع کیا ہے۔ یہی قول امام ابو حنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہا کا ہے۔

ح ۵۳۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُجَبَّرٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَّبِهٖ جُنُوْنٌ اَوْ

مالک۔ مجبّر سعید بن مسیب کی روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس مرد نے کسی عورت سے شادی کی اور اس مرد کو جنون ہو یا کوئی مرض ہو تو اس عورت

ضَرَّ فَإِنَّهَا مُخَيَّرَةٌ إِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا كَانَ أَمْرًا لَا يُحْتَمَلُ خُيِّرَتْ فَإِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ وَإِلَّا فَلَا خِيَارَ لَهَا إِلَّا فِي الْعِنِّيْنِ وَالْمَجْبُوْبِ

اَلْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا

۲۳۳ ح ۵۳۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَذَاتُ الْأَبِ وَغَيْرُ الْأَبِ فِي ذٰلِكَ سَوَاءٌ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَأْذَنُ الْأَبْكَارُ فِي أَنْفُسِهِنَّ ذَوَاتُ الْأَبِ وَغَيْرُ الْأَبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ

اَلنِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

۲۳۴ ح ۵۴۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَصْلُحُ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُنْكَحَ

کو اختیار ہے اگر چاہے اس نکاح کو قائم رکھے اگر چاہے تو جدا ہو جائے۔

امام محمد نے کہا کہ جب صورت حال یہ ہو کہ اس مرد کا عورت کے ساتھ رہنا ناممکن ہو تو اس عورت کو اختیار ہے اگر چاہے تو قائم رکھے اور اگر چاہے تو جدا ہو جائے۔ ورنہ نامرد اور مجبوب کے سوا کسی صورت میں اس عورت کو اختیار نہیں۔

باکرہ عورت سے اجازت لینے کا بیان

مالک۔ عبد اللہ بن فضل۔ نافع بن جبیر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیبہ ولی کے اعتبار سے اپنی ذات کی زیادہ مستحق ہے اور باکرہ سے اس کی ذات کے متعلق اجازت لی جائے اس کی اجازت خاموشی ہے۔

امام محمد نے کہا ہمارا اسی پر عمل ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اس میں باپ والی اور بغیر باپ والی لڑکی برابر ہے۔

مالک۔ قیس بن ربیع اسعدی۔ عبد الکریم جزری۔ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باپ اور بغیر باپ والی باکرہ لڑکیوں سے ان کی ذات کے متعلق اجازت لی جائے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے۔

بغیر ولی کے نکاح کا بیان

مالک۔ ایک شخص سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا بہتر نہیں کہ کسی عورت کا نکاح بغیر ولی کی اجازت

إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّهَا أَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَوِ السُّلْطَانِ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ فَإِنْ تَشَاجَرَتْ هِيَ وَالْوَلِيُّ فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ فَأَمَّا أَبُوْحَنِيْفَةَ فَقَالَ إِذَا وَضَعَتْ نَفْسَهَا فِي كَفَاءَةٍ وَلَمْ تُقَصِّرْ فِي نَفْسِهَا فِي صَدَاقٍ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَّمِنْ حُجَّتِهٖ قَوْلُ عُمَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَنَّهٗ لَيْسَ بِوَلِيٍّ وَقَدْ أَجَازَ نِكَاحَهٗ لِأَنَّهٗ إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ لَا تُقَصِّرَ بِنَفْسِهَا فَإِذَا فَعَلَتْ هِيَ ذٰلِكَ جَازَ

یا کنبہ کے عقلمند آدمی یا بادشاہ کی اجازت کے بغیر کیا جائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا۔ اگر اس عورت اور ولی کے درمیان اختلاف ہو تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو امام ابوحنیفہ نے کہا کہ جب وہ عورت کفو میں شادی کرلے اور مہر مثل میں کمی نہیں کی ہے تو نکاح جائز ہے۔ ان کی دلیل اس حدیث میں حضرت عمر کا ارشاد "او ذی الرای من اهلها" ہے حالانکہ وہ ولی نہیں ہے لیکن اس کے نکاح کو جائز قرار دیا اس لئے کہ ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ عورت مہر متعارف میں کمی نہ کرے۔ اور جب یہ کیا تو نکاح جائز ہے۔

الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَلَا يَفْرِضُ لَهَا صِدَاقًا ۲۴۵

بغیر تعیین مہر کے نکاح کا بیان!

ح ۵۴۳ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ بِنْتًا لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَأُمُّهَا ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَمَاتَتْ وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا فَقَامَتْ أُمُّهَا تَطْلُبُ صَدَاقَهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ نُمْسِكْهُ وَلَمْ نَظْلِمْهَا فَأَبَتْ أَنْ تَقْبَلَ ذٰلِكَ وَجَعَلُوْا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَضٰى أَنْ لَا صَدَاقَ لَهَا وَلَهَا الْمِيْرَاثُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن عمر کی بیٹی جن کی ماں زید بن خطاب کی بیٹی تھیں عبداللہ بن عمر کے بیٹے کے نکاح میں آئیں نہ تو صحبت کی اور نہ مہر مقرر کیا اور وفات پاگئیں تو ان کی ماں نے مہر کا مطالبہ کیا۔ ابن عمر نے کہا ان کو مہر کا استحقاق نہیں اگر انہیں اس کا حق ہوتا تو ہم اسے نہ روکتے اور ظلم نہ کرتے ان لوگوں نے زید بن ثابت پر اس معاملہ کو رکھا (یعنی ان کو حکم بنایا) تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس کو مہر کا حق نہیں۔ اُسے ترکہ ملے گا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہمارا اس پر عمل نہیں۔

اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَّلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا مِنْ نِّسَآئِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ فَلَمَّا قَضٰى قَالَ فَاِنْ يَّكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَاِنْ يَّكُنْ خَطَاً فَمِنِّيْ وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ بَرِيْئَانِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ بَلَغَنَا اَنَّهٗ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ بِقَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ ابْنَةِ وَاشِقٍ الْاَشْجَعِيَّةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرْحَةً مَّا فَرِحَ قَبْلَهَا مِثْلَهَا لِمُوَافَقَةِ قَوْلِهٖ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ لَا يَكُوْنُ مِيْرَاثٌ حَتّٰى يَكُوْنَ قَبْلَهٗ صَدَاقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

اَلْمَرْاَةُ تَتَزَوَّجُ فِيْ عِدَّتِهَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ ابْنَةَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ كَانَتْ تَحْتَ رُشَيْدٍ الثَّقَفِيِّ فَطَلَّقَهَا فَنَكَحَتْ فِيْ

ابوحنیفہ حماد۔ ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت سے شادی کی اور اس کے لئے مہر نہیں مقرر کیا پھر جماع سے پہلے مرگیا تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ اس عورت کو بغیر کمی یا زیادتی کے مہر مثل کا حق ہے۔ جب انہوں نے فیصلہ کیا تو فرمایا کہ اگر یہ درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اگر غلط ہے تو میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہے۔ اللہ اور اس کے رسول اس سے بری ہیں۔ ان کے ایک شریک مجلس نے جن کے متعلق ہمیں معلوم ہوا کہ معقل بن سنان اشجعی صحابی تھے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے۔ بروع بنت واشق اشجعی کے معاملہ میں رسول اللہ کے فیصلہ کے مطابق آپ نے فیصلہ کیا۔ ابراہیم نخعی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود اس قدر خوش ہوئے کہ اس سے قبل آپ کبھی اتنا خوش نہ ہوئے تھے چونکہ ان کا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق تھا۔ مسروق بن اجدع نے کہا کہ میراث نہیں ہوسکتا جب تک اس سے پہلے مہر نہ ہو۔

امام محمد نے کہا کہ اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا قول ہے۔

عدت میں نکاح کرنے کا بیان

مالک۔ ابن شہاب۔ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے دونوں نے بیان کیا کہ طلحہ بن عبداللہ کی بیٹی رشید ثقفی کے نکاح میں تھیں رشید ثقفی نے ان کو طلاق دیدی تو عدت ہی میں ابوسعید بن منبہ یا ابوالجلاس بن سُبیہ

عِدَّتِهَا اَبَا سَعِيْدِ بْنَ مُنَيَّةٍ اَوْ اَبَا الْجُلَاسِ بْنَ مُنَيَّةٍ فَضَرَبَهَا عُمَرُ وَضَرَبَ زَوْجَهَا بِالْمِخْفَقَةِ ضَرَبَاتٍ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ عُمَرُ اَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِيْ تَزَوَّجَ بِهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَاعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ كَانَ خَاطِبًا مِّنَ الْخُطَّابِ وَاِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ اعْتَدَّتْ عِدَّتَهَا مِنَ الْاٰخَرِ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا اَبَدًا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَجَعَ عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ رَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الَّتِيْ تَزَوَّجَ فِيْ عِدَّتِهَا اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَذٰلِكَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِذَا دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَجْتَمِعَا اَبَدًا وَاَخَذَ صَدَاقَهَا فَجُعِلَ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَهَا صَدَاقُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِذَا انْقَضَتْ ۵۴۴

سے (ان کی لڑکی نے) نکاح کر لیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے ان کو اور ان کے شوہر کو تازیانہ درے لگائے اور ان کے درمیان تفریق کرادی۔ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس عورت نے عدت میں نکاح کر لیا اگر شوہر نے جماع نہ کیا ہو تو ان دونوں کو جدا کر دیا جائے اور پہلے شوہر کی بقیہ عدت کو پوری کرے۔ اب دوسرا شوہر بمنزلہ دوسرے لوگوں کے اپنا پیغام (منگنی) بھیجگا بھیجی جائے (یعنی وہ عورت اس مرد سے نکاح پر پابند نہیں ہے بلکہ اب اس کا اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے) اور اگر دوسرے شوہر نے جماع کر لیا ہو تو ان کو جدا کر دیا جائے اور وہ عورت پہلے شوہر کی بقیہ عدت کو پوری کرے پھر دوسرے کی عدت کو پوری کرے لیکن دوسرے شوہر سے کبھی نہ نکاح کرے سعید بن مسیب نے کہا اس عورت کو مہر ملے گا اس سبب سے کہ اس کی شرمگاہ کو حلال سمجھا ہے۔

امام محمدؒ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کے قول کی طرف رجوع کیا ہے۔

حسن بن عمارہ۔ حکم بن عیینہ۔ مجاہد سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے عدت کے زمانہ میں نکاح کرنیوالی عورت کے مسئلہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب اس سے جماع کرلے تو ان کے درمیان تفریق کرادی جائے پھر دونوں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور اس عورت کا مہر لے کر بیت المال میں رکھ دیا تھا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس عورت کو مہر ملے گا اس لئے کہ اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا ہے اور جب وہ پہلے شوہر کی عدت گزار

عِدَّتُهَا مِنَ الْاَوَّلِ تَزَوَّجَهَا الْاٰخَرُ اِنْ شَآءَ فَرَجَعَ عُمَرُ اِلٰی قَوْلِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّةَ اَنَّ امْرَاَةً هَلَکَ عَنْهَا فَاعْتَدَّتْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ حِیْنَ حَلَّتْ فَمَکَثَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّنِصْفًا ثُمَّ وَلَدَتْ وَلَدًا تَامًّا فَجَآءَ زَوْجُهَا اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرُ نِسَآءً مِّنْ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ قُدَمَآءَ فَسَاَلَهُنَّ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَنَا اُخْبِرُکَ اَمَّا هٰذِهِ الْمَرْاَةُ هَلَکَ زَوْجُهَا حِیْنَ حَمَلَتْ فَاُهْرِیْقَتِ الدِّمَآءُ فَحَشَفَ وَلَدُهَا فِیْ بَطْنِهَا فَلَمَّا اَصَابَهَا زَوْجُهَا الَّذِیْ نَکَحَتْهُ وَاَصَابَ الْوَلَدَ الْمَآءُ تَحَرَّکَ الْوَلَدُ فِیْ بَطْنِهَا وَکَبِرَ وَصَدَّقَهَا عُمَرُ بِذٰلِکَ وَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا وَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ یَبْلُغْنِیْ عَنْکُمَا اِلَّا خَیْرٌ وَّاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاَوَّلِ

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ الْوَلَدُ وَلَدُ الْاَوَّلِ لِاَنَّهَا جَآءَتْ بِهٖ عِنْدَ الْاٰخَرِ لِاَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ وَّلَا تَلِدُ الْمَرْاَةُ وَلَدًا لِاَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَهُوَ ابْنُ

لے تو اس سے دوسرا شادی کرے اگر چاہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔

امام محمدؒ نے فرمایا کہ اسی پر ہمارا عمل ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہا کی یہی رائے ہے۔

٥٣٢ یزید بن عبد اللہ بن حاد۔ محمد ابن ابراہیم سلیمان بن یسار۔ عبد اللہ بن ابی امیہ سے روایت ہے کہ ایک عورت کا شوہر مر گیا تو اس نے چار مہینے دس دن عدت کے گزارے۔ جب وہ عدت سے فارغ ہوئی تو اس نے نکاح کیا اور اس شوہر کے پاس ساڑھے چار مہینے رہنے کے بعد اس کو کامل بچہ پیدا ہوا اس کا شوہر حضرت عمر بن خطاب کے پاس آیا تو حضرت عمر نے ایام جاہلیت کی چند بوڑھی عورتوں کو بلایا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو ایک عورت نے جواب دیا کہ میں بتلا سکتی ہوں۔ جب اس کا شوہر مر گیا تو اس وقت یہ عورت حاملہ تھی پھر خون بہنے سے اس کا بچہ خشک ہو گیا جب اس کے دوسرے شوہر نے اس سے جماع کیا اور اس بچے کو پانی پہونچا تو بچہ اس کے پیٹ میں ہلا اور بڑھ گیا حضرت عمر نے اس کی تصدیق کی اور ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دی اور فرمایا تم دونوں کی کوئی شرارت نہیں اور بچے کو پہلے خاوند کے ساتھ ملحق کیا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ بچہ پہلے شوہر کا ہے اس لئے کہ اسی عورت نے دوسرے شوہر کے پاس چھ مہینے سے کم میں بچہ جنا اور کوئی عورت چھ مہینے سے کم میں بچہ نہیں جن سکتی اس لئے وہ پہلے شوہر کا بیٹا ہے اور اس عورت اور

الْاَوَّلِ وَ يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاٰخِرِ وَ لَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا الْاَقَلُّ مِمَّا سُمِّيَ لَهَا وَمِنْ مَهْرِ مِثْلِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

۱۴۳ اَلْعَزْلُ

ح ۱ ۵۴۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ

ح ۲ ۵۴۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَفْلَحَ مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اُمِّ وَلَدِ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ كَانَ يَعْزِلُ

ح ۳ ۵۴۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَزِيَّةَ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَجَاءَهُ ابْنُ فَهْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّ عِنْدِيْ جَوَارِيَ لَيْسَ نِسَائِيَ الَّتِيْ كُنَّ بِاَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْهُنَّ وَلَيْسَ كُلُّهُنَّ يُعْجِبُنِيْ اَنْ تَحْمِلَ مِنِّيْ اَفَاَعْزِلُ قَالَ قَالَ اَفْتِهِ يَا حَجَّاجُ قَالَ قُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اِنَّمَا نَجْلِسُ اِلَيْكَ لِنَتَعَلَّمَ مِنْكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ حَرْثُكَ اِنْ شِئْتَ اَعْطَشْتَهُ وَاِنْ شِئْتَ سَقَيْتَهُ قَالَ وَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ ذٰلِكَ مِنْ زَيْدٍ فَقَالَ زَيْدٌ صَدَقَ

دوسرے شوہر کے درمیان تفریق کرادی جائے (خواہ جماع کیا ہو یا نہ کیا ہو) اور شرمگاہ سے فائدہ اٹھانے کے عوض میں مہر مقرر یا مہر مثل سے جو کم ہو وہ دینا چاہیے امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی قول ہے۔

عزل کا بیان

مالک - سالم ابوالنضر - عامر بن ابی وقاص سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ وہ عزل کرتے تھے۔

مالک - سالم - ابوالنضر - عبدالرحمٰن بن افلح (ابوایوبؓ انصاری کے آزاد کردہ غلام) ابوایوبؓ انصاری کی ام ولد سے روایت ہے کہ ابوایوبؓ عزل کرتے تھے۔

مالک - ضمرہ بن سعید مازنی - حجاج بن عمرو بن غزیہ سے روایت ہے کہ وہ زید بن ثابت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ابن فہد یمن کا ایک باشندہ آیا اور کہا اے ابوسعید میرے پاس چند لونڈیاں ہیں جو میری بیویوں سے بہتر ہیں لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھ سے حاملہ ہوں تو کیا میں ان سے عزل کروں۔ حجاج نے بیان کیا کہ زید بن ثابت نے حجاج سے کہا مسئلہ بتاؤ حجاج نے کہا اللہ آپ کو بخشے میں تو آپ کے پاس اس لئے بیٹھتا ہوں کہ آپ سے سیکھوں۔ زید بن ثابت نے فرمایا اے حجاج مسئلہ بتاؤ۔ حجاج نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ تمہاری کھیتی ہے اگر تم چاہو تو اُسے خشک رکھو اور اگر جی چاہے تو اُسے سیراب کرو اور میں زید سے بھی سُنا کرتا تھا تو کہا زید نے کہ سچ کہا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرَىٰ بِالْعَزْلِ بَاْسًا مِنَ الْاَمَةِ فَاَمَّا الْحُرَّةُ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ تَعْزِلَ عَنْهَا اِلَّا بِاِذْنِهَا وَاِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ زَوْجَةَ الرَّجُلِ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا اِلَّا بِاِذْنِ مَوْلَاهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَعْزِلُوْنَ عَنْ وَّلَائِدِهِمْ لَا تَاْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ فَيَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا اَنَّهُ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاعْزِلُوْا بَعْدُ اَوِ اتْرُكُوْا

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا صَنَعَ هٰذَا عُمَرُ عَلَى التَّهَدُّدِ لِلنَّاسِ اَنْ يُّضَيِّعُوْا وَلَائِدَهُمْ وَهُمْ يَطَئُوْنَهُنَّ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَطِئَ جَارِيَةً لَّهٗ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ فَنَفَاهُ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَطِئَ جَارِيَةً لَّهٗ فَحَمَلَتْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُلْحِقْ بِاٰلِ عُمَرَ مَنْ لَّيْسَ مِنْهُمْ فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ اَسْوَدَ فَاَقَرَّتْ اَنَّهٗ مِنَ الرَّاعِيْ فَانْتَفٰى مِنْهُ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ اِذَا اَحْصَنَهَا وَلَا يَدَعُهَا تَخْرُجُ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ لَمْ يَسَعْهُ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّنْتَفِيَ مِنْهُ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَتْ قَالَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی پر ہمارا عمل ہے لونڈیوں سے عزل کرنے میں ہم کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ لیکن آزاد عورت سے بغیر اس کی اجازت کے عزل کرنا مناسب نہیں اور اگر لونڈی کسی کے نکاح میں ہو تو اس سے اس کے مولیٰ کی اجازت کے بغیر عزل کرنا مناسب نہیں۔

ح ۵۵۰ مالک۔ ابن شہاب۔ سالم بن عبداللہ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ اپنی لونڈیوں سے عزل کرتے ہیں میرے پاس اگر کوئی لونڈی آئی جس کا مالک اس کا ساتھ جماع کرنیکا اقرار کرے تو اس کا بچہ اس کے مالک کے ساتھ ملا دونگا خواہ وہ عزل کریں یا نہ کریں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ حضرت عمر نے لوگوں کو اس لئے یہ کہکر ڈرایا تھا کہ لوگ اپنے نطفہ کو ضائع نہ کریں حالانکہ وہ ان سے جماع کرتے ہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ زید بن ثابت نے اپنی ایک لونڈی سے جماع کیا جب اُسے بچہ پیدا ہوا تو زید بن ثابت نے اس بچے سے انکار کر دیا۔ اور حضرت عمر نے اپنی لونڈی کے ساتھ جماع کیا تھا جب وہ حاملہ ہوئی تو فرمایا کہ خدایا جو حضرت عمر کی اولاد میں سے نہیں اس کو اسکی اولاد میں نہ ملا۔ پھر اس لونڈی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا تو اس نے اقرار کیا کہ وہ ایک چرواہے کا ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسی بچے سے انکار کر دیا امام ابو حنیفہ نے کہا کہ جب لونڈی کو پردہ میں رکھے اور باہر نہ نکلنے دے پھر اگر وہ بچہ جنے تو اس کے درمیان اور خدا کے درمیان انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

ح ۵۵۱ مالک۔ نافع۔ صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا لوگوں کا کیا حال

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَؤُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُنَّ فَيَخْرُجْنَ وَاللّٰهِ لَا تَأْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ فَيَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنَّهُ قَدْ وَطِئَهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَأَرْسِلُوْهُنَّ بَعْدُ أَوْ أَمْسِكُوْهُنَّ

ہے کہ لونڈیوں سے جماع کرتے ہیں پھر انہیں باہر جانیکی اجازت دیتے ہیں قسم خدا کی اگر کوئی لونڈی میرے پاس آئی اور اس کا مالک اقرار کرلے کہ اس کے ساتھ جماع کیا ہے تو میں اس کے بچے کو اس کے ساتھ ملادوں گا اب اس کے بعد وہ انہیں چھوڑ دیں یا روک رکھیں۔

ف:۔ انزال کے وقت علیحدہ ہو کر منزل ہونے کو عزل کہتے ہیں۔ ائمہ عظام اور صحابہ کبار نے اس فعل کو مستحسن نہیں سمجھا ہے۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

۲۳ طَلَاقُ السُّنَّةِ

طلاق سنۃ کا بیان

۵۵۳ ح ۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْرَأُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ

مالک۔ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو پڑھتے ہوئے سنا کہ اے ایمان والو جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو تم ان کو ان کی عدت کے وقت سے کچھ پہلے طلاق دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ طَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُّطَلِّقَهَا لِقُبُلِ عِدَّتِهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ حِيْنَ تَطْهُرُ مِنْ حَيْضِهَا قَبْلَ أَنْ يُّجَامِعَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا طلاق مسنون یہ ہے کہ عدت کے لحاظ سے طلاق دے یعنی حالت پاکی میں ایک طلاق دے پھر جماع نہ کرے اور دوسری پاکی میں دوسری طلاق دے اور اسی طرح تیسری طلاق دے امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی قول ہے۔

۵۵۴ ح ۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو عہد رسالت میں حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمرؓ نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ بَعْدُ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا

اس کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ نے فرمایا اُسے حکم دو کہ لوٹا لے اور حیض سے پاک ہونے تک اس کو روک رکھے اس کے بعد پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے تو اُسے روک رکھے اگر جی چاہے یا جماع سے پہلے طلاق دے اگر چاہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

امام محمد نے کہا اِسی پر ہمارا عمل ہے۔

ف:۔ طلاق اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں میں مبغوض ترین چیز ہے اس لئے اس سے اسی صورت میں فائدہ اٹھایا جائے جبکہ چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ناگزیر ہو۔

طَلَاقُ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

۲۳۹

آزاد عورت کی طلاق کا بیان جو غلام کی زوجہ ہو

۵۵۳ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبَ اُمِّ سَلَمَةَ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ فَاسْتَفْتٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ

مالک۔ زہری۔ سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ کے مکاتب نفیع کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی چنانچہ اپنی بیوی کو انھوں نے دو طلاق دیدی اسکے بعد حضرت عثمان بن عفان سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ تم پر حرام ہو گئی۔

۵۵۵ ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ نُفَيْعًا كَانَ عَبْدًا لِاُمِّ سَلَمَةَ اَوْ مُكَاتَبًا وَكَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُرَاجِعَهَا فَاَمَرَهُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْتِيَ عُثْمَانَ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَاَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيْعًا فَقَالَا حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ

مالک۔ ابو الزناد۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نفیع ام سلمہ کے غلام یا مکاتب تھے ان کی زوجیت میں ایک آزاد عورت تھی اس کو دو طلاق دیدی پھر واپس لوٹانا چاہا تو بعض ازواج مطہرات نے حکم دیا کہ حضرت عثمان کے پاس جاکر اس کے متعلق دریافت کرلیں چنانچہ مقام درج کے پاس حضرت عثمان سے ملے اس حال میں کہ حضرت زید بن ثابت کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ان سے پوچھا تو دونوں نے جواب دیا کہ حرام ہو گئی حرام ہو گئی۔

۵۵۶ ح ۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ

مالک۔ نافع۔ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا

ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ اثْنَتَيْنِ فَقَدْ حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي هٰذَا فَأَمَّا مَا عَلَيْهِ فُقَهَاؤُنَا فَإِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِهِنَّ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ فَإِنَّمَا الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَإِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ وَزَوْجُهَا عَبْدٌ فَعِدَّتُهَا ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ وَطَلَاقُهَا ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ لِلْعِدَّةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَإِذَا كَانَ الْحُرُّ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ وَطَلَاقُهَا لِلْعِدَّةِ تَطْلِيْقَتَانِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِهِنَّ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

جب کوئی غلام اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ حرام ہوگئی جب تک کہ وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے خواہ آزاد ہو یا لونڈی ہو اور آزاد عورت کی عدت تین حیض ہے اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن ہمارے فقہا کے نزدیک طلاق اور عدت میں عورتوں کا لحاظ کیا جائیگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ طلاق دو تم ان کو ان کی عدت کے لئے۔ طلاق عدت کے لئے ہے اس لئے جب عورت آزاد ہو اور اس کا شوہر غلام ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے اور طلاق بھی تین ہے عدت کے لئے۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔ اور جب شوہر آزاد ہو اور اس کی زوجیت میں لونڈی ہو تو اس کی عدت دو حیض ہے اور عدت کے لئے دو طلاق ہے جیسا اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا۔

امام محمد نے کہا ابراہیم بن یزید مکی نے خبر دی کہ میں نے عطاء بن رباح کو کہتے ہوئے سُنا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا طلاق اور عدت عورتوں کے متعلق ہے حضرت عبداللہ بن مسعود، امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی قول ہے۔

۲۴۰ ## مَا يُكْرَهُ لِلْمُطَلَّقَةِ الْمَبْتُوتَةِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا مِنَ الْمَبِيْتِ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا

مطلقہ اور جس کا خاوند مرجائے ان کیلئے دوسرے گھر میں عدت گزارنیکی کراہت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَبِيْتُ الْمَبْتُوْتَةُ وَلَا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِلَّا فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا

مالک نافع سے روایت ہے حضرت ابن عمر فرماتے تھے کہ جس عورت کا شوہر مرجائے یا قطعی طلاق دیدے وہ عدت تک شوہر ہی کے گھر میں رات گزارے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَمَّا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا فَاِنَّهَا تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ فِيْ حَوَائِجِهَا وَلَا تَبِيْتُ اِلَّا فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَاَمَّا الْمُطَلَّقَةُ مَبْتُوْتَةً كَانَتْ اَوْ غَيْرَ مَبْتُوْتَةٍ فَلَا تَخْرُجُ لَيْلًا وَّلَا نَهَارًا مَا دَامَتْ فِيْ عِدَّتِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے لیکن جس کا شوہر مرجائے تو وہ دن کو اپنی ضرورت کے لئے باہر نکل سکتی ہے مگر رات اپنے شوہر ہی کے گھر میں گزارے اور مطلقہ خواہ وہ مبتوتہ ہو یا غیر مبتوتہ جب تک عدت میں ہے نہ تو دن کو گھر سے نکلے اور نہ رات کو۔ امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی قول ہے۔

ف:۔ مبتوتہ سے مراد وہ عورت ہے جس کو ایسی طلاق دی گئی ہو کہ شوہر اب اُسے واپس نہیں لوٹا سکتا۔

۲۴۱ ## اَلرَّجُلُ يَاْذَنُ لِعَبْدِهٖ فِي التَّزْوِيْجِ هَلْ يَجُوْزُ طَلَاقُ الْمَوْلٰى عَلَيْهِ

کیا غلام کو نکاح کی اجازت دینے پر طلاق کا حق بھی آقا ہی کو ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَذِنَ لِعَبْدِهٖ فِيْ اَنْ يَّنْكِحَ فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَتِهٖ طَلَاقٌ اِلَّا اَنْ يُّطَلِّقَهَا الْعَبْدُ فَاَمَّا اَنْ يَّاْخُذَ الرَّجُلُ اَمَةَ غُلَامِهٖ اَوْ اَمَةَ وَلِيْدَتِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

مالک۔ نافع ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے تو طلاق کا اختیار اس غلام کے سوا اور کسی کو نہ ہوگا۔ اور اگر مرد اپنے غلام کی لونڈی کی یا لونڈی کی لونڈی لے لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ اور ہمارے اکثر فقہا اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول

فقهائنا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدًا لِبَعْضِ ثَقِيفٍ جَاءَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ إِنَّ سَيِّدِي أَنْكَحَنِي جَارِيَتَهُ فُلَانَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَعْرِفُ الْجَارِيَةَ وَهُوَ يَطَؤُهَا فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ مَا فَعَلَتْ جَارِيَتُكَ قَالَ هِيَ عِنْدِي قَالَ هَلْ تَطَؤُهَا فَأَشَارَ إِلَيْهِ بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللّٰهِ لَوِ اعْتَرَفْتَ لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ عَبْدَهُ أَنْ يَطَأَهَا لِأَنَّ الطَّلَاقَ وَالْفُرْقَةَ بِيَدِ الْعَبْدِ إِذَا زَوَّجَهُ مَوْلَاهُ وَلَيْسَ لِمَوْلَاهُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ أَنْ زَوَّجَهَا فَإِنْ وَطِئَهَا يُقَدَّمُ إِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ فَإِنْ عَادَ أَدَّبَهُ الْإِمَامُ عَلٰى قَدْرِ مَا يَرٰى مِنَ الْحَبْسِ وَالضَّرْبِ وَلَا يَبْلُغُ بِذٰلِكَ أَرْبَعِينَ سَوْطًا

ہے۔

مالک۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ بنی ثقیف کا ایک غلام حضرت عمر بن خطاب کے پاس آیا اور کہا کہ میرے مالک نے فلاں لونڈی سے میرا نکاح کر دیا (اس لونڈی کو حضرت عمرؓ جانتے تھے) اور اس لونڈی سے میرا مالک جماع کرتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس مرد کو بلا بھیجا وہ آیا تو فرمایا تیری لونڈی کہاں ہے اس شخص نے جواب دیا میرے پاس ہے تو پوچھا کہ کیا تو اس سے جماع کرتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے پاس جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان میں بعض نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ تو اس نے کہا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بخدا اگر تو اقرار کرتا تو میں تجھے سزا دیتا۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ جب ایک شخص اپنی لونڈی کا نکاح اپنے غلام سے کر دے تو اس کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اس سے جماع کرے۔ اس لئے کہ طلاق اور جدائی غلام کے ہاتھ میں ہے جبکہ اس کے مالک نے اس کی شادی کر دی ہو۔ اور اس کے مالک کو حق نہیں۔ کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کرائے جبکہ اس کی شادی کر دی ہے۔ اگر اس سے جماع کر لیا تو اس کو زجر و توبیخ کی جائے اسکے باوجود اگر وہ دوبارہ جماع کرے تو امام جس قدر قید و مار مناسب سمجھے اس کے ذریعے اسکی تادیب کرے لیکن چالیس کوڑوں سے زیادہ نہ ہو۔

اَلْمَرْءَةُ تَخْتَلِعُ مِنْ زَوْجِهَا بِاَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا اَوْ اَقَلَّ

۲۴۲ دیئے ہوئے مہر سے زیادہ یا کم پر خلع کرنے کا بیان

۵۴۰ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ مَوْلَاةً لِصَفِيَّةَ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْهُ ابْنُ عُمَرَ

مالک - نافع - سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابوعبید کی آزاد کردہ لونڈی نے اپنے پاس کی تمام چیزیں دے کر اپنے شوہر سے خلع کرالیا تو حضرت ابن عمرؓ نے اس کو برا نہ سمجھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَهُوَ جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ وَمَا نُحِبُّ لَهُ اَنْ يَّاْخُذَ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا وَاِنْ جَاءَ النُّشُوْزُ مِنْ قِبَلِهَا فَاَمَّا اِذَا جَاءَ النُّشُوْزُ مِنْ قِبَلِهِ لَمْ نُحِبَّ لَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهَا قَلِيْلًا وَّلَا كَثِيْرًا وَاِنْ اَخَذَ فَهُوَ جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ وَهُوَ مَكْرُوْهٌ لَهُ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمد نے کہا کہ عورت اپنے شوہر سے جس چیز کے عوض بھی خلع کرائے قضاءً جائز ہے لیکن ہمیں پسند نہیں کہ جتنا دیا ہے اس سے زیادہ لے اگرچہ نزاع عورت ہی کی جانب سے ہو۔ اور اگر اختلاف ونزاع مرد کی طرف سے ہو تو ہمیں پسند نہیں کہ کچھ بھی لے خواہ کم یا زیادہ ہو۔ اور اگر کچھ لے لیا تو قضا کے اعتبار سے جائز ہے لیکن بندہ اور خدا کے درمیان یعنی دیانۃً جائز نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

اَلْخُلْعُ كَمْ يَكُوْنُ مِنَ الطَّلَاقِ

۲۴۳ خلع میں کتنی طلاق ہوتی ہے

۵۶۱ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جُهْمَانَ مَوْلَى الْاَسْلَمِيِّيْنَ عَنْ اُمِّ بَكْرٍ الْاَسْلَمِيَّةِ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَيْدٍ ثُمَّ اَتَيَا عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ تَطْلِيْقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ سَمَّيْتَ شَيْئًا فَهُوَ عَلٰى مَا سَمَّيْتَ

مالک - ہشام بن عروہ - عروہ - جہمان (اسلمین کے آزاد کردہ غلام) ام بکر اسلمیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے شوہر عبداللہ بن اسید سے خلع کرایا۔ پھر دونوں حضرت عثمان بن عفان کے پاس مسئلہ پوچھنے آئے تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ وہ ایک طلاق ہے مگر یہ کہ کچھ نام لے لے تو اتنی ہی طلاق ہوگی جتنے کا نام لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْخُلْعُ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ سَمّٰى ثَلَاثًا اَوْ نَوَاهَا فَيَكُوْنُ ثَلَاثًا

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے خلع طلاق بائن ہے مگر یہ کہ تین کا نام لے لے یا اس کی نیت کرے تو تین طلاق ہوگی۔

الرَّجُلُ يَقُوْلُ اِذَا نَكَحْتُ فُلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ ۲۴۲

نکاح سے پہلے طلاق کا بیان

ح ۵۴۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُجَبَّرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ اِذَا نَكَحْتُ فُلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ فَهِيَ كَذٰلِكَ اِذَا نَكَحَهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَهِيَ كَمَا قَالَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

مالک ۔ مجبر ۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے جب وہ نکاح کریگا تو اس کو اتنی ہی طلاق ہوگی جتنا ارادہ کیا ہے ۔ اگر اس کو ایک یا دو تین طلاقیں دیں تو اتنی ہی ہوں گی جتنا کہا ہے ۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے ۔

ح ۵۴۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ اِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةً فَهِيَ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتَهَا فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تُكَفِّرَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ تَكُوْنُ مُظَاهِرًا مِنْهَا اِذَا تَزَوَّجَهَا وَلَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ

مالک ۔ سعید ابن عمرو بن سلیم زرقی ۔ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب سے سوال کیا کہ میں نے اگر کہا کہ میں فلاں عورت سے شادی کروں تو وہ عورت مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے ۔ تو حضرت عمر نے جواب دیا کہ اگر تو نے اس سے نکاح کر لیا تو اس کے قریب نہ جا جب تک کہ کفارہ نہ ادا کرے ۔

امام محمد نے کہا ہمارا اسی پر عمل ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے کہ جب وہ اس سے نکاح کرلے تو ظہار کرنے والا ہوگا اور اس کے قریب نہ جائیگا جب تک کفارہ ادا نہ کرے ۔

الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَتَزَوَّجُ زَوْجًا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْأَوَّلُ

٢٢٥ اس عورت کا بیان جسے ایک یا دو طلاق دی گئی ہو اور وہ ایک دوسرے مرد سے نکاح کرلے پھر اس سے پہلا شوہر نکاح کرے

ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَةً اَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ وَتَرَكَهَا حَتّٰى تَحِلَّ ثُمَّ تَنْكِحُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوْتُ اَوْ يُطَلِّقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا الْاَوَّلُ عَلٰى كَمْ هِيَ قَالَ عُمَرُ عَلٰى مَا هِيَ مِنْ طَلَاقِهَا

مالک - زہری سلیمان بن یسار و سعید بن مسیب - حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے اس شخص کی بابت مسئلہ دریافت کیا جو اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق دے اور اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ عدت گزارلے پھر وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرلے اور وہ مرد مرجائے یا اُسے طلاق دے دے پھر اس عورت سے پہلا شوہر نکاح کرے تو وہ اپنی کتنی طلاق کا مالک ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تین طلاق میں سے جتنی باقی رہ گئی ہے -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ اِذَا عَادَتْ اِلَى الْاَوَّلِ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ عَادَتْ عَلٰى طَلَاقٍ جَدِيْدٍ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ مُسْتَقْبَلَاتٍ فِيْ اَصْلِ بْنِ الصَّوَّافِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ جب وہ عورت پہلے شوہر کے پاس اس حال میں لوٹی ہے کہ دوسرا شوہر اس سے جماع کرچکا ہے تو پہلا شوہر از سر نو تین طلاقوں کا مالک ہوگا اور ابن صواف کے اصل میں ہے کہ حضرت ابن عباس اور ابن عمرؓ کا یہی قول ہے -

ف :- امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک زوج ثانی زوج اول کے طلاقوں کو کالعدم قرار دیتا ہے اور اسے ختم کردیتا ہے اس لئے زوج اول اس عورت کے لئے بمنزلہ ایک نئے مرد کے ہے ان کی دلیل وہ اثر ہے جو امام محمد نے کتاب الآثار میں روایت کی ہے جس میں حضرت ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ زوج اول کو زوج ثانی منہدم کردیتا ہے -

۴۳۷ # اَلرَّجُلُ يَجْعَلُ اَمْرَ امْرَاَتِهٖ بِيَدِهَا اَوْغَيْرِهَا!

اپنی بیوی یا کسی دوسرے شخص کو طلاق کا اختیار دینے کا بیان

۵۴۵ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَهٗ فَاَتَاهُ بَعْضُ بَنِىْ اَبِىْ عَتِيْقٍ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ لَهٗ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ الْقَدَرُ قَالَ لَهٗ زَيْدٌ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ قَالَ مَلَّكْتُ اِمْرَاَتِىْ اَمْرَهَا بِيَدِهَا بْنُ ثَابِتٍ اِرْتَجِعْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّمَا هِىَ وَاحِدَةٌ وَاَنْتَ اَمْلَكُ بِهَا

ملک ۔ سعید بن سلیمان بن زید بن ثابت بخارجہ بن زید ۔ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ خارجہ بن زید ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بنی ابی عتیق کا ایک شخص روتا ہوا آیا تو اس سے دریافت کیا کہ تمہارا کیا حال ہے اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دیا تھا تو وہ مجھ سے جدا ہو گئی ۔ زید بن ثابت نے پوچھا تجھے اس پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا ۔ جواب دیا کہ تقدیر نے ۔ حضرت زیدؓ بن ثابت نے کہا اگر تو چاہے تو اُسے لوٹا لے اس لئے کہ یہ ایک طلاق ہے اور تو اس کا مستحق ہے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى مَا نَوَى الزَّوْجُ فَاِنْ نَوٰى فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ وَاِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ اَلْقَضَاءُ مَا قَضَتْ

امام محمد نے کہا ہمارے نزدیک یہ اس کی نیت پر مبنی ہوگا اگر وہ ایک کی نیت کرے گا تو ایک طلاق بائنہ ہوگی اور وہ بمنزلہ پیغام بھیجنے والے کے ہوگا اور اگر تین کی نیت کرے تو تین طلاق ہوگی ۔ امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہاءُ کا یہی قول ہے ۔ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علیؓ نے فرمایا قضا وہ ہے جس کی نیت وہ عورت کرے

۵۴۶ ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا خَطَبَتْ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قُرَيْبَةَ بِنْتَ اَبِىْ اُمَيَّةَ فَزَوَّجُوْهُ ثُمَّ اِنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَقَالُوْا مَا زَوَّجْنَا

ملک ۔ عبد الرحمن بن قاسم ۔ قاسم ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر کے نکاح کا پیغام قریبہ بنت ابی امیہ کے پاس بھیجا پھر ان کا نکاح کرا دیا ۔ تو عبد الرحمن بن ابو بکرؓ پر قریبہ بنت ابی امیہ کے اولیا غضبناک ہوئے ۔ اور کہا کہ ہم نے شادی نہیں کرائی بلکہ عائشہ نے کرا دی (یعنی حضرت عائشہ نے

إلَّا عَائِشَةَ فَأَرْسَلَتْ إلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَمْرَ قُرَيْبَةَ بِيَدِهَا فَاخْتَارَتْهُ وَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَخْتَارَ عَلَيْكَ أَحَدًا فَقَرَّتْ تَحْتَهُ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَمِثْلِي يُصْنَعُ بِهِ هٰذَا وَيُفْتَاتُ عَلَيْهِ بِبَنَاتِهِ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ فَإِنَّ ذٰلِكَ فِي يَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا لِي رَغْبَةٌ عَنْهُ وَلٰكِنْ مِثْلِي لَيْسَ يُفْتَاتُ عَلَيْهِ بِبَنَاتِهِ وَمَا كُنْتُ لِأَرُدَّ أَمْرًا قَضَيْتِهِ فَقَرَّتْ تَحْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ إِلَّا أَنْ يُنْكِرَ عَلَيْهَا فَيَقُولُ لَمْ أُرِدْ إِلَّا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَيَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ فَيَكُونُ أَمْلَكَ بِهَا فِي عِدَّتِهَا

نکاح کا پیام بھیجا اور ان پر اعتماد کر کے اس رشتہ کو منظور کر لیا اور ان کے مزاج وغیرہ کی تحقیقات کی ضرورت نہیں سمجھی) حضرت عائشہ نے عبدالرحمٰن کو بلا بھیجا اور یہ واقعہ ان سے بیان کیا عبدالرحمٰن نے قریبہ کو اختیار دے دیا (یعنی اس کا اختیار دیدیا کہ خواہ وہ اسکے پاس رہے یا طلاق لے لے) قریبہ نے عبدالرحمٰن کو اختیار کیا اور کہا میں تمہارے مقابلے میں کسی کو اختیار نہیں کرتی۔ وہ ان کے نکاح میں رہیں اور یہ طلاق نہ ہوئی۔

ح ۵۶۷ مالک۔ عبدالرحمٰن بن قاسم۔ قاسم حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کا نکاح منذر بن زبیر سے کرا دیا اور عبدالرحمٰن شام گئے ہوئے تھے جب وہ آئے تو کہا کہ مجھ سے ایسا کیا گیا کہ اس کی بیٹیوں کے معاملہ میں اس سے رائے نہیں لی گئی۔ حضرت عائشہ نے اسکے متعلق منذر بن زبیر سے گفتگو کی تو منذر نے کہا کہ یہ عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں ہے۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے منذر سے انکار نہیں ہے لیکن مجھ سے ایسا کرنا تھا کہ بیٹیوں کے معاملہ میں رائے نہیں لی گئی اور میں اس چیز کو رد نہیں کرتا جو تم کر چکی ہو۔ چنانچہ حفصہ ان کے نکاح میں رہیں اور یہ طلاق نہیں ہوئی۔

ح ۵۶۸ مالک۔ نافع۔ ابن عمر سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دیدے تو حکم اس عورت کی منشاء پر مبنی ہوگا مگر یہ کہ شوہر انکار کرے اور کہے کہ میں نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا تو اس سے حلفیہ بیان لیا جائے (کہ ایک ہی طلاق کی نیت کی تھی) تو وہ اس کا عدت تک مالک ہے۔

ح ۵۶۶ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ أَمْرَهَا فَلَمْ تُفَارِقْهُ وَقَرَّتْ عِنْدَهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ

مالک۔ یحییٰ بن سعید سعید بن مسیب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جس مرد نے اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دید یا اور وہ اس سے جدا نہیں ہوئی بلکہ اس کے پاس ٹھہری رہی تو یہ طلاق نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهُوَ عَلَى مَا نَوَى الزَّوْجُ فَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَإِنْ نَوَى ثَلٰثًا فَثَلَاثٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ اگر اس عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا تو یہ طلاق نہیں اور اگر اپنی ذات کو اختیار کر لیا تو اس صورت میں مرد کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر اس نے ایک کی نیت کی ہوگی تو ایک طلاق بائنہ ہے اور اگر تین کی نیت کی ہو تو تین طلاق ہوگی۔ امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی مسلک ہے۔

۲۲۷

اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَيُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا

بیوی کسی کی لونڈی ہو اُسے طلاق دیکر خریدنے کے بعد نکاح کا بیان

ح ۵۶۷ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ وَلِيْدَةٌ فَأَبَتَّ طَلَاقَهَا ثُمَّ اشْتَرَاهَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَمَسَّهَا فَقَالَ لَا يَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

مالک۔ زہری۔ ابوعبدالرحمٰن۔ زید بن ثابتؓ سے روایت ہے ان سے اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جس کے نکاح میں لونڈی ہو اور اسے طلاق مغلظہ دے دی پھر اُسے خرید لیا تو اس کے لئے اس سے جماع کرنا جائز ہے فرمایا اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرلے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا ہمارا اسی پر عمل ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی قول ہے۔

اَلْاَمَةُ تَكُوْنُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ

۲۴۸

اس لونڈی کا بیان جو غلام کے نکاح میں ہو پھر وہ آزاد کر دی جائے

۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْاَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ مَا لَمْ يَمَسَّهَا

مالک - نافع - ابن عمرؓ سے روایت ہے اس لونڈی کے متعلق جو کسی غلام کے نکاح میں ہو اور وہ آزاد کر دی جائے کہ اس لونڈی کو اختیار ہے جب تک اس سے جماع نہ کیا ہو۔

۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَبْرَاءَ مَوْلَاةً لِبَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَكَانَتْ اَمَةً فَاُعْتِقَتْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا حَفْصَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَتْ اِنِّيْ مُخْبِرَتُكِ خَبَرًا وَمَا اُحِبُّ اَنْ تَصْنَعِيْ شَيْئًا اِنَّ اَمْرَكِ بِيَدِكِ مَا لَمْ يَمَسَّكِ فَاِذَا مَسَّكِ فَلَيْسَ لَكِ مِنْ اَمْرِكِ شَيْئٌ قَالَتْ فَفَارَقْتُهٗ

مالک - ابن شہاب - عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ بنی عدی ابن کعب کی ایک لونڈی جس کا نام زبراء تھا ایک غلام کے نکاح میں تھی وہ لونڈی تھی پھر آزاد کر دی گئی ام المومنین حضرت حفصہؓ نے اُسے بلا بھیجا اور کہا میں تجھے ایک خبر دیتی ہوں مگر پسند نہیں کرتی کہ تو کچھ کرے وہ یہ کہ تجھے اختیار ہے جب تک کہ شوہر تیرے ساتھ جماع نہ کرے جب وہ جماع کرے تو تجھ کو اختیار نہیں۔ تو اس لونڈی نے کہا میں اس سے جدا ہوئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا عَلِمَتْ اَنَّ لَهَا خِيَارًا فَاَمْرُهَا بِيَدِهَا مَا دَامَتْ فِيْ مَجْلِسِهَا مَا لَمْ تَقُمْ مِنْهُ اَوْ تَاْخُذْ فِيْ عَمَلٍ اٰخَرَ اَوْ يَمَسَّهَا فَاِذَا كَانَ شَيْئٌ مِنْ هٰذَا بَطَلَ خِيَارُهَا فَاَمَّا اِنْ مَسَّهَا وَلَمْ تَعْلَمْ بِالْعِتْقِ اَوْ عَلِمَتْ وَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ لَا يُبْطِلُ خِيَارَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا جب اُسے معلوم ہو جائے کہ اُسے اختیار ہے تو اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے اس وقت تک کہ وہ اس مجلس میں ہے اور وہاں سے کھڑی نہیں ہوئی ہے۔ یا وہ کسی دوسرے کام میں مشغول ہو گئی یا شوہر نے اس سے جماع کر لیا ان چیزوں میں سے کوئی چیز واقع ہو جائے تو اس کا خیار باطل ہو جاتا ہے۔ اور اگر شوہر نے اس سے جماع کر لیا اور اُسے اپنی آزادی کی خبر نہ ہو یا اُسے خبر تو تھی لیکن یہ نہ جانتی تھی کہ اُسے خیار ہے تو اس کا خیار باطل نہ ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول ہے۔

طَلَاقُ الْمَرِيْضِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ بَعْدَ مَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ٥٤٣ ح ١

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ وَرَّثَ نِسَاءَ ابْنِ مُكْمِلٍ مِنْهُ كَانَ طَلَّقَ نِسَاءَهٗ وَهُوَ مَرِيْضٌ ٥٤٤ ح ٢

قَالَ مُحَمَّدٌ يَرِثْنَهٗ مَادُمْنَ فِي الْعِدَّةِ فَاِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ فَلَا مِيْرَاثَ لَهُنَّ وَكَذٰلِكَ ذَكَرَهٗ هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ الضَّبِّيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَيْهِ فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا وَهُوَ مَرِيْضٌ اَنْ وَرِّثْهَا مَا دَامَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَاِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَلَا مِيْرَاثَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

بیمار کی طلاق کا بیان

مالک ۔ زہری ۔ طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اس حال میں کہ وہ بیمار تھے ۔ حضرت عثمان نے عدت گزارنے کے بعد انہیں ترکہ میں سے حصہ دلایا ۔

مالک ۔ عبداللہ بن فضل ۔ اعرج حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن مکمل کی عورتوں کو ترکہ دلایا اس نے مرض کی حالت میں اسے طلاق دی تھی ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ وہ وارث ہوں گی جب تک وہ عدت میں رہیں اور اگر شوہر کے مرنے سے پہلے عدت گزر جائے تو انہیں ترکہ نہیں ملے گا اور اسی طرح ہشیم بن بشیر نے مغیرہ ضبی ۔ ابراہیم نخعی ۔ کے ذریعے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس مرد کے متعلق جس نے بحالت مرض اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہو ان کو لکھا کہ انہیں ترکہ دو اگر وہ عدت میں ہوں اور اگر عدت گزر چکی ہو تو انہیں ترکہ نہیں ملے گا ۔

امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی قول ہے

اَلْمَرْءَةُ تُطَلَّقُ اَوْ يَمُوْتُ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهُوَ حَامِلٌ

حاملہ عورت کی عدت کا بیان اگر اس کا شوہر مر جائے یا طلاق دے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ فَاِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ ٥٤٥ ح ١

مالک ۔ زہری سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے اس عورت کے متعلق سوال کیا گیا جس کا شوہر مر چکا ہو انہوں نے فرمایا کہ جب وہ بچہ جنے تو وہ حلال ہو جاتی ہے ۔ ایک انصاری شخص

الْأَنْصَارِ كَانَ عِنْدَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ حَلَّتْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا حَلَّتْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فِي الطَّلَاقِ وَالْمَوْتِ جَمِيعًا تَنْقَضِي عِدَّتُهَا بِالْوِلَادَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

اَلْإِيلَاءُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ فَاءَ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ الْأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ امْرَأَتُهُ لَمْ يَذْهَبْ مِنْ طَلَاقِهَا شَيْءٌ فَإِنْ مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ قَبْلَ أَنْ يَفِيءَ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ وَهُوَ أَمْلَكُ بِالرَّجْعَةِ مَا لَمْ تَنْقَضِ عِدَّتُهَا قَالَ وَكَانَ مَرْوَانُ يَقْضِي بِهِ

جو ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا اگر وہ بچہ جنے اس حال میں کہ اس کے شوہر کی میت تختہ پر ہو اور اب تک دفن نہ کیا گیا ہو پھر بھی حلال ہو جاتی ہے (یعنی اسکی عدت گزر جاتی ہے) امام محمد نے کہا اسی پر ہم عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی مسلک ہے۔

۵۵۶ ح ۴ ملک۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا کہ جب عورت بچہ جنے تو وہ حلال کر دی جاتی ہے (یعنی عدت گزر جاتی ہے اور اب دوسرے مرد سے اس کا نکاح جائز ہوتا ہے)

امام محمد نے کہا کہ طلاق اور موت بھی میں ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ ولادت کے بعد اس کی عدت گزر جاتی ہے۔

۲۵۹
ایلاء کا بیان

۵۵۷ ح ۱ ملک۔ زہری۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے فرمایا کہ جب مرد نے اپنی بیوی سے قسم کھائی پھر چار مہینے گزرنے سے پہلے اس نے رجوع کر لیا تو وہ اس کی بیوی ہے کوئی طلاق نہیں۔ اور اگر رجوع کرنے سے پہلے چار مہینے گزر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے اور وہ لوٹا لینے کا زیادہ مستحق ہے جب تک کہ اس کی عدت نہ گزری ہو۔ اور کہا کہ مروان یہی فتوی دیتا تھا۔

ف:- ایلاء سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص چار مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک کے لئے قسم کھائے کہ اپنی بیوی سے جماع نہ کرے گا یا اس کے قریب نہ جائے گا۔

ح ۵۵۸ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اٰلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ فَاِنَّهٗ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ وُقِفَ حَتّٰى يُطَلِّقَ اَوْ يَفِيْٓءَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا طَلَاقٌ وَّ اِنْ مَّضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ حَتّٰى يُوْقَفَ

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِذَآ اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَمَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ قَبْلَ اَنْ يَّفِيْٓءَ فَقَدْ بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ بَآئِنَةٍ وَهُوَ خَاطِبٌ مِّنَ الْخُطَّابِ وَكَانُوْا لَا يَرَوْنَ اَنْ يُّوْقَفَ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ قَالَ اَلْفَيْءُ اَلْجِمَاعُ فِي الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ وَعَزِيْمَةُ الطَّلَاقِ اِنْقِضَآءُ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ فَاِذَا مَضَتْ بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ وَّلَا يُوْقَفُ بَعْدَهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَعْلَمُ بِتَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ مِنْ غَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

مالک ۔ نافع ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے جب چار مہینے گزر جائیں تو شوہر کو حاکم کے سامنے طلاق دینے یا رجوع کرنے پر مجبور کریں اور اگر چار مہینے بغیر طلاق دیئے گزر جائیں تو اس عورت کو طلاق نہ ہوگی مگر چار مہینے کے اندر اس کا شوہر مجبور کیا جائے ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب عثمان بن عفان ۔ عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابتؓ کے متعلق یہ خبر ملی ہے کہ وہ لوگ فرماتے تھے جو شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور رجوع کرنے سے پہلے چار مہینے گزر جائیں تو اس صورت میں طلاق بائنہ ہو جاتی ہے اور شوہر بمنزلہ پیغام بھیجنے والے کے ہو جائے گا (یعنی اگر چاہے تو پیغام بھیج کر از سر نو اس سے نکاح کرے جیسے دوسرے پیغام بھیجتے ہیں) اور چار مہینے کے بعد شوہر کو مجبور کرنے کو ضروری نہیں سمجھتے تھے اور حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت للذین یولون من نسائھم الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ فیءٔ سے مراد چار مہینے کے اندر جماع کر لینا ہے ۔ اور عزم طلاق سے مراد چار مہینے کا گزر جانا ہے اور جب چار مہینے گزر گئے تو بیوی کو ایک طلاق بائنہ ہو جائے گی اور اس کے بعد شوہر کو مجبور نہیں کیا جائے گا ۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس دوسروں کے اعتبار سے تفسیر قرآن سے زیادہ واقف تھے ۔

امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی مسلک ہے ۔

الرجل يطلق امراته ثلثا قبل ان يدخل بها

۴۵۲

جماع سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدینے کا بیان

(۱) اخبرنا مالك اخبرنا الزهري عن محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان عن محمد بن اياس بن بكير قال طلق رجل امراته ثلاثا قبل ان يدخل بها ثم بدا له ان ينكحها فجاء يستفتي قال فذهبت معه فسال ابا هريرة وابن عباس فقال لا ينكحها حتى تنكح زوجا غيره فقال انما كان طلاقي اياها واحدة قال ابن عباس ارسلت من يدك ما كان لك من فضل

قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا لانه طلقها ثلثا جميعا فوقعن عليها جميعا معا ولو فرقهن وقعت الاولى خاصة لانها بانت بها قبل ان يتكلم بالثانية ولا عدة عليها فتقع عليها الثانية والثالثة مادامت في العدة

مالک - زہری - محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان - محمد بن ایاس بن بکر سے روایت ہے فرمایا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو جماع کرنے سے پہلے تین طلاق دے دی پھر اس نے اس سے نکاح کرنا چاہا تو وہ مسئلہ دریافت کرنیکو آیا - کہا کہ میں بھی اس کے ساتھ گیا تو اس نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں اس سے نکاح نہیں کرے جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرلے تو سائل نے کہا کہ میری ایک ہی طلاق سے وہ بائنہ ہوگئی حضرت ابن عباس نے فرمایا تو نے اختیار اپنے ہاتھ سے کھو دیا -

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی مسلک ہے اس لئے کہ اس نے تین طلاقیں ایک ساتھ دی ہیں اس لئے کل کی کل ایک ساتھ واقع ہوں گی اور اگر متفرق طور پر دیتا تو صرف پہلی طلاق واقع ہوتی اس لئے کہ وہ پہلی ہی طلاق کے بعد بائنہ ہوگئی قبل اس کے کہ وہ دوسری بار کہے اور اس پر عدت بھی نہیں - اور دوسری اور تیسری طلاق اس وقت تک واقع ہوتی ہے جب تک وہ عدت میں ہے -

اَلْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا فَتَزَوَّجَ رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ ٢٥١

اس مطلقہ عورت کا بیان جو دوسرے مرد سے نکاح کرلے اور قبل جماع طلاق دے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّبِيْرِ اَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سِمْوَالٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ تَمِيْمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَنَكَحَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيْرِ فَاَعْرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَمَسَّهَا فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَمَسَّهَا فَاَرَادَ رِفَاعَةُ اَنْ يَنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ الَّذِيْ طَلَّقَهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيْجِهَا وَقَالَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا اِلَّا اَنَّ الثَّانِيْ لَمْ يُجَامِعْهَا فَلَا تَحِلُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَى الْاَوَّلِ حَتّٰى يُجَامِعَهَا الثَّانِيْ

مالک۔ بن رفاعہ قرظی۔ زبیر بن عبدالرحمن بن زبیر سے روایت ہے کہ رفاعہ بن سموال نے اپنی بیوی تمیمہ بنت وہب کو رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں تین طلاقیں دیں۔ تو اس سے عبدالرحمٰن بن زبیر نے نکاح کرلیا لیکن مرض کے سبب سے جماع پر قادر نہ ہوسکے تو اس کو چھوڑ دیا اس حال میں کہ اس سے جماع نہ کیا تھا۔ رفاعہ نے اس سے نکاح کرنا چاہا جو اسکے پہلے شوہر تھے اور اسے تین طلاقیں دی تھیں۔ چنانچہ اس کو رسول اللہ کے سامنے بیان کیا تو آپ نے نکاح کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ تیرے لئے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے مرد سے جماع نہ کرے (صاحب) دوسرا شوہر اس سے صحبت کریگا ——

امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور ہمارے تمام فقہاء کا ہے۔ کیونکہ دوسرے شوہر نے اس عورت سے صحبت نہ کی اس لئے اول شوہر کیلئے حلال نہیں ہوئی تاکہ اُسکے نکاح میں دوبارہ واپس ہو۔ یہ اسوقت ہوگا کہ

اَلْمَرْأَةُ تُسَافِرُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا ٢٥٢

معتدہ کو سفر کرنا منع ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ الْاَعْرَجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ يَمْنَعُهُنَّ مِنَ الْحَجِّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

مالک۔ حمید ابن قیس مکی۔ عمرو بن شعیب۔ سعید ابن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ اس عورت کو جو اپنے مرے ہوئے شوہر کی عدت میں ہو حج کرنے سے منع فرماتے (حتی کہ) مقام بیداء سے ایسی عورت کو واپس فرمادیا تھا۔

امام محمد کہتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ فِي عِدَّتِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ مِنْ طَلَاقٍ كَانَتْ أَوْ مَوْتٍ

اَلْمُتْعَةُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ دَخَلَتْ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ إِنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أُمَيَّةَ اسْتَمْتَعَ بِامْرَأَةٍ مُوَلَّدَةٍ فَحَمَلَتْ مِنْهُ فَخَرَجَ عُمَرُ فَزِعًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْمُتْعَةُ لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهَا لَرَجَمْتُ

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمُتْعَةُ مَكْرُوْهَةٌ فَلَا يَنْبَغِي فَقَدْ نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا جَاءَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا اثْنَيْنِ وَقَوْلُ عُمَرَ لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهَا لَرَجَمْتُ إِنَّمَا جَعَلَهُ مِنْ عُمَرَ عَلَى التَّهْدِيدِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اور یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کہ جب تک عورت کی عدت پوری نہ ہو جائے (خواہ وہ موت کی عدت ہو یا طلاق کی عدت ہو) سفر میں نہ جائے۔

متعہ کا بیان

مالک۔ زہری۔ عبداللہ اور حسن دونو محمد ابن علی کے صاحبزادے اپنے والد سے بواسطہ حضرت علی کے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابن عباس سے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن متعہ کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ اور گھریلو پلے ہوئے گدھوں کے گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا تھا۔

مالک۔ عروہ ابن زبیر کہتے ہیں کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر ابن خطاب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں کہ ربیعہ ابن امیہ نے ایک (دو غلی) عورت سے متع کر لیا تھا اب وہ عورت اُن سے حاملہ ہے (یہ سنکر) حضرت عمر گھبرائی ہوئی حالت میں نکل آئے اور فرمانے لگے کہ یہ متع (کیا) اگر میں اس کے (حرام ہونیکا) پہلے سے اعلان کر دیتا تو آج سنگسار کر دیتا۔

امام محمدؒ نے کہا متعہ مکروہ (تحریمی) ہے جائز نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد حدیثوں میں اس کی ممانعت فرما دی ہے اور حضرت عمر نے جو یہ فرمایا کہ اگر میں پہلے سے اعلان کر چکا ہوتا تو اب سنگسار کر دیتا ہم سمجھتے ہیں کہ اس فعل سے روکنے کیلئے ہے یہی قول امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا ہے۔

ف:۔ متعہ اس نکاح کو کہتے ہیں جو ایک مدت معینہ کے لئے ایک مقررہ رقم کے عوض کیا جائے۔

ابتدائے اسلام میں یہ جائز تھا لیکن بعد میں قیامت تک کیلئے حرام کر دیا گیا۔ روافض کے نزدیک اب بھی جائز ہے۔

اَلرَّجُلُ يَكُونُ عِنْدَهُ امْرَأَتَانِ فَيُؤْثِرُ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى ٥٥٩

دو بیویوں میں سے ایک کو زیادہ پسند کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهُ تَزَوَّجَ اِبْنَةَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ فَكَانَتْ تَحْتَهُ فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا امْرَأَةً شَابَّةً فَاٰثَرَ الشَّابَّةَ عَلَيْهَا فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ اَمْهَلَهَا حَتّٰى اِذَا كَادَتْ تَحِلُّ ارْتَجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَاٰثَرَ الشَّابَّةَ فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ اَمْهَلَهَا حَتّٰى اِذَا كَادَتْ اَنْ تَحِلَّ ارْتَجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَاٰثَرَ الشَّابَّةَ فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَقَالَ مَا شِئْتِ اِنَّمَا بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَاِنْ شِئْتِ اسْتَقْرَرْتِ عَلٰى مَا تَرَيْنَ مِنَ الْاَثَرَةِ وَاِنْ شِئْتِ طَلَّقْتُكِ قَالَتْ بَلْ اَسْتَقِرُّ عَلَى الْاَثَرَةِ فَاَمْسَكَهَا عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَرَ رَافِعٌ اَنَّ عَلَيْهِ فِىْ ذٰلِكَ اِثْمًا حِيْنَ رَضِيَتْ اَنْ تَسْتَقِرَّ عَلَى الْاَثَرَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ اِذَا رَضِيَتِ الْمَرْأَةُ وَلَهَا اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ اِنْ بَدَا لَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک۔ ابن شہاب۔ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ انہوں نے محمد بن سلمہ کی بیٹی سے نکاح کیا چنانچہ وہ ان کے پاس رہیں اور ان کی موجودگی میں ایک جوان عورت سے نکاح کیا تو جوان عورت کی طرف زیادہ مائل ہوئے محمد بن سلمہ کی بیٹی نے ان سے طلاق مانگی تو انہوں نے ایک طلاق دیدی اور رُکے رہے یہاں تک کہ جب عدت گزرنے لگی تو انہیں لوٹا لیا اور اس جوان عورت کو ترجیح دی پھر انہوں نے طلاق کا مطالبہ کیا تو ایک طلاق دیدی پھر انہیں روک رکھا یہاں تک کہ جب عدت گزرنے لگی تو پھر لوٹا لیا اور نوجوان عورت کی طرف مائل رہے پھر انہوں نے طلاق کا مطالبہ کیا تو حضرت رافع نے کہا تیرا کیا خیال ہے ایک طلاق باقی رہ گئی ہے اگر تو چاہتی ہے تو اسی طرح رہ ورنہ میں تجھے چھوڑ دوں تب اس زوجہ اول نے جواب دیا کہ اس ترجیح کے باوجود میں اسی طرح برقرار رہنا منظور کرتی ہوں اور رافع نے اس کو روک رکھا اور رافع نے اس کو گناہ نہیں تصور کیا جبکہ وہ اس ترجیح پر راضی ہو گئی۔

امام محمد نے کہا کہ جب عورت راضی ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس عورت کو اختیار ہے کہ اس سے کنارہ کش ہو جائے جب اسے یہ معلوم ہو جائے

اَللِّعَانُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا نَفَى الرَّجُلُ وَلَدَ امْرَأَتِهِ وَلَاعَنَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَزِمَ الْوَلَدُ أُمَّهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

۲۵۷

لعان کا بیان

حدیث ۱ مالک ۔ نافع ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں اپنی بیوی سے لعان کیا ۔ اور لڑکے سے انکار کر دیا تو رسول اللہ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی اور بچے کو عورت سے ملادیا ۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب مرد اپنی بیوی کے بچے سے انکار کر دے اور لعان کرے تو ان کے درمیان تفریق کرادی جائے اور لڑکا ماں کے سپرد کر دیا جائے ۔ امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کی یہی رائے ہے ۔

ف : ۔ لعان کے لغوی معنی دور کر دینے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں اس کو کہتے ہیں ۔ کہ مرد اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور جو بچہ اس عورت سے پیدا ہوا اس کے متعلق انکار کر دے کہ اس کی صلب سے نہیں ہے اس صورت میں قاضی مرد و عورت دونوں سے قسم کھلائے ۔

مُتْعَةُ الطَّلَاقِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ إِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تُمَسَّ فَحَسْبُهَا نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَلَيْسَتِ الْمُتْعَةُ الَّتِي يُجْبَرُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا إِلَّا مُتْعَةً وَاحِدَةً هِيَ مُتْعَةُ الَّتِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَهٰذِهِ لَهَا الْمُتْعَةُ يُؤْخَذُ بِهَا فِي الْقَضَاءِ وَأَدْنَى الْمُتْعَةِ لِبَاسُهَا فِي بَيْتِهَا الدِّرْعُ وَالْمِلْحَفَةُ وَالْخِمَا

۲۵۸

طلاق میں متعہ دینے کا بیان

حدیث ۱ مالک ۔ نافع ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا کہ ہر مطلقہ کے لئے متعہ ہے مگر وہ جسے طلاق دی گئی ہو اس حال میں کہ اس کے لئے مہر مقرر کر دیا تھا لیکن اس سے جماع نہیں کیا تھا ۔ تو اس صورت میں مقررہ مہر کا نصف دینا کافی ہے ۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور متعہ ایسی چیز نہیں جس پر مرد مجبور کیا جائے مگر ایک متعہ ہے وہ یہ کہ قبل جماع کے کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کے لئے مہر نہ مقرر کیا ہو تو یہ متعہ نالش کر کے لیا جائیگا ۔ اور کم سے کم متعہ اس کا وہ لباس ہے جو اپنے گھر میں استعمال کرتی تھی اوڑھنی ۔ تہبند اور کرتہ ۔ اور امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے اکثر

وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

فقہا کی یہی رائے ہے۔

ف :- متعہ اس چیز کو کہتے ہیں جو شوہر اپنی بیوی کو طلاق کے بعد بطور احسان کچھ دیتا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائے۔

۳۹ مَا يُكْرَهُ لِلْمَرْأَةِ مِنَ الزِّيْنَةِ فِي الْعِدَّةِ

عدت میں سوگ والی عورت کی زینت کی کراہت کا بیان!

حدیث ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ اِشْتَكَتْ عَيْنَهَا وَهِيَ حَادٌّ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ عَيْنَاهَا اَنْ تَرْمَصَا

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابی عبید کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ اور وہ عبداللہ (اپنے شوہر) کی وفات کے سوگ میں تھیں تو انہوں نے سرمہ نہیں لگایا یہاں تک کہ ان کی آنکھیں کیچ سے بھر گئیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تَكْتَحِلَ بِكُحْلِ الزِّيْنَةِ وَلَا تَدَّهِنَ وَلَا تَطَيَّبَ وَاَمَّا الذَّرُوْرُ وَنَحْوُهٗ فَلَا بَاْسَ بِهٖ لِاَنَّ هٰذَا لَيْسَ لِزِيْنَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں زینت کے لئے سرمہ لگانا یا تیل اور خوشبو ملنا جائز نہیں لیکن سفیدہ کے قسم کی چیزیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ یہ زینت کے لئے نہیں ہوتیں امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کی یہی رائے ہے۔

حدیث ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصَةَ اَوْ عَائِشَةَ اَوْ عَنْهُمَا جَمِيْعًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ

مالک۔ نافع۔ صفیہ بنت ابی عبید حفصہ یا عائشہ یا دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ بجز شوہر کے کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى زَوْجِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَلَا تَدَّهِنَ لِزِيْنَةٍ وَلَا تَكْتَحِلَ لِزِيْنَةٍ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں عورت کے لئے مناسب ہے کہ عدت گزرنے تک اپنے شوہر کا سوگ منائے اور زینت کے لئے تیل اور سرمہ نہ لگائے جب تک کہ عدت نہ گزر جائے۔ امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کی

مِنْ فُقَهَآئِنَا

یہی رائے ہے۔

اَلْمَرْأَةُ تَنْتَقِلُ مِنْ مَنْزِلِهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا مِنْ مَوْتٍ اَوْ طَلَاقٍ

موت یا طلاق کی عدت گزرنے سے پہلے شوہر کے گھر سے جانے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْاَةَ اِلَى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِيْ وَقَالَ فِي حَدِيْثِ الْقَاسِمِ اَوَمَا بَلَغَكِ شَاْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ قَالَ مَرْوَانُ اِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَنْزِلِهَا الَّذِيْ طَلَّقَهَا فِيْهِ زَوْجُهَا طَلَاقًا بَائِنًا اَوْ غَيْرَهُ اَوْ مَاتَ عَنْهَا فِيْهِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَةَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ نُفَيْلٍ طُلِّقَتِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَتْ فَاَنْكَرَ عَلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق مغلظہ دیدی عبدالرحمٰن نے انہیں اپنے گھر منگوا لیا حضرت عائشہ نے مروان کو جو حاکم مدینہ تھا کہلا بھیجا کہ اللہ سے ڈر اور عورت کو اس کے گھر واپس کر دے اور سلیمان کی حدیث میں ہے مروان نے کہا کہ عبدالرحمٰن کو لڑکے پر میں قادر نہیں ہوں۔ اور قاسم کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا کیا تجھے فاطمہ بنت قیس کی خبر نہیں ملی۔ حضرت عائشہ نے کہا فاطمہ کی حدیث نہ بیان کرتا تو تیرے لئے مضر نہیں تھا (یعنی وہ حدیث تیرے لئے حجت نہیں بن سکتی) مروان نے کہا کہ اگر تمہاری مراد یہ ہے کہ فاطمہ کے گھر سے نکلنے کا سبب وہ جھگڑا ہے جو ان کے درمیان اور ان کے شوہر کے اعزہ و اقارب کے درمیان ہوا تھا تو یہاں بھی وہی جھگڑا موجود ہے۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں عورت کے لے اس گھر سے نکلنا جائز نہیں جس میں اس کے شوہر نے اُسے طلاق دی ہو خواہ وہ طلاق بائنہ ہو یا مغلظہ ہو یا اس کا شوہر مر گیا ہو جب تک کہ عدت گزر نہ جائے اس وقت تک نکلنا جائز نہیں۔

مالک۔ نافع نے خبر دی کہ سعید بن زید بن نفیل کی بیٹی طلاق مغلظہ دی گئی تو وہ اس گھر سے منتقل کر دی گئی اور ابن عمرؓ نے اس کو برا سمجھا۔

٥٩٤ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَّهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجِيْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَّهُ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ اَدْرَكَهُمْ فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْذَنَ لِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَسْكَنٍ يَّمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِالْحُجْرَةِ دَعَانِيْ اَوْ اَمَرَ مَنْ دَعَانِيْ فَدُعِيْتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُّ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ اَمْرُ عُثْمَانَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَاتَّبَعَهُ وَقَضٰى بِهِ

٥٩٥ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا وَهِيَ فِيْ بَيْتٍ بِالْكِرَاءِ عَلٰى زَوْجِهَا قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ

مالک - سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعیدؓ خدری کی بہن فریعہ بنت مالک بن سنان نے انہیں خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلعم کے پاس اپنے خاندان بنی خدرہ میں واپسی کے متعلق دریافت کرنے کو گئیں اور کہا کہ میرا شوہر ان غلاموں کی تلاش میں گیا تھا جو بھاگ گئے تھے یہاں تک کہ جب وہ پہونچنے کے قریب تھا تو ان لوگوں نے اُسے قتل کر دیا۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا کہ کیا مجھے اپنے خاندان بنی خدرہ میں واپس جانے کی اجازت دیتے ہیں اس لئے کہ میرے شوہر نے مجھے اس گھر میں نہیں چھوڑا جو اس کی ملکیت ہو اور نہ کھانے پینے کا خرچ چھوڑا تو آپ نے فرمایا ہاں (جا سکتی ہے) میں روانہ ہو گئی یہاں تک کہ میں ابھی حجرہ سے باہر ہی ہوئی تھی کہ مجھے بلایا یا کسی دوسرے شخص کے ذریعے مجھے بلوایا جب میں گئی تو فرمایا کہ تو نے کیا کہا تھا تو میں اس واقعہ کو دوبارہ بیان کیا تو فرمایا کہ اپنے گھر میں ٹھیر یہاں تک کہ مدت گزر جائے۔ تو چار مہینے اور دس دن میں نے اسی گھر میں عدت گزاری۔ اور کہا کہ جب حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ آیا تو مجھے بلا بھیجا اور مجھ سے اس کے متعلق مسئلہ پوچھا تو میں نے انہیں یہ بتلایا انہوں نے اس کی اتباع کی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

مالک - یحیی بن سعید - سعید بن مسیب سے روایت ہے ان سے اس عورت کے متعلق دریافت کیا گیا جس کو شوہر نے طلاق دے دی ہو اور وہ کرایہ کے مکان میں ہو تو کرایہ کس پر واجب ہے فرمایا اس کے شوہر پر ان لوگوں نے کہا اگر شوہر

يَكُنْ عِنْدَ زَوْجِهَا قَالَ فَعَلَيْهَا قَالُوْا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا قَالَ فَعَلَى الْأَمِيْرِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي مَسْكَنِ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ طَرِيْقُهُ فِيْ حُجْرَتِهَا فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيْقَ الْأُخْرٰى مِنْ أَدْبَارِ الْبُيُوْتِ إِلَى الْمَسْجِدِ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا حَتّٰى رَاجَعَهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَنْزِلِهَا الَّذِيْ طَلَّقَهَا فِيْهِ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ أَوْ مَاتَ عَنْهَا فِيْهِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ ثَلٰثُ حِيَضٍ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ سُئِلَ عَنْ عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ فَقَالَ لَا تُلَبِّسُوْا عَلَيْنَا فِيْ دِيْنِنَا إِنْ تَكُ أَمَةً فَإِنَّ عِدَّتَهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ

کے پاس کچھ نہ ہو تو فرمایا عورت پر واجب ہے ان لوگوں نے کہا اگر اس کے پاس بھی نہ ہو تو فرمایا امیر پر واجب ہے۔

۵۹۳ ح ۵ مالک۔ نافع نے خبر دی کہ حضرت ابن عمر نے اپنی بیوی کو حضرت حفصہؓ کے گھر میں طلاق دی اور ان کے گھر میں ہو کر مسجد کا راستہ تھا۔ ابن عمرؓ گھروں کے پیچھے ہو کر دوسرے راستے سے جاتے تھے کیونکہ وہ مطلقہ کے گھر میں بغیر رجعت کے اذن لے کر جانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں عورت کے لئے اس گھر سے نکلنا جائز نہیں جس میں اس کا شوہر مر گیا ہو یا اُسے طلاق دے دی ہو خواہ طلاق بائنہ ہو یا کوئی اور طلاق ہو یہاں تک کہ عدت گزر جائے۔ امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کی یہی رائے ہے۔

۲۶۱ ## ام ولد کی عدت کا بیان

۵۹۴ ح ۱ مالک۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب ام ولد کا آقا مر جائے تو اس کی عدت ایک حیض ہے۔

۵۹۵ ح ۲ حسن بن عمارہ۔ حکیم بن عیینہ۔ یحیی بن جزار حضرت علی بن طالب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ان کے خیال میں ام ولد کی عدت تین حیض ہے۔

۵۹۶ ح ۳ مالک۔ ثور بن زید۔ رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص سے ام ولد کی عدت کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ مجھ کو میرے دین کے بارے میں شبہ میں نہ ڈالو۔ اگرچہ لونڈی ہو لیکن اسکی عدت آزاد عورت کی عدت ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَإِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ ابراہیم نخعی اور ہمارے اکثر فقہا کی یہی رائے ہے۔

ف :۔ ام ولد اس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ مالک نے جماع کیا ہو اور اس سے بچہ پیدا ہو یہ لونڈی مالک کی موت کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

۲۶۲ اَلْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ وَمَا يُشْبِهُ الطَّلَاقَ

خلیہ۔ بریہ اور اس کے مثل الفاظ کا بیان!

ح ١ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ تَحْتَهُ وَلِيْدَةٌ فَقَالَ لِأَهْلِهَا شَأْنُكُمْ بِهَا قَالَ الْقَاسِمُ فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهَا تَطْلِيْقَةٌ

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص کے نکاح میں لونڈی تھی تو اس نے لونڈی کے مالک کو کہہ دیا تم جانو تمہارا کام جانے لوگوں نے اس کو ایک طلاق سمجھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا نَوَى الرَّجُلُ بِالْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ فَهِيَ ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ وَإِذَا أَرَادَ بِهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ لَمْ يُرِدْ بِهَا شَيْئًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ دَخَلَ بِامْرَأَتِهِ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمد نے کہا کہ جب مرد خلیہ بریہ سے تین طلاق کا ارادہ کرے تو وہ تین طلاق ہے اور جب ایک یا دو کا ارادہ کرے یا کچھ بھی ارادہ نہ کرے تو وہ ایک طلاق بائنہ ہے اپنی بیوی سے جماع کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کی یہی رائے ہے۔

۲۶۳ اَلرَّجُلُ يُوْلَدُ لَهُ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الشَّبَهُ

اس مرد کا بیان جس کو بچے کے متعلق شبہ ہو

ح ١ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

مالک۔ ابن شہاب۔ سعید بن مسیب۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مرد رسول اللہ صلعم کے پاس پہونچا اور کہا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے تو

إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا كَانَ ذٰلِكَ قَالَ أُرَاهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ نَزَعَهُ عِرْقٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْتَفِيَ مِنْ وَلَدِهِ بِهٰذَا أَوْ نَحْوِهِ

رسول اللہ نے فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہے کہا ہاں۔ پوچھا اس کا رنگ کیا ہے؟ کہا سُرخ ہے پوچھا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟ تو کہا ہاں۔ فرمایا ایسا کیوں؟ جواب دیا کسی رگ نے اس کو کھینچا ہوگا یا رسول اللہ۔ تو آپ نے فرمایا شاید تیرے بچے کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

امام محمد نے کہا ایسے شہادت کی بنا پر بچے کا انکار کر دینا کسی طرح مناسب نہیں۔

٣٢٣ ## اَلْمَرْءَةُ تُسْلِمُ قَبْلَ زَوْجِهَا!

اس عورت کا بیان جو شوہر سے پہلے مسلمان ہو جائے

٥٩٩ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أُمَّ حَكِيمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ كَانَتْ تَحْتَ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَخَرَجَ عِكْرِمَةُ هَارِبًا مِنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيمٍ حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ فَدَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ فَقَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ إِلَيْهِ فَرَحًا وَرَمَى عَلَيْهِ رِدَاءَهُ حَتَّى بَايَعَهُ

مالک۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ام حکیم بنت حارث بن ہشام عکرمہ بن ابوجہل کے نکاح میں تھیں تو فتح مکہ کے دن اسلام لے آئیں۔ اور عکرمہ یمن کی طرف بھاگ گیا تو ام حکیم بھی یمن میں اور اپنے شوہر کو اسلام کی دعوت دی تو وہ اسلام لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب ان کو رسول اللہ نے دیکھا تو خوشی سے اچھل پڑے اور اس وقت آپ نے اپنی چادر ان پر ڈال دی یہاں تک کہ آپ نے ان سے بیعت کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يُعْرَضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ فُرْقَتُهَا تَطْلِيقَةً بَائِنَةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ

امام محمد نے کہا کہ جب عورت اسلام لے آئے اور اس کا شوہر دارالاسلام میں کافر ہو تو ان کے درمیان تفریق نہ کی جائے۔ یہاں تک کہ شوہر کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر وہ اسلام لے آئے تو وہ اس کی بیوی ہے اور اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کر دے تو ان کے درمیان تفریق کرا دی جائے۔ اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی۔

النَّخَعِيّ

امام ابوحنیفہ اور ابراہیم نخعی کا یہی قول ہے۔

۲۹ اِنْقِضَاءُ الْحَيْضِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْتَقَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ حِيْنَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ وَقَدْ جَادَلَهَا فِيْهِ نَاسٌ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ فَقَالَتْ صَدَقْتُمْ وَتَدْرُوْنَ مَا الْاَقْرَاءُ اِنَّمَا الْاَقْرَاءُ الْاَطْهَارُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ يَقُوْلُ لَهُ الْاَحْوَصُ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ مَاتَ حِيْنَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَالَتْ اَنَا وَارِثَةٌ وَقَالَ بَنُوْهُ لَا تَرِثِيْنَهٗ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَسَاَلَ مُعَاوِيَةُ فَضَالَةَ ابْنَ عُبَيْدٍ وَنَاسًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُمْ عِلْمًا فِيْهِ فَكَتَبَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَاِنَّهَا لَا تَرِثُهٗ وَلَا يَرِثُهَا وَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا

حیض گزرنے کا بیان

مالک۔ ابن شہاب۔ عروہ بن زبیر حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کو جب تیسرا حیض شروع ہوا تو عدت سے اٹھ گئیں تو میں نے یہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے بیان کیا تو فرمایا عروہ نے سچ کہا اور حضرت عائشہ سے اس کے متعلق لوگوں نے جھگڑا کیا اور کہا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مطلقہ تین قروء تک رکی رہیں انہوں نے کہا ٹھیک کہتے تو لوگوں نے کہا قروء سے مراد کیا ہے؟ طہر ہی تو ہے۔

مالک۔ ابن شہاب۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے وہ بھی ایسا ہی کہتے تھے۔

مالک۔ نافع وزید بن اسلم۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ شام کے احوص نامی ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی پھر مر گیا جب اس کو تیسرا حیض شروع ہوا۔ تو کہا میں ترکہ کی مستحق ہوں اور اس کی اولاد نے کہا تو وارث نہیں ہوسکتی تو یہ معاملہ حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان کے سامنے پیش ہوا۔ حضرت معاویہ نے فضالہ بن عبید سے اور شام کے کچھ لوگوں سے دریافت کیا مگر ان لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ اس کا کیا حکم ہے تو امیر معاویہؓ نے زید بن ثابت کو لکھا تو زید بن ثابت نے جواب میں لکھا کہ جب وہ تیسرے حیض میں داخل ہوگئی تو نہ خاوند کو اس سے اور نہ اس کو خاوند سے تعلق رہا اور نہ یہ اس کی وارث ہوگی اور نہ وہ اس کا وارث ہوگا۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ انْقِضَاءُ الْعِدَّةِ عِنْدَنَا الطَّهَارَةُ مِنَ الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ إِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْهَا

أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيْقَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَطَعَ دَمُهَا مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَدَخَلَتْ مُغْتَسَلَهَا وَأَدْنَتْ مَاءَهَا فَأَتَاهَا فَقَالَ لَهَا قَدْ رَاجَعْتُكِ فَسَأَلَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ ذٰلِكَ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ عُمَرُ قُلْ فِيْهَا بِرَأْيِكَ فَقَالَ أَرَاهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَحَقَّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَقَالَ عُمَرُ وَأَنَا أَرَى ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَيْفٌ مُلِئَ عِلْمًا

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ هُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ

أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ أَبِيْ عِيْسَى الْحَيَّاطُ الْمَدَنِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ثَلٰثَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا الرَّجُلُ أَحَقُّ بِامْرَأَتِهِ حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ قَالَ عِيْسَى وَسَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ

حدیث ۴ مالک۔ نافع (حضرت ابن عمر کے آزاد کردہ غلام) عبداللہ بن عمرؓ سے اسی طرح روایت ہے۔

امام محمد نے کہا عدت اس وقت پوری ہوتی ہے جب تیسرے حیض سے پاک ہو جائے اور غسل کرے۔

حدیث ۵ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی پھر اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس کے تیسرے حیض کا خون موقوف ہو گیا اور غسل خانہ میں گئی (تاکہ غسل کرے) جونہی وہ پانی کے قریب پہنچی کہ اس کا شوہر آیا اور اس سے کہا کہ میں نے تجھ کو لوٹا لیا۔ تو اس عورت نے عمر بن خطاب سے دریافت کیا اور ان کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عمر نے کہا اپنی رائے بیان کرو تو ابن مسعود نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین میری رائے ہے کہ وہ لوٹانے کا زیادہ مستحق ہے جب تک کہ تیسرے حیض سے پاک ہو کر غسل نہ کرے تو حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرمایا کہ تم ایک چھوٹی سی ٹوکری ہو جو علم سے معمور ہے۔

حدیث ۶ سفیان بن عیینہ۔ ابن شہاب۔ سعید بن مسیب کے روایت ہے حضرت علیؓ بن ابی طالب نے فرمایا شوہر رجوع کرنے کا مستحق ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے پاک ہو کر غسل نہ کرے۔

حدیث ۷ عیسٰی بن ابی عیسٰی خیاط مدنی۔ شعبی تیرہ صحابیوں کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ سب کے سب اس کے قائل تھے کہ مرد اپنی بیوی کو لوٹا لینے کا زیادہ مستحق ہے جب تک کہ وہ تیسرے حیض سے پاک ہو کر غسل نہ کرے۔ عیسٰی نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے سنا کہ مرد اپنی بیوی کو

الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِامْرَاَتِهٖ حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

لوٹا لینے کا زیادہ مستحق ہے جب تک کہ وہ تیسرے حیض سے پاک ہو کر غسل نہ کرے۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کی یہی رائے ہے۔

ف:۔ وجہ اختلاف لفظ قروء ہے احناف کے نزدیک قروء سے مراد حیض ہے اور دیگر ائمہ کے نزدیک اس سے مراد طہر ہے اسی لئے عدت کے معاملہ میں آئمہ کا اختلاف ہے۔

٢٦٦ الْمَرْاَةُ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَتَحِيْضُ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ تَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا

اس عورت کا بیان جسے شوہر نے طلاق رجعی دی ہو اور ایک یا دو حیض آ کر خون رک جائے

ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَ جَدِّهٖ امْرَاَتَانِ هَاشِمِيَّةٌ وَاَنْصَارِيَّةٌ فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ وَكَانَتْ مَا تَحِيْضُ وَهِيَ تُرْضِعُ فَمَرَّ لَهَا قَرِيْبٌ مِّنْ سَنَةٍ ثُمَّ هَلَكَ زَوْجُهَا حَبَّانُ عِنْدَ رَاْسِ السَّنَةِ اَوْ قَرِيْبٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَلَمْ تَحِضْ فَقَالَتْ اَنَا اَرِثُهٗ مَا لَمْ اَحِضْ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضٰى لَهَا بِالْمِيْرَاثِ فَلَامَتِ الْهَاشِمِيَّةُ عُثْمَانَ فَقَالَ هٰذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّكِ هُوَ اَشَارَ اِلَيْنَا بِذٰلِكَ يَعْنِيْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ

مالک۔ یحیی بن سعید۔ محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے کہ ان کے دادا کے پاس دو عورتیں تھیں جن میں ایک ہاشمی تھیں اور دوسری انصاری تھیں انصاری عورت کو انہوں نے طلاق دے دی اور وہ دودھ پلاتی تھیں اس لئے حیض نہیں آتا تھا اسی حال میں تقریباً ایک سال گزر گیا اور حیض نہیں آیا پھر ان کے شوہر حبان کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے دعوٰی کیا کہ میں حبان کا ترکہ لوں گی اس لئے کہ مجھے حیض نہیں آیا یہ معاملہ حضرت عثمان بن عفان کی خدمت میں پیش ہوا تو اس انصاری عورت کے حق میں ترکہ کا فیصلہ کیا اس ہاشمی عورت نے حضرت عثمانؓ کو ملامت کی حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ تمہارے چچا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا اسی پر عمل ہے اور انہی نے یہ بتایا ہے۔

ح ٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ طُلِّقَتْ

مالک۔ یزید بن عبد اللہ بن قسیط اور یحیی بن سعید۔ سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ جو عورت طلاق دی گئی اور اسے ایک یا دو

فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رُفِعَتْ حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنِ اسْتَبَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَ حَيْضُهَا عَنْهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَتْ فَسَاَلَ عَلْقَمَةُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هٰذِهِ امْرَاَةٌ حَبَسَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مِيْرَاثَهَا فَكُلْهُ

اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ اَبِيْ عِيْسَى الْحَنَّاطُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ بِاَكْلِ مِيْرَاثِهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ فَهٰذَا اَكْثَرُ مِنْ تِسْعَةِ اَشْهُرٍ وَثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ بَعْدَهَا فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لِاَنَّ الْعِدَّةَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ لَاخَامِسَ لَهَا الْحَامِلُ حَتّٰى تَضَعَ وَالَّتِيْ لَمْ تَبْلُغِ الْحَيْضَ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَالَّتِيْ قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَالَّتِيْ تَحِيْضُ ثَلٰثُ حِيَضٍ ثَلٰثُ حِيَضٍ فَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْتُمْ لَيْسَ بِعِدَّةِ الْحَائِضِ وَلَا غَيْرِهَا

عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ

حیض آکر اس کا خون موقوف ہوگیا تو وہ نو مہینے انتظار کرے۔ اگر حمل ظاہر ہوگیا تو حاملہ کا حکم ہے ورنہ مزید تین ماہ اور انتظار کرے تو حلال ہوگی۔

ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ بن قیس نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی انہیں ایک یا دو حیض آکر حیض موقوف ہوگیا اور اٹھارہ مہینے تک حیض رکا رہا۔ اس کے بعد انتقال ہوگیا تو علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اس عورت کے ذریعے اس کا ترکہ اللہ نے تیرے واسطے روک رکھا ہے۔ تو تو اسے کھا۔

عیسیٰ بن ابی عیسیٰ خیاط۔ شعبی۔ علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ انہوں نے اس کے متعلق حضرت ابن عمر سے پوچھا تو اس کی میراث کے کھانے کا حکم دیا۔

امام محمد نے کہا کہ یہ نو مہینے اور اس کے بعد تین مہینے سے زیادہ ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کی یہی رائے ہے اس لئے کہ کتاب اللہ میں چار قسم کی عدتیں بیان کی گئی ہیں پانچویں کی کوئی صورت نہیں (۱) حاملہ کے لئے وضع حمل تک (۲) جس کو حیض نہ آیا ہو اس کے لئے تین مہینے (۳) جو حیض سے مایوس ہوچکی ہو اس کے لئے تین مہینے (۴) اور جسے حیض آتا ہو اس کے لئے تین حیض ہے اور یہ جو تم نے ذکر کیا وہ نہ تو حائض کی اور نہ کسی اور کی عدت ہے۔

مستحاضہ کی عدت کا بیان

مالک۔ ابن شہاب سے روایت ہے سعید بن مسیب نے کہا مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمَعْرُوْفُ عِنْدَنَا اَنَّ عِدَّتَهَا عَلٰى اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَجْلِسُ فِيْ مَا مَضٰى وَكَذٰلِكَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَغَيْرُهٗ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا اَلَا تَرٰى اَنَّهَا تَتْرُكُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَجْلِسُ لِاَنَّهَا فِيْهِنَّ حَائِضٌ فَكَذٰلِكَ تَعْتَدُّ بِهِنَّ فَاِذَا مَضَتْ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ مِنْهُنَّ بَانَتْ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ اَوْ اَكْثَرَ

امام محمد نے کہا ہمارے نزدیک معروف یہ ہے کہ اسکی عدت اس حیض پر ہوگی جس لحاظ سے گذشتہ زمانہ میں بیٹھی تھی۔ ابراہیم نخعی اور دیگر فقہاءؒ نے یہی کہا۔ اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر فقہاء کی یہی رائے ہے کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ وہ عورت ان ایام میں جبکہ وہ بیٹھی ہے نماز چھوڑ دیتی ہے اس لئے کہ وہ ان دونوں میں حائضہ ہوتی ہے چنانچہ اسی طرح وہ عدت گزارے گی جب تین حیض کی مدت گزر جائے تو وہ جدا ہو جائے گی اگرچہ ایک سال سے کم یا زیادہ ہو۔

ف :۔ یعنی اس مرض کے پیدا ہونے سے پیشتر جتنے دن اُسے حیض آتے تھے اتنے دن تو اس کا حیض میں شمار ہوگا اس کے بعد وہ مستحاضہ ہوگی اور جس طرح نماز میں اس عادت کا لحاظ کیا جاتا ہے اسی طرح عدت میں بھی اس کا لحاظ کیا جائے گا۔

۲۶۸ الرَّضَاعُ

دُودھ پلانے کا بیان

ح ۶۴۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا رِضَاعَ اِلَّا لِمَنْ اُرْضِعَ فِي الصِّغَرِ

ح ۶۴۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاِنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا لِعَمٍّ لِحَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے تھے کہ رضاعت وہی ہے جو کم سنی میں ہو۔

مالک۔ عبداللہ بن ابی بکر۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ان کے پاس تھے۔ تو حضرت عائشہ نے سنا کہ ایک مرد حضرت حفصہ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہتا تھا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ مرد آپ کے گھر میں داخل ہونا چاہتا ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ غالباً حفصہ کے فلاں رضاعی چچا ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ کیا ہمارے فلاں رضاعی چچا زندہ ہوتے تو میرے پاس آتے آپ نے فرمایا

قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ عَمِّيْ فُلَانٌ مِّنَ الرَّضَاعَةِ حَيًّا دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ نَعَمْ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ اَرْضَعَتْهُ اَخَوَاتُهَا وَبَنَاتُ اَخِيْهَا وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ اَرْضَعَتْهُ نِسَاءُ اِخْوَتِهَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَاَرْضَعَتْ اِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَالْاُخْرٰى جَارِيَةً فَسُئِلَ هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ قَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ اَنَّهُ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَلَوْ كَانَ قَطْرَةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَاِنَّمَا هُوَ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ اَنَّهُ سَاَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ مَصَّةً وَّاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ

(یعنی رضاعی چچا نسبتی چچا کی طرح ہیں اس لئے ان کا آنا جائز ہوتا)

ح۶۲۳ مالک۔ عبداللہ بن دینار۔ سلیمان بن یسار حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاعت کے سبب سے وہ چیز حرام ہوتی ہے جو نسب کے سبب سے حرام ہوتی ہے۔

ح۶۲۴ مالک۔ عبدالرحمٰن بن قاسم۔ قاسم۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وہ ان لوگوں کے سامنے ہوتی تھیں جن کو ان کی بھانجیوں اور بھتیجیوں نے دودھ پلایا ہو۔ اور ان لوگوں کے سامنے نہیں ہوتی تھیں۔ جن کو ان کی بھاوجوں نے دودھ پلایا ہو۔

ح۶۲۵ مالک۔ زہری۔ عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے اس مرد کے متعلق سوال کیا گیا۔ جس کی دو بیویاں ہوں ان میں سے ایک بیوی ایک لڑکے کو دودھ پلائے اور دوسری بیوی دوسری لڑکی کو دودھ پلائے تو کیا اس لڑکے اور لڑکی کا نکاح ایک دوسرے کے ساتھ جائز ہے؟ فرمایا نہیں اس لئے کہ دونوں کا باپ ایک ہے۔

ح۶۲۶ مالک۔ ابراہیم بن عقبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیب سے رضاعت کے متعلق سوال کیا تو فرمایا جو دو سال کے اندر ہو اگرچہ ایک قطرہ ہو وہ حرمت کا سبب ہے اور اگر دو سال کے بعد ہو تو وہ کھانا ہے اس نے کھالیا۔

ح۶۲۷ مالک۔ ابراہیم بن عقبہ نے عروہ بن زبیر سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی وہی کہا جو سعید بن مسیب نے کہا تھا۔

ح۶۲۸ مالک۔ ثور ابن زید سے روایت ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے تھے کہ دو سال کے اندر اگرچہ ایک ہی دفعہ چوسے تو رضاعت کی حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔

ح ٦٢٠ / ٩ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرْسَلَتْ بِهٖ وَهُوَ يَرْضَعُ اِلٰى اُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرِ ن الصِّدِّيْقِ فَقَالَتْ اَرْضِعِيْهِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيَّ فَاَرْضَعَتْنِيْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْنِيْ غَيْرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ اَكُنْ اَنْ اَدْخُلَ عَلٰى عَائِشَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اُمَّ كُلْثُوْمٍ لَمْ يُتِمَّ لِيْ عَشْرَ رَضَعَاتٍ

مالک ۔ نافع (عبداللہ بن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے ان کو اپنی بہن ام کلثوم بنت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجا جبکہ وہ دودھ پیتے تھے ۔ اور فرمایا کہ اسے دس بار دودھ پلاؤ تاکہ وہ میرے پاس (بے پردہ) آیا کرے ۔ تو مجھے اُم کلثوم نے تین بار دُودھ پلایا پھر وہ بیمار ہوگئیں تو مجھے تین بار سے زیادہ دُودھ نہ پلا سکیں ۔ چنانچہ میں حضرت عائشہ کے پاس اس سبب سے نہیں جا سکتا تھا ۔ کہ مجھے دس بار دُودھ نہیں پلایا گیا تھا ۔

ح ٦٢١ / ١٠ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ حَفْصَةَ اَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ اِلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ وَهِيَ اُخْتُهَا تُرْضِعُهٗ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا فَفَعَلَتْ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَهُوَ يَوْمَ اَرْضَعَتْهُ صَغِيْرٌ يَرْضَعُ

مالک ۔ نافع ۔ صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے انہوں نے نافع کو خبر دی کہ حضرت صفیہ نے عاصم بن عبداللہ بن سعید کو اپنی بہن فاطمہ بنت عمرؓ کے پاس بھیجا تاکہ ان کو دس مرتبہ دودھ پلائیں تو وہ بڑے ہو کر ان کے سامنے جا سکیں چنانچہ انہوں نے پلایا اور وہ ان کے پاس جاتے تھے اور جس زمانے میں ان کو دودھ پلایا گیا تھا اس زمانے میں کمسن تھے دودھ پیتے تھے ۔

ح ٦٢٢ / ١١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ

مالک ۔ عبداللہ بن ابوبکر ۔ عمرہ بنت عبدالرحمن حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرمایا کہ پہلے قرآن میں نازل ہوا تھا کہ دس بار دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہوتی ہے پھر یہ منسوخ ہوگیا اور پانچ بار پلانا ٹھہرا ۔ جب رسول اللہ صلعم کی وفات ہوئی تو لوگ اس آیت کو قرآن میں پڑھتے تھے ۔

ح ٦٢٣ / ١٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَنَا مَعَهٗ عِنْدَ دَارِ الْقَضَاءِ يَسْاَلُهٗ

مالک ۔ عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ ایک مرد عبداللہ بن عمر کے پاس آیا اس حال میں کہ میں ان کے ساتھ تھا ۔ وہ پوچھنے لگا بڑے آدمی کی رضاعت

عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ كَانَتْ لِيْ وَلِيْدَةٌ فَكُنْتُ اُصِيْبُهَا فَعَمَدَتْ اِمْرَاَتِيْ اِلَيْهَا فَاَرْضَعَتْهَا فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتِ امْرَاَتِيْ دُوْنَكَ وَاللّٰهِ قَدْ اَرْضَعْتُهَا قَالَ اَوْجِعْهَا وَائْتِ جَارِيَتَكَ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ رَضَاعَةُ الصَّغِيْرِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَسُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ بَدْرًا وَكَانَ تَبَنّٰى سَالِمًا الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ كَمَا كَانَ تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَاَنْكَحَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ سَالِمًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ ابْنُهُ اَنْكَحَهُ ابْنَةَ اَخِيْهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَهِيَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِّنْ اَفْضَلِ اَيَامٰى قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ زَيْدٍ مَّا اَنْزَلَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ رُدَّ كُلُّ اَحَدٍ تُبُنِّيَ اِلٰى اَبِيْهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ يُعْلَمُ اَبُوْهُ رُدَّ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ امْرَاَةُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَهِيَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَا بَلَغَنَا فَقَالَتْ كُنَّا نَرٰى

کا کیا حکم ہے۔ تو عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی تھی میں اس سے صحبت کیا کرتا تھا۔ میری بیوی نے اس کو دودھ پلادیا جب میں اس لونڈی کے پاس جانے لگا تو بیوی نے کہا میں نے اسے دودھ پلادیا ہے حضرت عمر نے فرمایا اپنی بیوی کو سزا دے اور اپنی لونڈی سے جماع کر رضاعت کمسنی کی معتبر ہے۔

حدیث ۱۲ مالک۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے بڑے آدمی کے دودھ پلائے جانے کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رسول اللہ کے صحابی اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اور جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو متبنّیٰ بنایا تھا اسی طرح سالم کو متبنّیٰ (لے پالک) بنایا تھا جنہیں ابوحذیفہ کا مولی کہا جاتا ہے۔ ابوحذیفہ نے سالم کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کرادیا اور وہ یہ گمان کرتے تھے۔ کہ سالم ان کے بیٹے ہیں۔ فاطمہ پہلی ہجرت کرنے والیوں میں تھیں اور اس وقت قریش کی عورتوں میں سب سے افضل تھیں جب زید بن حارثہ کے متعلق وہ آیت نازل ہوئی کہ "پکارو ان کو ان کے باپ کے نام سے کہ یہی اللہ کے نزدیک بہتر ہے" تو ہر متبنّیٰ اپنے باپ کی طرف منسوب کیا جانے لگا اگر ان کا باپ معلوم نہ ہوا تو موالی کی طرف منسوب کئے گئے۔ سہلہ بنت سہیل ابوحذیفہ کی بیوی جو بنی عامر بن لوی کی اولاد سے تھی رسول اللہ صلعم کے

سَالِمًا وَلَدًا وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا
فُضُلٌ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ
فَمَا تَرَى فِي شَأْنِهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا أَرْضِعِيهِ
خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَيَحْرُمُ بِلَبَنِكِ أَوْ بِلَبَنِهَا
وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرَّضَاعَةِ
فَأَخَذَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةُ فِي مَنْ تُحِبُّ
أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ فَكَانَتْ
تَأْمُرُ أُمَّ كُلْثُومٍ وَبَنَاتِ أَخِيهَا
يُرْضِعْنَ لِمَنْ أَحْبَبْنَ أَنْ يَدْخُلَ
عَلَيْهَا وَأَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ
عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ مِنَ
النَّاسِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ
مَا نَرَى الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ إِلَّا رُخْصَةً
لَهَا فِي رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهُ
مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ
لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ
فَعَلٰى هٰذَا كَانَ رَأْيُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَضَاعَةِ
الْكَبِيرِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ لَا رَضَاعَةَ إِلَّا فِي الْمَهْدِ
لَا رَضَاعَةَ إِلَّا مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ
وَالدَّمَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُحَرِّمُ الرَّضَاعُ إِلَّا مَا

پاس آئی۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا کہ اس نے کہا ہم سالم کو اپنی اولاد سمجھتے تھے اور وہ ہمارے پاس آتا تھا اس حال میں ہم ننگے کھلے ہوتے تھے۔ اور ہمارے پاس صرف ایک ہی گھر ہے تو اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ تو جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ نے اس سے فرمایا کہ اُسے پانچ بار دودھ پلا تو وہ تیرے دودھ کے سبب سے محرم ہو جائے گا اور وہ اُسے رضاعی بیٹا خیال کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ نے اسی کو دلیل بنایا اور جس مرد کے متعلق وہ چاہتی تھیں کہ ان کے گھر میں داخل ہو تو ام کلثومؓ اور بھتیجیوں کو حکم دیتی تھیں کہ اُسے دودھ پلا دیں جس کے متعلق چاہتی کہ ان کے گھر میں آیا جایا کرے۔ تمام ازواج مطہرات نے انکار کر دیا کہ اس رضاعت کی بنا پر کوئی شخص ان کے پاس آئے۔ اور ان سبھوں نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ واللہ ہم لوگوں کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل کو جو حکم اس رضاعت کا دیا تھا وہ صرف سالم کے متعلق مخصوص تھا۔ بخدا کوئی شخص اس رضاعت کی بنا پر ہمارے سامنے نہیں آئے گا اور ازواج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑوں کو دودھ پلائے جانے کے متعلق یہی رائے تھی۔

مالک یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیّب کو کہتے ہوئے سنا کہ رضاعت وہی معتبر ہے جو گہوارہ میں ہو (یعنی جب بچپن ہو) رضاعت وہی معتبر ہے جس نے گوشت اور خون بڑھایا ہو۔

امام محمد نے کہا حرمت اسی رضاعت سے

تمام ازواج مطہرات کا انکار اس بات ثبوت ہے کہ حضور صلعم کا یہ عمل عمومی نہیں بلکہ کچھ خاص تھی ہیں جن کے بارے میں صحابہ کرام نے کا

151

كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ فَمَا كَانَ فِيهِمَا مِنَ الرَّضَاعِ وَإِنْ كَانَتْ مَصَّةً وَّاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ فَتَمَامُ الرَّضَاعَةِ حَوْلَانِ فَلَا رَضَاعَةَ بَعْدَ تَمَامِهَا تُحَرِّمُ شَيْئًا وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَحْتَاطُ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَيَقُولُ يُحَرِّمُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَبَعْدَهُمَا إِلَى تَمَامِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ وَّذٰلِكَ وَذٰلِكَ ثَلٰثُونَ شَهْرًا وَّ لَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَنَحْنُ لَا نَرٰى أَنَّهُ يُحَرِّمُ وَنَرٰى أَنَّهُ لَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ وَأَمَّا لَبَنُ الْفَحْلِ فَإِنَّا نَرَاهُ يُحَرِّمُ وَنَرٰى أَنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ فَالْأَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ أُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مِنَ الْأَبِ وَإِنْ كَانَتِ الْأُمَّانِ مُخْتَلِفَتَيْنِ إِذَا كَانَ لَبَنُهُمَا مِنْ رَجُلٍ وَّاحِدٍ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اللِّقَاحُ وَاحِدٌ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ثابت ہوتی ہے جو دو سال کے اندر ہو۔ جو رضاعت دو سال کے اندر ہو وہ حرمت کا سبب ہوتی ہے اگرچہ ایک ہی بار چوسا ہو۔ جیسا کہ عبد اللہ بن عباسؓ۔ سعیدؓ بن مسیب اور عروہؒ بن زبیر نے فرمایا۔ اور جو رضاعت دو سال کے بعد وہ کچھ بھی حرام نہیں کرتی ہے۔ اس لئے کہ اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا کہ مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دُودھ پلائیں جو رضاعت کو پورا کرنا چاہتی ہوں تو رضاعت کی انتہائی مدت دو سال ہے اس کے ختم ہونے کے بعد رضاعت نہیں جو کسی چیز کو حرام کردے۔ امام ابو حنیفہؒ احتیاطاً دو سال کے بعد چھ مہینے اور بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ تیس مہینے ہیں اور تیس مہینے بعد حرمت رضاعت نہیں ثابت ہوگی۔ لیکن ہمارے نزدیک دو سال کے بعد حرمت ثابت نہیں ہوگی اور مرد کا دودھ ہمارے نزدیک حرمت کو ثابت کرتا ہے اور ہمارے نزدیک رضاعت کی سبب سے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہے تو رضاعی بھائی پر رضاعی بہن بھی حرام ہے جو باپ کی طرف سے ہو۔ اگرچہ مائیں مختلف ہوں بشرطیکہ ان دونوں کا دودھ ایک ہی مرد سے ہو جیسا کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ "دودھ ایک ہی مرد کا ہے" اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور یہی امام ابو حنیفہؒ کی رائے ہے۔

کِتَابُ الضَّحَایَا

وَمَا یُجْزِئُ مِنْهَا

قربانی کا اور اس جانور کا بیان جو کافی ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ فِی الضَّحَایَا وَالْبُدْنِ الثَّنِیُّ فَمَا فَوْقَهٗ

مالک - نافع نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے قربانی اور بدنہ میں ثنی اور اس سے بڑا ہے۔

ف :۔ بدنہ سے ہمارے نزدیک گائے اور اونٹ ہے اور ثنی سے مراد اونٹ کی صورت میں یہ ہے کہ پانچ سال کا ہو اور چھٹا سال شروع ہوا ہو اور گائے کی صورت میں جب دو سال کی ہو اور تیسرا سال شروع ہوا ہو۔ اور بکری ایک سال کی ہو دوسرا سال شروع ہو چکا ہو۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَمَّا لَمْ تُسِنَّ مِنَ الضَّحَایَا وَالْبُدْنِ وَعَنِ الَّتِیْ نُقِصَ مِنْ خَلْقِهَا

مالک - نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ ان قربانیوں سے منع فرماتے تھے جو مسنہ نہ ہوں۔ اور اس سے جس کے خلقی عضو میں نقص ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ ضَحّٰى مَرَّةً بِالْمَدِيْنَةِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَشْتَرِیَ لَهٗ كَبْشًا فَحِيْلًا اَقْرَنَ ثُمَّ اَذْبَحَهٗ لَهٗ يَوْمَ الْاَضْحٰى فِی الْمُصَلّٰى النَّاسِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ حُمِلَ اِلَيْهِ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ حِيْنَ ذُبِحَ كَبْشُهٗ وَكَانَ مَرِيْضًا لَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ مَعَ النَّاسِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَيْسَ حِلَاقُ الرَّاْسِ بِوَاجِبٍ عَلٰى مَنْ ضَحّٰى اِذَا لَمْ يَحُجَّ وَقَدْ فَعَلَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

مالک - نافع - عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ مدینہ میں قربانی کی تو مجھ کو حکم دیا کہ میں ان کے لئے ایک سینگ والا بکرا خریدوں اور عیدگاہ میں قربانی کے دن ذبح کروں اور وہ بیمار تھے لوگوں کے ساتھ عیدگاہ نہیں جا سکے تھے۔ اور عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ سر کا منڈوانا قربانی کرنے والے پر واجب نہیں جبکہ اس نے حج نہیں کیا لیکن ابن عمر نے یونہی منڈوایا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِیْ

امام محمد نے کہا ہم اس پوری حدیث پر عمل کرتے

خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اَلْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ اِذَا كَانَ عَظِيْمًا اَجْزَئَ فِي الْهَدْيِ وَالْاُضْحِيَةِ بِذٰلِكَ جَاءَتِ الْاٰثَارُ وَالْخَصِيُّ مِنَ الْاُضْحِيَةِ يُجْزِئُ مِمَّا يُجْزِئُ مِنْهُ الْفَحْلُ وَاَمَّا الْحَلَاقُ فَنَقُوْلُ فِيْهِ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ لَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلٰى مَنْ لَمْ يَحُجَّ فِي يَوْمِ النَّحْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

ہیں بجز ایک چیز کے وہ یہ کہ چھ ماہ کا مینڈھا بھی جبکہ وہ بڑا معلوم ہو قربانی میں ذبح کرنا جائز ہے اور اس کے متعلق بہت سی آثار وارد ہیں ۔ اور جس میں فحل جائز ہے اس میں خصی بھی جائز ہے اور سر کا منڈوانا تو ہم عبداللہ بن عمرؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ جس نے حج نہیں کیا اس پر قربانی کے دن سر کا منڈوانا واجب نہیں ۔ امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہاء کی یہی رائے ہے۔

[illegible] اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّيْ عَمَّا فِيْ بَطْنِ الْمَرْاَةِ

مالکؒ ۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نہیں ذبح کرتے تھے اس بچے کی طرف سے جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يُضَحّٰى عَمَّا فِيْ بَطْنِ الْمَرْاَةِ

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ قربانی اس بچے کی طرف سے نہیں کی جائیگی جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو۔

٢٨٥

مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا

جس قسم کے جانور کی قربانی مکروہ ہے اس کا بیان

[illegible] اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزَ اَخْبَرَ اَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَقَالَ اَرْبَعٌ وَكَانَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ يَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِهٖ وَهِيَ الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ

مالکؒ ۔ عمرو بن حارث سے روایت ہے کہ ان سے عبید بن فیروز نے بیان کیا کہ براء بن عازبؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قربانی میں کن جانوروں سے بچنا چاہئے تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا ۔ فرمایا کہ چار۔ براء بن عازبؓ بھی اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میرا ہاتھ رسول اللہ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے ان میں سے ایک لنگڑی جو چل نہ سکے ۔ دوسرے کانی جس کا کانا ہونا ظاہر ہو۔ تیسرے بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو ۔ چوتھے دبلی جس میں چربی نہ ہو یا اس کی ہڈی میں گودا نہ رہا ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَأَمَّا الْعَرْجَاءُ فَإِذَا مَشَتْ عَلٰى رِجْلِهَا فَهِيَ تُجْزِئُ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَمْشِي لَمْ تُجْزِئْ أَمَّا الْعَوْرَاءُ فَإِنْ بَقِيَ مِنَ الْبَصَرِ الْأَكْثَرُ مِنْ نِصْفِ الْبَصَرِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ ذَهَبَ النِّصْفُ فَصَاعِدًا لَمْ تُجْزِئْ وَأَمَّا الْمَرِيضَةُ الَّتِي فَسَدَتْ لِمَرَضِهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي فَإِنَّهُمَا لَا تُجْزِيَانِ

٢٨١ لُحُوْمِ الْأَضَاحِي

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحٰى فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ فِي ضَحَايَاهُمْ يَجْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالُوْا نَهَيْتَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِي بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي كَانَتْ

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں لیکن لنگڑی اگر اپنے پاؤں پر چل سکے تو جائز ہے اور اگر نہ چل سکے تو جائز نہیں۔ اور کانی جس کی نصف آنکھ سے زیادہ باقی ہو جائز ہے اور اگر نصف یا اس سے زیادہ جاتی رہے تو جائز نہیں۔ اور مریضہ جو مرض کے باعث خراب ہو جائے اور اتنی دبلی جس میں گود باقی نہ رہا ہو جائز نہیں۔

قربانی کے گوشت کا بیان

مالکؒ۔ عبداللہ بن ابی بکر۔ عبداللہ بن واقد سے روایت ہے ان سے عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا عبداللہ بن ابو بکر نے کہا کہ میں نے یہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سچ کہا میں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے سنا فرماتی تھیں کہ جنگل میں رہنے والوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کے دن پہونچی تو آپ نے فرمایا تین دن کے لئے جمع گوشت کو جمع رکھو اور اس سے زیادہ کو خیرات کر دو۔ جب اس کے بعد کہا گیا کہ یا رسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ ان کی چربی جمع کرتے تھے اور ان کے کھالوں کی مشکیں بناتے تھے تو رسول اللہ نے فرمایا کیا بات ہے تو لوگوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو تین دن سے زیادہ کے لئے گوشت جمع کر رکھنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اس جماعت کے سبب سے روک دیا تھا جو قربانی کے دن

ذَفَّتْ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالْاِدِّخَارِ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَالتَّزَوُّدِ وَقَدْ رَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ كَانَ نَهٰى عَنْهُ فَقَوْلُهُ الْاٰخِرُ نَاسِخٌ لِلْاَوَّلِ فَلَا بَاْسَ بِالْاِدِّخَارِ وَالتَّزَوُّدِ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ كُلُوْا وَادَّخِرُوْا اَوْ تَصَدَّقُوْا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ مِنْ اُضْحِيَّتِهٖ وَيَدَّخِرَ وَيَتَصَدَّقَ وَمَا نُحِبُّ لَهٗ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِاَقَلَّ مِنَ الثُّلُثِ وَاِنْ تَصَدَّقَ بِاَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ جَازَ

آئی تھی اب قربانی کا گوشت کھاؤ۔ خیرات کرو اور رکھ چھوڑو۔

مالک۔ ابوالزبیر۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا پھر اس کے بعد فرمایا۔ کر کھاؤ اور توشہ بناؤ اور رکھ چھوڑو۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت جمع کرنا اور توشہ بنالے میں کوئی مضائقہ نہیں رسول اللہ صلعم نے اس کو منع کرنے کے بعد پھر اس کی اجازت دے دی تھی آپ کا آخری قول پہلے قول کا ناسخ ہے اس لئے جمع کرنے اور توشہ بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ امام ابوحنیفہ رح اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی قول ہے۔

مالک۔ ابوالزبیر مکی سے روایت ہے جابر بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا پھر اس کے بعد فرمایا کہ کھاؤ۔ جمع کرو اور خیرات کرو۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں اگر کوئی شخص قربانی کا گوشت کھائے۔ جمع کرے اور خیرات کرے اور ہمیں پسند نہیں کہ کوئی شخص ایک ثلث سے کم خیرات کرے لیکن اگر ایک ثلث سے کم خیرات کرے تو جائز ہے۔

اَلرَّجُلُ يَذْبَحُ اُضْحِيَةً قَبْلَ اَنْ يَّغْدُ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى ٢٤

عیدگاہ جانے سے پہلے قربانی کرنے کا بیان

ح ٦٣٣ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ اَشْقَرَ ذَبَحَ اُضْحِيَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى وَاِنَّهٗ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعُوْدَ بِاُضْحِيَةٍ اُخْرٰى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِيْ مِصْرٍ يُصَلّٰى فِيْهِ الْعِيْدُ فَذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْاِمَامُ فَاِنَّمَا هِيَ شَاةُ لَحْمٍ وَّلَا يُجْزِئُ مِنَ الْاُضْحِيَةِ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ مِصْرٍ وَّكَانَ فِيْ بَادِيَةٍ اَوْ نَحْوِهَا مِنَ الْقُرَى النَّائِيَةِ عَنِ الْمِصْرِ فَاِنْ ذَبَحَ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ اَوْ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَجْزَاَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر نے اپنی قربانی عیدگاہ جانے سے پہلے قربانی کے دن کی اور رسول اللہ صلعم سے بیان کیا گیا تو آپ نے حکم دیا کہ پھر دوسری قربانی کرے۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب کوئی شخص ایسے شہر میں ہو جہاں عید کی نماز پڑھی جاتی ہو اور امام کے نماز پڑھانے سے پہلے ذبح کر دیا ہو تو وہ ایک بکری کا گوشت ہو گا قربانی کے لئے کافی نہ ہو گا اور جو شخص شہر میں نہ رہتا ہو بلکہ جنگل یا اسی قسم کے ایسے گاؤں میں رہتا ہو جو شہر سے دور دراز ہو وہ اگر فجر یا آفتاب کے طلوع ہونے کے بعد ذبح کرے تو جائز ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کی رائے ہے

مَا يُجْزِئُ مِنَ الضَّحَايَا عَنْ اَكْثَرَ مِنْ وَّاحِدٍ ٢٥

ایک قربانی میں کئی آدمیوں کی شرکت کا بیان

ح ٦٣٤ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ صَيَّادٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ قَالَ كُنَّا نُضَحِّيْ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً

مالک۔ عمارہ بن صیاد۔ عطا بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب رسول اللہ کے صحابی نے ان سے بیان کیا کہ ہم ایک بکری قربانی کرتے تھے اور ایک شخص اس کو ذبح کرتا تھا اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے پھر لوگوں نے فخر کرنا شروع کیا اور قربانی فخر ہو گئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مُحْتَاجًا فَيَذْبَحُ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ يُضَحِّيْ بِهَا عَنْ نَفْسِهٖ فَيَاْكُلُ وَيُطْعِمُ اَهْلَهٗ، فَاَمَّا شَاةٌ وَّاحِدَةٌ يُذْبَحُ عَنِ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ اُضْحِيَّةً فَهٰذِهٖ لَا تُجْزِئُ وَلَا يَجُوْزُ شَاةٌ اِلَّا عَنِ الْوَاحِدِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْبَدَنَةُ وَالْبَقَرَةُ تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ فِي الْاُضْحِيَّةِ وَالْهَدْيِ مُتَفَرِّقِيْنَ كَانُوْا اَوْ مُجْتَمِعِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ وَّاحِدٍ اَوْ غَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اَلذَّبَائِحُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً لَّهٗ بِاُحُدٍ فَجَاءَهَا الْمَوْتُ فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِهَا فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا كُلُوْهَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ سَعْدٍ اَوْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ جَارِيَةً لِّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى

امام محمدؒ نے کہا لوگ محتاج ہوتے تھے تو ایک بکری ذبح کرتے تھے اور اس کو اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے۔ کھاتے تھے اور گھر والوں کو کھلاتے تھے لیکن ایک بکری اگر دو یا تین آدمیوں کی طرف سے قربانی کرے تو یہ جائز نہیں ایک بکری کی قربانی صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہوگی۔

امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کی یہی رائے ہے۔

۶۳۶ ح ۲ مالک۔ ابو الزبیر مکی۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کئے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں قربانی میں اونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے ایک ہی گھر کے لوگ یا متفرق گھر کے لوگ ہوں۔ (دونوں صورتوں میں کافی ہے)

ذبیحوں کا بیان

۶۳۷ ح ۱ مالک۔ زید بن اسلم عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص احد میں اپنی اونٹنی چرا رہا تھا وہ مرنے لگی تو اُسے ایک دھار دار لکڑی سے ذبح کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے کھانے کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ اُسے کھاؤ۔

۶۳۸ ح ۲ مالک نافع۔ ایک انصاری مرد سے روایت ہے کہ معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ نے ان سے بیان کیا کعب بن مالک کی ایک لونڈی مقام سلع میں ان کی بکریاں چرایا

غَنَمًا لَہٗ بِسَلْعٍ فَاُصِیْبَتْ مِنْہَا شَاۃٌ
فَاَدْرَکَتْہَا اُمُّ ذَبَحَتْہَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ
لَا بَاْسَ بِہَا کُلُوْہَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٰذَا نَاْخُذُ کُلُّ
شَیْءٍ اَفْرَی الْاَوْدَاجَ وَ اَنْہَرَ
الدَّمَ فَذُبِحَتْ بِہٖ فَلَا بَاْسَ
بِذٰلِکَ اِلَّا السِّنَّ وَ الظُّفُرَ وَ
الْعَظْمَ فَاِنَّہٗ مَکْرُوْہٌ اَنْ تُذْبَحَ
بِشَیْءٍ مِّنْہُ وَہُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَہَائِنَا

ح ٦٣٣ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ
سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ
کَانَ یَقُوْلُ مَا ذُبِحَ بِہٖ اِذَا بَضَعَ فَلَا
بَاْسَ بِہٖ اِذَا اضْطُرِرْتَ اِلَیْہِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٰذَا نَاْخُذُ
لَا بَاْسَ بِذٰلِکَ کُلِّہٖ عَلٰی مَا فَسَّرْتُ
لَکَ وَاِنْ ذُبِحَ بِسِنٍّ اَوْ ظُفُرٍ
مَنْزُوْعَیْنِ فَاَفْرَی الْاَوْدَاجَ وَ
اَنْہَرَ الدَّمَ اُکِلَ اَیْضًا وَذٰلِکَ مَکْرُوْہٌ
فَاِنْ کَانَا غَیْرَ مَنْزُوْعَیْنِ فَاِنَّمَا قَتَلَہَا قَتْلًا
فَہِیَ مَیْتَۃٌ لَا تُؤْکَلُ وَہُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

کرتی تھی ان میں سے ایک مرنے لگی تو اس کے پاس جاکر پتھر سے اس کو ذبح کر ڈالا رسول اللہ صلعم سے اس کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اُسے کھاؤ۔

امام محمد نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں ہر وہ چیز جو رگیں کاٹ دے اور خون بہائے اور اس سے ذبح کیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بجز ناخن۔ دانت اور ہڈی کہ ان میں سے کسی ایک سے ذبح کرنا مکروہ ہے امام ابوحنیفہ کا اور اکثر ہمارے فقہا کا یہی قول ہے۔

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے سعید بن مسیب فرماتے تھے کہ جب ایسی چیز سے ذبح کیا جائے جو رگیں کاٹ دے تو کوئی مضائقہ نہیں جب ضرورت ہو۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اگر جدا کئے ہوئے دانت یا ناخن سے ذبح کرے جس سے رگیں کٹ جائیں اور خون بہادے تو بھی کھایا جائے گا لیکن یہ مکروہ ہے اور یہ دونوں جدا کئے ہوئے نہ ہوں تو وہ ذبیحہ مردار ہے اس کا کھانا حرام ہے۔

امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے

اَلصَّیْدُ وَمَا یُکْرَہُ اَکْلُہٗ مِنَ السِّبَاعِ وَغَیْرِہٖ

٢٧٥

شکار اور ان جانوروں کا بیان جن کا کھانا مکروہ ہے

ح ٦٣٤ مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِہَابٍ
عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ

مالک۔ ابن شہاب۔ ابوادریس خولانی۔ ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

الخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي حَكِيمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يُكْرَهُ اَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَيُكْرَهُ مِنَ الطَّيْرِ اَيْضًا مَا يَاْكُلُ الْجِيَفَ مِمَّا لَهُ مِخْلَبٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَاِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ

اَكْلُ الضَّبِّ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي كُنَّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ اَخْبِرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ فَقُلْنَ هُوَ ضَبٌّ فَرَفَعَ يَدَهُ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِي فَاَجِدُنِي اَعَافُهُ قَالَ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُ

نے ہر دانت والے درندہ کے کھانے سے منع فرمایا

۳۴۷ ج ۲ مالک ۔ اسمٰعیل بن ابی حکیم ۔ عبیدہ بن سلیمان حضرمی ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے ۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ۔ ہر دانت والے درندے کا اور ہر چنگل والے پرندے کا کھانا حرام ہے اور اس پرندے کا بھی کھانا حرام ہے جو اپنے چنگل سے مردار کھاتا ہو امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف اور ابراہیم نخعی کا بھی قول ہے ۔

۲۸۶

گوہ کھانے کا بیان

۶۳۲ ج ۱ مالک ۔ ابن شہاب ۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف ۔ عبداللہ بن عباس ۔ خالد بن ولید بن مغیرہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے گھر میں داخل ہوئے آپ کے پاس بھونی ہوئی گوہ لائی گئی تو رسول اللہ نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو میمونہ کے گھر میں جو عورتیں تھیں ان میں سے بعض نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بیان کیا کہ جس چیز کے کھانے کا آپ ارادہ فرما رہے ہیں وہ گوہ ہے پس اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو میں نے پوچھا کیا یہ حرام ہے فرمایا نہیں بلکہ یہ ہماری زمین میں نہیں ہوتی اس لئے ہمیں کراہت آتی ہے خالد نے کہا کہ میں نے اس کو کھینچ لیا اور کھایا حالانکہ رسول اللہ دیکھ

وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

حدیث ۷۳۲ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ أَكْلِ الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ فِيْ أَكْلِهِ اخْتِلَافٌ فَأَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰى أَنْ يُؤْكَلَ

حدیث ۷۳۳ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ أُهْدِيَ لَهَا ضَبٌّ فَأَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ أَكْلِهِ فَنَهَاهَا عَنْهُ فَجَاءَتْ سَائِلَةٌ فَأَرَادَتْ أَنْ تُطْعِمَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُطْعِمِيْنَهَا مِمَّا لَا تَأْكُلِيْنَ

حدیث ۷۳۴ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَزِيْزِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ وَالضَّبُعِ

قَالَ مُحَمَّدٌ فَتَرْكُهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

رہے تھے۔

مالک۔ عبداللہ بن دینار۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ سے پکار کر پوچھا کہ گوہ کھانے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ حرام سمجھتا ہوں۔

امام محمدؒ نے کہا اس کے کھانے کے متعلق بہت اختلاف وارد ہوا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس کا کھانا مناسب نہیں۔

ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم نخعی۔ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس تحفہ میں گوہ بھیجی گئی ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ سے اس کے کھانے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا۔ پھر ایک سائلہ آئی تو حضرت عائشہ نے اس کے کھلانے کا ارادہ کیا رسول اللہ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ تو اسے وہ چیز کھلانا چاہتی ہے جو خود نہیں کھاتی۔

عبدالجبار۔ ابن عباس ہمدانی۔ عزیز بن مرشد۔ حارث حضرت علیؓ بن طالب سے روایت ہے کہ وہ گوہ اور کفتار کے کھانے سے منع فرماتے تھے۔

امام محمدؒ نے فرمایا کہ اس کا نہ کھانا ہمارے نزدیک بہتر ہے امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے

مَا لَفَظَهُ الْبَحْرُ مِنَ السَّمَكِ الطَّافِيْ وَغَيْرِهٖ

دریائی مچھلیوں وغیرہ کا بیان جو پانی سے اُوپر آجائے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّا لَفَظَهُ الْبَحْرُ فَنَهَاهُ عَنْهُ ثُمَّ انْقَلَبَ فَدَعَا بِمُصْحَفٍ فَقَرَاَ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ قَالَ نَافِعٌ فَاَرْسَلَنِيْ اِلَيْهِ اَنْ لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ فَكُلْهُ

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہ نے عبداللہ بن عمرؓ سے اس جانور کے متعلق پوچھا جس کو دریا پھینک دے تو عبداللہ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا۔ پھر اپنے گھر گئے اور عبداللہ نے کلام اللہ منگوایا اور یہ آیت پڑھی احل لکم صید البحر و طعامہ (تمہارے لئے دریا کا شکار حلال کیا گیا ہے اور اس کا کھانا) تو نافع نے کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن ابن ابی ہریرہ کے پاس بھیجا تاکہ ان سے کہہ دوں کہ کوئی مضائقہ نہیں اس لئے اُسے کھاؤ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ الْاٰخِرِ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِمَا لَفَظَهُ الْبَحْرُ وَبِمَا حَسَرَ عَنْهُ الْمَاءُ اِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ الطَّافِيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا ہم ابن عمر کے آخری قول پر عمل کرتے ہیں جس کو دریا پھینک دے یا پانی کی کمی کے سبب سے الگ جائے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن بیماری کے سبب سے مرے اس کا کھانا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

اَلسَّمَكُ يَمُوْتُ فِي الْمَاءِ

اِس مچھلی کا بیان جو پانی میں مرجائے

اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ سَعِيْدِ الْجَارِيِّ بْنِ الْجَارِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْحِيْتَانِ يَقْتُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَيَمُوْتُ صَرْدًا وَفِيْ اَصْلِ ابْنِ الصَّوَّافِ وَتَمُوْتُ بَرْدًا قَالَ

زید بن اسلم۔ سعید جاری بن جار سے روایت ہے فرمایا میں نے ابن عمرؓ سے ان مچھلیوں کے متعلق دریافت کیا جو ایک دوسرے کو مار ڈالتی ہیں یا سردی سے مر جائیں (ابن صواف کے نسخہ میں یموت صردًا کی جگہ یموت بردًا ہے) تو فرمایا اس

لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ اِذَا مَاتَتِ الْحِيْتَانُ مِنْ حَرٍّ اَوْ بَرْدٍ اَوْ قَتَلَ بَعْضُهَا بَعْضًا فَلَا بَأْسَ بِاَكْلِهَا فَاَمَّا اِذَا مَاتَتْ مِيْتَةً بِنَفْسِهَا فَطَفَتْ فَهٰذَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَكِ فَاَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهٖ

میں کوئی مضائقہ نہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص اسی طرح فرماتے تھے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جبکہ مچھلیاں گرمی یا سردی کے سبب سے مرجائیں یا ایک دوسری کو قتل کر دیں تو اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور جو خود بخود مرجائے اور پانی کے اوپر آجائے تو اس مچھلی کا کھانا مکروہ ہے اور اس کے علاوہ کا کھانا درست ہے۔

ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ ۳۴۹

پیٹ کا بچہ ذبح کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا نُحِرَتِ النَّاقَةُ فَذَكٰوةُ مَا فِيْ بَطْنِهَا ذَكَاتُهَا اِذَا كَانَ تَمَّ خَلْقُهٗ وَنَبَتَ شَعْرُهٗ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِهَا ذُبِحَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهٖ

مالک۔ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ جب اونٹنی ذبح کی جائے تو جو بچہ اس کے پیٹ میں ہے اس کا ذبح کرنا وہی اس ماں کا ذبح کرنا ہے جبکہ اس بچے کے اعضا پورے ہوگئے ہوں۔ اور اس کے بال اُگ آئے ہوں۔ اور جب اس کے پیٹ سے نکل آئے تو اس کا ذبح کرنا ضروری ہے تاکہ اس کے پیٹ سے خون نکل آئے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ذَكَاةُ مَا كَانَ فِيْ بَطْنِ الذَّبِيْحَةِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ اِذَا كَانَ قَدْ نَبَتَ شَعْرُهٗ وَتَمَّ خَلْقُهٗ

مالک۔ یزید بن عبداللہ بن قسیط۔ سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے فرماتے تھے ذبیحہ کے پیٹ میں جو بچہ ہو اس کی ماں کا ذبح کرنا ہی اس کا ذبح کرنا ہے جبکہ اس کے بال اُگ آئے ہوں اور عضو پورے ہوگئے ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ اِذَا تَمَّ خَلْقُهٗ فَذَكَاتُهٗ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ فَلَا بَأْسَ بِاَكْلِهٖ فَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ كَانَ يَكْرَهُ اَكْلَهٗ

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ جبکہ اس کے اعضا پورے ہوگئے ہوں تو اس کی ماں کا ذبح کرنا اس کا ذبح کرنا ہے۔ اس لئے اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ اس

عَلٰی يَخْرُجَ حَيًّا فَيُذَكّٰى وَكَانَ يَرْوِي عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَكُوْنُ ذَكٰوةُ نَفْسٍ ذَكٰوةَ نَفْسَيْنِ

أَكْلُ الْجَرَادِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ وُدِدْتُ أَنَّ عِنْدِيْ قَفْعَةً مِّنْ جَرَادٍ فَآكُلُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ الْجَرَادُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ إِنْ أُخِذَ حَيًّا أَوْ مَيِّتًا وَهُوَ ذَكِيٌّ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

ذَبَائِحُ نَصَارَى الْعَرَبِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيْلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

کے کھانے کو مکروہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ وہ زندہ نکل آئے اور ذبح کیا جائے اور روایت کرتے تھے حماد سے کہ ابراہیم نخعی کہتے تھے ایک کا ذبح کرنا دو کا ذبح نہیں ہو سکتا (یعنی ایک کو ذبح کرنے سے دوسرا ذبح نہیں ہو سکتا)

۲۸۰ ## ٹڈی کھانے کا بیان

ص ۹۵ ج ۱ مالک، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے ان سے ٹڈی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس ٹڈیوں کا کا تھیلہ ہو اور میں اس سے کھاؤں۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ٹڈی مذبوح کے حکم میں ہے اس لئے اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں اگر اسے پکڑا جائے خواہ زندہ یا مردہ ہو وہ ہر حال میں مذبوح ہے۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کی یہی رائے ہے۔

۲۸۱ ## عرب کے نصاریٰ کے ذبیحوں کا بیان

ص ۹۶ ج ۱ مالک، ثور بن زید الدیلی، عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے ان سے نصاریٰ عرب کے ذبیحہ کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور یہ آیت "ومن یتولھم منکم فانہ منھم" تلاوت فرمائی (یعنی جو تم میں سے ان کو دوست رکھے وہ بھی ان ہی میں سے ہے)

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہائے احناف کا یہی قول ہے

مَاقُتِلَ بِالْحَجَرِ ۲۸۲

اس جانور کا بیان جو پتھر سے مارا جائے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ ح ٦٥٢
رَمَيْتُ طَائِرَيْنِ بِحَجَرٍ وَأَنَا بِالْجُرْفِ
فَأَصَبْتُهُمَا فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَمَاتَ
فَطَرَحَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَمَّا الْآخَرُ
فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّيهِ بِقَدُومٍ
فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّيَهُ فَطَرَحَهُ أَيْضًا

مالک روایت کرتے ہیں ہم سے نافع بیان کیا کہ میں مقام جرف میں تھا تو میں نے دو پرندوں کو پتھر پھینک کر مارا جو دونوں کو لگ گیا ان میں سے ایک تو مر گیا اس کو عبداللہ بن عمرؓ نے پھینک دیا۔ دوسرے کو ذبح کرنے گئے تو ذبح کرنے سے قبل ہی مر گیا اس کو بھی پھینک دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَا رُمِيَ بِهِ الطَّيْرُ فَقُتِلَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تُدْرَكَ ذَكَاتُهُ لَمْ يُؤْكَلْ إِلَّا أَنْ تَخْرِقَ أَوْ يُبْضِعَ فَإِذَا خَرَقَ أَوْ بَضَعَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جس کو پتھر پھینک کر مارا گیا اور ذبح کرنے سے پہلے ہی مر جائے تو نہیں کھایا جائے گا مگر یہ کہ پھٹ جائے یا اس کا کوئی عضو کٹ جائے جب کوئی عضو کٹ جائے یا وہ پھٹ جائے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

اَلشَّاةُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ تُذَكّٰى قَبْلَ أَنْ تَمُوْتَ ۲۸۳

بکری وغیرہ کا بیان جو مرنے سے پہلے ذبح کر دی جائے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ح ٦٥٣
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ
أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ شَاةٍ ذُبِحَتْ فَتَحَرَّكَ
بَعْضُهَا فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا ثُمَّ سَأَلَ
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ إِنَّ الْمَيْتَةَ
لَتَتَحَرَّكُ وَنَهَاهُ

مالک، یحیی بن سعید۔ ابی مرہ سے روایت ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے اس بکری کے متعلق پوچھا جو ذبح کی گئی اور اس کا بعض حصہ ہلا ہو تو اس کے کھانے کا حکم دیا۔ پھر زید بن ثابتؓ سے پوچھا تو فرمایا کیا مردہ بھی ہلتا ہے اور اس کے کھانے سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا تَحَرَّكَتْ تَحَرُّكًا أَكْبَرُ الرَّأْيِ فِيهِ وَالظَّنِّ أَنَّهَا حَيَّةٌ أُكِلَتْ

امام محمدؒ نے کہا جب اس طرح حرکت کرے کہ اس کے زندہ ہونے کا ظن غالب ہو تو کھائی جائے اور

وَاِذَا كَانَ نَحَرَهَا شَيْئًا يَا خِتْلَاجٍ وَاَكْبَرُ الرَّأْيِ وَالظَّنِّ فِي ذٰلِكَ اِنَّهَا مَيِّتَةٌ لَمْ تُؤْكَلْ

جب اس کے پھڑکنے کی حرکت اس طرح ہو جس سے گمان غالب مرنے کا ہو تو اُسے نہ کھایا جائے۔

۲۸۴ اَلرَّجُلُ يَشْتَرِي اللَّحْمَ فَلَا يَدْرِي اَذَكِيٌّ هُوَ اَمْ غَيْرُ ذَكِيٍّ

اس گوشت کے خریدنے کا بیان جس کا مذبوح و غیر مذبوح ہونا معلوم نہ ہو

۶۵۳ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَاْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ فَلَا نَدْرِيْ هَلْ سَمَّوْا عَلَيْهَا اَمْ لَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُوْهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ

مالک ہشام بن عروہ۔ عروہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ دیہات کے لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس پر بوقت ذبح بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں۔ عروہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا کہ اس پر بسم اللہ پڑھ لو پھر کھاؤ۔ امام مالک نے کہا کہ یہ ابتدائے اسلام میں تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا كَانَ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِهَا مُسْلِمًا اَوْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ اَتٰى بِذٰلِكَ مَجُوْسِيٌّ وَذَكَرَ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَهُ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمْ يُصَدَّقْ وَلَمْ يُؤْكَلْ بِقَوْلِهٖ

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔ بشرطیکہ اس گوشت کا لانے والا مسلمان یا اہل کتاب ہو۔ اگر کوئی مجوسی یہ گوشت لائے اور بیان کرے کہ اس کو مسلمان یا اہل کتاب نے ذبح کیا ہے تو اس کو سچا نہیں سمجھا جائے گا اور نہ اس کے کہنے کی بنا پر کھایا جائے گا

۲۸۵ صَيْدُ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ

سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا بیان

۶۵۴ ح ۱ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ كُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ اِنْ قَتَلَ اَوْ لَمْ يَقْتُلْ

مالک۔ نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سکھائے ہوئے کتے کے متعلق کہتے تھے اس کو کھاؤ جو تمہارے لئے پکڑ رکھے۔ خواہ مار ڈالا ہو یا زندہ پکڑا ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَا قَتَلَ اَوْ لَمْ يَقْتُلْ اِذَا ذَكَّيْتَهُ مَا لَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں مار ڈالا ہو یا زندہ پکڑا ہو جبکہ تم نے اُسے ذبح کیا ہو اور اس کتے نے اس میں سے کچھ بھی نہ کھایا ہو اور اگر اس سے

تأكل فإنما أمسكه على نفسه وكذلك بلغنا عن ابن عباس وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا

٢٨٦
العقيقة

٦٥٦ أخبرنا مالك حدثنا زيد بن أسلم عن رجل من بني ضمرة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن العقيقة قال لا أحب العقوق فكأنه إنما كره الاسم وقال من ولد له ولد فأحب أن ينسك عن ولده فليفعل

٦٥٧ أخبرنا مالك أخبرنا نافع عن عبد الله بن عمر أنه لم يكن يسأله أحد من أهله عقيقة إلا أعطاها إياه وكان يعق عن ولده بشاة شاة عن الذكر والأنثى

٦٥٨ أخبرنا مالك أخبرنا جعفر بن محمد بن علي عن أبيه أنه قال وزنت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شعر حسن وحسين وزينب وأم كلثوم فتصدقت بوزن ذلك فضة

٦٥٩ أخبرنا مالك أخبرني ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن محمد ابن علي بن حسين أنه قال وزنت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شعر حسن

کچھ کھایا ہو تو تم نہ کھاؤ اس لیے کہ اس نے اپنے واسطے پکڑا ہے اور حضرت ابن عباس سے اسی طرح ہم تک پہنچا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

عقیقے کا بیان

مالک۔ زید بن اسلم۔ بنی ضمرہ کے ایک شخص سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا میں عقوق کو ناپسند کرتا ہوں گویا آپ نے اس نام کو ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ جس کے یہاں بچہ پیدا ہو اور اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرنی چاہے تو کر سکتا ہے (عقوق سے مراد والدین کی نافرمانی ہے عقوق اور عقیقہ کا ماخذ ایک ہی ہے)

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان سے ان کے گھر والوں میں سے اگر کوئی شخص عقیقہ کے لئے کہتا تو وہ دیتے۔ اور اپنی اولاد کی طرف سے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ایک ایک بکری عقیقہ میں دیتے۔

مالک۔ جعفر بن محمد بن علی۔ محمد بن علی سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے حضرت حسینؓ اور حضرت حسنؓ۔ زینبؓ اور ام کلثومؓ کے بالوں کو وزن کیا اور اس کے ہموزن چاندی اللہ کی راہ میں دی۔

مالک۔ ربیعہ بن ابو عبدالرحمن۔ محمد بن علی بن حسین سے روایت ہے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے بالوں کو وزن کیا اور اس کے ہم وزن چاندی

وَحُسَيْنٍ وَتَصَدَّقَتْ بِوَزْنِهِمْ فِضَّةً

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا الْعَقِيقَةُ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ فُعِلَتْ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نَسَخَ الْأَضْحٰى كُلَّ ذِبْحٍ كَانَ قَبْلَهُ وَنَسَخَ شَهْرُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ كَانَ قَبْلَهُ وَنَسَخَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ كَانَ قَبْلَهُ وَنَسَخَتِ الزَّكٰوةُ كُلَّ صَدَقَةٍ كَانَتْ قَبْلَهَا كَذٰلِكَ بَلَغَنَا

خیرات کی۔

امام محمدؒ نے کہا عقیقہ کے متعلق ہمیں معلوم ہوا کہ اس کا رواج عہد جاہلیت میں تھا۔ اور ابتدائے اسلام میں بھی یہ کیا گیا پھر قربانی نے ہر ذبح کو منسوخ کر دیا۔ اور ماہ رمضان نے ان تمام روزوں کو منسوخ کر دیا جو اس سے پہلے رائج تھے۔ اور غسل جنابت نے منسوخ کر دیا ہر اس غسل کو جو اس سے پہلے رائج تھا۔ اور زکوۃ نے ہر صدقہ کو منسوخ کر دیا جو اس سے پہلے رائج تھے اسی طرح ہمیں پہونچا ہے۔

ف :۔ امام محمدؒ کا عقیقہ کے نسخ کا دعویٰ اس پر محمول کیا جائے گا کہ ایام جاہلیت میں جس طور پر اس کو انجام دیا جاتا تھا وہ منسوخ ہو گیا اور اس کو شرعی طور پر انجام دینا چاہئے۔ ورنہ بالکلیہ نسخ تسلیم کر لینا احادیث صحیحہ اور تعامل صحابہ و آثار کے صریح خلاف ہوگا۔ ولیمہ کا حکم شعبان و عرفہ کے روزوں کی فضیلت۔ غسل جمعہ کا ہر بالغ پر وجوب۔ صدقہ فطر کی ادائیگی کا وجوب سب کے نزدیک متفق علیہ ہے اس لئے صدقہ روزہ۔ ذبح اور غسل کے نسخ کا دعویٰ اسی پر محمول کیا جائے گا۔

كِتَابُ الدِّيَاتِ

خون بہا کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ فَكَتَبَ أَنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوْعِيَتْ جَدْعًا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْعَيْنِ خَمْسِيْنَ وَفِي الْيَدِ خَمْسِيْنَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسِيْنَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ

مالک۔ عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے ان کے والد نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خط کے متعلق بیان کیا جو انہوں نے عمرو بن حزم کو دیت کے متعلق تحریر فرمایا تھا کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں اور ناک کی دیت جب پوری کاٹ لی جائے سو اونٹ ہیں۔ اور جائفہ میں تیسرا حصہ دیت کا ہے اور مامومہ میں بھی اتنا ہی ہے۔ آنکھ۔ ہاتھ اور پاؤں کی دیت پچاس اونٹ ہیں۔ اور ہر انگلی میں دس اونٹ ہر دانت میں پانچ اونٹ اور موضحہ کی دیت پانچ

الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اونٹ ہیں۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی قول ہے۔

ف:۔ دیت سے مراد وہ بدلہ ہے جو کسی آدمی کے قتل یا اس کے کسی عضو کو مجروح کرنے یا کاٹ کر الگ کر دینے کے عوض ادا کرنا ہوتا ہے۔

جائفہ سے مراد وہ زخم ہے جو پیٹ تک پہونچ جائے خواہ وہ پیٹھ کی طرف سے ہو یا پیٹ کی طرف سے ہو اور ماموم اس زخم کو کہتے ہیں جو سر پر ہو اور بھیجے کی کھال تک پہنچ جائے موضحہ اس زخم کو کہتے ہیں جو ہڈی کھول دے۔

۶۳۳ اَلدِّيَةُ فِي الشَّفَتَيْنِ

ہونٹوں کی دیت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ فَإِذَا قُطِعَتِ السُّفْلَى فَفِيْهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا الشَّفَتَيْنِ سَوَاءٌ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ أَلَا تَرَى أَنَّ الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ سَوَاءٌ وَمَنْفَعَتُهُمَا مُخْتَلِفَةٌ وَهٰذَا قَوْلُ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَأَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک۔ ابن شہاب۔ سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے فرمایا کہ ہونٹوں میں پوری دیت ہے اور اگر صرف نیچے کا ہونٹ کاٹ ڈالے تو تہائی دیت دینی ہوگی۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔ دونوں ہونٹ برابر ہیں اس لئے ان میں سے ہر ایک میں نصف دیت ہوگی۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ خنصر اور ابہام دونوں کی دیت برابر ہے حالانکہ ان کا فائدہ مختلف ہے۔

ابراہیم نخعی۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۶۳۴ دِيَةُ الْعَمَدِ

قصداً قتل کی دیت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ شَيْئًا مِنْ دِيَةِ الْعَمَدِ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ

مالک ابن شہاب سے روایت ہے کہ یہ سنت ہے کہ قتل عمد میں قاتل کے وارثوں سے دیت نہ لی جائے وہ خود قاتل کے ذمہ ہے مگر جب خوشی سے دیں۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي

عبدالرحمن بن ابوالزناد۔ ابوالزناد عبیداللہ

الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَّلَا صُلْحًا وَّلَا اعْتِرَافًا وَّلَا مَاجَنَى الْمَمْلُوْكُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ وَ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

دِيَةُ الْخَطَاءِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ ابْنَ لَبُوْنٍ وَ عِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَّلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ دِيَةُ الْخَطَاءِ اَخْمَاسٌ عِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ ابْنَ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ ابْنَ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً اَخْمَاسٌ وَاِنَّمَا خَالَفَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فِي الذُّكُوْرِ فَجَعَلَهَا بَنِي اللَّبُوْنِ وَجَعَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بَنِيْ مَخَاضٍ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود ابن عباسؓ سے روایت ہے فرماتے تھے کہ قصداً قتل کی دیت وارث نہ قصداً دیں اور نہ صلح و اعتراف کی بنا پر اور نہ غلام کی جنایت (قصور) کی دیت دیں۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہم عمل کرتے ہیں امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۲۹۰ قتل خطاء کی دیت کا بیان

۶۶۳ ج ۱ مالک۔ ابن شہاب ،سلیمان بن یسار سے روایت ہے فرماتے تھے کہ قتل خطا کی دیت بیس بنت مخاض۔ بیس بنت لبون۔ بیس ابن لبون بیس جذعہ اور بیس حقہ ہے۔

امام محمد نے کہا ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں بلکہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا کہ دیت خطا کے پانچ حصے ہیں بیس بنت مخاض اور بیس ابن مخاض اور بیس بنت لبون بیس حقے اور بیس جذعے ہیں پانچ حصے سلیمان بن یسار نے ذکور کی تعیین میں ہماری مخالفت کی ہے اور انہوں نے بیس ابن لبون کہا ہے عبداللہ بن مسعود نے ابن مخاض فرمایا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا حضرت ابن مسعود کے مثل یہی قول ہے۔

ف: بنت مخاض اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا دوسرا سال شروع ہو گیا ہو اور جس اونٹنی کا تیسرا سال شروع ہوا ہو اسے بنت لبون کہتے ہیں اور حقہ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کو چوتھا سال شروع ہوا ہوا۔ اور جذعہ وہ ہے جس کا پانچواں سال شروع ہوا ہو۔

٢٩١ دِيَةُ الْاَسْنَانِ

دانتوں کی دیت کا بیان

ح ٦٧٥ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّ اَبَا غَطَفَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَرْسَلَهٗ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهٗ عَنِ الضِّرْسِ فَقَالَ اِنَّ فِيْهِ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ قَالَ فَرَدَّنِيْ مَرْوَانُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ فَلِمَ تَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْاَضْرَاسِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اِنَّكَ لَا تَعْتَبِرُ اِلَّا بِالْاَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ

مالک ۔ داؤد بن الحصین سے ابو غطفان نے بیان کیا کہ مروان بن حکم نے انہیں حضرت ابن عباس کے پاس ڈاڑھ کی دیت کے متعلق دریافت کرنے کو بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں پانچ اونٹ ہیں تو مروان نے مجھے ابن عباس کے پاس واپس لوٹایا اور کہا کہ کیوں ڈاڑھ کو دانتوں کے برابر کرتے ہو تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اگر دانتوں کو انگلیوں پر قیاس کرتے تو تیرے لئے کافی تھا ۔ اس لئے کہ تمام انگلیوں کی دیت برابر ہے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَاْخُذُ عَقْلُ الْاَسْنَانِ سَوَاءٌ وَعَقْلُ الْاَصَابِعِ سَوَاءٌ فِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ وَفِيْ كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا ہم ابن عباسؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں دانت کی اور انگلیوں کی دیت برابر ہے ۔ ہر انگلی میں دیت کا دسواں حصہ ہے اور دانت میں دیت کا بیسواں حصہ ہے ۔ امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے ۔

٢٩٢ اَرْشُ السِّنِّ السَّوْدَاءِ وَالْعَيْنِ الْقَائِمَةِ

زخم سے دانت کے سیاہ ہونے یا آنکھ درست رہتے ہوئے بے نور ہوجانے کی دیت کا بیان

ح ٦٧٦ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اُصِيْبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ فَفِيْهَا عَقْلُهَا تَامًّا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا اُصِيْبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ اَوِ احْمَرَّتْ اَوِ اخْضَرَّتْ فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

مالک ۔ یحییٰ بن سعید ۔ سے روایت ہے سعید بن مسیب فرماتے تھے کہ جب دانت کو ضرر پہونچے اور سیاہ ہو جائے تو اس کی پوری دیت ہے ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ جب دانت کو ضرر پہونچے اور وہ سیاہ ۔ سرخ یا سبز ہو جائے تو اس کی پوری دیت ہوگی ۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے ۔

ح ٦٧٧ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ

مالک ۔ یحییٰ بن سعید ۔ سلیمان بن یسار سے

سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا فُقِئَتْ مِائَةُ دِينَارٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَيْسَ عِنْدَنَا فِيهَا أَرْشٌ مَعْلُومٌ فَفِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ وَإِنْ بَلَغَتِ الْحُكُومَةُ مِائَةَ دِينَارٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ كَانَتِ الْحُكُومَةُ فِيهَا وَإِنَّمَا نَضَعُ هٰذَا مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لِأَنَّهُ حَكَمَ بِذٰلِكَ

روایت ہے زید بن ثابت فرماتے تھے کہ آنکھ کی صورت میں جب کہ یہ درست رہے لیکن بے نور ہوجائے تو اس کی دیت سَو دینار ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک اس میں دیت مقرر نہیں ہے اس میں حاکم عادل جو فیصلہ کرے اگر وہ سَو دینار یا اس سے زیادہ کا حکم دے تو اس کا فیصلہ نافذ ہوگا۔ اور یہ ہم زید بن ثابتؓ سے ہم اخذ کرتے ہیں۔ اس لئے کہ انھوں نے اس کا حکم دیا تھا۔

٣٤ اَلنَّفَرُ يَجْتَمِعُونَ عَلٰى قَتْلِ وَاحِدٍ

ایک جماعت کے قتل کرنے کی دیت کا بیان

٦٢٨ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ ابْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ وَقَالَ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے پانچ یا سات آدمیوں کو ایک شخص کے بدلے میں قتل کیا جس کو دھوکہ دے کر ان لوگوں نے قتل کیا۔ اور فرمایا کہ اگر تمام اہل صنعاء اس کو قتل کرتے تو میں ان سبھوں کو قتل کر ڈالتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِنْ قَتَلَ سَبْعَةٌ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ رَجُلًا عَمْدًا قَتْلَ غِيلَةٍ أَوْ غَيْرِ غِيلَةٍ ضَرَبُوهُ بِأَسْيَافِهِمْ حَتّٰى قَتَلُوهُ قُتِلُوا بِهِ كُلُّهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ سات یا زیادہ آدمی نے کسی کو قصداً دھوکہ دے کر مارا ہو یا بغیر دھوکہ کے تلوار سے مارا ہو تو وہ کل کے کل اس کے عوض قتل کیے جائیں گے امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۲۹۴ اَلرَّجُلُ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ امْرَأَتِهٖ وَالْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

مرد کا اپنی بیوی اور عورت کا اپنے شوہر کی دیت میں وارث ہونیکا بیان

ح ۶۷۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ بِمِنًى مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ عِلْمٌ الدِّيَةِ اَنْ يُخْبِرَنِيْ بِهٖ فَقَامَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ فَقَالَ كَتَبَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ اَنْ وَرِّثِ امْرَاَتَهٗ مِنْ دِيَتِهٖ فَقَالَ عُمَرُ ادْخُلِ الْخِبَاءَ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمَّا نَزَلَ اَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ فَقَضٰى بِهٖ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِكُلِّ وَارِثٍ فِي الدِّيَةِ وَالدَّمِ نَصِيْبٌ امْرَاَةً كَانَ الْوَارِثُ اَوْ زَوْجًا اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے مقام منیٰ میں ان لوگوں کو طلب فرمایا جو دیت کے مسائل جانتے ہوں تاکہ مجھے اس کے متعلق بتلائیں۔ تو ضحاک بن سفیان کھڑے ہوئے اور کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشیم ضبابی کے متعلق لکھ بھیجا تھا کہ اس کی بیوی کو اس کی دیت میں سے ترکہ دلاؤ۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ تو خیمہ میں جا جب تک میں آؤں۔ حضرت عمرؓ خیمہ میں گئے تو ضحاک بن سفیان نے ان سے یہ بیان کیا چنانچہ اسی کے مطابق آپ نے فیصلہ کیا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ دیت اور خون میں ہر وارث کے لئے حصہ ہے وہ وارث خواہ عورت ہو یا شوہر ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۲۹۵ اَلْجُرُوْحُ وَمَا فِيْهَا

زخموں کی دیت کا بیان

ح ۶۷۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِيْ كُلِّ نَافِذَةٍ فِيْ عُضْوٍ مِنَ الْاَعْضَاءِ ثُلُثُ عَقْلِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ قَالَ مُحَمَّدٌ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے فرمایا کہ جو زخم کسی عضو میں پار ہو جائے تو اس عضو کی تہائی دیت لازم ہے۔

امام محمدؒ نے کہا اس میں بھی حاکم عادل کی رائے معتبر ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کی یہی رائے ہے۔

دِيَةُ الْجَنِيْنِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ اُغْرِمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اسْتَبَّتَا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا ضُرِبَ بَطْنُ الْمَرْاَةِ الْحُرَّةِ فَاَلْقَتْ جَنِيْنًا مَيِّتًا فَفِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ اَوْ خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا اَوْ خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا اَوْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْاِبِلِ اُخِذَ مِنْهُ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْغَنَمِ اُخِذَ مِنْهُ مِائَةٌ مِّنَ الشَّاةِ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ

۲۹۶ ## پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان

۹۶۱ ح مالک - ابن شہاب - سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اس بچے کے متعلق جو اپنی ماں کے پیٹ میں قتل کیا جائے ایک غلام یا لونڈی دیت میں دینے کا حکم صادر فرمایا۔ جس کے خلاف آپ نے فیصلہ دیا تھا اس نے کہا کہ کیونکر میں اس کا تاوان دوں جس نے نہ کھایا پیا ورنہ تو بولا یا چلایا۔ ایسے شخص کی دیت تو لغو ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کاہنوں کا بھائی ہے۔

۹۶۲ ح مالک - ابن شہاب - ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو عورتوں نے جھگڑا کیا ایک نے دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا تو اس کے پیٹ کا بچہ مر کر نکل پڑا۔ رسول اللہ نے اس کے متعلق ایک غلام یا ایک لونڈی دیت میں دینے کا فیصلہ صادر فرمایا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اگر کسی آزاد عورت کے پیٹ پر مارے اور مردہ بچہ نکل پڑے تو اس کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے یا پچاس دینار یا پانچ سو درہم دیت کا بیسواں حصہ ہے اگر اونٹ والا ہے تو اس سے پانچ اونٹ اور اگر بکریوں والا ہے تو سو بکریاں دیت کا بیسواں حصہ ہے۔

۲۹۷ اَلْمُوْضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ

موضحہ کی دیت کا بیان

ح ۶۷۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الْمُوْضِحَةِ فِي الْوَجْهِ اِنْ لَّمْ تَعِبِ الْوَجْهَ مِثْلُ مَا فِي الْمُوْضِحَةِ فِي الرَّأْسِ

مالک - یحییٰ بن سعید - سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ چہرے میں موضحہ ہے اگر چہرہ عیب دار نہ ہو جیسے سر کہ جب تک کہ عیب دار نہ ہو -

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمُوْضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ سَوَآءٌ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

امام محمدؒ نے کہا کہ چہرہ اور سر میں موضحہ میں برابر دیت ہے یعنی دیت کا بیسواں حصہ ہے - ابراہیم نخعی امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے -

۲۹۸ اَلْبِئْرُ جُبَارٌ

کنواں کھودتے ہوئے دب کر مر جانے کی دیت کا بیان

ح ۶۷۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

مالک - ابن شہاب - سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار پایوں کے مجروح کرنے میں دیت نہیں کنواں کھودتے ہوئے دب کر مر جانے میں دیت نہیں اور کان کھودتے ہوئے کوئی مزدور دب کر مر جائے تو دیت نہیں اور مدفون خزانہ جس کو ملے تو اس میں اس سے پانچواں حصہ لیا جائیگا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ وَالْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ تَجْرَحُ الْاِنْسَانَ اَوْ تَعْقِرُهُ وَالْبِئْرُ وَالْمَعْدِنُ الرَّجُلُ يَحْفِرُ لَهُ بِئْرًا اَوْ مَعْدِنًا فَيَسْقُطُ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور جبار کے معنی لغو ہیں اور عجما اس چوپایہ کو کہتے ہیں جو چرنے کے لئے چھوڑا جائے اور وہ کسی آدمی کو مجروح کر دے یا سینگ لگائے - اور جو شخص کسی مزدور کو کنواں یا کان کھودنے پر لگائے

عليه فيقتله فذلك هدر وفي الركاز الخمس والركاز ما استخرج من المعدن من ذهب او فضة او رصاص او نحاس او حديد او زيبق ففيه الخمس وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا

اور دب کر مرجائے تو یہ بھی لغو ہے اس کا کوئی بدلہ نہیں ۔ اور کان سے جو کچھ بھی سونا چاندی سیسہ تانبا اور لوہا نکلے اس میں پانچواں حصہ دینا ہوگا ۔ امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کی یہی رائے ہے ۔

اخبرنا مالك حدثنا ابن شهاب عن حرام بن سعيد بن محيصة ان ناقة للبراء بن عازب دخلت حائطا لرجل فافسدت فيه فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان على اهل الحائط حفظها بالنهار وما افسدت المواشي بالليل فالضمان على اهلها

مالک ۔ ابن شہاب ۔ حرام ابن سعید بن محیصہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں چلی گئی اور باغ کو خراب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دن کو باغ کی حفاظت باغ والے کے ذمے ہے ۔ اور جو جانور رات کو نقصان کرے تو اس کا مالک ذمہ دار ہے

۲۹۹

من قتل خطاء ولم تعرف له عاقلة

قتل خطا اور اس کی دیت کا بیان جس کا عاقلہ معلوم نہ ہو

اخبرنا مالك اخبرني ابو الزناد ان سليمان بن يسار اخبره ان سائبة كان اعتقه بعض الحجاج وكان يلعب مع ابن رجل من بني عايذ فقتل السائبة ابن العايذي فجاء العايذي ابو المقتول الى عمر بن الخطاب فطلب دية ابنه فابى عمر ان يديه وقال ليس له مولى فقال العايذي له ارأيت لو ان ابني قتله قال اذن تخرجوا ديته فقال العايذي هو اذن كالارقم ان يترك يلقم وان

مالک ۔ ابوالزناد سے روایت ہے سلیمان بن یسار نے ان سے بیان کیا کہ ایک سائبہ کو بعض حاجی نے آزاد کر دیا تھا ۔ وہ بنی عابد کے ایک شخص کے لڑکے کے ساتھ کھیل رہا تھا ۔ سائبہ نے عابدی لڑکے کو قتل کر ڈالا تو مقتول کا باپ حضرت عمرؓ کی خدمت میں آیا اور اپنے بیٹے کی دیت طلب کی ۔ حضرت عمرؓ نے اس کی دیت دلانے سے انکار کر دیا اس لئے کہ اس کا کوئی مالک نہیں تھا تو عابدی نے سوال کیا کہ اگر میرا بیٹا اسے قتل کرتا تو کیا ہوتا ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس وقت دیت دینی ہوتی ۔ تو اس شخص نے کہا گویا سائبہ چتکبرے سانپ کی طرح ہے کہ اگر چھوڑ دیا جائے تو ڈس لے اور اگر مار ڈالا جائے تو اس کا انتقام

تُقْتَلُ بِنَفْسٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا نَرٰى اَنَّ عُمَرَ اَبْطَلَ دِيَتَهُ عَنِ الْقَاتِلِ وَلَا نَرَاهُ اَبْطَلَ ذٰلِكَ اِلَّا لِاَنَّ لَهُ عَاقِلَةً وَلٰكِنَّ عُمَرَ لَمْ يَعْرِفْهَا فَيَجْعَلَ الدِّيَةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَوْ اَنَّ عُمَرَ لَمْ يَرَ لَهُ مَوْلًى وَلَا اَنَّ لَهُ عَاقِلَةً لَجَعَلَ دِيَةَ مَنْ قَتَلَ فِي مَالِهٖ اَوْ عَلٰى بَيْتِ الْمَالِ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى لَهُ عَاقِلَةً وَلَمْ يَعْرِفْهُمْ لِاَنَّ بَعْضَ الْحُجَّاجِ اَعْتَقَهُ وَلَمْ يَعْرِفِ الْمُعْتِقَ وَلَا عَاقِلَتَهُ فَاَبْطَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ حَتّٰى يُعْرَفَ وَلَوْ كَانَ لَا يَرٰى لَهُ عَاقِلَةً لَجَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فِي مَالِهٖ اَوْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِي بَيْتِ مَالِهِمْ

لیا جائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ حضرت عمرؓ نے قاتل سے دیت اٹھا دی اور نہ ہم سمجھتے ہیں کہ اُسے باطل کرتے اس لئے کہ اس کا عاقلہ ہے۔ لیکن حضرت عمرؓ کو معلوم نہ تھا (کہ وہ کون ہے) تاکہ عاقلہ پر دیت کو واجب کرتے۔ اور اگر حضرت عمرؓ کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس کا کوئی مولی نہیں اور نہ کوئی عاقلہ ہے تو مقتول کی دیت قاتل کے مال سے (بشرطیکہ وہ غنی ہوتا) یا بیت المال سے (اگر وہ مسکین ہوتا) دلواتے بلکہ انہیں معلوم تھا کہ اس کا عاقلہ ہے لیکن وہ معلوم نہ ہو سکا۔ اس لئے کہ کسی حاجی نے اُسے آزاد کیا تھا اور نہ تو اس کا آزاد کرنیوالا اور نہ عاقلہ معلوم ہو سکا کہ وہ کون تھا چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کو باطل کر دیا یہاں تک کہ اس کا آزاد کرنے والا معلوم ہو سکے۔ اور اگر وہ ابتدا ہی سے نہیں جانتے کہ اس کا کوئی عاقلہ ہے تو دیت اس کے مال میں سے یا مسلمانوں کے بیت المال سے دلواتے

ف: سائبہ اس غلام کو کہتے ہیں جس کو اس کے مالک نے یہ کہہ کر آزاد کیا ہو کہ میں تیرا وارث نہ ہوں گا۔

۳۰۰

اَلْقَسَامَةُ

قسامہ کا بیان

۶۷۴ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ وَعِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ اَجْرٰى فَرَسًا فَوَطِئَ عَلٰى اِصْبَعِ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ جُهَيْنَةَ فَنُزِفَ مِنْهَا الدَّمُ فَمَاتَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِيْنَ ادُّعِيَ عَلَيْهِمْ اَتَحْلِفُوْنَ

مالک۔ ابن شہاب۔ سلیمان بن یسار اور عراک بن مالک الغفاری سے روایت ہے دونوں نے بیان کیا کہ بنی سعد بن لیث میں سے ایک شخص نے گھوڑا کدایا۔ بنی جہینہ کے ایک آدمی کی انگلی کچل ڈالی۔ جس سے خون بہنے لگا اور مر گیا۔ حضرت عمر بن خطاب نے مدعا علیہم سے فرمایا کہ کیا تم پچاس آدمی قسم کھاؤ گے کہ

خمسين يميناً ما مات منهم فابوا وتحرجوا من الايمان فقال للآخرين احلفوا انتم فابوا فقضى بشطر الدية على السعديين

اخبرنا مالك حدثنا ابو ليلى بن عبد الرحمن عن سهل بن ابي حثمة انه اخبره رجال من كبراء قومه ان عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا الى خيبر من جهد اصابهما فاتى محيصة فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح في فقير او عين فاتى يهود فقال انتم قتلتموه فقالوا والله ما قتلناه ثم اقبل حتى قدم على قومه فذكر ذلك لهم ثم اقبل هو وحويصة وهو اخوه اكبر منه وعبد الرحمن بن سهل فذهب ليتكلم وهو الذي كان بخيبر فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ان تدوا صاحبكم واما ان تؤذنوا بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن تحلفون وتستحقون دم صاحبكم فقالوا لا قال فتحلف لكم يهود

وہ اس کی وجہ سے نہیں مرا ان لوگوں نے انکار کر دیا اور قسم سے روگردانی کی۔ پھر دوسروں سے یعنی مدعیوں سے فرمایا کہ قسم کھاؤ تو ان لوگوں نے بھی انکار کیا۔ تو نصف دیت کا بنی سعد کے متعلقین پر حکم دیا۔

مالک۔ ابو لیلیٰ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن، سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے ان سے ان کی قوم کے بزرگوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ فقر اور افلاس کی وجہ سے خیبر گئے تھے محیصہ سے بیان کیا گیا کہ عبد اللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے اور کسی چشمہ یا کنواں میں پھینک دیئے گئے تو محیصہ یہود کے پاس آئے اور کہا تم نے اسے قتل کیا ہے تو ان یہودیوں نے کہا نہیں واللہ ہم لوگوں نے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ آئے اپنی قوم کے پاس اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا پھر وہ اور حویصہ ان کے بڑے بھائی اور عبد الرحمن بن سہل رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور محیصہ گفتگو کے لئے آگے بڑھے جو خیبر گئے تھے۔ تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ بڑا۔ بڑا۔ یعنی جو عمر میں بڑا ہو وہ کلام کرے چنانچہ پہلے حویصہ نے پھر محیصہ نے گفتگو کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا تو وہ تمہارے بھائی کی دیت دیں یا اعلان جنگ کریں۔ پھر یہود خیبر کو رسول اللہ صلعم نے اس کے متعلق لکھ بھیجا تو یہودیوں نے جواب میں لکھ بھیجا کہ واللہ ہم نے ان کو نہیں قتل کیا۔ رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ و عبد الرحمن سے کہا کہ تم قسم کھاؤ اور اپنے ساتھی کی دیت کے مستحق ہو جاؤ ان لوگوں نے کہا نہیں تو رسول اللہ نے فرمایا کہ یہود تمہارے لئے قسم کھائیں گے۔ کہا کہ یا حضرت وہ تو مسلمان نہیں ہیں پھر رسول اللہ نے

قَالُوا لَا لَيْسُوا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلُ ابْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ لَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ يَعْنِيْ بِالدِّيَةِ لَيْسَ بِالْقَوَدِ وَإِنَّمَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّهٗ إِنَّمَا أَرَادَ الدِّيَةَ دُوْنَ الْقَوَدِ قَوْلُهٗ فِيْ أَوَّلِ الْحَدِيْثِ إِمَّا أَنْ تَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ لِأَنَّ الدَّمَ قَدْ يُسْتَحَقُّ بِالدِّيَةِ كَمَا يُسْتَحَقُّ بِالْقَوَدِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ مَنِ ادَّعَيْتُمْ فَيَكُوْنُ هٰذَا عَلَى الْقَوَدِ وَإِنَّمَا قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّمَا عَنٰى بِهٖ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ بِالدِّيَةِ لِأَنَّ أَوَّلَ الْحَدِيْثِ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُهٗ إِمَّا أَنْ تَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْقَسَامَةُ تُوْجِبُ الْعَقْلَ وَلَا تُشِيْطُ الدَّمَ فِيْ أَحَادِيْثَ كَثِيْرَةٍ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

اپنے پاس سے اس کی دیت ادا کی سو اونٹنیاں آپ نے بھیجیں یہاں تک کہ میرے گھر میں وہ اونٹنیاں داخل کی گئیں۔ سہل بن ابی حثمہ نے کہا کہ اس میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے "قسم کھاؤ اور دیت کے مالک ہو جاؤ" جو فرمایا تو اس سے مراد دیت ہے نہ کہ قصاص۔ اور اس پر آپ کا وہ قول دلالت کرتا ہے جو ابتدائے حدیث میں آپ نے فرمایا تھا کہ یہود یا تو دیت دیں یا جنگ کریں اسی پر آپ کا یہ ارشاد بھی دلالت کرتا ہے جو آپ نے آخر حدیث میں فرمایا، کہ "تحلفون وتستحقون دم صاحبکم" اس لئے کہ دم کا استحقاق کبھی دیت کے ذریعے اور کبھی قصاص کے ذریعے ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ قسم کھائیں اور دم قاتل کے حق ہو جائیں اگر یہ فرماتے تو اس سے مراد قصاص ہوتا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ اپنے ساتھی کے دم کے مستحق ہو جائیں یعنی دیت کے ذریعے اپنے ساتھی کے خون کے مستحق ہو جائیں۔ اور اسی پر یہود کے متعلق آپ کا فرمانا دلالت کرتا ہے۔ کہ یا تو اپنے ساتھی کی دیت دیں یا اعلان جنگ کریں۔ اور حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ قسامہ دیت کو واجب کرتی ہے خون کو باطل نہیں کرتی ہے۔

اور یہ بہت سی حدیثوں میں وارد ہے۔ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

ف:۔ قسامہ سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی محلہ میں کوئی شخص قتل کیا ہوا پایا جائے تو محلہ والے اور اس کے قرب وجوار میں رہنے والے قسم کھائیں گے کہ نہ تو ان لوگوں نے قتل کیا ہے اور نہ قتل کرنے

والے کو جانتے ہیں۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ فِي السَّرِقَةِ

چوری کی سزاؤں کا بیان

اَلْعَبْدُ يَسْرِقُ مِنْ مَوْلَاهُ

اس غلام کا بیان جو اپنے آقا کے مال سے چوری کرے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيَّ جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعَبْدٍ لَهٗ فَقَالَ اقْطَعْ هٰذَا فَاِنَّهٗ سَرَقَ فَقَالَ مَا ذَا سَرَقَ قَالَ سَرَقَ مِرْاٰةً لِامْرَاَتِيْ ثَمَنُهَا سِتُّوْنَ دِرْهَمًا فَقَالَ عُمَرُ اَرْسِلْهُ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ

مالک۔ زہری۔ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو حضرمی حضرت عمر بن خطاب کے پاس اپنے غلام کو لائے اور کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیجئے اس نے چوری کی ہے۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ اس نے کیا چیز چرائی ہے۔ تو کہا کہ میری بیوی کا آئینہ اس نے چرایا ہے جس کی قیمت ساٹھ درہم ہے حضرت عمرؓ فرمایا اسے چھوڑ دو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اس لئے کہ یہ تمہارا خادم ہے اور تمہاری چیز اس نے چرائی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَيُّمَا رَجُلٍ لَهٗ عَبْدٌ سَرَقَ مِنْ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ اَوْ مِنْ مَوْلَاهُ اَوْ مِنِ امْرَاَةِ مَوْلَاهُ اَوْ مِنْ زَوْجِ مَوْلَاتِهٖ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ فِيْمَا سَرَقَ وَكَيْفَ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الْقَطْعُ فِيْمَا سَرَقَ مِنْ اُخْتِهٖ اَوْ اَخِيْهِ اَوْ عَمَّتِهٖ اَوْ خَالَتِهٖ وَهُوَ لَوْ كَانَ مُحْتَاجًا اَوْ زَمِنًا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس غلام ہو اور اس کے رشتہ دار یا اپنے مالک یا اپنے مالک کی بیوی یا اپنے مالکہ کے شوہر کی چیز چرائے تو اس صورت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

اور کس طرح ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے۔ جبکہ کوئی شخص اپنے بھائی۔ بہن پھوپھی اور خالہ کی چیز چرائے اور وہ ضرورتمند اور اپاہج یا لولا ہے۔ یا یہ لوگ جب محتاج ہیں تو ان کی کفالت پر مجبور کیا جاتا ہے اور

اَوْ صَغِيْرًا اَوْ كَانَتْ مُحْتَاجَةً اُجْبِرَ عَلٰى نَفَقَتِهِمْ فَكَانَ لَهُمْ فِيْ مَالِهٖ نَصِيْبٌ فَكَيْفَ يُقْطَعُ مَنْ سَرَقَ مِمَّنْ لَهٗ فِيْ مَالِهٖ نَصِيْبٌ وَ هٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

اس کے مال میں ان لوگوں کا حصہ ہوتا ہے۔ تو کیونکر اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا جس نے اس مال میں سے چوری ہو جس میں خود اس کا حصہ ہے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا ہے۔

مَنْ سَرَقَ ثَمَرًا اَوْ غَيْرَهٗ مِمَّا لَمْ يُحْرَزْ

۳۰۴

پھلوں یا ان چیزوں کی چوری کا بیان جن کا ذخیرہ نہیں ہو سکتا!

۶۹۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ اَوِ الْجَرِيْنُ فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ

مالک۔ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی حسین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں اور اس بکری کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جو پہاڑ پر بغیر محافظ کے پھرتی ہو۔ مگر جب بکری گھر میں آجائے یا پھل کاٹ کر کہیں خشک کرنے کو رکھا گیا ہو تو اس صورت کاٹا جائیگا جبکہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ سَرَقَ ثَمَرًا فِيْ رَاْسِ النَّخْلِ اَوْ شَاةً فِي الْمَرْعٰى فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ فَاِذَا اُتِيَ بِالثَّمَرِ الْجَرِيْنَ اَوِ الْبَيْتَ وَاُتِيَ بِالْغَنَمِ الْمُرَاحَ وَكَانَ لَهَا مَنْ يَحْفَظُهَا فَجَآءَ سَارِقٌ سَرَقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا يُسَاوِيْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَالْمِجَنُّ كَانَ يُسَاوِيْ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جس نے درخت پر لگے ہوئے پھل کو چرایا یا اس بکری کو چرایا جو چراگاہ میں ہو تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ جب پھل خشک کرنے کی جگہ میں رکھا جائے یا گھر میں رکھا ہو یا بکری اپنے باڑے میں آگئی ہو اور اس کا کوئی نگراں تھا پھر ایک چور آیا اور اس میں سے اتنا چرا لے گیا کہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ ڈھال کی قیمت اس زمانہ میں دس درہم ہوتی تھی اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۶۹۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى

مالک۔ یحیٰی بن سعید۔ محمد بن یحیٰی بن حبان

بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان ان غلاما سرق وديا من حائط رجل فغرسه في حائط سيده فخرج صاحب الودي يلتمس وديه فوجده فاستعدى عليه مروان بن الحكم فسجنه واراد قطع يده فانطلق سيد العبد الى رافع بن خديج فسأله فاخبره انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا قطع في ثمر ولا كثر والكثر الجمار قال الرجل ان مروان اخذ غلامي وهو يريد قطع يده فانا احب ان تمشي اليه فتخبره بالذي سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فمشى معه حتى اتى مروان فقال له رافع اخذت غلام هذا فقال نعم قال فما انت صانع قال اريد قطع يده قال فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا قطع في ثمر ولا كثر فامر مروان بالعبد فارسل قال محمد وبهذا ناخذ لا قطع في ثمر معلق في شجرة ولا في كثر والكثر الجمار ولا في ودي ولا في شجر وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى

سے روایت ہے کہ ایک غلام نے کھجور کا پودا کسی کے باغ سے چرا لیا اور اپنے مالک کے باغ میں لگا دیا پودے کا مالک اُسے ڈھونڈھتا ہو نکلا اور اسے پایا۔ مروان بن حکم کے پاس نالش کی۔ تو مروان نے اُسے قید کر لیا اور اس کا ہاتھ کاٹنا چاہا۔ اس غلام کا مالک رافع بن خدیج کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا کہ نہ پھل میں اور نہ پودے میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ وہ شخص بولا کہ مروان نے میرے غلام کو پکڑ لیا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مروان کے پاس چل کر اس حدیث کو جو رسول اللہ صلعم سے آپ نے سنی ہے بیان کر دیں یہاں تک کہ رافع بن خدیج مروان کے پاس آئے او اس سے کہا کیا تو نے اس کے غلام کو پکڑا ہے اُسے کہا ہاں۔ تو پوچھا کہ تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ رافع نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا پھل اور پودے کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ مروان نے یہ سنکر غلام کو چھوڑنے کا حکم دے دیا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں درخت پر لگے ہوئے پھل اور (درخت خرما) اور پودے اور درخت کی چوری میں قطع ید نہیں کثر سے مراد کھجور کا درخت ہے امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

الرَّجُلُ يُسْرَقُ مِنْهُ الشَّئُ يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ فَيَهَبُهُ السَّارِقَ بَعْدَ مَا يَرْفَعُهُ إِلَى الْإِمَامِ ۳۰۳

قاضی کے پاس مقدمہ لے جانیکے بعد مال مسروقہ چور کو ہبہ کر دینے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قِيْلَ لِصَفْوَانَ ابْنِ أُمَيَّةَ إِنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَدَعَا بِرَاحِلَتِهِ فَرَكِبَهَا حَتَّى قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ قِيْلَ لِي إِنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ أَبَا وَهْبٍ إِلَى أَبَاطِحِ مَكَّةَ فَنَامَ صَفْوَانُ فِي الْمَسْجِدِ مُتَوَسِّدًا رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَخَذَ السَّارِقَ فَأَتَى بِهِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّارِقِ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فَقَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي لَمْ أُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا رُفِعَ السَّارِقُ إِلَى الْإِمَامِ أَوِ الْقَاذِفُ فَوَهَبَ صَاحِبُ الْحَدِّ حَدَّهُ لَمْ يَنْبَغِ لِلْإِمَامِ أَنْ يُعَطِّلَ الْحَدَّ وَلٰكِنَّهُ يُمْضِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک ۔ زہری ۔ صفوان بن عبداللہ بن امیہ سے روایت ہے فرمایا صفوان بن امیہ سے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا تو سواری منگوائی اور اس پر سوار ہو کر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور کہا مجھے بتلایا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ابو وہب مکہ کی پتھریلی زمینوں کی طرف لوٹ جا صفوان مسجد میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر سو گئے ایک چور آیا اور ان کی چادر لیکر چلا تو انھوں نے چور کو پکڑ لیا اور رسول اللہ کے پاس لے کر آئے ۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا ۔ صفوان نے کہا کہ یا رسول اللہ میرا یہ ارادہ نہیں تھا یہ چادر اس پر تصدق ہے ۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس آنے سے پہلے ہی یہ کیوں نہ کیا تھا ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ جب چور یا زنا کی تہمت لگانے والا امام کے پاس پیش کیا جائے ۔ اور مدعی اپنا دعوی چھوڑ دے تو امام کے لئے گنجائش نہیں کہ حد چھوڑ دے بلکہ وہ حد کو جاری کرے گا امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے

مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ!

کتنے مقدار کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائیگا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

مالک ۔ نافع (ابن عمر کے آزاد کردہ غلام) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم مسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم تھی ۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَتْ اِلٰى مَكَّةَ وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَاَنَّهُ بُعِثَ مَعَ تَيْنِكَ الْمَرْاَتَيْنِ بِبُرْدٍ مُرَاجِلٍ قَدْ خِيْطَتْ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَضْرَاءُ قَالَتْ فَاَخَذَ الْغُلَامُ الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ لِبْدًا اَوْ فَرْوَةً وَخَاطَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ دَفَعْنَا ذٰلِكَ الْبُرْدَ اِلٰى اَهْلِهِ فَلَمَّا فَتَقُوْا عَنْهُ وَجَدُوْا فِيْ ذٰلِكَ اللِّبْدَ وَلَمْ يَجِدُوْا الْبُرْدَ فَكَلَّمُوْا الْمَرْاَتَيْنِ فَكَلَّمَتَا عَائِشَةَ اَوْ كَتَبَتَا اِلَيْهَا وَاتَّهَمَتَا الْعَبْدَ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَتْ بِهِ عَائِشَةُ فَقُطِعَتْ يَدُهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

مالک ۔ عبد اللہ بن ابوبکر ۔ عمرۃ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ مکہ کی طرف روانہ ہوئیں اور ان کے ساتھ دو آزاد کی ہوئی لونڈیاں تھیں ۔ اور عبد اللہ بن ابوبکر کی اولاد کا ایک غلام تھا ۔ ان دونوں عورتوں کے ساتھ ایک چادر بھی جسے مراجل کہتے ہیں اس کو ایک سبز کپڑا سے سی دیا تھا ۔ عمرہ نے بیان کیا کہ غلام نے اس کو لیا اور اس سبز کپڑے کو پھاڑ کر نکال لیا ۔ اور اس کی جگہ نمدہ یا پوستین رکھ کر سی دیا ۔ جب ہم لوگ مدینہ پہونچے اور یہ چادر اس کے مالک کو دی ان لوگوں نے جب اسے کھولا تو چادر کے بجائے نمدہ تھا ۔ ان دونوں لونڈیوں سے دریافت کیا تو ان دونوں نے حضرت عائشہ سے کہا یا بذریعہ خط مطلع کیا اور اس غلام پر شبہ ظاہر کیا جب اس غلام سے دریافت کیا گیا تو اس نے اقرار کیا حضرت عائشہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا حضرت عائشہؓ نے فرمایا ¼ دینار یا اس سے زیادہ میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے ۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ

مالک ۔ عبد اللہ بن ابی بکر ۔ ابوبکر ۔ عمرہ بنت

بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ اُتْرُجَّةً فَاَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ اَنْ تُقَوَّمَ فَقُوِّمَتْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ مِنْ صَرْفِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِيْنَارٍ فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْمَا تُقْطَعُ فِيْهِ الْيَدُ فَقَالَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ رُبُعُ دِيْنَارٍ وَرَوَوْا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ وَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ فَاِذَا جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فِي الْحُدُوْدِ اُخِذَ فِيْهَا بِالثِّقَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک چور نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ترنجہ چرالیا۔ حضرت عثمان نے اس کی قیمت لگانے کا حکم دیا۔ تو اس کی قیمت بارہ درہم فی دینار کے لحاظ سے تین درہم لگائی گئی حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

امام محمدؒ نے کہا لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ کس قدر چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائیگا۔ اہل مدینہ کہتے ہیں کہ ربع دینار میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور اپنی تائید میں یہ حدیثیں پیش کرتے ہیں۔ اہل عراق کے نزدیک دس درہم سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے متعلق نبی کریم صلعم۔ حضرت عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے حدیثیں روایت کرتے ہیں اور جب حدود میں اختلاف واقع ہو تو معتمد اور ثقہ کو لیا جائے گا۔

امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے

اَلسَّارِقِ يَسْرِقُ وَقَدْ قُطِعَتْ يَدُهٗ اَوْ يَدُهٗ وَرِجْلُهٗ ٣٠٩

اس چور کا بیان جس کا ایک ہاتھ یا ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹا جا چکا ہو

ح اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَقْطَعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ قَدِمَ وَنَزَلَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَشَكَا اِلَيْهِ اَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ ظَلَمَهٗ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُوْلُ اَبُوْبَكْرٍ وَاَبِيْكَ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ ثُمَّ

مالک۔ عبدالرحمن بن قاسم۔ قاسم سے روایت ہے ایک یمنی شخص جس کا ایک ہاتھ اور پاؤں کٹا ہوا تھا مدینہ آیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس پہونچکر شکایت کی کہ حاکم یمن نے اس پر ظلم کیا ہے اور وہ رات کی نماز میں پڑھا کرتا تھا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تیری رات چوروں کی راتیں

افتقدوا حليًا لأسماء بنت عميس امرأة أبي بكر فجعل الرجل يطوف معهم ويقول اللهم عليك بمن بيّت أهل هذا البيت الصالح فوجدوه عند صائغ زعم أن الأقطع جاءه به فاعترف به الأقطع أو شهد عليه فأمر به أبو بكر فقطعت يده اليسرى قال أبو بكر والله لدعاؤه على نفسه أشد عندي عليه من سرقته

قال محمد قال ابن شهاب الزهري يروي ذلك عن عائشة أنها قالت إنما كان الذي سرق حلي أسماء أقطع اليد اليمنى فقطع أبو بكر رجله اليسرى وكانت تنكر أن يكون أقطع اليد والرجل وكان ابن شهاب أعلم من غيره بهذا أو نحوه من أهل بلده وقد بلغنا عن عمر بن الخطاب وعن علي بن أبي طالب أنهما لم يزيدا في القطع على قطع اليد اليمنى والرجل اليسرى فإن أتي به بعد ذلك لم يقطعاه وضمناه وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا.

سے پھر حضرت ابوبکرؓ کی بیوی اسماء بنت عمیس کا ایک ہار گم ہوگیا تو وہ شخص لوگوں کے ساتھ پھرتا تھا اور کہتا تھا ۔ کہ اللہ اسے برباد کرے جس نے اس نیکوکار شخص کے گھر میں چوری کی تو لوگوں نے اس ہار کو ایک زرگر دستار کے یہاں پایا ۔ اس نے بتایا کہ اسی لنجے شخص نے اسے یہ ہار دیا ہے تو اس نے اس کا اقرار بھی کیا یا گواہی سے ثابت ہوگیا ۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا چنانچہ اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا اور حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ واللہ اس کی چوری سے زیادہ سخت چیز اس کی اپنے حق میں بد دعا معلوم ہوئی ۔

امام محمدؒ نے کہا ابن شہاب زہری اسی حدیث کو حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے اسماء کا زیور چرایا تھا اس کا دایاں ہاتھ کٹا ہوا تھا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے اس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا ۔ اور وہ انکار کرتی تھیں کہ اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا ۔ اور ابن شہاب اس قسم کی خبروں کو اپنے شہر کے رہنے والوں سے زیادہ جاننے والے ہیں ۔ اور ہمیں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علیؓ ابن ابی طالب کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ چور کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں سے زیادہ نہیں کاٹتے تھے ۔ اگر کوئی چور اس کے بعد بھی پکڑا جاتا تو نہیں کاٹتے تھے اور اس سے تاوان وصول کرتے تھے ۔ امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے

اَلْعَبْدُ يَأْبِقُ ثُمَّ يَسْرِقُ ٣٠٦

بھاگے ہوئے غلام کے چوری کرنیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ اٰبِقٌ فَبَعَثَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ لِيَقْطَعَ يَدَهٗ فَاَبٰى سَعِيْدٌ اَنْ يَقْطَعَ يَدَهٗ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ الْاٰبِقِ اِذَا سَرَقَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَجَدْتَ هٰذَا اَنَّ الْعَبْدَ الْاٰبِقَ لَا تُقْطَعُ يَدُهٗ فَاَمَرَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تُقْطَعُ يَدُ الْاٰبِقِ وَغَيْرِ الْاٰبِقِ اِذَا سَرَقَ وَلٰكِنْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَقْطَعَ السَّارِقَ اَحَدٌ اِلَّا الْاِمَامُ الَّذِيْ يَحْكُمُ لِاَنَّهٗ حَدٌّ لَا يَقُوْمُ بِهٖ اِلَّا الْاِمَامُ اَوْ مَنْ وَلَّاهُ الْاِمَامُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ایک بھاگے ہوئے غلام نے چوری کی تو ابن عمرؓ نے اس کو سعید بن عاص کے پاس اس کا ہاتھ کاٹنے کے لئے بھیجا تو سعید نے اس کا ہاتھ کاٹنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ بھاگا ہوا غلام جب چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ تو عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے کہا کہ کیا کتاب اللہ میں تو نے کوئی ایسا حکم پایا ہے کہ بھاگے ہوئے غلام کا ہاتھ نہ کاٹا جائے چنانچہ ابن عمرؓ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا

امام محمدؒ نے کہا بھاگنے والے اور نہ بھاگنے والے دونوں کا ہاتھ کاٹا جائیگا جب چوری کرے لیکن اس امام کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹے جس کا حکم نافذ ہوتا ہے اس لئے کہ حد شرعی قائم کرنے کا حق امام یا نائب امام ہی کو ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

اَلْمُخْتَلِسُ ٣٠٧

اُچکے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا اخْتَلَسَ شَيْئًا فِيْ زَمَنِ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ فَاَرَادَ مَرْوَانُ قَطْعَ يَدِهٖ فَدَخَلَ عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا قَطْعَ فِي الْمُخْتَلِسِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

مالک۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص مروان بن حکم کے زمانہ میں کسی کی چیز اُچک کرلے گیا تو مروان نے اس کا ہاتھ کاٹنا چاہا زید بن ثابت اس کے پاس آئے اور اس سے بیان کیا کہ اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ فِی الزِّنَاءِ

زنا کے حدود کا بیان

اَلرَّجْمُ

سنگسار کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ الرَّجْمُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ

ابن شہاب۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود۔ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ کتاب اللہ میں سنگسار کرنے کا حکم ثابت ہے اس شخص کے لئے جو زنا کرے بشرطیکہ مرد و عورت کی شادی ہو چکی ہو اور اس زنا کی شہادت مل جائے یا حمل اور اقرار کے باعث ثابت ہو۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ مِّنًی اَنَاخَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ كَوَّمَ كَوْمَةً مِّنْ بَطْحَاءَ ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهِ ثَوْبَهٗ ثُمَّ اسْتَلْقٰی وَمَدَّ يَدَيْهِ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ كَبُرَتْ سِنِّیْ وَضَعُفَتْ قُوَّتِیْ وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِیْ فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مُضَيِّعٍ وَّلَا مُفَرِّطٍ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ سُنَّتْ لَكُمُ السُّنَنُ وَفُرِضَتْ لَكُمُ الْفَرَائِضُ وَتُرِكْتُمْ عَلَی الْوَاضِحَةِ وَصَفَّقَ بِاِحْدٰی يَدَيْهِ عَلَی الْاُخْرٰی اَلَّا اَنْ لَا تَضِلُّوْا بِالنَّاسِ

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمرؓ منیٰ سے واپس ہوئے تو مقام ابطح میں آپ نے اونٹ کو بٹھلایا، پھر کنکریوں کا ایک ڈھیر بنا کر اس پر اپنی چادر پھیلا دی اور اس پر چت لیٹ گئے اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلایا اور کہا کہ اے میرے اللہ اب میری عمر بہت زیادہ ہو گئی قوت کم ہو گئی اور میری رعیت بہت زیادہ پھیل گئی اس لئے اب مجھے اپنے پاس اٹھا لے اس حال میں کہ احکام شرعیہ میں زیادتی یا کمی کرنے والا نہ ہو جاؤں۔ پھر مدینہ پہونچے اور لوگوں کے سامنے ایک خطبہ دیا کہ اے لوگو تمہارے لئے سنتیں مسنون ہو چکی ہیں اور فرائض مقرر ہو چکے ہیں تم ایک واضح راستہ

بِيَمِينِهِ وَشِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَاهَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتَّى قُتِلَ عُمَرُ

ح أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضَحُهُمَا وَيُجْلَدَانِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَجَعَلَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ ثُمَّ قَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ

پر چھوڑے گئے ہو (یعنی تمہارے واسطے ایک واضح اور روشن راستہ کھول دیا گیا ہے) اور اپنے دونوں ہاتھوں میں سے ایک کو دوسرے سے ملا کر تالی بجاتے ہوئے فرمایا کہ خبردار دائیں یا بائیں بھٹک نہ جانا پھر فرمایا کہ آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں مبتلا نہ ہو جانا شاید کوئی شخص یہ کہے کہ کتاب اللہ میں ہم رجم کی آیت نہیں پاتے۔ (سن لو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا۔ اور ہم لوگوں نے بھی سنگسار کیا۔ اور اگر ہمیں لوگوں کے اس الزام کا خیال نہ ہوتا کہ عمرؓ نے کتاب اللہ میں زیادتی کر دی ہے تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس آیت کو کتاب اللہ میں لکھوا دیتا کہ "الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ" (جب محصن مرد اور محصن عورت زنا کریں تو انہیں یقیناً سنگسار کر دو) ہم نے اس کو پڑھا ہے۔ سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ذی الحجہ کا مہینہ گزرنے بھی نہ پایا تھا کہ حضرت عمرؓ شہید کر دیئے گئے

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ یہود نبی کریم صلعم کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یہودیوں سے پوچھا کہ رجم کے متعلق تم توریت میں کیا پاتے ہو تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ ان دونوں کو رسوا کرتے اور کوڑے لگاتے ہیں۔ تو ان سے عبداللہ بن سلام نے کہا تم جھوٹے ہو۔ توریت میں تو سنگسار کر دینے کا حکم ہے۔ تم توریت لاؤ جب ان لوگوں نے لایا اور اسے کھولا تو ان میں سے ایک نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی آیتیں پڑھیں عبداللہ بن سلام نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب ہاتھ اٹھایا تو وہیں پر رجم کر دیئے گی

فَرَفَعَ يَدَهُ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالَ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنَاءُ عَلَى الْمَرْاَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَيُّمَا رَجُلٍ حُرٍّ مُسْلِمٍ زَنَا بِامْرَاَةٍ وَقَدْ تَزَوَّجَ بِامْرَاَةٍ قَبْلَ ذٰلِكَ حُرَّةٍ مُسْلِمَةٍ وَجَامَعَهَا فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ وَهٰذَا هُوَ الْمُحْصَنُ فَاِنْ كَانَ لَمْ يُجَامِعْهَا اِنَّمَا تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا اَوْ كَانَتْ تَحْتَهُ اَمَةٌ يَهُوْدِيَّةٌ اَوْ نَصْرَانِيَّةٌ لَمْ يَكُنْ بِهَا مُحْصَنًا وَلَمْ يُرْجَمْ وَضُرِبَ مِائَةً وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اَلْاِقْرَارُ بِالزِّنَاءِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ فِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ

آیت تھی۔ عبداللہؓ بن سلام نے کہا آپ نے سچ کہا یا محمد (صلعم) اس میں رجم کی آیت ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلعم نے ان دونوں کو سنگسار کر دینے کا حکم صادر فرمایا اور انہیں سنگسار کیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے اس مرد کو دیکھا کہ اس عورت کو پتھر سے بچانے کیلئے اس عورت پر جھک جاتا تھا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان آزاد مرد کسی عورت سے زنا کرے اور وہ اس سے پہلے کسی عورت سے نکاح کر چکا ہو اور اس کے ساتھ جماع بھی کر چکا ہو تو اس صورت میں سنگسار کرنے کا حکم ہے۔ اور یہی شخص محصن ہے اور اگر اس کے ساتھ جماع نہ کیا ہو بلکہ صرف نکاح کیا ہو اور جماع نہ کیا ہو یا اس کے پاس یہودی یا نصرانی لونڈی ہے تو اس کے سبب سے محصن نہ ہوگا اور سنگسار نہیں کیا جائے گا بلکہ سو کوڑے مارے جائیں گے۔ امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۳۹

زنا کے اقرار کا بیان

مالک۔ ابن شہاب۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت ابوہریرہؓ اور زیدؓ بن خالد الجہنی نے بیان کیا دو شخص رسول اللہ کی خدمت میں جھگڑتے ہوئے آئے ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ کے نبی ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجئے اور دوسرے نے جو ان دونوں میں سمجھدار تھا کہا کہ ہاں یا رسول اللہ (میں راضی ہوں) آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں گفتگو کروں۔ تو آپ نے فرمایا گفتگو کر۔ اس نے

قال إن ابني كان عسيفا على هذا يعني أجيرا فزنا بامرأته فأخبروني أن على ابني الرجم فافتديت منه بمائة شاة و جارية لي ثم إني سألت أهل العلم فأخبروني أنما على ابني جلد مائة و تغريب عام و إنما الرجم على امرأته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما والذي نفسي بيده لأقضين بينكما بكتاب الله تعالى أما غنمك وجاريتك فرد عليك و جلد ابنه مائة و غربه عاما و أمر أنيسا الأسلمي أن يأتي امرأة الآخر فإن اعترفت فارجمها فاعترفت فرجمها

أخبرنا مالك أخبرنا يعقوب بن زيد عن أبيه زيد بن طلحة عن عبد الله بن أبي مليكة أنه أخبره أن امرأة أتت النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته أنها زنت وهي حامل فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهبي حتى تضعي فلما وضعت أتته فقال لها اذهبي حتى ترضعي فلما أن رضعت أتته فقال لها اذهبي حتى تستودعيه فاستودعته ثم جاءت فأمر بها فأقيم

کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا تو مجھ سے لوگوں نے بیان کیا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں، میں نے ایک سو بکریاں اور اپنی ایک لونڈی دیکر اپنے بیٹے کو چھڑانا چاہا۔ پھر میں نے اہل علم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس عورت پر رجم ہے۔ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا تمہاری بکریاں اور لونڈی تمہیں واپس کی جاتی ہیں اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا۔ پھر انیس اسلمی کو حکم دیا کہ کسی دوسری عورت کے جا کر اس سے پوچھے اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو سے رجم کر دے اس نے اقرار کیا تو وہ رجم کی گئی۔

مالک۔ یعقوب بن زید۔ زید بن طلحہ سے روایت ہے ان سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نبی کریم صلعم کے پاس پہونچی اور اس نے بیان کیا کہ اس نے زنا کیا ہے اور وہ حاملہ ہے اس سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جا اس وقت تک کہ بچہ نہ جن لے جب وہ بچہ جن چکی اور پھر آئی تو فرمایا کہ جا اس وقت تک کہ تو اس کو دودھ پلائے جب دودھ پلا چکی (یعنی دودھ پلانے کا زمانہ ختم ہوگیا) اور آپ کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا کہ جا اسکے کو کسی کے سپرد کر دے تاکہ وہ اس کی حفاظت اور پرورش کرے اجب اس بچے کو کسی کے حوالے کر آئی تو رسول اللہ نے اس پر رجم کرنے کا حکم دیا چنانچہ

عليها الحدُّ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَحُدَّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ الْمَرْءُ بِاعْتِرَافِهِ عَلَى نَفْسِهِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْطٍ فَأُتِيَ بِسَوْطٍ مَكْسُوْرٍ فَقَالَ فَوْقَ هٰذَا فَأُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيْدٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهُ فَقَالَ بَيْنَ هٰذَيْنِ فَأُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ رُكِبَ بِهِ فَلَانَ فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تَنْتَهُوْا عَنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَمَنْ أَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ شَيْئًا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ مَنْ يُبْدِلَنَا صَفْحَتَهُ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِيْ عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ بِكْرٍ فَأَحْبَلَهَا ثُمَّ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ زَنٰى وَلَمْ يَكُنْ أَحْصَنَ فَأَمَرَ بِهِ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ نُفِيَ إِلٰى فَدَكٍ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ

وہ رجم کی گئی۔

ح مالک۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنے متعلق زنا کا اقرار کیا۔ اور اپنے اوپر چار گواہ بھی پیش کئے تو آپ نے اُسے رجم کرنیکا حکم صادر فرمایا۔ ابن شہاب نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ آدمی اپنے حق میں اعتراف جرم کی صورت میں ماخوذ ہوتا ہے۔

ح مالک۔ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے متعلق زنا کا اقرار کیا تو آپ نے ایک کوڑا منگوایا۔ ایک ٹوٹا ہوا کوڑا لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا اس سے اچھا کوڑا لاؤ ایک نیا کوڑا لایا گیا جو ابھی استعمال نہ ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا ان دونوں کے درمیان کا لاؤ۔ چنانچہ ایک کوڑا لایا گیا جو کسی شخص کا استعمال کیا ہوا تھا۔ آپ نے اس کوڑے سے مارنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے لوگو وہ وقت آگیا ہے کہ اللہ کی حدود سے باز رہو۔ اور جو شخص کہ اس قسم کے گناہوں کا مرتکب ہو تو چاہیے کہ اسے اللہ کے پردے میں چھپالے اور جو شخص اپنے پردے کو ظاہر کریگا تو ہم کتاب اللہ کے موافق اس پر حد قائم کرینگے۔

ح مالک۔ نافع صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق کے متعلق بیان کیا کہ ایک شخص نے ایک کنواری لونڈی سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہوگئی۔ پھر اس شخص نے اپنے متعلق زنا کا اقرار کیا اور وہ محصن نہ تھا تو حضرت ابوبکرؓ نے اُسے کوڑے لگوانے کا حکم دیا پھر فدک کیطرف اسے جلاوطن کر دیا۔

ح مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے میں نے

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى قَالَ لَهُ أَبُوْبَكْرٍ هَلْ ذَكَرْتَ هٰذَا لِأَحَدٍ غَيْرِيْ قَالَ لَا قَالَ أَبُوْبَكْرٍ تُبْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَاسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ قَالَ سَعِيْدٌ فَلَمْ تُقَرِّرْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ كَمَا قَالَ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ سَعِيْدٌ لَمْ تُقَرِّرْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْآخِرُ قَدْ زَنَى قَالَ سَعِيْدٌ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حَتّٰى إِذَا أَكْثَرَ عَلَيْهِ بَعَثَ إِلَى أَهْلِهٖ فَقَالَ أَيَشْتَكِيْ أَمْ بِهٖ جِنَّةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَصَحِيْحٌ قَالَ أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قَالَ ثَيِّبٌ فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ

سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسلم کا ایک شخص حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ اس نالائق نے زنا کیا ہے۔ تو اس سے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میرے علاوہ اور بھی کسی سے اس کو بیان کیا ہے اس نے کہا نہیں۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے اس سے فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر کی جناب میں توبہ کر اور اللہ کے پردے کو چھپا (یعنی اس کو ظاہر نہ کر) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔ سعید بن مسیبؒ نے کہا کہ اس سے اس شخص کی طبیعت مطمئن نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس آیا۔ اور ان سے بھی وہی کہا جو حضرت ابوبکرؓ سے کہا تھا۔ حضرت عمرؓ نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت ابوبکرؓ نے دیا تھا۔ سعید بن مسیبؒ نے بیان کیا کہ اس سے اس کی طبیعت مطمئن نہیں ہوئی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچا اور کہا کہ اس نالائق نے زنا کیا ہے۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضورؐ نے منہ پھیر لیا۔ اس نے چند بار وہی کلمات کہے آپ ہر بار اپنا منہ پھیر لیتے تھے۔ جب بہت زیادہ ہو گیا تو آپؐ نے اسکے گھر والوں کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ کیا اسے کوئی مرض ہے یا جنون ہے۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ تندرست ہے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ محصن ہے یا غیر محصن تو لوگوں نے بتایا کہ محصن ہے آپؐ نے اسکے سنگسار کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ سنگسار کیا گیا۔

۶۹۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ هَزَّالٌ يَا هَزَّالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِرِدَائِكَ لَكَانَ خَيْرًا لَّكَ

مالک۔ یحییٰ بن نے بیان کیا مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اسلمی شخص کو جس کا نام ہزال تھا پکار کر کہا کہ اے ہزال اگر تو اسے اپنی چادر سے چھپاتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا یحییٰ کا بیان ہے کہ جب میں نے اس حدیث

قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ ابْنِ هَزَّالٍ فَقَالَ هَزَّالٌ جَدِّي وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ حَقٌّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَلَا يُحَدُّ الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِهِ بِالزِّنَا حَتّٰى يُقِرَّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِي أَرْبَعِ مَجَالِسَ مُخْتَلِفَةٍ وَكَذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِهِ عَلٰى نَفْسِهِ حَتّٰى يُقِرَّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَإِنْ أَقَرَّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ قُبِلَ رُجُوعُهُ وَخُلِّيَ سَبِيلُهُ

اَلْاِسْتِكْرَاهُ فِي الزِّنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا كَانَ يَقُومُ عَلٰى رَقِيقِ الْخُمُسِ وَأَنَّهُ اسْتَكْرَهَ جَارِيَةً مِنْ ذٰلِكَ الرَّقِيقِ فَوَقَعَ بِهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضٰى فِي امْرَأَةٍ أُصِيبَتْ مُسْتَكْرَهَةً بِصَدَاقِهَا عَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا وَعَلٰى مَنِ اسْتَكْرَهَهَا الْحَدُّ فَإِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ وَلَا يَجِبُ الْحَدُّ وَالصَّدَاقُ فِي جِمَاعٍ وَاحِدٍ وَلٰكِنْ

کو بیان کیا اور اس مجلس میں یزید بن نعیم بھی بیٹھے تھے تو انھوں نے کہا کہ ہزال میرے دادا تھے۔ حدیث صحیح ہے اور بلا شبہ ثابت ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم ان سبھوں پر عمل کرتے ہیں۔ اور کسی شخص کو اعتراف زنا کی بنا پر حد نہیں لگایا جائے جب تک کہ وہ چار بار چار مختلف مجالس میں اقرار نہ کرلے۔ اور حدیثیں اسی طرح وارد ہوئی ہیں کہ کوئی شخص اپنے حق اعتراف زنا کی بنا پر حد نہیں مارا جائے جب تک کہ چار بار اقرار نہ کرلے امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے اور اگر چار بار اقرار کرے پھر اپنے اقرار سے پھر جائے تو اس کا پھر جانا مقبول ہوگا اور اسے چھوڑ دیا جائے گا۔

٣١٩

زنا بالجبر کا بیان

اثر ١ مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ ایک غلام مقرر تھا خمس کی لونڈیوں یا غلام کے لیے جس نے ایک لونڈی کو مجبور کیا اور اس سے زنا کیا حضرت عمر نے اُسے کوڑا لگایا۔ اور جلاوطن کیا مگر لونڈی کو کوڑا نہیں لگایا اس لئے کہ اُسے مجبور کیا تھا۔

اثر ٢ مالک ابن شہاب سے روایت ہے۔ کہ عبدالملک بن مروان نے ایک عورت کے متعلق جس سے بالجبر زنا کیا گیا تھا مہر دیے جانے کا فیصلہ کیا اس پر جس نے یہ کیا تھا۔

امام محمدؒ نے کہا جب عورت مجبور کی جائے تو اس پر حد نہیں۔ اور جس نے مجبور کیا اس پر حد ہے جب اس پر حد واجب ہو جائے تو مہر باطل ہو جاتا ہے ایک ہی جماع میں حد اور مہر دونوں

وَدُرِئَ عَنْهُ الْحَدُّ بِشُبْهَةٍ وَ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَ الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

چیزیں جمع نہیں ہوں گی۔ اگر حد کسی شبہ کی بنا پر دفع ہو جائے تو اس پر مہر واجب ہے۔ امام ابو حنیفہ ابراہیم نخعی اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

٣٨ حَدُّ الْمَمَالِيْكِ فِي الزِّنَا وَ السُّكْرِ

زنا اور شراب میں غلاموں کی حد کا بیان

ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَلَدْنَا وَلَائِدَ الْاِمَارَةِ خَمْسِيْنَ خَمْسِيْنَ فِي الزِّنَا

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ سلیمان بن یسار عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے روایت ہے فرمایا حضرت عمرؓ بن خطاب نے مجھ کو اور قریش کے چند نوجوانوں کو حد مارنے کا حکم دیا تو ہم نے ان لونڈیوں کو پچاس کوڑے لگائے جنہوں نے زنا کیا تھا اور وہ بیت المال کی تھیں

ح ٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ فَقَالَ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِيْ اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوْ بَعْدَ الرَّابِعَةِ وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ

مالک۔ ابن شہاب۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ۔ ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو زنا کرے اور محصن نہ ہو آپ نے فرمایا اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔ ابن شہاب نے کہا کہ آیا تیسری مرتبہ کے بعد یا چوتھی مرتبہ کے بعد آپ نے بیچنے کا حکم دیا یہ میں نہیں جانتا۔ اور ضفیر سے مراد رسی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٰذَا نَاْخُذُ يُجْلَدُ الْمَمْلُوْكُ وَالْمَمْلُوْكَةُ فِي حَدِّ الزِّنَا نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ خَمْسِيْنَ جَلْدَةً وَ كَذٰلِكَ الْقَذْفُ وَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَالسُّكْرُ وَ هُوَ قَوْلُ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں زنا کی حد میں لونڈی اور غلام کو پچاس کوڑے لگائے جائیں گے یعنی آزاد عورت کی آدھی حد اس پر ہے۔ قذف اور شراب اور نشہ کا بھی یہی حکم ہے۔ امام ابو حنیفہ

اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَنَّهُ جَلَدَ عَبْدًا فِیْ فِرْیَةٍ ثَمَانِیْنَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ فَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ فَقَالَ اَدْرَكْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَالْخُلَفَآءَ هَلُمَّ جَرًّا فَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا ضَرَبَ عَبْدًا فِیْ فِرْیَةٍ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا یُضْرَبُ الْعَبْدُ فِی الْفِرْیَةِ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ جَلْدَةً نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَسُئِلَ عَنْ حَدِّ الْعَبْدِ فِی الْخَمْرِ فَقَالَ بَلَغَنَا اَنَّ عَلَیْهِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ وَاَنَّ عُمَرَ وَعَلِیًّا وَعُثْمَانَ وَابْنَ عَامِرٍ جَلَدُوْا عَبِیْدَهُمْ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِی الْخَمْرِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ الْحَدُّ فِی الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ ثَمَانُوْنَ وَحَدُّ الْعَبْدِ فِیْ ذٰلِكَ اَرْبَعُوْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

اور اکثر فقہائے احناف کا یہی حکم ہے

مالکؒ ابوالزناد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک غلام کو قذف میں اسّی کوڑے لگائے ابوالزناد کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عثمانؓ بن عفان اور دیگر خلفا کا زمانہ پایا ہے لیکن میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ غلام کو قذف میں چالیس سے زیادہ کوڑے لگایا ہو

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ تہمت میں غلام کو صرف چالیس کوڑے مارے جائیں گے جو آزاد کی حد کا نصف ہے۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے

مالکؒ سے روایت ہے کہ ابن شہاب سے غلام کے شراب پینے کی حد کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا مجھے معلوم ہوا کہ آزاد کی نصف حد مارنی چاہئے۔ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ اور ابن عامرؓ اپنے غلاموں کو شراب پینے میں آزاد کی آدھی حد مارتے تھے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم ان سب حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ شراب اور نشہ کی حد اسّی کوڑے ہے اور اس میں غلام کی حد چالیس کوڑے ہے۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

اَلْحَدُّ فِي التَّعْرِيْضِ

اشارے کنائے سے تہمت لگانے کی حد کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الرِّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلَيْنِ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ اسْتَبَّا فَقَالَ اَحَدُهُمَا مَا اَبِيْ بِزَانٍ وَّلَا اُمِّيْ بِزَانِيَةٍ فَاسْتَشَارَ فِيْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ قَائِلٌ مَدَحَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ قَدْ كَانَ لِاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ مَدْحٌ سِوٰى هٰذَا نَرٰى اَنْ تَجْلِدَهُ الْحَدَّ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ هٰذَا عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَرٰى عَلَيْهِ حَدًّا مَدَحَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ فَاَخَذْنَا بِقَوْلِ مَنْ دَرَاَ الْحَدَّ وَمِمَّنْ دَرَاَ الْحَدَّ وَقَالَ لَيْسَ فِي التَّعْرِيْضِ جَلْدٌ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک۔ ابو الرجال۔ محمد بن عبدالرحمن۔ عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں دو مردوں نے گالی گلوچ کی ایک نے دوسرے سے کہا کہ میرا باپ بدکار تو نہ تھا۔ اور نہ میری ماں زانیہ تھی حضرت عمرؓ نے اس کے متعلق مشورہ کیا کسی کہنے والے نے کہا اس نے اس کے ماں باپ کی تعریف بیان کی۔ دوسرے نے کہا اس کے علاوہ کوئی اور خوبی نہ تھی (یعنی کیا یہی اس کی خوبی تھی) ہم لوگوں کے خیال میں اسے حد مارنی چاہیے حضرت عمرؓ نے اسے اسی کوڑے مارے۔

امام محمدؒ نے کہا اس کے متعلق صحابہ نے حضرت عمر سے اختلاف کیا اور بعضوں نے کہا کہ اس پر حد نہیں ہے جس نے اپنے ماں باپ کی تعریف کی اور ہم انہیں لوگوں کا قول پر عمل کرتے ہیں جو حد کی نفی کرتے ہیں حد کی نفی کرنے والوں میں حضرت علیؓ بھی تھے۔ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

اَلْحَدُّ فِي الشَّرَابِ ۳۱۳

شراب پینے کی حد کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُّ مِنْ فُلَانٍ رِيْحَ الشَّرَابِ فَسَاَلْتُهٗ

مالک۔ ابن شہاب۔ سائب بن یزید نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ ہم لوگوں کے پاس آئے اور کہا کہ فلاں شخص کے منہ سے شراب کی بو پاتا ہوں میں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا ہاں طلاء

فَزَعَمَ اَنَّهٗ شَرِبَ الطِّلَاءَ وَ اَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ الْحَدَّ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدِ الدِّيْلِيُّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَرٰى اَنْ تَضْرِبَهٗ ثَمَانِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَهَا سَكِرَ وَ اِذَا سَكِرَ هَذٰى وَ اِذَا هَذٰى افْتَرٰى اَوْ كَمَا قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ

ہے۔ اب میں اس کے متعلق پوچھتا ہوں کہ اگر وہ نشہ لانے والی ہے تو میں اُسے کوڑے ماروں چنانچہ اُسے کوڑے مارے

مالک ثور بن زید دیلی سے روایت ہے عمرؓ بن خطاب نے شراب کی حد کے متعلق مشورہ کیا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا میرے خیال میں اسّی کوڑے ہیں اس لئے کہ جب شراب پیے گا تو بدمست ہو جائے گا اور بدمست ہو گا تو واہیات بکے گا اور جب واہیات بکے گا تو جھوٹ بولے گا اور تہمت لگائے گا (یا اسی طرح کے الفاظ فرمائے) چنانچہ حضرت عمرؓ نے شراب میں اسّی کوڑے لگوائے۔

شَرَابُ الْبِتْعِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

شہد اور بودار چیزوں کی شراب کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

مالک۔ ابن شہاب۔ ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے تبع (شہد کے شراب کو کہتے ہیں) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَاءِ فَقَالَ لَا خَيْرَ فِيْهَا وَنَهٰى عَنْهَا فَسَاَلْتُ زَيْدًا مَا الْغُبَيْرَاءُ فَقَالَ السُّكُرْكَةُ

مالک۔ زید بن اسلم۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے نبی کریم صلعم سے غبیراء کے متعلق پوچھا گیا آپ نے جواب دیا اس میں کوئی خوبی نہیں اور اس سے منع فرمایا۔ میں نے زید سے پوچھا غبیراء کیا ہے کہا سکرکہ (یعنی جوار کی شراب)

٣٥ # تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَشْرِبَةِ

شراب کی حرمت اور ان چیزوں کا بیان جن کا پینا مکروہ ہے

ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنِ اَبِيْ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَهَا قَالَ فَسَارَّهٗ اِنْسَانٌ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَارَرْتَهٗ فَقَالَ اَمَرْتُهٗ بِبَيْعِهَا فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الرَّجُلُ الْمَزَادَتَيْنِ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْهِمَا

مالک - زید بن اسلم - ابو وعلة مصری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس سے انگور کے نچوڑ کا حکم پوچھا - حضرت ابن عباس نے جواب دیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شراب کی ایک مشک تحفہ میں لایا - تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالٰے نے اسے حرام کر دیا ہے اس نے کہا نہیں - اس کے پاس کے ایک آدمی نے چپکے سے کچھ کہا تو رسول اللہ نے پوچھا کہ تم نے کیا کہا - وہ بولا میں نے اس کے بیچنے کو کہا تھا - فرمایا کہ جس نے اس کا پینا حرام کیا اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا ہے اس پر اس نے مشک کا منہ کھول دیا اور اس کے اندر جتنی شراب تھی بہ گئی -

ح ٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْعِرَاقِ قَالُوْا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَبْتَاعُ مِنْ ثَمَرِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ وَالْقَصَبِ فَنَعْصِرُهٗ خَمْرًا فَنَبِيْعُهٗ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنِّيْ اُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَمَنْ سَمِعَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَنِّيْ لَا اٰمُرُكُمْ تَبْتَاعُوْهَا وَلَا تَبِيْعُوْهَا وَلَا تَعْصِرُوْهَا وَلَا تَسْقُوْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

مالک - نافع - ابن عمرؓ سے روایت ہے عراق کے ایک شخص نے ان سے کہا کہ ہم کھجور اور انگور کے پھل خریدتے ہیں - اس کی شراب بنا کر بیچتے ہیں - اس سے عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں اللہ، اس کے فرشتے اور جن، انسان کو جو سنتے ہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہوں کہ تم اسے بیچو یا خریدو اور اس کو نچوڑو اور پلاؤ اس لئے کہ یہ ناپاک ہے شیطان کا کام ہے -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَا كَرِهْنَا شُرْبَهٗ مِنَ الْاَشْرِبَةِ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں شراب یا نشہ آور چیزیں جن کا پینا ہم مکروہ (حرام)

الخمر والسكر ونحو ذلك فلا خير في بيعه ولا أكل ثمنه

أخبرنا مالك أخبرنا نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر ثم لم يتب منها حرمها في الآخرة فلم يسقها

أخبرنا مالك أخبرنا إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة الأنصاري عن أنس بن مالك أنه قال كنت أسقي أبا عبيدة بن الجراح وأبا طلحة الأنصاري وأبي بن كعب شرابا من فضيخ وتمر فأتاهم آت فقال إن الخمر قد حرمت فقال أبو طلحة يا أنس قم إلى هذه الجرار فاكسرها فقمت إلى مهراس لنا فضربتها بأسفله حتى انكسرت

قال محمد النقيع عندنا مكروه ولا ينبغي أن يشرب من البسر والتمر والزبيب جميعا وهو قول أبي حنيفة إذا كان شديدا يسكر

الخليطين

أخبرنا مالك أخبرنا الثقة عندي عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن عبد الرحمن بن حباب السلمي عن أبي قتادة الأنصاري أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن شرب التمر والزبيب جميعا والزهو والرطب جميعا

أخبرنا مالك أخبرنا زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن ينبذ البسر والتمر جميعا والتمر والزبيب جميعا

سمجھتے ہیں ان کے بیچنے میں اور ان کی قیمت کھانے میں بھی کوئی بھلائی نہیں۔

٧١٢ مالک۔ نافع ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں شراب پی اور اس سے تائب نہ ہوا تو آخرت میں اس سے محروم رہے گا نہیں پی سکے گا

٧١٣ مالک۔ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں ابو عبیدہ بن الجراح ابو طلحہ انصاری اور ابی بن کعب کو تر کھجور اور خشک کھجور کی شراب پلاتا تھا۔ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ ابو طلحہ نے کہا کہ اے انس ان مٹکوں کے پاس جاؤ اور انہیں توڑ ڈالو چنانچہ میں اٹھا اور موسل سے مار کر سبھوں کو توڑ ڈالا۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک نچوڑ حرام ہے تر یا خشک کھجور اور انگور کا نچوڑ پینا حرام ہے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے بشرطیکہ جب تیز ہو جائے اور نشہ لے آئے۔

٣١٦ دو چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانے کا بیان

٧١٤ مالک۔ ایک معتمد راوی۔ بکیر بن عبد اللہ اشج۔ عبد الرحمن بن حباب اسلمی۔ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کھجور اور انگور نیز تر اور خشک کھجور کو ساتھ ملا کر پینے سے منع فرمایا۔

٧١٥ مالک۔ زید بن اسلم۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تر کھجور اور خشک کھجور یا انگور و کھجور کے ملا کر بھگونے سے منع فرمایا۔

٣١٧ نَبِيْذُ الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ

دُبّاء اور مزفّت کی نبیذ کا بیان

ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى خَطَبَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهٗ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهٗ فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالُوْا نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ فِي الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ

مالک ۔ نافع ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں خطبہ دیا ۔ میں آپ کی طرف چلا تو میرے پہونچنے سے قبل ہی فارغ ہوگئے ۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ نے کیا فرمایا لوگوں نے بتایا کہ دُبّاء اور مزفّت میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ۔

ح ٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ فِي الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ

مالک ۔ علاء بن عبد الرحمٰن ۔ عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے دُبّاء اور مزفّت میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ۔

ف :۔ دُبّاء سے مراد تو بی ہے جو کدّی یا کدو وغیرہ کو کھود کر بناتے ہیں اور مزفّت اس برتن کو کہتے ہیں جس پر روغن وغیرہ چڑھایا ہوا ہو ۔

٣١٨ نَبِيْذُ الطِّلَآءِ

نبیذ طلاء کا بیان

ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ شَكٰۤى اِلَيْهِ اَهْلُ الشَّامِ وَبَآءَ الْاَرْضِ وَثِقْلَهَا وَقَالُوْا لَا يُصْلِحُنَا اِلَّا هٰذَا الشَّرَابُ فَقَالَ اشْرَبُوا الْعَسَلَ قَالُوْا لَا يُصْلِحُنَا الْعَسَلُ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ هَلْ لَّكَ اَنْ اَجْعَلَ لَكَ مِنْ هٰذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لَّا يُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ فَطَبَخُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ فَاَتَوْا بِهٖ

مالک ۔ داؤد بن حصین واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ۔ محمود بن لبید انصاری عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ جب وہ شام پہونچے تو وہاں کے لوگوں نے وباء اور آب و ہوا کی خرابی کی شکایت کی ۔ کہ بغیر اس نبیذ کے پئے ہوئے مزاج اچھا نہیں رہتا ۔ تو آپ نے فرمایا کہ شہد پیو ان لوگوں نے کہا شہد بھی موافق نہیں ۔ شام کے باشندوں میں سے ایک نے کہا کیا اس کی اجازت ہے کہ اس شراب سے کوئی ایسی چیز بنائی جائے جو نشہ نہ پیدا کرے ۔ فرمایا ہاں چنانچہ ان لوگوں نے اسے پکایا یہاں تک کہ اس

إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَدْخَلَ أَصْبُعَهُ فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ فَتَبِعَهُ يَتَمَطَّطُ فَقَالَ هٰذَا الطِّلَاءُ مِثْلُ طِلَاءِ الْإِبِلِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوهُ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَحْلَلْتَهَا وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا أَحْلَلْتُهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمْتَهُ عَلَيْهِمْ وَلَا أُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا أَحْلَلْتَهُ لَهُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِشُرْبِ الطِّلَاءِ الَّذِي قَدْ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ وَهُوَ لَا يُسْكِرُ فَأَمَّا كُلُّ مُعَتَّقٍ لَا يُسْكِرُ فَلَا خَيْرَ فِيهِ

کی دو تہائی غائب ہو گئی اور ایک تہائی باقی رہ گئی اور اسے حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس لے کر آئے آپ نے اس میں اپنی انگلیاں ڈالیں پھر اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہ چپ چپ کرنے لگا حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ طلا اونٹوں کی طلا کے مشابہ ہے حضرت عمرؓ نے اس کے پینے کی اجازت دے دی عبادۃ بن صامت نے کہا بخدا تو نے اسے حلال کر دیا کہا ہرگز نہیں واللہ میں نے اسے حلال نہیں کیا۔ اے میرے اللہ میں نے کوئی چیز ان کے لئے حرام نہیں کی جو حلال تھی اور نہ کوئی چیز ان کے لئے حلال کی جو حرام تھی

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اس طلاء کے پینے میں کوئی مضائقہ نہیں جس کا دو تہائی خشک ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے بشرطیکہ نشہ نہ پیدا کرے۔ مگر پرانی شراب جو نشہ پیدا کرے اس کے پینے میں کوئی بھلائی نہیں (یعنی حرام ہے)

۳۱۹ # كِتَابُ الْفَرَائِضِ

ترکہ کی تقسیم کا بیان

۷۱۹ / ۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لِلْجَدِّ الَّذِي يَفْرِضُ لَهُ النَّاسُ الْيَوْمَ

مالک ۔ ابن شہاب ۔ قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے دادا کو اتنا ترکہ دلایا جتنا آج کل لوگ دلاتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فِي الْجَدِّ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر دادا کے ترکہ

وَهُوَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَبِهِ نَقُوْلُ الْعَامَّةُ وَ اَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَاِنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ فِي الْجَدِّ بِقَوْلِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَلَا يُوَرِّثُ الْاِخْوَةَ مَعَهُ شَيْئًا

۳۰۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ خَرْشَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ وَّمَا عَلِمْنَا لَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَارْجِعِيْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ قَالَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رض ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِيْ قُضِيَ بِهِ اِلَّا لِغَيْرِكِ وَمَا اَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ مِنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ هُوَ ذٰلِكِ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَ اَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا

کے متعلق عمل کرتے ہیں زید بن ثابت کا اور عامہ فقہاء کا یہی قول ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ دادا کے متعلق حضرت ابوبکر صدیق اور عبداللہ بن عباس رض کے قول پر عمل کرتے تھے چنانچہ بھائی کو دادا کی موجودگی میں کچھ نہیں دلاتے تھے۔

مالک۔ ابن شہاب۔ عثمان بن اسحاق بن خرشہ۔ قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ ایک (میت کی) نانی حضرت ابوبکر رض کے پاس اپنا ترکہ مانگنے آئی حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کتاب اللہ میں تیرا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہمیں معلوم ہے کہ سنت رسول میں تیرا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ (یعنی کوئی ایسی حدیث ہمیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے دادی نانی کو حصہ دلایا ہو) تو واپس جا یہاں تک کہ میں لوگوں سے دریافت کروں پھر آپ نے لوگوں سے دریافت کیا تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ ایک عورت (نانی) رسول اللہ کی خدمت میں آئی تھی تو آپ نے اُسے چھٹا حصہ دلایا تھا۔ حضرت ابوبکر رض نے پوچھا تیرے ساتھ کوئی اور بھی ہے تو محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور اسی طرح بیان کیا جس طرح مغیرہ نے بیان کیا چنانچہ حضرت ابوبکر رض نے اس کو نافذ کیا یعنی چھٹا حصہ دلوایا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب کے عہد میں ایک دادی ترکہ مانگنے کو آئی تو حضرت عمر نے فرمایا کتاب اللہ میں تیرا کوئی حصہ نہیں اور وہ جو فیصلہ کیا گیا ہے (یعنی رسول اللہ کے اور حضرت ابوبکر رض کے زمانے میں) وہ تیرے علاوہ کسی اور ہی (یعنی نانی) کے حق میں کیا گیا ہے اور میں فرائض میں چھٹے حصے کے علاوہ زیادتی کرنے والا نہیں ہوں اگر تم دونوں کے درمیان (دادی اور نانی کے درمیان) مشترک ہوگا۔ اور اگر تم میں سے کوئی اکیلی ہو تو وہی چھٹا حصہ لے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ اِذَا اجْتَمَعَتِ الْجَدَّتَانِ اُمُّ الْاُمِّ وَاُمُّ الْاَبِ فَالسُّدُسُ بَيْنَهُمَا وَاِنْ خَلَتْ بِهٖ اِحْدٰىهُمَا فَهُوَ لَهَا وَلَا تَرِثُ مَعَهَا جَدَّةٌ فَوْقَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مِيْرَاثُ الْعَمَّةِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا يَعْنِيْ عُمَرُ هٰذَا فِيْمَا نَرٰى اَنَّهَا تُوْرَثُ لِاَنَّ ابْنَ الْاَخِ ذُوْ سَهْمٍ وَلَا تَرِثُ لِاَنَّهَا لَيْسَتْ بِذَاتِ سَهْمٍ وَنَحْنُ نَرْوِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِي الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ اِذَا لَمْ يَكُنْ ذُوْ سَهْمٍ وَلَا عَصَبَةٌ فَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ وَالْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ وَحَدِيْثٌ يَرْوِيْهِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهٗ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الدَّحْدَاحِ مَاتَ وَلَا وَارِثَ لَهٗ فَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَكَانَ ابْنَ اُخْتِهٖ مِيْرَاثَهٗ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يُوَرِّثُ الْعَمَّةَ وَالْخَالَةَ وَذَوِي الْقَرَابَاتِ بِقَرَابَتِهِمْ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب دو جدّہ یعنی دادی اور نانی دونوں موجود ہوں تو چھٹا حصہ دونوں کے درمیان شریک ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی ایک موجود ہو تو بھی اُسے چھٹا حصہ ملیگا لیکن ان کی موجودگی میں پڑدادی یا پڑنانی کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۳۲۰

پھوپھی کی میراث کا بیان

مالک۔ محمد بن ابوبکر بن عمرو بن حزم سے روایت ہے وہ اپنے والد کو اکثر یہ کہتے ہوئے سنتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب فرماتے تھے تعجب ہے کہ پھوپھی کا وارث بھتیجا ہوتا ہے لیکن پھوپھی خود ترکہ نہیں پاتی۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارا گمان ہے حضرت عمرؓ نے یہ جو فرمایا کہ بھتیجا پھوپھی کا وارث ہوتا ہے لیکن پھوپھی بھتیجے کی وارث نہیں ہوتی شاید اس لئے فرمایا ہوگا کہ بھتیجا ذوسہم ہے اور پھوپھی ذوسہم نہیں۔ اور ہم حضرت عمرؓ بن خطاب۔ علی بن ابی طالب عبداللہ بن مسعود رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین سے روایت کرتے ہیں ان لوگوں نے فرمایا کہ پھوپھی اور خالہ کی صورت میں جبکہ کوئی ذوسہم اور عصبہ موجود نہ ہو تو خالہ کو ایک تہائی اور پھوپھی کو دوتہائی ترکہ ملے گا۔ اور وہ حدیث جو اہل مدینہ روایت کرتے ہیں اس کو مخالفین رد نہیں کر سکتے۔ کہ ثابت بن دحداح کا جب انتقال ہوا اور ان کا کوئی وارث نہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھانجا ابو لبابہ بن عبدالمنذر کو ترکہ دلایا۔ اور ابن پھوپھی وخالہ اور تمام ذوی الارحام کو ان کی

وَكَانَ مِنْ أَفْقَهِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَأَعْلَمِهِمْ بِالرِّوَايَةِ

ح ۷۲۳ **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ عَجْلَانَ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ كَانَ قَدِيْمًا يُقَالُ لَهُ ابْنُ مِرْسِيٍّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ قَالَ يَا يَرْفَا هَلُمَّ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِكِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ فِيْ شَأْنِ الْعَمَّةِ يَسْأَلُ عَنْهُ يَسْتَخْبِرُ اللّٰهَ فِيْهِ هَلْ لَهَا مِنْ شَيْءٍ فَأَتٰى بِهٖ يَرْفَا ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ أَوْ قَدَحٍ فَمَحَا ذٰلِكَ الْكِتَابَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَكِ اللّٰهُ أَقَرَّكِ لَوْ رَضِيَكِ اللّٰهُ أَقَرَّكِ

قرابت کی بنا پر ترکہ دلاتے تھے اور اہل مدینہ میں روایتوں کے سب سے زیادہ جاننے والے اور فقیہ تھے

مالک۔ محمد بن ابوبکر۔ عبدالرحمٰن بن حنظلہ بن عجلان زرقی ابن مرسی نامی قریش کے ایک ضعیف العمر مولی سے روایت ہے فرمایا کہ میں حضرت عمرؓ بن خطابؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ انہوں نے ظہر کی نماز پڑھ لی تو اپنے خادم یرفاء سے کہا وہ کتاب لے آؤ (وہ کتاب حضرت عمرؓ نے پھوپھی کی وراثت کے متعلق لکھی تھی۔) تاکہ اس کے متعلق دریافت کریں اور اللہ سے استخارہ کریں کہ آیا پھوپھی کا کچھ حصہ ہے یا نہیں۔ چنانچہ یرفاء اسے لے آئے پھر ایک طشت یا پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا۔ اس کتاب کو اس میں دھو ڈالا پھر فرمایا اگر اللہ تیرا حصہ مقرر کرنے پر رضامند ہوتا تو تیرا حصہ اپنی کتاب میں قائم کر دیتا۔

۳۲ **اَلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يُوْرَثُ**

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وارث ہوگا

ح ۷۲۴ **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَؤُنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ

مالک۔ ابو الزناد۔ اعرج۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وراثت دینار دینار کر کے تقسیم نہ ہوگی میری بیویوں کے اخراجات اور عاملوں کی تنخواہ کے بعد جو کچھ بھی بچے وہ صدقہ ہے

ح ۷۲۵ **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ يَسْأَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مالک۔ ابن شہاب۔ عروہ بن زبیر ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو ازواج مطہرات نے حضرت عثمان بن عفان کو حضرت ابوبکرؓ کے پاس رسول اللہ کے مال میں سے اپنا ترکہ مانگنے کو بھیجنا چاہا تو ان سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا رسول اللہ صلعم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا اور جو

فقالت لهن عائشة أليس قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة

لا يرث المسلم الكافر

أخبرنا مالك أخبرنا ابن شهاب عن علي بن حسين بن علي بن أبي طالب عن عمر بن عثمان بن عفان عن أسامة بن زيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يرث المسلم الكافر قال محمد وبهذا نأخذ لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم والكفر ملة واحدة يتوارثون به وإن اختلفت مللهم يرث اليهودي النصراني والنصراني اليهودي وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا

أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن علي بن حسين قال ورث أبا طالب عقيل وطالب ولم يرثه علي

ميراث الولاء

أخبرنا مالك حدثنا عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم أن عبد الملك ابن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام أخبره أن أباه أخبره أن العاص بن هشام هلك وترك بنين له ثلاثة اثنين لأم ورجلا لعلة فهلك أحد الاثنين الذين هما لأم وترك مالا وموالي فورثه أخوه لأمه وأبيه ماله وولاء مواليه ثم هلك أخوه

کچھ ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے (یعنی خیرات کر دیا جائے)

٣٢٢ ## مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا

٧٢٥ مالک۔ ابن شہاب علی بن حسین بن ابی طالب عمر بن عثمان بن عفان اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوگا۔ اور کفر ایک ہی مذہب ہے اس لئے وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہونگے اگرچہ ان کا مذہب مختلف ہو۔ چنانچہ یہودی عیسائی کا اور عیسائی یہودی کا وارث ہوگا امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

٧٢٦ مالک ابن شہاب۔ علی بن حسین سے روایت ہے عقیل ابو طالب کے وارث ہوئے تھے اور طالب کے وارث علیؓ نہیں ہوئے تھے۔

٣٢٣ ## ولاء کی میراث کا بیان

٧٢٧ مالک۔ عبد اللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ابو بکر بن محمد سے روایت ہے کہ عاص بن ہشام مرگئے اور تین بیٹے چھوڑ گئے ان میں دو سگے بھائی تھے اور ایک ان میں سوتیلا تھا (یعنی ماں ایک نہ تھی) سگے بھائیوں میں سے ایک مرگیا۔ مال اور آزاد کئے غلام چھوڑ گیا اس کا بھائی مال میں اور آزاد کئے ہوئے غلاموں کی ولاء میں اس کا وارث ہوا پھر وہ بھائی میں مرگیا اور ایک بیٹا اور سوتیلا بھائی چھوڑ گیا۔ بیٹے نے کہا میں اپنے باپ کے

وَتَرَكَ ابْنَهُ وَأَخَاهُ لِأَبِيهِ فَقَالَ ابْنُهُ قَدْ أَحْرَزْتُ مَا كَانَ أَبِي أَحْرَزَ مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءِ الْمَوَالِي وَقَالَ أَخُوهُ لَيْسَ كُلُّهُ لَكَ إِنَّمَا أَحْرَزْتَ الْمَالَ فَأَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِي فَلَا، أَرَأَيْتَ لَوْ هَلَكَ أَخِي الْيَوْمَ أَلَسْتُ أَرِثُهُ أَنَا فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضَى لِأَخِيهِ بِوَلَاءِ الْمَوَالِي

مال اور ولاء کا وارث ہوں۔ بھائی نے کہا مال کا تو مالک ہے مگر ولاء کا مالک نہیں اگر میرا بھائی آج مرتا تو کیا میں اس کا وارث نہ ہوتا۔ پھر دونوں نے جھگڑا کیا اور حضرت عثمان کے پاس آئے آپ نے ولاء بھائی کو دلائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْوَلَاءُ لِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ دُونَ بَنِي الْأَخِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں ولاء علاتی بھائی کو پہونچتی ہے بھائی کی موجودگی میں بھتیجے کو نہیں پہونچتی۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۴۲۸ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ فَاخْتَصَمَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَنَفَرٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ جُهَيْنَةَ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ كُلَيْبٍ فَمَاتَتْ فَوَرِثَهَا ابْنُهَا وَزَوْجُهَا وَتَرَكَتْ مَالًا وَمَوَالِيَ ثُمَّ مَاتَ ابْنُهَا فَقَالَ وَرَثَتُهُ لَنَا وَلَاءُ الْمَوَالِي وَقَدْ كَانَ ابْنُهَا أَحْرَزَهُ وَقَالَ الْجُهَنِيُّونَ لَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّمَا هُمْ مَوَالِي صَاحِبَتِنَا فَإِذَا مَاتَ وَلَدُهَا فَلَنَا وَلَاؤُهُمْ وَنَحْنُ نَرِثُهُمْ فَقَضَى أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ لِلْجُهَنِيِّينَ بِوَلَاءِ الْمَوَالِي

مالک۔ عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ وہ ابان بن عثمان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے قبیلہ جہینہ اور بنی حارث بن خزرج کے کچھ لوگ جھگڑتے ہوئے پہونچے جہینہ کی ایک عورت بنی خزرج کے ایک مرد کے نکاح میں تھی جس کا نام ابراہیم بن کلیب تھا وہ عورت مرگئی مال اور کچھ آزاد کئے ہوئے غلام اس عورت نے چھوڑے۔ اس کا بیٹا اور شوہر وارث ہوا پھر اس کا بیٹا مرگیا تو بیٹے کے وارثوں نے کہا ولاء ہمیں ملے گی اس لئے کہ اس عورت کا بیٹا اس پر قابض تھا۔ اور جہینہ کے لوگ کہتے تھے کہ ولاء کے مستحق ہم ہیں اس لئے کہ وہ غلام ہمارے کنبے کی عورت کے غلام ہیں جب اس کا بیٹا مرگیا تو اس کی ولاء کے مستحق ہم لوگ ہیں ابان بن عثمان نے جہینہ کے لوگوں کو ولاء دلائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَيْضًا نَأْخُذُ إِذَا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ جب بیٹا

الْقَرَضُ وَلَدُهَا الذُّكُورُ رَجَعَ الْوَلَاءُ وَ مِيرَاثُ مَنْ مَاتَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ مَوَالِيهَا اِلَى عَصَبَتِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ عَبْدٍ لَهُ وَلَدٌ مِنِ امْرَاَةٍ حُرَّةٍ لِمَنْ وَلَاؤُهُمْ قَالَ اِنْ مَاتَ اَبُوهُمْ وَهُوَ عَبْدٌ لَمْ يُعْتَقْ فَوَلَاؤُهُمْ لِمَوَالِي اُمِّهِمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِنْ اُعْتِقَ اَبُوهُمْ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ جَرَّ وَلَاءَهُمْ لِمَوَالِي اَبِيهِمْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مِيرَاثُ الْحَمِيلِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُوَرِّثَ اَحَدًا مِنَ الْاَعَاجِمِ اِلَّا مَا وُلِدَ فِي الْعَرَبِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يُوَرَّثُ الْحَمِيلُ الَّذِي يُسْبٰى وَتُسْبٰى مَعَهُ امْرَاَةٌ فَتَقُولُ هُوَ وَلَدِي اَوْ تَقُولُ هُوَ اَخِي اَوْ يَقُولُ هِيَ اُخْتِي وَلَا نَسَبٌ مِنَ الْاَنْسَابِ يُوَرَّثُ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ اِلَّا الْوَالِدُ فَاِنَّهُ اِذَا ادَّعَى الْوَالِدُ اَنَّهُ ابْنُهُ وَصَدَّقَهُ فَهُوَ ابْنُهُ وَلَا يُحْتَاجُ هٰذَا اِلَى بَيِّنَةٍ اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْوَلَدُ عَبْدًا اَيُكَذِّبُهُ مَوْلَاهُ بِذٰلِكَ فَلَا يَكُونُ ابْنُ الْاَبِ

مرجائے تو ان کی ولاء اور وراثت جو اس کے بعد مریں گے عصبات کو پہونچتی ہے امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۷۲۹ ج
مالک - مخبر - سعید بن مسیب سے روایت ہے ان سے دریافت کیا گیا کہ اگر ایک غلام کا لڑکا آزاد عورت سے ہو تو اس لڑکے کی ولاء کا مستحق کون ہو گا۔ فرمایا ان کا باپ اگر اس حال میں مرجائے کہ وہ ابتک آزاد نہیں ہوا تھا تو ولاء اس کی ماں کے موالی کو ملیگی۔
امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اگر ان کا باپ آزاد ہو کر مرے تو ان کی ولاء کے مستحق ان کے باپ کے موالی ہوں گے امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۳۲۷
حمیل کی وراثت کا بیان

۷۳۰ ج ۱
مالک۔ بکر بن عبداللہ بن اشج۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے فرمایا کہ عمرؓ بن خطاب نے غیر عرب کو ترکہ دلانے سے انکار کر دیا۔ مگر اس کو جو عرب میں پیدا ہوا ہو۔
امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں وارث نہ ہو گا۔ حمیل وہ بچہ ہے جو قید کر کے لایا جائے اور اس کے ساتھ عورت بھی قید ہو کر آئی ہو اور عورت اس بچے کے متعلق دعویٰ کرے کہ وہ میرا لڑکا ہے یا کہے میرا بھائی یا میری بہن ہے محض کسی نسب کے اقرار کی بنا پر گواہ کے بغیر وارث نہ ہو گا بجز باپ اور بیٹے کے اس لئے کہ جب باپ دعویٰ کرے کہ وہ اس کا بیٹا ہے اور بیٹا اس کی تصدیق کرے تو وہ اس کا بیٹا ہے۔ اور اس میں گواہ کی ضرورت نہیں لیکن اگر

مَا دَامَ عَبْدًا حَتّٰی یُصَدِّقَهُ الْمَوْلٰی وَ الْمَرْاَةُ اِذَا ادَّعَتِ الْوَلَدَ وَ شَهِدَتِ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ مُسْلِمَةٌ عَلٰی اَنَّهَا وَلَدَتْهُ یُصَدِّقُهَا وَ هُوَ حُرٌّ فَهُوَ ابْنُهَا وَ هُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَ الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

کا غلام ہو اور اس کا مالک اس کا انکار کرتا ہو تو وہ اس باپ کا بیٹا نہ ہوگا جب تک اس کا مالک اس کی تصدیق نہ کرے اور وہ غلام ہو اور عورت جب اس بچے کا دعویٰ کرے اور ایک آزاد مسلمان عورت اس کی شہادت دے کہ اس عورت نے اس بچے کو جنا ہے اور وہ اس کی تصدیق کرتا ہے تو وہ اس کا بیٹا ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا ہے۔

۳۲۵ ## فَضْلُ الْوَصِیَّةِ

وصیت کی فضیلت کا بیان

۶۳۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَیْءٌ یُوْصٰی فِیْهِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَ وَصِیَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَكْتُوْبَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٰذَا نَاْخُذُ هٰذَا حَسَنٌ جَمِیْلٌ

مالک، نافع، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس میں وصیت ضروری ہو اور وہ دو راتیں بھی اس حال میں گزارے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہے امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں یہ بہت ہی بہتر بات ہے۔

۳۲۶ ## اَلرَّجُلُ یُوْصِیْ عِنْدَ مَوْتِهٖ بِثُلُثِ مَالِهٖ

اپنی موت کے وقت تہائی مال کی وصیت کا بیان

۶۳۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قِیْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ هٰهُنَا غُلَامًا یَفَاعًا مِنْ غَسَّانَ وَ وَارِثُهٗ بِالشَّامِ وَ لَهٗ مَالٌ وَ لَیْسَ هٰهُنَا اِلَّا ابْنَةُ عَمٍّ لَهٗ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ مُرُوْهُ فَلْیُوْصِ لَهَا قَالَ فَاَوْصٰی لَهَا بِمَالٍ یُقَالُ لَهٗ بِئْرُ جُشَمٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ سُلَیْمٍ فَبِیْعَ ذٰلِكَ الْمَالُ بِثَلَاثِیْنَ

مالک، عبداللہ بن ابوبکر بن حزم، ابوبکر بن حزم عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہا گیا کہ یہاں قبیلہ غسان کا قریب بلوغ لڑکا (جو مرض موت میں مبتلا ہے) اس کے وارث شام میں ہیں اس کے پاس مال ہے اور یہاں اس کی چچازاد بہن کے سوا کوئی وارث نہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اسے کہو کہ اپنی چچازاد بہن کے لئے وصیت کر دے تو اس نے اپنی جائداد میں بیر جشم کی وصیت اپنی چچازاد بہن کے لئے کر دی عمرو بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس کو تیس ہزار

اَلَّا بَعْدَ ذٰلِكَ وَابْنَةُ عَمِّهِ الَّتِيْ اَوْصٰى لَهَا هِيَ اُمُّ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَعُوْدُنِيْ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ مِنِّي الْوَجَعُ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا بِنْتٌ لِّيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَبِالشَّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْوَصَايَا جَائِزَةٌ

ہیں بچا اور وہ چچازاد بہن جس کے لئے اس نے وصیت کی تھی عمرو بن سلیم کی ماں تھی۔

۳۳۳/۲ مالک۔ ابن شہاب۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سال میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میں سخت بیمار تھا عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں سخت بیمار ہوں اور میرے پاس مال ہے بجز ایک لڑکی کے ہمارا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں سعدؓ نے کہا نصف خیرات کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ سعدؓ نے کہا تہائی خیرات کر دوں آپ نے فرمایا تمہارا اپنے ورثہ کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں مفلس چھوڑو اور لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کریں۔ اور تم اللہ کی خوشنودی کے لئے جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس پر اللہ اجر دے گا یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دیتے ہو سعدؓ نے بیان کیا میں نے کہا یا رسول اللہ اپنے ساتھیوں کے پیچھے میں چھوڑ دیا جاؤنگا۔ آپ نے فرمایا تم نہیں چھوڑے جاؤ گے (یعنی تمہارا پیچھے رہنا تمہارے لئے مضرت نہ ہوگا) بلکہ جو عمل صالح بھی تم کرو گے اور اس سے مقصد رضائے الٰہی ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث درجہ اور بلندی میں اضافہ فرمائیں گے اور بہت ممکن ہے کہ تم ایک مدت تک زندہ رہو اور تم سے ایک قوم کو فائدہ ہو اور دوسری قوم کو نقصان پہونچے۔ اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو کامل کر اور انہیں ان کی اس ہجرت سے ایڑیوں پر نہ پھیر لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ کے لئے آپ افسوس کرتے تھے اس لئے کہ ان کا انتقال مکہ میں ہوا تھا۔

امام محمدؒ نے کہا وصیتیں قرض ادا کرنے کے بعد

فِي ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنِهِ وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُوْصِيَ بِاَكْثَرَ مِنْهُ فَاِنْ اَوْصٰى بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَاَجَازَتْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَرْجِعُوْا بَعْدَ اِجَازَتِهِمْ وَاِنْ رَدُّوْا رَجَعَ ذٰلِكَ اِلَى الثُّلُثِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ فَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ وَصِيَّةٌ بِاَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ يُجِيْزَ الْوَرَثَةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

میت کی تہائی مال میں جائز ہے۔ اور اس کے لئے تہائی مال سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں۔ مگر اس سے زیادہ کی وصیت کر دے اور اس کے ورثہ اس کو اس کی موت کے بعد منظور کر لیں تو جائز ہے۔ لیکن اجازت کے بعد ورثہ کے لئے جائز نہیں کہ اس سے رجوع کریں۔ اور اگر وہ رد کر دیں تو یہ وصیت تہائی میں نافذ ہوگی۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی کی وصیت کرو اور یہ تہائی بہت زیادہ ہے۔ اس لئے کسی کے لئے جائز نہیں کہ تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے مگر یہ کہ وارث اس کو جائز رکھیں تو جائز ہے امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۳۲۷
كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

وَاَدْنٰى مَا يُجْزِئُ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ

قسم۔ نذر اور کم سے کم کفارہ یمین کا بیان

ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ بِاِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ وَكَانَ يَعْتِقُ الْجَوَارِيَ اِذَا وَكَّدَ فِي الْيَمِيْنِ

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ قسم کے کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ ہر مسکین کو ایک مد گیہوں دیتے تھے اور لونڈیاں آزاد کرتے تھے جب اپنی قسم کو موکد کرتے تھے۔

ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ اِذَا اَعْطَوُا الْمَسَاكِيْنَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ اَعْطَوْا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ بِالْمُدِّ الْاَصْغَرِ رَاَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُمْ

مالک۔ یحیٰ بن سعید۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے (صحابہ اور اجلہ تابعین کو) قسم کے کفارہ میں ہر مسکین کو ایک ایک چھوٹے گیہوں دیتے تھے۔ اور ان کا خیال تھا کہ یہ کافی ہے۔

ح ۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ فَوَكَّدَهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ اَوْ كِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ

مالک۔ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ جس نے قسم کھائی اور اُسے موکد کیا (یعنی دوبارہ کہا) پھر اسے توڑ ڈالا تو اس پر ایک غلام کا آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا لازم

وَمَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ وَلَمْ يُؤَكِّدْهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَيْهِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِّنْ حِنْطَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ غَدَاءٌ وَعَشَاءٌ اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ

اَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ يَرْفَا مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا يَرْفَا اِنِّيْ اَنْزَلْتُ مَالَ اللّٰهِ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ مَالِ الْيَتِيْمِ اِنِ احْتَجْتُ اَخَذْتُ مِنْهُ فَاِذَا اَيْسَرْتُ رَدَدْتُهُ وَاِنِ اسْتَغْنَيْتُ اسْتَعْفَفْتُ وَاِنِّيْ قَدْ وَلِيْتُ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ اَمْرًا عَظِيْمًا فَاِذَا اَنْتَ سَمِعْتَنِيْ اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَلَمْ اُمْضِهَا فَاَطْعِمْ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ خَمْسَ اَصْوُعٍ بُرًّا بَيْنَ كُلِّ مِسْكِيْنَيْنِ صَاعٌ

اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ يَرْفَا غُلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لَهٗ اِنَّ عَلَيَّ اَمْرًا مِّنْ اَمْرِ النَّاسِ جَسِيْمًا فَاِذَا رَاَيْتَنِيْ قَدْ حَلَفْتُ عَلٰى شَيْءٍ فَاَطْعِمْ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ

اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

ہے اور اگر کوئی شخص قسم کھائے اور اس کو دوبارہ مؤکد نہ کیا پھر اپنی قسم کو توڑ ڈالا تو اس پر دس مسکینوں کا کھانا کھلانا واجب ہے ہر مسکین کے لئے ایک مد گیہوں ہے اور جسے اس کی استطاعت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

امام محمدؒ نے کہا دس مسکینوں کو صبح و شام کھانا کھلائے یا نصف صاع گیہوں اور ایک صاع چھوہارا یا جَو دے۔

سلام بن سلیم حنفی۔ ابو اسحٰق سبیعی۔ حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام یرفاء سے روایت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا کہ اے یرفاء بیت المال میرے ہاتھ میں یتیم کے مال کی طرح ہے اگر میں محتاج ہوتا ہوں تو اس میں سے لے لیتا ہوں اور جب خوشحال ہوتا ہوں تو اسے واپس کر دیتا ہوں اور اگر میں اس کے لینے سے بے نیاز ہوتا ہوں تو اس سے بچتا ہوں۔ مسلمانوں کی اہم ترین ذمہ داریاں میرے سپرد ہیں اس لئے جب تم مجھ کو قسم کھاتے ہوئے سنو اور میں اس قسم کو پورا نہ کروں تو میری طرف سے دس مسکینوں کو پانچ صاع گیہوں دیدو اس طور پر کہ ہر مسکین کو نصف صاع ملے

یونس بن ابو اسحاق۔ ابو اسحاق۔ یسار بن نمیر۔ عمرؓ بن خطاب کے غلام یرفاء سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ مجھ پر اہم ذمہ داریاں ہیں جب تم مجھے دیکھو کہ میں کسی چیز کے متعلق قسم کھاؤں تو میری طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلاؤ ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں دو۔

سفیان بن عیینہ۔ منصور بن معتمر۔ شقیق بن سلمہ

مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ اَنْ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ بِنِصْفِ صَاعٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

یسار بن نمیر سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے حکم دیا کہ قسم کا کفارہ ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں دیا جائے۔

اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِّنَ الْكَفَّارَاتِ فِيْهِ اِطْعَامُ الْمَسَاكِيْنِ نِصْفُ صَاعٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

سفیان بن عیینہ۔ عبدالکریم۔ مجاہد سے روایت ہے فرمایا ہر قسم کے کفارہ میں مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس طور پر کہ ہر مسکین کو نصف صاع کھانا کھلائے۔

اَلرَّجُلُ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ ۳۲۸

خانہ کعبہ تک پیدل جانے کی نذر ماننے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا كَانَتْ جَعَلَتْ عَلَيْهَا مَشْيًا اِلٰى مَسْجِدِ قُبَاءَ فَمَاتَتْ وَلَمْ تَقْضِهٖ فَاَفْتَى ابْنُ عَبَّاسٍ ابْنَتَهَا اَنْ تَمْشِيَ عَنْهَا

مالک۔ عبداللہ بن ابوبکر۔ اپنی پھوپھی سے اور ان کی پھوپھی اپنی دادی سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے مسجد قباء تک پیدل جانے کی نذر مانی تھی۔ لیکن وہ مرگئیں اور اس کو پورا نہ کرسکیں تو حضرت ابن عباس نے ان کی لڑکی کو ان کے عوض پیدل جانے کا حکم دیا۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ وَّاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ يَقُوْلُ عَلَيَّ الْمَشْيُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَا يُسَمِّيْ نَذْرًا شَيْءٌ فَقَالَ الرَّجُلُ هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ اُعْطِيَكَ هٰذَا الْجِرْوَ الْجِرْوَ وَلِشَاءٍ فِيْ يَدِهٖ وَتَقُوْلُ عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقُلْتُ نَعَمْ فَقُلْتُهٗ فَمَكَثْتُ حِيْنًا حَتّٰى عَقَلْتُ فَقِيْلَ لِيْ اَنَّ عَلَيْكَ مَشْيًا اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ فَجِئْتُ سَعِيْدَ بْنَ

مالک۔ عبداللہ بن ابی حبیبہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی کم سنی میں ایک شخص سے کہا اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مجھ پر خانہ کعبہ تک پیدل جانا واجب ہے اور نذر کا تذکرہ نہ کرے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں۔ اس شخص نے کہا میں تجھے یہ چھوٹی سی گڑہی دے دیتا ہوں کیا تو یہ کہے گا کہ میرے اوپر بیت اللہ تک پیدل چلنا ہے میں نے کہا ہاں اور میں نے یہ الفاظ کہہ بھی دیئے کہ (علی مشی بیت اللہ یعنی میرے اوپر خانہ کعبہ تک پیدل جانا واجب ہے پھر میں تھوڑی دیر ٹھہر گیا یہاں تک کہ جب میں ہوش میں آیا تو مجھ سے کہا گیا کہ ہمارے ذمہ خانہ کعبہ تک پیدل چل کر

الْمُسَيِّبِ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ مَشْيٌ فَمَشَيْتُ

جانا واجب ہے پھر میں سعید بن مسیب کے پاس آیا ان سے اس کے متعلق پوچھا تو کہا کہ تم پر خانہ کعبہ تک پیدل جانا واجب ہے۔ چنانچہ میں وہاں تک پیدل چل کر گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَأْخُذُ مَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ إِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ لَزِمَهُ الْمَشْيُ إِنْ جَعَلَهُ نَذْرًا أَوْ غَيْرَ نَذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جو شخص خانہ کعبہ تک پیدل جانے کو اپنے اوپر واجب قرار دے خواہ وہ نذر کے طور پر ہو یا بغیر نذر کے ہو اس پر خانہ کعبہ تک پیدل جانا واجب ہے امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ ثُمَّ عَجَزَ

اس شخص کا بیان جو نذر مانے اور اس کے پورا کرنے پر قادر نہ ہو

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أُذَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَدَّةٍ لِّي عَلَيْهَا مَشْيٌ إِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَجَزَتْ فَأَرْسَلَتْ مَوْلًى لَّهَا إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِيَسْأَلَهُ وَخَرَجْتُ مَعَ الْمَوْلٰى فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ ثُمَّ لْتَمْشِ مِنْ حَيْثُ عَجَزَتْ

مالک۔ عروہ بن اذینہ سے روایت ہے کہ میں اپنی دادی کے ساتھ انہوں نے خانہ کعبہ تک پیدل جانے کی نذر مانی تھی یہاں تک کہ جب ہم لوگ کچھ راستہ طے کر چکے تو وہ تھک گئیں اور اپنے غلام کو حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بھیجا تاکہ ان سے اس کی بابت دریافت کریں اور میں بھی اس غلام کے ساتھ گیا تھا اس غلام نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا اسے کہو کہ سوار ہو جائے پھر واپسی میں جہاں تھک گئی تھی وہاں سے پیدل چلے۔ یعنی جتنی دور تک وہ سوار ہوئی اتنی مسافت کو پھر پوری کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ قَالَ هٰذَا قَوْمٌ وَّأَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

امام محمدؒ نے کہا یہ ایک قول ہے لیکن اس قول سے زیادہ محبوب وہ روایت ہے جو حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے۔

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَجَّاجٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ

شعبہ بن حجاج۔ حکم بن عتبہ۔ ابراہیم نخعی۔ حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ اگر کسی شخص نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی پھر وہ مجبور

نَذَرَ اَنْ يَّحُجَّ مَاشِيًا ثُمَّ عَجَزَ فَلْيَرْكَبْ ثُمَّ لِيَحُجَّ وَلْيَنْحَرْ بَدَنَةً وَجَآءَ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ وَيُهْدِيْ هَدْيًا فَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَكُوْنُ الْهَدْيُ مَكَانَ الْمَشْيِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

ح۷۲۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ عَلَيَّ مَشْيٌ فَاَصَابَتْنِيْ خَاصِرَةٌ فَرَكِبْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ مَكَّةَ فَسَاَلْتُ عَطَآءَ ابْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ وَغَيْرَهٗ فَقَالُوْا عَلَيْكَ هَدْيٌ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرُوْنِيْ اَنْ اَمْشِيَ مِنْ حَيْثُ عَجَزْتُ مَرَّةً اُخْرٰى فَمَشَيْتُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَطَآءٍ نَاْخُذُ يَرْكَبُ وَعَلَيْهِ هَدْيٌ لِرُكُوْبِهٖ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يَّعُوْدَ

ہوگیا تو سوار ہو کر حج کرے اور ایک بدنہ قربانی کرے اور ایک دوسری روایت میں انہیں سے مروی ہے کہ ہدی بھیجے۔ چنانچہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور یہ ہدی پیدل چلنے کا قائم مقام ہوگا۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے فرمایا کہ مجھ پر پیدل چلنا واجب تھا میرے کو میں تکلیف ہوگئی تو میں سوار ہو کر مکہ پہونچا اور عطاء بن رباح وغیرہ سے میں نے دریافت کیا تو ان لوگوں نے کہا تجھ پر ہدی ہے پھر جب میں مدینہ آیا تو میں نے لوگوں سے دریافت کیا تو ان لوگوں نے بتایا کہ جہاں سے تو مجبور ہوا تھا وہاں سے دوسری بار پیدل چل کر جا چنانچہ میں آئی دو پیدل چل کر گیا

امام محمدؒ نے کہا عطاء بن رباح کے قول پر عمل کرتے ہیں وہ سوار ہو کر جائے گا اور سوار ہونے کی وجہ سے اس پر ہدی واجب ہے اس کا اعادہ واجب نہیں ہے۔

۳۳۰ اَلْاِسْتِثْنَآءُ فِي الْيَمِيْنِ

ح۷۲۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَالَ وَاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِيْ حَلَفَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْنَثْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَاِذَا قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَوَصَلَهَا بِيَمِيْنِهٖ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان

مالک۔ نافع سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر اگر کوئی شخص کسی بات پر قسم کھائے اور واللہ کا لفظ کہے پھر انشاء اللہ کہے اور جس کام کے لئے قسم کھائی تھی اُسے نہ کیا تو وہ حانث نہ ہوگا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب اپنی قسم کے بعد فوراً انشاء اللہ کہے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۳۳۱ اَلرَّجُلُ يَمُوْتُ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

ح۷۲۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ

نذر مان کر بغیر پورا کئے ہوئے مر جانے کا بیان

مالک۔ ابن شہاب۔ عبید اللہ بن

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهٖ قَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا

عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود۔ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسئلہ دریافت کیا کہ میری ماں مر گئی اس پر نذر واجب تھی جسے وہ پورا نہیں کر سکی تو آپ نے فرمایا اس کی طرف سے پورا کر دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ حَجٍّ قَضَاهَا عَنْهَا اَجْزَاَ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا کہ نذر۔ صدقہ اور حج وغیرہ اگر اس کی طرف سے پورے کر دیے جائیں تو ان شاء اللہ کافی ہوگا۔ امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

٣٣٢ ## مَنْ حَلَفَ اَوْ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ!

گناہ کا کام کرنے کی نذر ماننے یا اس کیلئے قسم کھانیکا بیان

٨٣٦ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ

مالک۔ طلحہ بن عبد الملک۔ قاسم بن محمد۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی وہ اسے پوری کرے۔ اور جس نے نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی کرے (یعنی اسے پورا نہ کرے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ وَّلَمْ يُسَمِّ فَلْيُطِعِ اللّٰهَ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جو شخص نافرمانی کے لیے نذر مانے اور اس نافرمانی کی تعیین نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ ابْنِيْ فَقَالَ لَا تَنْحَرِيْ

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے میں نے قاسم بن محمد کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک عورت حضرت ابن عباسؓ کے پاس آئی اور کہا میں نے نذر مانی تھی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دوں گا۔ تو کہا کہ اپنے بیٹے کو ذبح مت کر اور اپنے قسم کا

أَنْتَ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسٌ كَيْفَ يَكُوْنُ فِيْ هٰذَا كَفَّارَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا رَأَيْتَ

کفارہ دے تو ایک بوڑھا شخص جو حضرت ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ اس میں کفارہ کس طرح ہوگا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ اور اس میں کفارہ مقرر کیا ہے (یعنی ظہار بھی تو معصیت ہے پھر اس میں کیوں کر کفارہ مقرر کیا گیا ہے۔

ج أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

مالک۔ ابن سہیل ابن ابی صالح۔ ابو صالح۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور اس کے خلاف بہتر معلوم ہو تو اپنے قسم کا کفارہ دے اور اس کام کو کرے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ ۳۳۳

اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا وَأَبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ ثُمَّ لِيَبْرِرْ أَوْ لِيَصْمُتْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْلِفَ بِأَبِيْهِ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ ثُمَّ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب کو انہوں نے فرماتے ہوئے سنا لا وابی یعنی باپ کی قسم کھاتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے اور جو شخص قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے اور اُسے پاک کرے (یعنی قسم کو پوری کرے) یا خاموش رہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھائے اور جو شخص قسم کھانے کا ارادہ کرے

لَيَبَرُّ أَوْ لِيَصْمُتْ

تو اللہ کی قسم کھائے پھر اپنی قسم پوری کرے یا خاموش رہے

۳۳۴

اَلرَّجُلُ يَقُوْلُ مَالُهٗ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ

اس شخص کا بیان جو کہے کہ میرا مال کعبہ کے دروازے پر وقف ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى مِنْ وُلْدِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ فِيْمَنْ قَالَ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ يُكَفِّرُ ذٰلِكَ بِمَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ بَلَغَنَا هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ وَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ يَّفِيَ بِمَا جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِذٰلِكَ وَيُمْسِكُ مَا يَقُوْتُهٗ فَاِذَا اَفَادَ مَالًا تَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا كَانَ اَمْسَكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

۵۲ح/۱ مالک - ایوب بن موسیٰ (سعید بن عاص کی اولاد میں سے ہیں)، منصور بن عبد الرحمٰن حجبی - عبد الرحمٰن ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا کہ جو شخص کہے کہ میرا مال کعبہ کے دروازے پر وقف ہے تو اس کا کفارہ دے گا جس طرح قسم کا کفارہ دیتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا یہ روایت ہمیں حضرت عائشہ سے پہونچی ہے لیکن ہمارے نزدیک بہتر یہ ہے کہ اس کو پورا کرے جو اپنے اوپر اس نے واجب کیا ہے اس لئے اتنی رقم خیرات کرے اور اتنی چیز رکھ لے جو اس کے گزارہ کے لئے کافی ہو پھر جب فراخی ہو تو جتنا اس نے روک رکھا تھا اتنا پھر خیرات کردے امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۳۳۵

اَللَّغْوُ مِنَ الْاَيْمَانِ

یمین لغو کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَغْوُ الْيَمِيْنِ قَوْلُ الْاِنْسَانِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اللَّغْوُ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ حَقٌّ فَاسْتَبَانَ لَهٗ بَعْدُ اَنَّهٗ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا مِنَ اللَّغْوِ عِنْدَنَا

ح/۱ مالک - ہشام بن عروہ - عروہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا لغو وہ قسم ہے جو آدمی بات بات پر کہتا ہے نہیں واللہ ہاں واللہ۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں لغو وہ قسم ہے کہ ایک شخص کسی بات پر اسے حق سمجھ کر قسم کھائے پھر اس کے بعد معلوم ہو کر حق اس کے خلاف تھا تو ہمارے نزدیک یمین لغو ہے۔

كِتَابُ الْبُيُوعِ فِي التِّجَارَاتِ وَالسَّلَمِ

بَيْعُ الْعَرَايَا

بیع

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ اَنْ يَّبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوٗدُ لَا يَدْرِيْ اَقَالَ خَمْسَةً اَوْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَذَكَرَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ الْعَرِيَّةَ اِنَّمَا تَكُوْنُ اَنَّ الرَّجُلَ يَكُوْنُ لَهُ النَّخْلُ فَيُطْعِمُ الرَّجُلَ مِنْهَا ثَمَرَةَ نَخْلَةٍ اَوْ نَخْلَتَيْنِ يَلْقُطُهَا لِعِيَالِهٖ ثُمَّ يَثْقُلُ عَلَيْهِ دُخُوْلُهٗ حَائِطَهٗ فَيَسْاَلُهٗ اَنْ يَّتَجَاوَزَ لَهٗ عَنْهَا عَلٰى اَنْ يُّعْطِيَهٗ بِمَكِيْلَتِهَا تَمْرًا عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَهٰذَا كُلُّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ عِنْدَنَا لِاَنَّ التَّمْرَ كُلَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّلِ وَهُوَ يُعْطِيْ مِنْهُ مَا شَاءَ فَاِنْ شَاءَ سَلَّمَ لَهٗ ثَمَرَ النَّخْلِ وَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ بِمَكِيْلَتِهَا مِنَ التَّمْرِ لِاَنَّ هٰذَا لَا يُجْعَلُ بَيْعًا وَلَوْ جُعِلَ بَيْعًا مَا حَلَّ تَمْرٌ بِتَمْرٍ اِلٰى اَجَلٍ

بیع عرایا کا بیان

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ۔ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب عریہ کو اٹکل سے بیچنے کی اجازت دی۔

مالک داؤد بن حصین ابوسفیان (ابن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ پانچ وسق سے کم میں یا پانچ وسق میں بیع عرایا کی اجازت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ داؤد بن حصین کو شک ہے کہ پانچ وسق کہا یا یہ کہا کہ پانچ وسق سے کم ہوں۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور مالک بن انس نے عریہ کی تفسیر بیان کی کہ ایک شخص کے پاس کھجور کا درخت ہو اور اس میں سے کسی محتاج کو ایک یا دو پھل اس کے اہل و عیال کے لئے دے پھر اس کا بار بار باغ میں آنا اسے ناگوار ہو اور یہ کہے کہ پھل کاٹنے کے وقت اس کے برابر ناپ کر کھجور اسے دے دے گا۔ چنانچہ ان تمام صورتوں میں ہمارے نزدیک مضائقہ نہیں اس لئے کہ کھجور کا مالک ہی دینے والا ہے اگر چاہے تو درخت سے توڑ کر دے یا اگر چاہے تو اس کے برابر خشک کھجور ناپ کر دے۔ چونکہ یہ بیع نہیں ہے اور اگر بیع کے طور پر دے تو کھجور کی بیع کھجور کے عوض جائز نہیں ہے جبکہ ادھار ہو۔

ف:۔ عریہ کی تفسیر میں ائمہ کا اختلاف ہے اسی لئے عرایا کے جواز میں بھی ائمہ کی مختلف رائیں ہیں۔

کے نزدیک عریہ کی تفسیر وہی ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے یہ حقیقتاً بیع نہیں ہے بلکہ صورۃً بیع ہے اور دیگر ائمہ جو عرایا کی تفسیر بیان کرتے ہیں وہ صورت مزابنہ کی ہے اور مزابنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ کی تفسیر آگے بیان ہوگی۔

۳۳۷

مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا

پھلوں کے پکنے سے پہلے بیچنے کی کراہت کا بیان

۷۵۳ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

مالک۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ قابل انتفاع نہ ہو جائے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا۔

۷۵۴ ح ۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الرِّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ

مالک۔ ابو الرجال محمد بن عبد الرحمٰن۔ عمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا پھلوں کے بیچنے سے جب تک کہ آفت سے محفوظ نہ ہو جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّبَاعَ شَيْءٌ مِّنَ الثِّمَارِ عَلٰى اَنْ يُّتْرَكَ فِي النَّخْلِ حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَّا اَنْ يَّحْمَرَّ اَوْ يَصْفَرَّ اَوْ يَبْلُغَ بَعْضُهُ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِبَيْعِهٖ عَلٰى اَنْ يُّتْرَكَ حَتّٰى يَبْلُغَ فَاِذَا لَمْ يَحْمَرَّ اَوْ يَصْفَرَّ اَوْ كَانَ اَخْضَرَ اَوْ كَانَ كُفُرًّى فَلَا خَيْرَ فِيْ شِرَائِهٖ عَلٰى اَنْ يُّتْرَكَ حَتّٰى يَبْلُغَ وَلَا بَاْسَ بِشِرَائِهٖ عَلٰى اَنْ يُّقْطَعَ فَيُبَاعَ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ الْكُفُرّٰى عَلٰى اَنْ يُّقْطَعَ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ

امام محمدؒ نے کہا کہ پھلوں کا اس شرط پر بیچنا جائز نہیں کہ انہیں درختوں پر ان کے پکنے کے وقت تک رہنے دے گا۔ مگر یہ کہ سرخ یا زرد ہو جائے یا ان میں کچھ پک جائے تو ان کو اس شرط پر بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ طیار ہونے کے وقت تک اسے درخت پر چھوڑ دے گا چنانچہ اگر سرخ یا زرد نہ ہوا ہو یا سبز ہو یا ابھی فوراً نکلا ہو تو اس کے اس شرط پر خریدنے میں کوئی بھلائی نہیں کہ پکنے کے وقت تک درخت پر ہی چھوڑ دے گا۔ لیکن کاٹ کر بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح حسن بصریؒ سے ہم تک یہ روایت پہنچی ہے انہوں نے فرمایا کہ فوراً نکلے ہوئے پھلوں کو کاٹ کر بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

۷۵۵ ح ۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ

مالک۔ ابو الزناد۔ خارجہ بن زید بن ثابت۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَبِيْعُ ثِمَارَهٗ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا يَعْنِيْ بَيْعَ النَّخْلِ

زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ وہ پھلوں کو نہیں بیچتے تھے جب تک کہ ثریا نہ ظاہر ہو جائے یعنی کھجور کے پھلوں کو نہیں بیچتے تھے۔

٣٣٨ اَلرَّجُلُ يَبِيْعُ بَعْضَ الثَّمَرِ وَيَسْتَثْنِيْ بَعْضَهٗ

بعض پھلوں کے بیچنے اور بعض کے استثنا کرنے کا بیان

ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ بَاعَ حَائِطًا لَهٗ يُقَالُ لَهُ الْاَفْرَاقُ بِاَرْبَعَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَاسْتَثْنٰى مِنْهُ بِثَمَانِيْ مِائَةِ دِرْهَمٍ تَمْرًا

مالک۔ عبد اللہ بن ابو بکر۔ ابو بکر سے روایت ہے کہ محمد بن عمرو بن حزم نے اپنا ایک باغ جسے افراق کہا جاتا ہے چار ہزار درہم میں بیچا اور اس میں سے آٹھ سو درہم کی کھجور مستثنی کر لی۔

ح ٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الرِّجَالِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا كَانَتْ تَبِيْعُ ثِمَارَهَا وَتَسْتَثْنِيْ مِنْهَا

مالک۔ ابو الرجال۔ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے وہ اپنے پھلوں کو بیچتی تھیں اور ان میں سے کچھ مستثنی کر دیتی تھیں۔

ح ٣ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَبِيْعُ ثِمَارَهٗ وَيَسْتَثْنِيْ مِنْهَا

مالک۔ ربیعہ بن عبد الرحمن۔ قاسم ابن محمد سے روایت ہے کہ وہ بیچتے تھے اور اس میں سے مستثنی کر دیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ ثَمَرَهٗ وَيَسْتَثْنِيْ بَعْضَهٗ اِذَا اسْتَثْنٰى شَيْئًا مِنْ جُمْلَتِهٖ رُبْعًا اَوْ خُمُسًا اَوْ سُدُسًا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اگر کوئی شخص پھل بیچے اور اس میں سے کچھ مستثنی کرے تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس کی مقدار معلوم ہو اس طور پر کہ مجموعہ میں سے چوتھا۔ پانچواں یا چھٹا حصہ مستثنی کرے

٣٣٩ مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ!

تر کھجور کے عوض خشک کھجور کے بیچنے کی کراہت کا بیان

ح ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ ابْنِ سُفْيَانَ اَنَّ اَبَا زَيْدٍ اعَيَّاشٍ مَوْلٰى لِبَنِيْ زُهْرَةَ اَخْبَرَهٗ

مالک۔ عبد اللہ بن یزید (اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے بنو زہرہ کے آزاد کردہ غلام ابو عیاش نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے

اَنَّهٗ سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَمَّنِ اشْتَرَی الْبَیْضَآءَ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ اَیُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَیْضَآءُ وَقَالَ فَنَهَانِیْ عَنْهُ وَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّنِ اشْتَرَی التَّمْرَ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِکَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ لَاخَیْرَ فِیْ اَنْ یَّشْتَرِیَ الرَّجُلُ قَفِیْزَ رُطَبٍ بِقَفِیْزٍ مِّنْ تَمْرٍ یَدًا بِیَدٍ لِاَنَّ الرُّطَبَ یَنْقُصُ اِذَا جَفَّ فَیَصِیْرُ اَقَلَّ مِنْ قَفِیْزٍ فَلِذٰلِکَ فَسَدَ الْبَیْعُ فِیْهِ

سعدؓ بن ابی وقاص سے جو کو سلت کے عوض خریدنے کے متعلق دریافت کیا تو ان سے سعدؓ نے دریافت کیا کہ ان میں کون زیادہ بہتر ہے کہا کہ جو زیادہ بہتر ہے تو سعدؓ نے ہمیں اس سے منع کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تر کھجور کے عوض خشک کھجور خریدنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کیا تر کھجور خشک ہو جانے پر کم ہو جاتی ہے لوگوں نے کہا ہاں۔ تو آپ نے منع فرمایا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں اگر کوئی شخص ایک قفیز تر کھجور ایک قفیز خشک کھجور کے عوض نقد بیچے اس لئے کہ تر کھجور خشک ہو جانے پر ایک قفیز سے کم ہو جائے گی چنانچہ یہی وجہ ہے کہ یہ بیع فاسد ہو جاتی ہے۔

ف:۔ امام احمدؒ، امام ابو یوسفؒ۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور دیگر ائمہ اسی کے قائل ہیں لیکن امام ابو حنیفہؒ اس کو جائز قرار دیتے ہیں اس حدیث کو تسلیم نہیں کرتے اسلئے کہ ابو عیاش ایک مجہول راوی ہے۔

بَیْعُ لَمْ یُقْبَضْ مِنَ الطَّعَامِ وَغَیْرِهٖ

قبضہ کرنے سے پہلے غلّہ وغیرہ کے بیچنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ اِبْتَاعَ طَعَامًا اَمَرَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ فَبَاعَ حَکِیْمٌ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَوْفِیَهٗ فَسَمِعَ بِذٰلِکَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَرَدَّهٗ عَلَیْهِ وَقَالَ لَا تَبِعْ طَعَامًا اِبْتَعْتَهٗ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَهٗ

مالکؒ۔ نافعؒ سے روایت ہے کہ حکیمؓ بن حزام نے غلّہ خریدا جس کے خریدنے کا حضرت عمرؓ نے حکم دیا تھا۔ تو حکیم نے قبضہ کرنے سے پہلے اس غلّہ کو بیچ ڈالا۔ حضرت عمرؓ بن خطاب کو جب اس کی خبر ملی تو اس بیع کو آپ نے رد کر دیا اور فرمایا جو غلہ تم نے خریدا اسے نہ بیچو جب تک کہ قبضہ نہ کر لو۔

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُهٗ حَتّٰی یَقْبِضَهٗ

مالکؒ۔ نافعؒ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلّہ خریدا تو اُسے نہ بیچے جب تک کہ قبضہ نہ کر لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَ
كَذٰلِكَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ طَعَامٍ اَوْ غَيْرِهٖ
فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَبِيْعَهٗ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ
وَكَذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُبَاعَ حَتّٰى
يُقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ
كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَ ذٰلِكَ فَبِقَوْلِ ابْنِ
عَبَّاسٍ نَاخُذُ الْاَشْيَاءَ كُلُّهَا مِثْلَ
الطَّعَامِ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَبِيْعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ
حَتّٰى يَقْبِضَهٗ وَكَذٰلِكَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الدُّوْرِ وَالْعَقَارِ
وَالْعَقَارِ وَالْاَرْضِيْنَ الَّتِيْ لَا تُحَوَّلُ اَنْ تُبَاعَ
قَبْلَ اَنْ تُقْبَضَ اَمَّا نَحْنُ فَلَا نُجِيْزُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ
حَتّٰى يُقْبَضَ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اسی طرح غلہ ہو یا کوئی دوسری چیز ہو مناسب نہیں ہے کہ خرید کر بغیر قبضہ کئے ہوئے اسے بیچے حضرت ابن عباسؓ نے بھی یہی کہا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے قبضہ کرنے سے پہلے جس چیز کو بیچنے سے منع فرمایا وہ غلہ ہے لیکن میں تمام چیزوں کو اسی کے مثل تصور کرتا ہوں۔ چنانچہ ہم حضرت ابن عباسؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ غلہ کی طرح تمام چیزوں کا بیچنا خریدار کے لئے بغیر قبضہ کئے ہوئے جائز نہیں امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے مگر یہ کہ انہوں نے زمین۔ مکان وغیرہ میں جو منتقل ہے نہیں ہوتی ہیں قبضہ سے پہلے بیچنے کی اجازت دی ہے لیکن ہم ان چیزوں میں سے کسی کو بھی جائز نہیں قرار دیتے جب تک کہ قبضہ نہ کرے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا نَبْتَاعُ
الطَّعَامَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ عَلَيْنَا مَنْ يَاْمُرُنَا
بِانْتِقَالِهٖ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ نَبْتَاعُهٗ فِيْهِ
اِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَبِيْعَهٗ

مالک۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں غلہ خریدتے تھے۔ تو ہم لوگوں کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ اس غلہ کو خریدی ہوئی جگہ سے کسی دوسری جگہ منتقل کر دیں قبل اس کے کہ ہم اسے بیچیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا كَانَ يُرَادُ
بِذٰلِكَ الْقَبْضُ لِئَلَّا يَبِيْعَ شَيْئًا مِنْ
ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ
يَبِيْعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ رَجُلٌ
حَتّٰى يَقْبِضَهٗ

امام محمدؒ نے کہا اس سے مراد قبضہ ہے تاکہ اس میں سے کچھ بھی نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کرے۔ چنانچہ کسی شخص کے لئے خریدی ہوئی چیز کو بغیر قبضہ کئے ہوئے بیچنا جائز نہیں۔

۳۳۱ بَيْعُ الْمَتَاعِ أَوْ غَيْرِهِ نَسِيئَةً ثُمَّ يَقُولُ انْقُدْنِي وَأَضَعُ عَنْكَ

کوئی شخص سامان وغیرہ ادھار بیچے پھر کہے کہ نقد دو تو قیمت کم لوں گا

ج أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحِ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى السَّفَّاحِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاعَ بَزًّا مِنْ أَهْلِ دَارِ نَخْلَةَ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ أَرَادُوا الْخُرُوجَ إِلَى كُوفَةَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَنْقُدَهُمْ وَيَضَعَ عَنْهُمْ فَسَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا آمُرُكَ أَنْ تَأْكُلَ ذٰلِكَ وَلَا تُوكِلَهُ

مالک - ابو الزناد - بسر بن سعید ابو صالح بن عبید (سفاح کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنا کپڑا دار نخلہ والوں کے ہاتھ ایک وعدہ پر بیچا جب وہ کوفہ جانے لگے تو ان سے پوچھا کہ اگر کچھ کم کر دو تو نقد دے دیں ابو صالح نے زید بن ثابت سے مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا میں تمہیں اس کے کھانے اور کھلانے کی اجازت نہیں دیتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَنْ وَجَبَ لَهُ دَيْنٌ عَلَى إِنْسَانٍ إِلَى أَجَلٍ فَسَأَلَ أَنْ يُوضَعَ عَنْهُ وَيُعَجِّلَ لَهُ مَا بَقِيَ لَمْ يَنْبَغِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ يُعَجِّلُ قَلِيلًا نَقْدًا بِكَثِيرٍ دَيْنًا فَكَأَنَّهُ يَبِيعُ قَلِيلًا نَقْدًا بِكَثِيرٍ دَيْنًا وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اگر کسی شخص پر قرضہ ہو اور قرض ادا کرنے کی مدت مقرر ہو پھر قرضدار کہے کہ اگر تو کچھ کم کر دے تو باقی میں نقد دے دیتا ہوں تو یہ جائز نہیں اس لئے کہ جلدی کی قرض سے تھوڑا زیادہ کے عوض لیگا۔ گویا بہت قرض کے عوض تھوڑا نقد خریدا اور یہ جائز نہیں حضرت عمر بن خطاب۔ زید بن ثابت عبداللہ بن عمر (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۳۳۲ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّعِيرَ بِالْحِنْطَةِ

گیہوں دیکر جو خریدنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ فَنِيَ عَلَفُ دَابَّتِهِ فَقَالَ لِغُلَامِهِ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ أَهْلِكَ فَابْتَعْ بِهِ شَعِيرًا وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

مالک۔ نافع۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث کی سواری کا چارہ ختم ہو گیا تو اپنے غلام کو حکم دیا کہ اپنے گھر سے گیہوں لے جا کر اس کے عوض جو خرید کرے مگر برابر برابر لینا زیادہ یا کم نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرَى بَأْسًا بِأَنْ

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک کوئی مضائقہ

يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ قَفِيْزَيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ بِقَفِيْزٍ مِنْ حِنْطَةٍ يَدًا بِيَدٍ وَالْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ اَلْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ اَلْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّاْخُذَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ اَكْثَرُ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّاْخُذَ الْحِنْطَةَ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرُ اَكْثَرُ يَدًا بِيَدٍ فِيْ ذٰلِكَ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ مَعْرُوْفَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

نہیں اگر کوئی شخص ایک قفیز گیہوں کے عوض دو قفیز جو نقد (ہاتھوں ہاتھ) خریدے۔ اور اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت کی حدیث مشہور ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ "سونا سونا کے عوض چاندی چاندی کے عوض گیہوں گیہوں کے عوض جو جو کے عوض ہم وزن (یعنی برابر برابر) بیچو" اس لئے سونا چاندی کے عوض اور گیہوں جو کے عوض چاندی اور جو کی زیادتی کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ خریدنے میں کچھ مضائقہ نہیں اس بارے میں بہت سی حدیثیں مشہور ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۳۲۲ اَلرَّجُلُ يَبِيْعُ الطَّعَامَ نَسِيْئَةً ثُمَّ يَشْتَرِيْ بِذٰلِكَ الثَّمَنِ شَيْئًا اٰخَرَ

غلہ ادھار بیچکر اس کی قیمت کے عوض دوسری چیز خریدنے کا بیان

ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ كَانَا يَكْرَهَانِ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ بِذَهَبٍ ثُمَّ يَشْتَرِيْ بِذٰلِكَ الذَّهَبِ تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَحْنُ لَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّشْتَرِيَ بِهَا تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهَا اِذَا كَانَ التَّمْرُ بِعَيْنِهٖ وَلَمْ يَكُنْ دَيْنًا وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْقَوْلُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَلَمْ يَرَ بِهٖ شَيْئًا وَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

مالک۔ ابو الزناد سے روایت ہے سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار ناپسند فرمانے تھے کہ کوئی شخص غلہ سونا کے عوض ادھار بیچے اور اس سونا پر قبضہ کرنے سے پہلے اسکے عوض کوئی دوسری چیز خریدے۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں اگر قبضہ کرنے سے پہلے اسکے عوض کھجور خریدے بشرطیکہ کھجور موجود ہو اور وہ ادھار نہ ہو۔ سعید بن جبیر سے جب یہ قول بیان کیا گیا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا اور فرمایا کوئی حرج نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۳۴۴ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّجْشِ وَتَلَقِّي السِّلَعِ

بیوپاری کو شہر سے باہر جاکر ملنے اور دلالی کی کراہت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تُهْبَطَ الْاَسْوَاقَ وَنَهٰى عَنِ النَّجْشِ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے بیوپاریوں سے شہر کے باہر جاکر ملنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ بازار میں نہ آجائے اور نجش (دلالی یعنی خریدنے کی نیت نہ ہو اور خواہ مخواہ قیمت زیادہ دینے کی خواہش ظاہر کرے تاکہ دوسرے خریدار اسے زیادہ قیمت دے کر خریدیں) سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ كُلُّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ فَاَمَّا النَّجْشُ فَالرَّجُلُ يَحْضُرُ فَيَزِيْدُ فِي الثَّمَنِ وَيُعْطِيْ فِيْهِ مَا لَا يُرِيْدُ بِهٖ اَنْ يَشْتَرِيَ بِهٖ لِيَسْمَعَ بِذٰلِكَ غَيْرُهٗ فَيَشْتَرِيَ عَلٰى سَوْمِهٖ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ وَاَمَّا تَلَقِّي السِّلَعِ فَكُلُّ اَرْضٍ كَانَ ذٰلِكَ يَضُرُّ بِاَهْلِهَا فَلَيْسَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُفْعَلَ ذٰلِكَ بِهَا فَاِذَا كَثُرَتِ الْاَشْيَاءُ بِهَا حَتّٰى صَارَ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّ بِاَهْلِهَا فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمدؒ نے فرمایا یہ تمام صورتیں مکروہ ہیں۔ نجش کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز خریدنے لگے دوسرے نے آکر اس کی قیمت زیادہ کہہ دی حالانکہ اس کا خریدنے کا ارادہ نہیں تھا بلکہ اس مقصد سے وہ زیادہ قیمت کہتا ہے تاکہ خریدار اس کی کہی ہوئی قیمت پر خرید لے چنانچہ یہ امر مناسب نہیں۔ اور بیوپاریوں سے ملنا اگر شہر والوں کے لئے مضر ہو تو ایسا مناسب نہیں۔ اگر سامان بہت زیادہ ہو کر اس سے شہر والوں کو نقصان نہ پہنچے تو اس صورت میں بیوپاریوں سے شہر کے باہر جاکر ملنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۴۵ اَلرَّجُلُ يُسْلِمُ مَا يُكَالُ فِيْمَا يُكَالُ

ماپ کی چیزوں میں بیع سلم کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَبْتَاعَ الرَّجُلُ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ بِسِعْرٍ مَعْلُوْمٍ اِنْ

مالک۔ نافع۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے تھے کہ کوئی حرج نہیں اگر کوئی شخص غلہ ایک مقررہ قیمت کے عوض ادھار خریدے خواہ بیچنے والے کے پاس غلہ موجود ہو یا نہیں بشرطیکہ غلہ کمیت میں

كَانَ لِصَاحِبِهِ طَعَامٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ طَعَامٌ مَا لَمْ يَكُنْ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا عِنْدَنَا لَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ السَّلَمُ يُسْلِمُ الرَّجُلُ فِي طَعَامٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ مِنْ صِنْفٍ مَعْلُومٍ مِنْ صِنْفٍ مَعْلُومٍ وَلَا خَيْرَ فِي أَنْ يَشْتَرِطَ ذٰلِكَ مِنْ زَرْعٍ مَعْلُومٍ أَوْ مِنْ نَخْلٍ مَعْلُومٍ فَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى

ایسی صورت میں نہ ہو کہ ابھی قابلِ انتفاع نہ ہوا ہو اس لئے کہ رسول اللہ صلعم نے پھلوں کے بیچنے اور خریدنے سے منع فرمایا جب تک کہ قابل انتفاع نہ ہوا ہو

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں جب سلم کرے غلہ اور مدت معین کر کے نرخ مقرر کرلے اور اس کی وصف بھی بیان کر دی۔ اور جب کسی خاص کھیت یا کسی خاص درخت کی تعیین کر دی تو اس میں کوئی بھلائی نہیں امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے

ف: سلم کی صورت یہ ہے کہ قیمت نقد ادا کر دے اور غلہ یک خاص مدت کے بعد لے قیمت کو راس المال اور خریدی ہوئی چیز کو مسلم فیہ۔ خریدار یعنی قیمت دینے والے کو رب السلم اور بیچنے والے کو مسلم الیہ کہتے ہیں قیاس کا مقتضا تو یہ ہے کہ یہ بیع ناجائز ہو اس لئے کہ ایسی چیز بیچی جاتی ہے جو موجود نہیں ہے لیکن چونکہ اس باب میں احادیث بکثرت وارد ہیں اسلئے خلاف قیاس جائز ہے۔

بَيْعُ الْبَرَاءَةِ ۳۳۶

بیع میں عیب کا ذمہ دار ہونے کا بیان!

۷۴۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ بَاعَ غُلَامًا بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ بِالْبَرَاءَةِ وَقَالَ الَّذِي ابْتَاعَ الْعَبْدَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِالْعَبْدِ دَاءٌ لَمْ تُسَمِّهِ لِي فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَاعَنِي عَبْدًا وَبِهِ دَاءٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِعْتُهُ بِالْبَرَاءَةِ فَقَضٰى عُثْمَانُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنْ يَحْلِفَ بِاللهِ لَقَدْ بَاعَهُ وَمَا بِهِ دَاءٌ يَعْلَمُهُ فَأَبٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ يَحْلِفَ فَارْتَجَعَ الْغُلَامَ

مالک یحیٰی بن سعید۔ سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک غلام آٹھ سو درہم کے عوض اس شرط کے ساتھ بیچا کہ میں عیب کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ خریدار نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ غلام کو مرض ہے اور تو نے اس مرض کو بیان نہیں کیا دونوں جھگڑتے ہوئے حضرت عثمان بن عفان کے پاس پہونچے اور خریدار نے کہا کہ انہوں نے میرے پاس یک غلام بیچا اور اس کو بیماری ہے۔ تو ابن عمرؓ نے کہا میں نے اس کو اس شرط کے ساتھ بیچا تھا کہ میں عیب کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے فیصلہ کیا ابن عمر قسم کھائیں کہ انہوں نے اس غلام کو بیچا اس حال میں کہ اس کی بیماری کا انہیں علم نہ تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے

فَصَحَّ عِنْدَهُ الْعَبْدُ فَبَاعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِأَلْفٍ وَّخَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ وَمَنْ بَاعَ غُلَامًا بِالْبَرَاءَةِ فَهُوَ بَرِيْءٌ مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ وَّ كَذٰلِكَ بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِالْبَرَاءَةِ وَرَاٰهَا بَرَاءَةً جَائِزَةً فَبِقَوْلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَاْخُذُ مَنْ بَاعَ غُلَامًا اَوْ شَيْئًا وَّ تَبَرَّاَ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَّرَضِيَ بِذٰلِكَ الْمُشْتَرِيْ وَقَبَضَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ بَرِيْءٌ مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ عَلِمَهٗ اَوْ لَمْ يَعْلَمْ لِاَنَّ الْمُشْتَرِيْ قَدْ بَرَاَهٗ مِنْ ذٰلِكَ وَ اَمَّا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا يَبْرَاُ الْبَائِعُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ لَّمْ يَعْلَمْهُ فَاَمَّا مَا عَلِمَهٗ وَكَتَمَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَبْرَاُ مِنْهُ وَقَالُوْا اِذَا بَاعَهٗ بَيْعَ الْمِيْرَاثِ بَرِئَ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ عَلِمَ اَوْ لَمْ يَعْلَمْ اِذَا قَالَ اَبِيْعُكَ بَيْعَ الْمِيْرَاثِ فَالَّذِيْ يَقُوْلُ اَتَبَرَّئُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ يَّبْرَاَ لِمَا اشْتَرَطَ مِنْ هٰذَا وَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا وَالْعَامَّةِ

قسم کھانے سے انکار کر دیا تو غلام ان کے پاس واپس لگیا پھر وہاں ان کے پاس تندرست ہو گیا تو عبداللہ بن عمرؓ نے اس غلام کو ایک ہزار پانچ سو درہم کے عوض بیچ ڈالا۔

امام محمدؒ نے کہا زید بن ثابت سے ہمیں پہنچا ہے انہوں نے فرمایا کہ جس نے غلام کو اس شرط پر بیچا کہ وہ عیب کا ذمہ دار نہیں ہے تو وہ تمام عیوب سے بری ہو گا اور اس کا ذمہ دار نہ ہو گا۔ اسی طرح عبداللہ بن عمرؓ نے برأت کے ساتھ بیچا اور اس برأت کو انہوں نے جائز سمجھا۔ چنانچہ زید بن ثابتؓ و عبداللہ بن عمرؓ کے قول پر ہم عمل کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے غلام یا دوسری چیز خریدی اور تمام عیوب کی ذمہ داری سے بری ہونے کی شرط کر لی خریدار اس پر راضی ہو کر قابض بھی ہو جائے تو ہر عیب سے خواہ اس کے علم میں ہو یا نہ ہو وہ بری ہو گا۔ اس لئے کہ خریدار نے اُسے اس عیب سے بری کر دیا ہے۔ لیکن علمائے مدینہ کے نزدیک بائع صرف ان عیوب سے بری ہو گا جنہیں وہ نہ جانتا ہو اور جو عیوب اسے معلوم ہوں اور انہیں وہ چھپا لے تو اس سے بری نہ ہو گا۔ اور کہتے ہیں کہ جب عیب بتلا کر اور اس سے برأت کی شرط کر کے بیع کرے تو وہ اس سے بری ہو گا خواہ وہ اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو (یعنی وہ کہدے کہ اس میں عیب ہے لیکن یہ نہیں بتلایا کہ وہ کیا ہے) بائع نے کہہ دیا کہ برأت کی شرط پر بیع کرتا ہوں پھر جس نے عیب کی ذمہ داری سے بھی اپنی برأت کر لی اور عیب بھی بتلا دیا تو اس شرط کی بنا پر مناسب ہے کہ وہ اس کی ذمہ داری سے بری ہو گا۔ اگرچہ خریدار کو اس کا عیب معلوم نہ ہو سکا ہو کہ اس میں کیا عیب ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

بَيْعُ الْغَرَرِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَازِمِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ بَيْعُ الْغَرَرِ كُلُّهُ فَاسِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَا رِبٰوا فِي الْحَيَوَانِ وَإِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الْحَيَوَانِ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ وَالْمَضَامِيْنُ مَا فِيْ بُطُوْنِ إِنَاثِ الْإِبِلِ وَالْمَلَاقِيْحُ مَا فِيْ ظُهُوْرِ الْجِمَالِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَبْتَاعُهُ الْجَاهِلِيَّةُ يَبِيْعُ أَحَدُهُمُ الْجَزُوْرَ إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذِهِ الْبُيُوْعُ كُلُّهَا مَكْرُوْهَةٌ وَلَا يَنْبَغِيْ لِأَنَّهَا غَرَرٌ عِنْدَنَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

بَيْعُ الْمُزَابَنَةِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ وَبَيْعُ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

دھوکہ کی بیع کا بیان

مالک۔ ابو حازم بن دینار سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے دھوکہ کی بیع سے منع فرمایا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اس پوری حدیث پر عمل کرتے ہیں تمام دھوکہ کی بیوعات فاسد ہیں۔ امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہاء احناف کا یہی قول ہے۔

مالک۔ ابن شہاب۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے فرماتے تھے کہ حیوان میں ربوا نہیں ہے اور حیوان میں تین قسم کی بیع سے منع فرماتے تھے پہلی مضامین کی دوسری ملاقیح کی تیسری حبل الحبلہ کی جیسے وہ جانور جو مادہ کے پیٹ میں ہیں اور ملاقیح وہ جانور ہیں جو نر کی پیٹھ میں ہیں۔

مالک۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا۔ اس بیع کا رواج ایام جاہلیت میں تھا کہ ایک شخص اونٹ اس وعدے پر خریدتا تھا کہ جب اس کا بچہ ہوگا اور پھر بچہ کا بچہ ہوگا تو اس کے دام دیگا۔

امام محمدؒ نے کہا بیع کی یہ تمام صورتیں خلاف اور ناجائز ہیں اس لئے کہ ہمارے نزدیک یہ دھوکہ کی صورتیں ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

مزابنہ کا بیان

مالک۔ نافع۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ درخت پر لگے ہوئے کھجور یا انگور کو خشک کھجور یا انگور کے عوض فروخت کیا جائے۔

مالک۔ ابن شہاب۔ سعید بن مسیب سے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ اِشْتِرَاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَاسْتِكْرَاءُ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَاَلْنَا عَنْ كِرَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاؤُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَحْمَدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِي رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمُزَابَنَةُ عِنْدَنَا اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِي رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا لَا يَدْرِي التَّمْرُ الَّذِي اَعْطٰى اَكْثَرُ اَوْ اَقَلُّ وَالزَّبِيْبُ بِالْعِنَبِ لَا يَدْرِي اَيُّهُمَا اَكْثَرُ وَالْمُحَاقَلَةُ اشْتِرَاءُ الْحَبِّ فِي السُّنْبُلِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا لَا يَدْرِي اَيُّهُمَا اَكْثَرُ وَهٰذَا كُلُّهٗ مَكْرُوْهٌ وَلَا يَنْبَغِي مُبَاشَرَتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ وَهُوَ قَوْلُنَا

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ درخت پر لگے ہوئے پھل کو خشک کھجور کے عوض خریدنے کو کہتے ہیں اور محاقلہ کھیت میں لگے ہوئے گیہوں کو کٹے ہوئے گیہوں کے عوض خریدنے کو یا زمین کے بونے کے کرایہ میں گیہوں دینے کو کہتے ہیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہم نے سعید بن مسیب سے سونا اور چاندی کے عوض زمین کرایہ دینے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مالک۔ داؤد بن حصین۔ ابو سفیان (ابن احمد کے آزاد کردہ غلام) نے بیان کیا انہوں نے ابو سعید خدری کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ درخت سے لگے ہوئے پھل کے عوض خشک خریدنے کو کہتے ہیں۔ اور محاقلہ زمین کا کرایہ ہے۔

امام محمدؒ نے کہا مزابنہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھل کو خشک اور ٹوٹے ہوئے پھل کے عوض تخمین اور اندازہ کے ساتھ بیع کرے اور اسے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ جو اس نے دیا ہے وہ کم ہے یا زیادہ ہے۔ اور خشک انگور کو تر انگور کے عوض اس طرح بیچنا کہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان میں کون زیادہ ہے۔ اور محاقلہ گیہوں کو اس گیہوں کے عوض اندازے سے بیچنا جو ابھی خوشہ ہی میں ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان میں کون زیادہ ہے۔ یہ تمام صورتیں ناجائز ہیں۔ ایسی اس قسم کی خرید و فروخت نامناسب ہے امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف نیز ہماری یہی رائے ہے۔

اَشْتِرَاءِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ ٣٢

گوشت کے عوض جانور خریدنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نُهِيَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا اشْتَرٰى شَارِفًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ اَوْ قَالَ بِشَاةٍ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اِنْ كَانَ اشْتَرَاهَا لِيَنْحَرَهَا فَلَا خَيْرَ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَكَانَ مَنْ اَدْرَكْتُ مِنَ النَّاسِ يَنْهَوْنَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ وَكَانَ يُكْتَبُ فِيْ عُهُوْدِ الْعُمَّالِ فِيْ زَمَانِ اَبَانَ وَهِشَامٍ يَنْهَوْنَ عَنْ ذٰلِكَ

مالک۔ ابوالزناد۔ سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے فرمایا کہ گوشت کے عوض جانور بیچنے سے منع فرمایا گیا ہے ابوالزناد نے بیان کیا میں نے سعید بن مسیبؒ سے پوچھا اگر کوئی شخص دس بکریوں کے بدلے میں اونٹ خریدے تو اس کا کیا حکم ہے سعید بن مسیبؒ نے کہا اگر اس کو ذبح کرنے کے لئے خریدتا ہے تو اچھا نہیں۔ ابوالزناد نے کہا کہ میں نے لوگوں کو گوشت کے عوض جانور خریدنے سے منع کرتے ہوئے دیکھا اور ابان و ہشام کے زمانہ میں حاکموں کے پروانہ میں اس کی ممانعت لکھی جاتی تھی۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ وَكَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ بَيْعُ اللَّحْمِ بِالشَّاةِ اَوِ الشَّاتَيْنِ

مالک۔ داؤد بن حصین سے روایت ہے سعید بن مسیبؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ گوشت کا ایک یا دو بکری کے عوض خریدنا بھی ایام جاہلیت کا جوا ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ

مالک۔ زید بن اسلم۔ سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ انہیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے گوشت کے عوض جانور بیچنے سے منع فرمایا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ بَاعَ لَحْمًا مِنْ لَحْمِ الْغَنَمِ بِشَاةٍ حَيَّةٍ لَا يُدْرٰى اللَّحْمُ اَكْثَرُ اَوْ مَا فِي الشَّاةِ اَكْثَرُ فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ مَكْرُوْهٌ وَلَا يَنْبَغِيْ وَهٰذَا مِثْلُ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَكَذٰلِكَ بَيْعُ الزَّيْتُوْنِ بِالزَّيْتِ وَدُهْنِ السِّمْسِمِ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اگر کسی نے بکری کا گوشت زندہ بکری کے عوض بیچا اور اسے معلوم نہیں کہ وہ گوشت زیادہ ہے یا جو بکری سے نکلیگا وہ زیادہ ہے تو یہ بیع فاسد اور مکروہ ہے ناجائز ہے۔ اور مزابنہ و محاقلہ کی طرح ہے اسی طرح زیتون کا روغن زیتون کے عوض اور تل کا تیل کے عوض بیچنا اسی حکم میں داخل ہے۔

اَلرَّجُلُ يُسَاوِمُ بِالشَّيْءِ فَيَزِيْدُ عَلَيْهِ اَحَدٌ

٣٥٠ ایک شخص کی کہی ہوئی قیمت پر دوسرے کے زیادہ قیمت دینے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اِذَا سَاوَمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ اَنْ يَّزِيْدَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ فِيْهِ حَتّٰى يَشْتَرِيَ اَوْ يَدَعَ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی بیع پر دوسرے کو بیع کرنے سے منع فرمایا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب کوئی شخص قیمت کے متعلق گفتگو میں مشغول ہے تو کسی دوسرے شخص کے لئے جائز نہیں کہ اسکی قیمت پر زیادتی کرے یہانتک کہ وہ اُسے خریدلے یا اُسے چھوڑ دے

مَا يُوْجِبُ الْبَيْعَ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ

٣٥١ اس چیز کا بیان جس سے بائع اور مشتری کے درمیان بیع پختہ ہوجاتی ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَتَفْسِيْرُهٗ عِنْدَنَا عَلٰى مَا بَلَغَنَا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا عَنْ مَنْطِقِ الْبَيْعِ اِذَا قَالَ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُكَ فَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ مَا لَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ قَدِ اشْتَرَيْتُ فَاِذَا قَالَ الْمُشْتَرِيْ قَدِ اشْتَرَيْتُ بِكَذَا وَكَذَا فَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ مَا لَمْ يَقُلِ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو (قبول یا رد کرنے کا) اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوئے ہوں مگر بیع خیار کی صورت میں (کہ اس میں جدا ہونے پر تین دن تک اختیار ہوتا ہے)

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اس کی تفسیر ہمارے نزدیک وہ ہے جو ہم تک ابراہیم نخعی سے پہونچی ہے انہوں نے فرمایا کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوئے ہوں بیع کی گفتگو سے جدا نہ ہوئے ہوں جب بائع نے کہا کہ میں نے اسکو تیرے ہاتھ بیچا تو اسے اس رجوع کرنے کا اختیار ہے جب تک دوسرا یہ کہے کہ میں نے خریدا اور جب مشتری نے ابتدا کی کہ میں نے تجھ سے اتنی قیمت پر خریدا تو اسے اس سے رجوع کرنے کا اختیار ہے جب تک بائع یہ نہ کہے کہ میں نے اسے بیچا امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

ف: عالم یتفرقا کی تفسیر میں اختلاف کے باعث۔ بیع میں اختیار کے متعلق ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک اس سے مراد تفرق فی الاقوال یعنی گفتگو کا ختم ہو جانا ہے اور دیگر ائمہ کے نزدیک اس سے مجلس ہے یعنی جس مجلس میں گفتگو ہو رہی ہے وہ مجلس بدل جائے تو پھر اختیار نہیں رہے گا۔

٣٥٣ اَلْاِخْتِلَافُ فِي الْبَيْعِ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي

بائع اور مشتری کے درمیان اختلاف کا بیان

حدیث ١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا بَيِّعَيْنِ تَبَايَعَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ اَوْ يَتَرَادَّانِ

مالک۔ حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بائع اور مشتری اختلاف کریں تو بائع کا قول معتبر ہوگا یا دونوں اس کو رد کر ڈالیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا اخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ تَحَالَفَا وَتَرَادَّا الْبَيْعَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا اِذَا كَانَ الْمَبِيْعُ قَائِمًا بِعَيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ الْمُشْتَرِيْ قَدِ اسْتَهْلَكَهٗ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْمُشْتَرِيْ فِي الثَّمَنِ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَيَتَحَالَفَانِ وَيَتَرَادَّانِ الْقِيْمَةَ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب قیمت میں اختلاف ہو تو دونوں قسم کھائیں اور بیع کو رد کر ڈالیں گے امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول بشرطیکہ بیچی ہوئی چیز بجنسہ (بعینہٖ) قائم ہو اور اگر خریدار نے اُسے ہلاک کر دیا ہو تو قیمت کے متعلق خریدار کا قول معتبر ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مطابق لیکن ہمارے نزدیک یہ بھی قسم کھائیں گے اور قیمت رد کر ڈالیں گے۔

٣٥٤ اَلرَّجُلُ يَبِيْعُ الْمَتَاعَ بِنَسِيْئَةٍ فَيُفْلِسُ الْمُبْتَاعُ

اگر کوئی شخص اپنا سامان ادھار بیچے پھر خریدار مفلس ہو جائے!

حدیث اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَاَفْلَسَ الَّذِيْ

مالک۔ ابن شہاب ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنا سامان بیچے پھر وہ شخص جس نے خریدا ہے محتاج ہو جائے اور بائع کو قیمت بھی وصول

ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ فِيهِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ

نہ ہوئی ہو لیکن بائع نے اپنی چیز بعینہ مشتری کے پاس پائی تو بائع اس کا زیادہ مستحق ہے اور اگر مشتری مر گیا تو بائع دیگر قرضخواہوں کے مساوی ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا مَاتَ وَقَدْ قَبَضَهُ فَصَاحِبُهُ فِيهِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَقْبِضِ الْمُشْتَرِي فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ بَقِيَّةِ الْغُرَمَاءِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ حَقَّهُ وَكَذَلِكَ إِنْ أَفْلَسَ الْمُشْتَرِي وَلَمْ يَقْبِضْ مَا يَشْتَرِي فَالْبَائِعُ أَحَقُّ بِمَا بَاعَ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ حَقَّهُ

امام محمدؒ نے کہا جب خریدار مر جائے اور اس چیز پر قبضہ بھی کر لیا ہو تو بائع دیگر قرضخواہوں کے مساوی ہوگا اور اگر قبضہ نہ کیا ہو تو بائع دیگر قرض خواہوں کے اعتبار سے زیادہ مستحق ہوگا۔ یہاں تک کہ اس کی رقم پوری ہو جائے۔ اسی طرح اگر خریدار مفلس ہو جائے اور خریدی ہوئی چیز پر قبضہ نہ کیا ہو تو بائع بیچی ہوئی چیز کا زیادہ مستحق ہے یہاں تک کہ اس کی رقم پوری ہو جائے۔

اَلرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ أَوْ يَبِيعُهُ فَيُغْبَنُ فِيهِ أَوْ يُسَعِّرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ٣٥٢

خرید و فروخت میں دھوکہ دیئے جانے اور مسلمانوں پر ایک بھاؤ مقرر کرنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَهُ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَاعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ أَنَّ هٰذَا كَانَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ خَاصَّةً

حدیث ١ مالک۔ عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ وہ بیع میں دھوکہ کھا جاتا ہے تو اس سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس سے تو خرید و فروخت کا معاملہ کرے تو کہہ دے کہ فریب نہ کرنا چنانچہ جب وہ شخص خرید و فروخت کرتا تو کہتا فریب نہ دینا۔

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک یہ حکم اس شخص کے ساتھ مخصوص ہے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلَى حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَهُوَ يَبِيعُ زَبِيبًا لَهُ بِالسُّوقِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِمَّا أَنْ تَزِيدَ فِي السِّعْرِ وَإِمَّا أَنْ تَرْفَعَ مِنْ سُوقِنَا

حدیث ٢ مالک۔ یونس بن یوسف، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس سے گزرے اور وہ مدینہ کے بازار میں اپنا خشک انگور فروخت کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ یا تو قیمت بڑھا دے یا ہمارے بازار سے اٹھ جا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّسَعِّرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ بِيْعُوا كَذَا وَكَذَا بِكَذَا وَكَذَا وَيُجْبَرُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور مسلمانوں تاجروں کے لئے کوئی قیمت مقرر کرنا اور یہ کہنا کہ اتنی قیمت اور اتنی قیمت پر بیچو اور انہیں اس پر مجبور کرنا جائز نہیں۔

ف حضرت عمرؓ نے جو مجبور کیا تو اس سے ان کی مراد یہ نہ تھی کہ وہ کم قیمت پر بیچیں بلکہ بازار کے بھاؤ سے جو کم کر دیا ہے اس کو بڑھا دیں۔

٣٥٥ ## اَلْاِشْتِرَاطُ فِيْ بَيْعٍ وَّمَا يُفْسِدُهٗ!

بیع میں شرط کرنے اور اس چیز کا بیان جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے

ح١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اشْتَرٰى مِنِ امْرَأَتِهِ الثَّقَفِيَّةِ جَارِيَةً وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اِنَّكَ اِنْ بِعْتَهَا فَهِيَ لِيْ بِالثَّمَنِ الَّذِيْ تَبِيْعُهَا بِهٖ فَاسْتَفْتٰى فِيْ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا وَفِيْهَا شَرْطٌ لِاَحَدٍ

مالک۔ زہری۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی ثقفیہ سے ایک لونڈی خریدی اور ان کی بیوی نے اس شرط پر بیچا کہ اگر تمہیں اسے بیچنا ہو تو جو قیمت لینی منظور ہو اس قیمت پر میرے ہاتھ فروخت کرنا۔ اس کے متعلق حضرت عمرؓ بن خطاب سے مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا اس لونڈی سے صحبت نہ کر جبکہ اس میں کسی کی شرط لگی ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ كُلُّ شَرْطٍ اشْتَرَطَ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِيْ وَالْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ لَيْسَ مِنْ شُرُوْطِ الْبَيْعِ وَفِيْهِ مَنْفَعَةٌ لِّلْبَائِعِ اَوِ الْمُشْتَرِيْ فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اگر بائع مشتری سے یا مشتری بائع سے کوئی ایسی شرط کرے جو بیع کے مقتضیات میں سے نہیں ہے اور اس میں بائع یا مشتری کا کوئی فائدہ مقصود ہو تو وہ بیع فاسد ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

ح٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَطَاُ الرَّجُلُ وَلِيْدَةً اِلَّا وَلِيْدَةً اِنْ شَاءَ بَاعَهَا وَاِنْ شَاءَ وَهَبَهَا وَاِنْ شَاءَ صَنَعَ بِهَا مَا شَاءَ

مالک۔ نافع عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرماتے تھے کہ صرف اس لونڈی سے صحبت کرنا درست ہے جس پر اس طرح کا اختیار ہو کہ اگر چاہے تو اسے بیچ دے اگر چاہے تو کسی کو ہبہ کر دے جو چاہے کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهٰذَا

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی پر عمل کرتے ہیں اور حضرت

تفسير: إن العبد لا ينبغي أن يتسرى لأنه إن وهب له لم تجز هبته كما تجوز هبة الحر فهذا معنى قول عبد الله بن عمر وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا

ابن عمرؓ کے قول کی تفسیر یہ ہے کہ غلام کے لیے ایسی لونڈی کے ساتھ وطی کرنا جائز نہیں جس کو وہ آزاد کی طرح ہبہ نہیں کرسکتا۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۳۵۶

مَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا أَوْ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

پیوند کی ہوئی کھجور اور مال دار غلام کے بیچنے کا بیان

۷۸۹ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جو کھجور کا درخت تابیر کیا ہوا بیچے تو اس کا پھل بائع کا ہے مگر اس صورت کہ مشتری اس پھل کے متعلق شرط کرلے۔

۷۹۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا جس نے مالدار غلام بیچا تو اس کا مال بائع کا ہوگا بجز اس صورت کے کہ خریدار اس کی شرط کرلے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

ف:۔ تابیر درخت میں پیوند لگانے کو کہتے ہیں عرب میں رواج تھا کہ کھجور میں نر اور مادہ کی پیوند لگاتے تھے جس سے کھجوریں بہت نکلتی تھیں۔

۳۵۷

اَلرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَلَهَا زَوْجٌ أَوْ تُهْدٰى

خاوند والی لونڈی کے خریدنے یا بدلہ میں دیئے جانے کا بیان

۷۹۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اشْتَرٰى مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ جَارِيَةً فَوَجَدَهَا ذَاتَ زَوْجٍ فَرَدَّهَا

مالک۔ زہری۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے عبدالرحمن بن عوف نے عاصم بن عدی سے ایک لونڈی خریدی اور جب معلوم ہوا کہ اس کا شوہر بھی ہے تو اُسے رد کر دیا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اس

يَكُوْنُ بَيْعُهَا طَلَاقًا فَإِذَا كَانَتْ ذَاتَ زَوْجٍ فَهٰذَا عَيْبٌ تُرَدُّ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

کی بیع طلاق نہیں ہوگی چنانچہ جب وہ شوہر والی ہے تو یہ عیب ہے جس کے باعث وہ رد کردی جائیگی۔ امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

ح ۷۹۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ اَهْدٰى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ جَارِيَةً مِّنَ الْبَصْرَةِ وَلَهَا زَوْجٌ فَقَالَ عُثْمَانُ لَنْ اَقْرَبَهَا حَتّٰى يُفَارِقَهَا زَوْجُهَا فَاَرْضٰى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجَهَا فَفَارَقَهَا

مالک۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عامر نے حضرت عثمان بن عفان کو ایک بصرہ کی لونڈی ہدیہ میں دی اور اس لونڈی کا شوہر بھی تھا۔ تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں اس لونڈی کے پاس کبھی نہ جاؤں گا جب تک کہ اس کا شوہر اُسے چھوڑ نہ دے پھر ابن عامر نے اس کے شوہر کو راضی کرلیا تو اُس نے چھوڑ دیا۔

۳۵۸
عُهْدَةُ الثَّلَاثِ وَالسَّنَةِ!

تین دن اور ایک سال کی شرط کرنے کا بیان

ح ۷۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَهِشَامَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ عُهْدَةَ الثَّلٰثِ وَالسَّنَةِ يَخْطُبَانِ بِهٖ عَلَى الْمِنْبَرِ

مالک۔ عبد اللہ بن ابوبکر سے روایت ہے فرمایا میں نے ابان بن عثمان اور ہشام بن اسمٰعیل کو دیکھا لوگوں کو تین دن اور ایک سال کے عہد کی تعلیم دیتے تھے اور منبر پر اس کے متعلق خطبہ دیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَسْنَا نَعْرِفُ عُهْدَةَ الثَّلٰثِ وَلَا عُهْدَةَ السَّنَةِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الرَّجُلُ خِيَارَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوْ خِيَارَ سَنَةٍ فَيَكُوْنُ عَلٰى مَا اشْتَرَطَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فَلَا يَجُوْزُ الْخِيَارُ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

امام محمدؒ نے کہا ہم تین دن اور ایک سال کی شرط نہیں جانتے بجز اس صورت کے کہ کوئی شخص تین دن یا ایک سال کی شرط مقرر کرے تو اس صورت میں جو شرط مقرر کی ہے اس شرط پر بیع ہوگی لیکن امام ابوحنیفہؒ کے قول کی بنا پر تین دن سے زیادہ کا اختیار جائز نہیں۔

۳۵۹
بَيْعُ الْوَلَاءِ

ولاء کی بیع کا بیان

ح ۷۹۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

مالک۔ عبد اللہ بن دینار۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے

ابْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَ هِبَتِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْوَلَاءِ وَلَا هِبَتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ وَلِيْدَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِ عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ اِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ لَا يَتَحَوَّلُ عَنْهُ وَهُوَ كَالنَّسَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

بَيْعُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا وَلِيْدَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَاِنَّهٗ لَا يَبِيْعُهَا وَلَا يَهَبُهَا وَلَا يُوَرِّثُهَا وَهُوَ يَسْتَمْتِعُ مِنْهَا فَاِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع فرماتے تھے

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ولاء کی نہ تو بیع جائز ہے اور نہ اس کا ہبہ جائز ہے امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

ح ۶۹۵ مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے ایک لونڈی خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس لونڈی کے مالک نے کہا ہم اسے اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء کے مستحق ہم ہونگے۔ یہ واقعہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شرط تمہیں اس حق سے روک سکتی ہے اس لئے کہ ولاء کا مستحق وہی ہے جو اُسے آزاد کرے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ولاء اس کی ہے جو آزاد کرے۔ یہ حق اس سے منتقل نہیں ہو سکتا ہے۔ اور یہ نسب کی طرح ہے امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۳۶۰

اُمّ ولد کی بیع کا بیان

ح ۶۹۶ مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا جو لونڈی اپنے مالک سے بچہ جنے تو مالک اس لونڈی کو نہ بیچے۔ نہ ہبہ کرے اور نہ اُسے وارث بنائے بلکہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے پس جب مالک مرجائے تو وہ لونڈی آزاد ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے

بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَّنَقْدًا ٣٦١

جانور کے بدلے میں جانور نقد یا ادھار بیچنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ بَاعَ جَمَلًا لَّهٗ يُدْعٰى عُصَيْفِيْرٌ بِعِشْرِيْنَ بَعِيْرًا اِلٰى اَجَلٍ

مالک - صالح بن کیسان حسن بن محمد بن علی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنا ایک اونٹ عصفیر نامی بیس اونٹوں کے عوض ادھار بیچا۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَّضْمُوْنَةٍ عَلَيْهِ يُوْفِيْهَا اِيَّاهُ بِالرَّبَذَةِ

مالک - نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے چار اونٹوں کے بدلے میں سانڈنی خریدی اور شرط یہ مقرر کی کہ اُسے مقام ربذہ میں پہونچا دیگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ خِلَافُ هٰذَا

امام محمدؒ نے کہا ہمیں حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے اس کے خلاف بھی پہونچا ہے۔

اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ اَبِيْ حَسَنِ الْبَزَّارِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْبَعِيْرِ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اَجَلٍ وَّالشَّاةِ بِالشَّاتَيْنِ اِلٰى اَجَلٍ وَّبَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

ابن ابی ذویب - یزید بن عبداللہ بن قسیط ابو حسن بزار - ایک صحابی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے عوض یا ایک بکری کو دو بکریوں کے عوض ادھار بیچنے سے منع فرمایا - اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے عوض ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

اَلشِّرْكَةُ بِالْبَيْعِ ٣٦٢

بیع میں شرکت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ اَنَّ اَبَاهُ

مالک - علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب - عبدالرحمن بن یعقوب - یعقوب سے روایت ہے کہ میں حضر

أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَالَ إِنِّي كُنْتُ أَبِيعُ الْبَزَّ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَنَّ عُمَرَ قَالَ لَا يَبِيعُ فِي سُوقِنَا أَعْجَمِيٌّ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَفْقَهُوا فِي الدِّينِ وَلَمْ يُقِيمُوا الْمِيزَانَ وَالْمِكْيَالَ قَالَ يَعْقُوبُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي غَنِيمَةٍ بَارِدَةٍ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ بَزٌّ قَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهُ يَبِيعُهُ صَاحِبُهُ بِرُخْصٍ لَا يَسْتَطِيعُ بَيْعَهُ أَشْتَرِيهِ لَكَ ثُمَّ أَبِيعُهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ فَذَهَبْتُ فَصَفَقْتُ بِالْبَزِّ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ فَطَرَحْتُ فِي دَارِ عُثْمَانَ فَلَمَّا رَجَعَ عُثْمَانُ فَرَأَى الْعُكُومَ فِي دَارِهِ قَالَ مَا هَذَا قَالُوا بَزٌّ جَاءَ بِهِ يَعْقُوبُ قَالَ ادْعُوهُ لِي فَجِئْتُ فَقَالَ مَا هَذَا قُلْتُ هَذَا الَّذِي قُلْتُ لَكَ قَالَ أَنَظَرْتَهُ قُلْتُ كَفَيْتُكَ وَلَكِنْ رَابَهُ حَرَسُ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى حَرَسِ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ يَعْقُوبَ يَبِيعُ بَزِّي فَلَا تَمْنَعُوهُ قَالُوا نَعَمْ فَجِئْتُ بِالْبَزِّ السُّوقَ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى جَعَلْتُ ثَمَنَهُ فِي مِزْوَدٍ وَذَهَبْتُ إِلَى عُثْمَانَ وَبِالَّذِي اشْتَرَيْتُ الْبَزَّ مِنْهُ فَقُلْتُ عُدَّ الَّذِي لَكَ فَاعْتَدَّهُ وَبَقِيَ مَالٌ كَثِيرٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُثْمَانَ هَذَا لَكَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَظْلِمْ بِهِ أَحَدًا قَالَ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَفَرِحَ بِذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ أَمَا إِنِّي

عمرؓ کے زمانہ میں کپڑا بیچا کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ میرے بازار میں عجمی لوگ نہ بیچا کریں کیونکہ وہ لوگ دین کی سمجھ نہیں رکھتے ہیں اور وزن وناپ ٹھیک نہیں کرتے۔ یعقوب نے کہا کہ میں حضرت عثمان کے پاس گیا اور کہا کیا آپ کو مفت کا فائدہ منظور ہے، انہوں نے کہا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا کپڑا ہے میں اس کی جگہ جانتا ہوں کپڑے کا مالک اُسے سستا بیچتا ہے اس لئے کہ وہ اسے بیچ نہیں سکتا ہے۔ (چونکہ حضرت عمرؓ نے بازار میں بیچنے سے منع کر دیا ہے) تو کیا میں اُسے آپ کے لئے خرید لوں اور اُسے بیچوں۔ آپ نے فرمایا ہاں چنانچہ میں وہاں گیا اور اُسے خرید کر حضرت عثمانؓ کے گھر لے آیا جب حضرت عثمان گھر واپس ہوئے تو ڈھیر دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا یہ وہی کپڑا ہے جو یعقوب لایا ہے فرمایا یعقوب کو میرے پاس لاؤ پھر پوچھا کہ یہ کیا ہے میں نے کہا یہ وہی کپڑا ہے جس کا میں نے آپ سے تذکرہ کیا تھا آپ نے فرمایا اسے اچھی طرح دیکھ بھال لیا ہے۔ میں نے کہا اسکی کوئی حاجت نہیں لیکن حضرت عمرؓ کے چوکیداروں نے خوف دلایا ہے پھر عثمانؓ چوکیداروں کے پاس گئے اور کہا کہ یعقوب میرا کپڑا بیچتا ہے اس کو منع نہ کرنا انہوں نے وعدہ کیا کہ ہم اس کو منع نہ کریں گے۔ پھر میں کپڑے لیکر بازار گیا اور تھوڑی ہی دیر میں کپڑے بیچ کر قیمت تھیلی میں ڈال لی۔ اور حضرت عثمانؓ کے پاس آیا وہ شخص بھی ساتھ تھا جس سے کپڑے خریدے تھے اس سے میں نے کہا جو تیرا ہے شمار کر کے لے لے۔ چنانچہ اس نے اپنا حصہ شمار کر کے لے لیا اور اس میں سے بہت سا مال بچ رہا۔ پھر میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا یہ آپ کا ہے میں نے کسی پر ظلم نہیں کیا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دیں اور اس سے بہت خوش ہوئے۔ یعقوب نے بیان کیا میں نے کہا کہ میں اسکے فروخت کرنے کی ایسی ہی جگہ بلکہ اس سے

قَدْ عَلِمْتُ مَكَانَ بَيْعِهَا مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ قَالَ وَعَائِدٌ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ قَالَ قَدْ شِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي بَاغٍ خَيْرًا فَأَشْرِكْنِي قَالَ نَعَمْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِكَ الرَّجُلَانِ فِي الشِّرَاءِ بِالنَّسِيئَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا رَأْسُ مَالٍ عَلٰى أَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا وَالْوَضِيْعَةَ عَلٰى ذٰلِكَ وَإِنْ وَلِيَ الشِّرَاءَ وَالْبَيْعَ أَحَدُهُمَا دُوْنَ صَاحِبِهٖ وَلَا يَفْضُلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهٗ فِي الرِّبْحِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَأْكُلَ أَحَدُهُمَا رِبْحَ مَا ضَمِنَ صَاحِبُهٗ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اَلْقَضَاءُ ۳۴۳

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهٗ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهٖ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى وَجْهِ التَّوَسُّعِ مِنَ النَّاسِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَحُسْنِ الْخُلُقِ فَأَمَّا فِي الْحُكْمِ فَلَا يُجْبَرُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ بَلَغَنَا أَنَّ شُرَيْحًا اخْتَصَمَ إِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي وَضَعَ الْخَشَبَةَ ارْفَعْ رِجْلَكَ عَنْ مَطِيَّةِ

اچھی جگہ جانتا ہوں آپ نے فرمایا کیا دوبارہ ایسا ہی کرنے کا خیال ہے میں نے کہا ہاں اگر آپ کو منظور ہو آپ نے فرمایا مجھے منظور ہے۔ میں نے کہا میں نیکی کرنا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے شریک کر لیں۔ فرمایا ہاں ہمارے اور تمہارے درمیان نصف نصف ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں دو مرد اگر ادھار خریدنے میں شریک ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ ان میں سے کسی کا روپیہ نہ ہو اور نفع آپس میں نصف نصف تقسیم کریں اور نقصان بھی اسی طرح نصف نصف تقسیم ہو گا اور کہا جب ایک شخص خرید و فروخت کا متولی ہو اور دوسرا کچھ بھی نہ کرے تو اس کو زیادہ حصہ دینا جائز نہیں اس لئے کہ جس مال کے نقصان کا دوسرا شخص ذمہ دار ہے اس کا نفع وہ کس طرح کھا سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

قضاء کا بیان

مالک۔ ابن شہاب۔ اعرج۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے پھر ابو ہریرہؓ نے کہا میں تم کو اس سے انکار کرتے ہوئے دیکھتا ہوں اگر تم نے انکار کیا تو بخدا میں تمہارے مونڈھوں میں گاڑوں گا۔

امام محمدؒ نے کہا یہ حکم آپس میں آسانی کرنے اور حسن خلق پر محمول ہے ورنہ قضاءً تو ان کو اس پر مجبور نہ کیا جائے گا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ شریح کے پاس اس کا ایک مقدمہ پیش ہوا تو لکڑی گاڑنے والے کو حکم دیا کہ اپنا پاؤں اپنے بھائی کی سواری سے اٹھائے اس لئے حکم تو

أَحَبَّ فَهَذَا هُوَ الْحُكْمُ فِي ذَلِكَ عِنْدَنَا

ہمارے نزدیک یہی ہے لیکن فراخی افضل ہے۔

اَلْهِبَةُ وَالصَّدَقَةُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ ابْنِ طَرِيفٍ الْمُرِّيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ أَوْ عَلَى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ فِيهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً يُرَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِهَا الثَّوَابَ فَهُوَ عَلَى هِبَتِهِ يَرْجِعُ فِيهَا إِنْ لَمْ يَرْضَ مِنْهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ أَوْ عَلَى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَقَبَضَهَا الْمَوْهُوبُ لَهُ فَلَيْسَ لِلْوَاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ وَقَبَضَهَا فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا إِنْ لَمْ يُثَبْ مِنْهَا أَوْ يَزِدْ خَيْرًا فِي يَدِهِ أَوْ يَخْرُجْ مِنْ مِلْكِهِ إِلَى مِلْكِ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

۳۶۴ ## ہبہ اور صدقہ کرنے کا بیان

حدیث ۱ مالک۔ داؤد بن حصین ابو غطفان بن طریف مری مروان بن حکم سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا جس نے صلہ رحم کے طور پر یا صدقہ کے طور پر کسی کو کوئی چیز ہبہ کی تو اس میں رجوع نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص کوئی چیز ہبہ کرے اور اس سے عوض لینے کی نیت ہو تو اس ہبہ سے رجوع کر سکتا ہے اگر وہ اس سے خوش نہ ہو۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جو شخص کسی رشتہ دار کو صلہ رحم کے لئے یا صدقہ کے طور پر کوئی چیز ہبہ کرے اور جسے ہبہ کیا ہے وہ قابض بھی ہو جائے تو ہبہ کرنے والے کیلئے جائز نہیں کہ ہبہ سے رجوع کرے اور اگر غیر رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کرے اور وہ اس پر قابض بھی ہو جائے تو ہبہ کرنے والے کو ہبہ سے رجوع کرنے کا حق ہے اگر اس سے اچھا بدلہ نہ ملے یا اس کے کے ہاتھ سے کسی دوسرے کی ملکیت میں وہ چیز چلی جائے (جس کو وہ ناپسند کرتا ہو) امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

اَلنُّحْلُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ لَهُ

۳۶۵ ## عطیہ کا بیان

حدیث ۱ مالک۔ ابن شہاب۔ حمید بن عبد الرحمن بن عوف اور محمد بن نعمان بن بشیر دونوں نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ان کو رسول اللہ صلعم کی خدمت میں لائے اور کہا میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے سب لڑکوں کو اسی طرح ایک ایک غلام دیا ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ نَحَلَهَا جَدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْعَالِيَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ غِنًى بَعْدِيْ مِنْكِ وَلَا اَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا مِنْكِ وَاِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ مِنْ مَالِيْ جَدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَاحْتَزْتِيْهِ كَانَ لَكِ فَاِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ فَاِنَّمَا هُوَ اَخُوْكِ وَاُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَتْ يَا اَبَتِ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ اِنَّمَا هِيَ اَسْمَاءُ فَمَنِ الْاُخْرٰى قَالَ ذُوْ بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ وَاُرَاهَا جَارِيَةً فَوَلَدَتْ جَارِيَةً

اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَنْحَلُوْنَ اَبْنَاءَهُمْ نُحْلًا ثُمَّ يُمْسِكُوْنَهَا قَالَ فَاِنْ مَاتَ ابْنُ اَحَدِهِمْ قَالَ مَالِيْ بِيَدِيْ لَمْ اُعْطِهِ اَحَدًا وَاِنْ مَاتَ هُوَ قَالَ هُوَ لِابْنِيْ قَدْ كُنْتُ اَعْطَيْتُهُ اِيَّاهُ مَنْ نَحَلَ نُحْلَةً لَمْ يَحُزْهَا الَّذِيْ

انہوں نے جواب دیا نہیں تو آپ نے فرمایا ہبہ سے رجوع کرے۔

مالک۔ ابن شہاب۔ عروہ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ نے انہیں کھجور کے درخت ہبہ کئے تھے جن میں سے بیس وسق کھجور میں نکلتی تھی اور وہ درخت مقام عالیہ میں تھے۔ جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو کہا اے بیٹی خدا اپنے بعد تجھ سے زیادہ کسی کو مالدار دیکھنا محبوب نہیں اور نہ کسی کا مفلس ہونا اتنا ناپسند ہے جتنا تیرا مفلس ہونا ناپسند ہے میں نے تجھے اپنے مال میں سے بیس وسق کھجور کے درخت دیئے تھے اگر تو اُسے کاٹ کر محفوظ کر لیتی تو وہ تیرے ہو جاتے لیکن اب وہ وارث کا مال ہے اور وارث تیرا ایک بھائی اور تیری دو بہنیں ہیں اس لئے کتاب اللہ کے موافق سے تقسیم کرنا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اے پدر بزرگوار اگر اس سے بھی زیادہ مال ہوتا تو میں اُسے چھوڑ دیتی۔ ایک بہن تو ہماری اسماء ہے دوسری کون ہے فرمایا کہ وہ جو حبیبہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے میں خیال کرتا ہوں وہ لڑکی ہے چنانچہ ان کے پیٹ سے لڑکی ہی پیدا ہوئی۔

مالک۔ ابن شہاب۔ عروہ بن زبیر۔ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ اپنے بیٹوں کو ہبہ کرتے ہیں پھر روک لیتے ہیں اور ان کا بیٹا مر جاتا ہے تو کہتے ہیں میرا مال میرے قبضہ میں ہے میں کسی کو نہیں دیتا ہوں اگر وہ خود مرتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال میں اپنے بیٹے کو ہبہ کر چکا ہوں۔ اگر کوئی شخص ہبہ کرے اور موہوب نے اس پر قبضہ نہیں کیا ہو تا کہ مرنے کی صورت میں

نحلها حتى تكون ان مات يورثه فهي باطل

اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب ان عثمان بن عفان قال من نحل ولدا له صغيرا لم يبلغ ان يحوز نحلة فاعلن بها واشهد عليها فهي جائزة وان وليها ابوه

قال محمد وبهذا كله ناخذ ينبغي للرجل ان يسوي بين ولده في النحلة ولا يفضل بعضهم على بعض فمن نحل نحلة ولدا او غيره ثم لم يقبضها الذي نحلها حتى مات الناحل او المنحول فهي مردودة على الناحل وعلى ورثته ولا يجوز للمنحول حتى يقبضها الا الولد الصغير فان قبض والده له قبض فاذا اعلنها واشهد بها فهي جائزة بولده ولا سبيل للوالد الى الرجعة فيها ولا الى اغتصابها بعد ان شهد عليها وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا

العمرى والسكنى

اخبرنا مالك اخبرنا ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل اعمر عمرى له ولعقبه فانما هي للذي يعطاها لا ترجع

اس کے ورثہ کا حق پہونچ سکتا تو یہ ہبہ باطل ہے

مالک۔ ابن شہاب۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے حضرت عثمانؓ بن عفان فرماتے تھے کہ کوئی شخص اپنے نابالغ بچے کو کوئی چیز ہبہ کرے اور اس کا اعلان کرے اور گواہ مقرر کردے تو جائز ہے اگرچہ وہ بچہ اس پر قابض نہ ہو اس کا باپ ولی ہوگا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم ان تمام حدیثوں پر عمل کرتے ہیں مناسب ہے کہ اپنی اولاد کے معاملہ میں عطیہ کے سلسلہ میں مساوات کا لحاظ رکھے ان میں کسی کو کسی پر توقیت (فوقیت) نہ دے۔ اگر کسی شخص نے نابالغ بیٹے یا کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز دی اور موہوب کرنے قبضہ نہیں کیا یہاں تک کہ واہب اور موہوب کہ دونوں مرگئے تو یہ واہب (یعنی ہبہ کرنیوالے) کے پاس اور اس کے وارث کے پاس لوٹ جائے گی۔ موہوب لہ کے لئے جائز نہیں جب تک کہ وہ اس پر قابض نہ ہو جائے مگر نابالغ بیٹے کی صورت میں اسلئے کہ اس کے باپ کا قبضہ عین اس کا قبضہ ہے چنانچہ جب اس کا اعلان کردیا اور اس پر گواہ بھی مقرر کردیا تو اس کے بیٹے کیلئے جائز ہے اس کے باپ کیلئے اس ہبہ سے رجوع کرنا، ورنہ اس کا غصب کرنا حلال ہے جبکہ اس پر گواہ مقرر کردیا ہے امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

عمری اور سکنی کا بیان

مالک۔ ابن شہاب۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمن جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو عمریٰ اس کے واسطے اور اس کے وارثوں کے واسطے دے تو وہ اسی کا ہو جاتا ہے دینے والے کو نہیں مل سکتا اس لئے کہ اس نے ایسی چیز دی

إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لَا بَأْسَ أَعْطَا عَطَاءً وَقَعَتِ الْمَوَارِيثُ فِيهِ

ہے جس میں وراثت جاری ہوتی ہے۔

ح ٨٠٨ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَرِثَ حَفْصَةَ دَارَهَا وَكَانَتْ حَفْصَةُ قَدْ أَسْكَنَتْ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ مَا عَاشَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَبَضَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْمَسْكَنَ وَرَأَى أَنَّهُ لَهُ

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ام المومنین حضرت حفصہ کے وارث ہوئے وہ اپنا گھر زید بن خطاب کی بیٹی کو زندگی میں دے گئی تھیں۔ جب زید بن خطاب کی بیٹی کا انتقال ہو گیا تو عبداللہ بن عمرؓ نے اس مکان پر قبضہ کر لیا اور خیال کیا کہ اس گھر کے مالک اب وہ ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ الْعُمْرٰى هِبَةٌ فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَالسُّكْنٰى لَهُ عَارِيَةٌ تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَسْكَنَهَا وَإِلٰى وَارِثِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَالْعُمْرٰى أَنْ قَالَ هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ أَوْ لَمْ يَقُلْ وَلِعَقِبِهِ فَهُوَ سَوَاءٌ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں عمریٰ ہبہ ہے جس کو دیا جائے اسی کا ہو جاتا ہے۔ اور سکنیٰ عاریت کے طور پر ہے اصل مالک اور اس کے وارثوں کی طرف منتقل ہو سکتا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے اور عمریٰ یہ ہے کہ یہ تیری عمر کے لئے اور تیری اولاد کے لئے ہے اولاد کے لئے کہے یا نہ کہے برابر ہے۔

ف:۔ عمریٰ کسی شخص کو اپنا مکان مدت العمر تک کے لئے رہنے کو دے دینے کو کہتے ہیں اور سکنیٰ یہ ہے اگر کہے کہ میرا گھر تیرے رہنے کے لئے ہے۔

كِتَابُ الصَّرْفِ وَأَبْوَابُ الرِّبٰوا ٣٦٧

سونا چاندی، سونا چاندی کے عوض بیچنے اور سود کا بیان

ح ٨٠٩ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالذَّهَبِ أَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْآخَرُ نَاجِزٌ فَإِنِ اسْتَنْظَرَكَ إِلٰى أَنْ يَلِجَ بَيْتَهُ فَلَا تُنْظِرْهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ وَالرَّمَاءُ هُوَ الرِّبَاءُ

مالک۔ نافع۔ عبداللہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا کہ چاندی کو سونے کے عوض اس طرح نہ بیچو کہ ایک نقد ہو اور دوسرا ادھار ہو بلکہ اگر اتنی بھی مہلت مانگے کہ گھر سے آ کر دے گا تو اتنی بھی مہلت نہ دو میں تم پر سود کا خوف کرتا ہوں (رماء اور ربوا کے ایک معنی ہیں)

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ اَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْاٰخَرُ نَاجِزٌ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ حَتّٰى يَلِجَ بَيْتَهٗ فَلَا تُنْظِرْهُ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّبَا

مالک۔ عبداللہ بن دینار عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ ابن خطاب نے فرمایا۔ سونا کو سونا کے عوض برابر بیچو۔ اور چاندی کو چاندی کے عوض برابر بیچو اور سونا کو چاندی کے عوض اس طرح نہ بیچو کہ اس میں سے ایک نقد اور دوسرا ادھار ہو اگر تم سے اتنی مہلت چاہے کہ اپنے گھر سے ہو کر آئے تو اتنی بھی اجازت نہ دے میں تم پر سود کا خوف کرتا ہوں۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا شَيْئًا مِّنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

مالک۔ نافع۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا کو سونا کے عوض برابر برابر ہی بیچو۔ اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو۔ اور چاندی کو چاندی کے عوض برابر برابر بیچو اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو۔ اور نقد کو ادھار کے عوض نہ بیچو۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَبِيْ تَمِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا

مالک۔ موسیٰ بن ابو تمیم۔ سعید بن یسار حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کو دینار کے عوض اور ایک درہم کو ایک درہم کے عوض بیچو ان کے درمیان زیادتی نہ کرو۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ قَالَ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّيْ فَاَخَذَ طَلْحَةُ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهٗ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ

مالک۔ ابن شہاب۔ مالک بن اوس بن حدثان نے ابن شہاب سے بیان کیا کہ مجھے سو دینار کے عوض درہم لینے کی ضرورت ہوئی تو مجھے طلحہ بن عبیداللہ نے بلایا ہم صرف پر راضی ہو گئے اور انہوں نے دینار مجھ سے لے لئے اور ہاتھ سے الٹ پلٹ کرنے لگے پھر کہا کہ میرے خزانچی کو مقام غابہ سے آ لینے دو۔ (تو درہم دونگا) اور حضرت عمرؓ بن خطاب ان کی گفتگو سن رہے تھے فرمایا خدا کی قسم طلحہ کو بغیر مال لئے نہ چھوڑنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلذَّھَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَوْ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ بَاعَ سِقَایَۃً مِنْ وَّرِقٍ اَوْ ذَھَبٍ بِاَکْثَرَ مِنْ وَزْنِھَا فَقَالَ لَہٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی عَنْ مِثْلِ ھٰذَا اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ مَا اَرٰی بِہٖ بَاْسًا فَقَالَ لَہٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ یَّعْذِرُنِیْ مِنْ مُعَاوِیَۃَ اُخْبِرُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیُخْبِرُنِیْ عَنْ رَاْیِہٖ لَا اُسَاکِنُکَ بِاَرْضٍ اَنْتَ بِھَا فَقَالَ فَقَدِمَ اَبُو الدَّرْدَاءِ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَخْبَرَہٗ فَکَتَبَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ اَنْ لَّا یَبِیْعَ ذٰلِکَ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ اَوْ وَزْنًا بِوَزْنٍ

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قُسَیْطٍ اللَّیْثِیُّ اَنَّہٗ رَاٰی سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یُرَاطِلُ الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ فَیُفْرِغُ الذَّھَبَ فِیْ کِفَّۃِ الْمِیْزَانِ وَیُفْرِغُ الْاٰخَرُ الذَّھَبَ فِیْ کِفَّۃِ الْاُخْرٰی فَاِذَا اعْتَدَلَ لِسَانُ الْمِیْزَانِ اَخَذَ وَاَعْطٰی صَاحِبَہٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ

فرمایا ہے کہ سونا کو چاندی کے عوض۔ کھجور کو کھجور کے عوض اور جو کو جو کے عوض بیچنا ربوا (سود) ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو۔

مالک۔ زید بن اسلم۔ عطاء بن یسار یا سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ معاویہؓ بن ابی سفیان نے پانی پینے کا ایک سونا یا چاندی کا برتن اس کے وزن سے زیادہ سونا یا چاندی کے عوض بیچا تو ان سے حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ ہم وزن ہو۔

حضرت معاویہؓ نے فرمایا میرے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں تو حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا کہ امیر معاویہؓ کے مقابلہ میں میرا عذر کون قبول کریگا میں ان سے رسول اللہ صلعم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور مجھ سے اپنی رائے بیان کرتے ہیں۔ میں اس ملک میں نہیں رہونگا۔ جس میں تو ہے۔ پھر ابو الدرداء مدینہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضرت عمرؓ نے معاویہؓ کو لکھا کہ آیندہ اس قسم کی بیع نہ کریں مگر یہ کہ ہم وزن ہو۔

مالک۔ یزید بن عبد اللہ بن قسیط لیثی سے روایت ہے انہوں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ جب سونا کو سونا کے عوض بیچتے تو اپنے سونا کو ایک پلہ میں اور دوسرے کے سونا کو دوسرے پلہ میں ڈالتے جب ترازو کا کانٹا برابر آجاتا تو دوسرے کا سونا لے لیتے اور اپنا سونا اس کو دے دیتے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم ان سب حدیثوں پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف

مِنْ فُقَهَائِنَا

کا یہی قول ہے۔

٣٦٩ # اَلرِّبٰوا فِیْمَا یُکَالُ اَوْیُوْزَنُ

ناپ تول کی چیزوں میں سود کا بیان

[illegible] اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ لَا رِبٰوا اِلَّا فِيْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ مَا يُكَالُ اَوْ يُوْزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ اَوْ يُشْرَبُ

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا كَانَ مَا يُكَالُ مِنْ صِنْفٍ وَّاحِدٍ اَوْ كَانَ مَا يُوْزَنُ مِنْ صِنْفٍ وَّاحِدٍ فَهُوَ مَكْرُوْهٌ اَيْضًا اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ بِمَنْزِلَةِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ وَهُوَ قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک۔ ابو الزناد سے روایت ہے انہوں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ سود صرف سونا اور چاندی میں ہوتا ہے یا کھانے پینے کی چیزوں میں ہوتا ہے جو ناپ یا تول کر بیچی جاتی ہیں۔

امام محمدؒ نے کہا ناپ یا تول کر بیچی جانے والی چیز اگر ایک ہی جنس کی ہو تو وہ بھی مکروہ ہے مگر یہ کہ ہم وزن ہو اور دست بدست ہو۔ اس لئے کہ وہ بھی کھانے پینے کی چیزوں کی طرح ہے ابراہیم نخعی، امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

[illegible] اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَامِلَكَ عَلٰى خَيْبَرَ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَدِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَاْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ قَالَ اُدْعُوْهُ لِيْ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَاْخُذِ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يُعْطُوْنِي الْجَنِيْبَ بِالْجَمْعِ اِلَّا صَاعًا بِصَاعَيْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ اشْتَرِ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا

مالک۔ زید بن اسلم عطاء بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور کو کھجور کے عوض ہم وزن بیچو۔ تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ خیبر میں آپ کا ایک عامل جو بنی عدی انصاری کا ایک فرد ہے ایک صاع کھجور دو صاع کھجور کے عوض لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ جب وہ لایا گیا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک صاع کھجور دو صاع کھجور کے عوض نہ لیا اس نے جواب دیا کہ جید کھجور ردی کھجور کے عوض یہ لوگ نہیں دیتے ہیں مگر یہ کہ ایک صاع کے عوض دو صاع ہو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ردی کھجور کو درہموں کے عوض بیچ دے پھر ان درہموں کے عوض اچھی کھجور خرید لے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ سُهَيْلٍ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعْ تَمْرَكَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ اشْتَرِ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي طَعَامًا مِنَ الْجَارِ بِدِينَارٍ وَنِصْفِ دِرْهَمٍ أَيُعْطِيهِ دِينَارًا وَنِصْفَ دِرْهَمٍ طَعَامًا قَالَ لَا وَلٰكِنْ يُعْطِيهِ دِينَارًا وَدِرْهَمًا وَيَرُدُّ عَلَيْهِ الْبَائِعُ نِصْفَ دِرْهَمٍ طَعَامًا

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْوَجْهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَالْوَجْهُ الْآخَرُ يَجُوزُ أَيْضًا إِذَا لَمْ يُعْطِهِ مِنَ الطَّعَامِ الَّذِي اشْتَرَى أَقَلَّ مِمَّا يُصِيبُ نِصْفَ الدِّرْهَمِ مِنْهُ فِي الْبَيْعِ الْأَوَّلِ فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهُ أَقَلَّ مِمَّا يُصِيبُ نِصْفَ الدِّرْهَمِ مِنْهُ فِي الْبَيْعِ الْأَوَّلِ لَمْ يَجُزْ

مالک ۔ عبدالمجید بن سہیل اور زہری سعید بن مسیب ۔ ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر کیا تو اس نے آپ کے پاس اعلیٰ قسم کی کھجور بھیجی آپ نے فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجور ایسی ہی ہوتی ہے اس نے کہا نہیں بخدا یا رسول اللہ بلکہ ایک صاع دو صاع کے بدلے میں یا دو صاع تین صاع کے بدلے میں ملتی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایسا نہ کیا کر بلکہ اپنی کھجور درہموں کے عوض بیچ کر پھر اچھی کھجور ان درہموں کے عوض خرید ۔ اور فرمایا وزنی چیزوں کا بھی یہی حکم ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم ان تمام حدیثوں پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

مالک سے روایت ہے ایک شخص نے سعید بن مسیب سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو مقام جار میں ایک دینار اور نصف درہم کا غلہ خریدے تو کیا وہ ایک دینار اور نصف درہم کے عوض اُسے غلہ دے سکتا ہے فرمایا نہیں لیکن اُسے دینار اور درہم دے اور بائع اس کو نصف درہم کے مطابق غلہ واپس کر دے۔

امام محمدؒ نے کہا یہ صورت ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے ۔ اور دوسری صورت بھی جائز ہے کہ جب اس غلہ سے جو نصف درہم کے عوض خریدا تھا اس نرخ سے یہ بھی نصف درہم کا غلہ دے بشرطیکہ کم نہ ہو اور اگر پہلے نرخ سے کم ہے تو جائز نہیں ۔ امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف

وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا
کا یہی قول ہے۔

اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الْعَطَايَا اَوِ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَبِيْعُهُ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهُ

عطیہ یا دین پر قبضہ کرنے سے بیچنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَمِيْلَ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَشْتَرِيْ هٰذِهِ الْاَرْزَاقَ الَّتِيْ يُعْطَاهَا النَّاسُ بِالْجَارِ فَاَبْتَاعُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُرِيْدُ اَنْ اَبِيْعَ الطَّعَامَ الْمَضْمُوْنَ عَلَيَّ اِلٰى ذٰلِكَ الْاَجَلِ فَقَالَ لَهُ سَعِيْدٌ اَتُرِيْدُ اَنْ تُوَفِّيَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْاَرْزَاقِ الَّتِيْ ابْتَعْتَ قَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

مالک۔ یحیی بن سعید سے روایت ہے انہوں نے جمیل موذن کو سعید بن مسیب سے کہتے ہوئے سنا کہ میں ان غلوں کو جو لوگوں کے لئے مقرر ہیں جار میں خریدتا ہوں۔ پھر میں چاہتا ہوں کہ اس غلہ کو میعاد لگا کر بیچوں تو سعید نے کہا کیا تو چاہتا ہے لوگوں کو اسی غلہ میں سے ادا کرے جو تو نے خریدا ہے۔ جمیل نے کہا ہاں۔ سعید بن مسیب نے اس سے منع کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ لِرَجُلٍ اِذَا كَانَ لَهُ دَيْنٌ اَنْ يَّبِيْعَهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ لِاَنَّهُ غَرَرٌ وَلَا يَدْرِيْ اَيَخْرُجُ اَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمدؒ نے کہا اس چیز کو جو کسی پر قرض ہو بغیر قبضہ کئے ہوئے بیچنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ اس میں دھوکہ ہے اور وہ نہیں جانتا کہ پورا نکلے گا یا نہیں امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْاَلُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ اَبِيْعُ بِالدَّيْنِ وَذَكَرَ لَهُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا تَبِعْ اِلَّا مَا اٰوَيْتَ اِلٰى رَحْلِكَ

مالک۔ موسی بن میسرہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو سعید بن مسیب سے دریافت کرتے ہوئے دیکھا کہ میں قرض بیچا ہوں اور اس کی صورتیں بیان کیں۔ تو اس سے سعید بن مسیب نے فرمایا کہ نہ بیچ جب تک کہ تو اسے گھر نہ لے آئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّبِيْعَ دَيْنًا لَهُ عَلٰى اِنْسَانٍ اِلَّا مِنَ الَّذِيْ هُوَ عَلَيْهِ لِاَنَّ بَيْعَ الدَّيْنِ غَرَرٌ لَا يَدْرِيْ اَيَخْرُجُ مِنْهُ اَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں نہیں جائز ہے کسی کے لئے یہ کہ بیچے اس چیز کو جو کسی دوسرے پر قرض ہے۔ مگر اس شخص کے پاس بیچا جائز ہے جس پر قرض ہو۔ اس لئے کہ قرض کا بیچنا دھوکا ہے وہ نہیں جانتا ہے کہ پورا وصول ہو گا یا نہیں۔

اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقْضِيْ اَفْضَلَ مِمَّا اَخَذَهٗ ۳۳

جس پر قرض ہو وہ اس سے بہتر ادا کرے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ قَضٰى خَيْرًا مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ هٰذِهٖ خَيْرٌ مِنْ دَرَاهِمِي الَّتِيْ اَسْلَفْتُكَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتُ وَلٰكِنْ نَفْسِيْ بِذٰلِكَ طَيِّبَةٌ ۸۳۲

مالک۔ حمید بن قیس کی۔ مجاہد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص سے درہم قرض لئے۔ پھر اس سے بہتر ادا کئے۔ تو اس شخص نے کہا یہ میرے درہموں سے بہتر ہیں جو میں نے قرض میں دیئے تھے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا میں جانتا ہوں مگر اپنی خوشی سے میں نے دیئے ہیں۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ اَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَرَجَعَ اِلَيْهِ اَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا جَمَلًا رُبَاعِيًا خِيَارًا فَقَالَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً ۸۳۳

مالک۔ زید بن اسلم۔ عطاء بن یسار۔ ابو رافعؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ایک چھوٹا اونٹ قرض لیا جب صدقہ کے اونٹ آئے تو ابو رافع کو حکم دیا کہ ویسا ہی ایک چھوٹا اونٹ ادا کردیں ابو رافعؓ آنحضرت صلعم کے پاس واپس آئے اور کہا یا رسول اللہ صدقہ اونٹوں میں سب اچھے اور بڑے بڑے ہیں (چھ چھ برس) کے ہیں آپ نے فرمایا انہی میں سے دے دو۔ اچھے وہ لوگ ہیں جو قرض بہتر طور ادا کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ اشْتُرِطَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس قسم کی کوئی شرط نہ کی ہو امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ اِلَّا قَضَاءَهٗ ۸۳۴

مالک۔ نافع ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا کہ جو شخص قرض دے تو سوائے اس کی ادائگی کے اور کوئی شرط نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّشْتَرِطَ اَفْضَلَ مِنْهُ وَلَا يَشْتَرِطُ عَلَيْهِ اَحْسَنَ مِنْهُ فَاِنَّ الشَّرْطَ فِيْ هٰذَا لَا يَنْبَغِيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں نامناسب ہے کہ اس سے زیادہ یا اس سے بہتر ادا کرنے کی شرط کرے اس میں کسی قسم کی شرط جائز نہیں امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۳۴۱ مَا يُكْرَهُ مِنْ قَطْعِ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ

درہم اور دینار توڑ کر کوئی چیز بنانے کی کراہت

ح ۸۲۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَطْعُ الْوَرِقِ وَالذَّهَبِ مِنَ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے چاندی اور سونے کا توڑنا زمین میں فساد پیدا کرنا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ قَطْعُ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ بِغَيْرِ مَنْفَعَةٍ

امام محمدؒ نے کہا دراہم اور دنانیر کا بغیر کسی فائدہ کے توڑنا مناسب نہیں۔

۳۴۲ اَلْمُعَامَلَةُ وَالْمُزَارَعَةُ فِي النَّخْلِ وَالْاَرْضِ

کھجور اور زمین وغیرہ میں مزارعت اور معاملہ کا بیان

ح ۸۲۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ حَنْظَلَةَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ قَدْ نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ حَنْظَلَةُ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ رَافِعٌ لَا بَاْسَ بِكِرَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

مالک۔ ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن حنظلہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے رافع بن خدیج سے کھیتوں کے کرائے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے منع فرمایا۔ حنظلہ نے بیان کیا میں نے رافعؓ سے سونا چاندی کے عوض کرایہ پر دینے کے متعلق دریافت کیا تو سونے چاندی کے عوض کرایہ پر دینے کے متعلق کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِكِرَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَبِالْحِنْطَةِ كَيْلًا مَعْلُوْمًا وَضَرْبًا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں سونے چاندی اور گیہوں کے عوض زمین کرایہ پر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ وزن اور جنس معلوم ہو اور یہ شرط

مَعْلُوْمًا مَا لَمْ يَشْتَرِطْ ذٰلِكَ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنِ اشْتَرَطَ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا كَيْلًا مَعْلُوْمًا فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَقَدْ سُئِلَ عَنْ كِرَائِهَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا مَعْلُوْمًا فَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ ذٰلِكَ إِلَّا مِثْلُ الْبَيْتِ يُكْرٰى

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَتَحَ خَيْبَرَ قَالَ لِلْيَهُوْدِ أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ عَلٰى أَنَّ الثَّمَرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ثُمَّ يَقُوْلُ إِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِيْ قَالَ فَكَانُوْا يَأْخُذُوْنَهُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْيَهُوْدِ قَالَ فَجَمَعُوْا حُلِيًّا مِنْ حُلِيِّ نِسَائِهِمْ فَقَالُوْا هٰذَا لَكَ وَخَفِّفْ عَنَّا وَتَجَاوَزْ فِي الْقَسْمِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَاللّٰهِ إِنَّكُمْ لَمِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَيَّ وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِيْ أَنْ أَحِيْفَ عَلَيْكُمْ الَّذِيْ عَرَضْتُمْ مِنَ الرِّشْوَةِ فَإِنَّهَا سُحْتٌ

نہ کی ہو کہ جو کچھ اس زمین سے پیدا ہوگا وہ دے دیگا۔ چنانچہ اگر یہ شرط کی ہو کہ جو کچھ اس زمین سے پیدا ہوگا اس میں اتنی مقدار دے دیگا تو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے سعید بن جبیر سے ایک مقررہ مقدار گیہوں کے عوض زمین کرایہ پر دینے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس کی اجازت دی اور فرمایا کہ گھر کی طرح زمین بھی کرایہ پر دی جاتی ہے۔

مالک۔ ابن شہاب۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تو یہود سے کہا ہو تم کو اللہ تعالی نے دیا ہے اس پر میں تم کو برقرار رکھوں گا۔ اس طور پر کہ جتنے پھل پیدا ہونگے وہ ہمارے تمہارے درمیان مشترک ہونگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجتے تھے تو وہ ان پھلوں کا اندازہ کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اگر تم چاہو تو تم ان پھلوں کو لے لو یا ہمیں دیدو ہم اس کا نصف دیدیںگے) پھر یہود پھل لیتے (اور جو اندازہ ہوتا اس کا نصف مسلمانوں کو دیدیتے)

مالک ابن شہاب۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو خیبر بھیجتے وہ پھلوں اور میووں کا اندازہ مقرر کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ یہودیوں نے اپنی بیویوں کے زیورات جمع کئے اور عبد اللہ بن رواحہ سے کہا یہ تمہارا ہے ہم لوگوں کے محصول میں کمی کر دو اور بٹائی میں تاخیر کر دو۔

عبد اللہ بن رواحہ نے فرمایا اے جماعت یہود اللہ کی مخلوق میں تم ہمارے نزدیک سب سے برے ہو پھر بھی یہ چیز مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کرتی کہ میں تم پر ظلم کروں جو رشوت تم نے پیش کی ہے وہ حرام ہے

وَ اِنَّا لَا نَاْكُلُهَا قَالُوْا بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

هم لوگ اسے نہیں کھاتے۔ یہود نے کہا آسمان و زمین اسی عدل کی بنا پر قائم ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِمُعَامَلَةِ النَّخْلِ عَلَى الشَّطْرِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَبِمُزَارَعَةِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ عَلَى الشَّطْرِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَذْكُرُ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْمُخَابَرَةُ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ کھجور اور خالی زمین کا نصف ثلث۔ ربع وغیرہ حصوں پر کرایہ پر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اس کو مکروہ سمجھتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ یہ وہی مخابرہ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے منع فرمایا ہے۔

۳۷۳

اِحْيَاءُ الْاَرْضِ بِاِذْنِ الْاِمَامِ اَوْ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ

امام کی اجازت سے یا بغیر اجازت کے زمین کا آباد کرنا

۸۲۹/۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ

مالک۔ ہشام بن عروہ۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے اور کسی ظالم شخص کا کوئی حق نہیں۔

۸۳۰/۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ

مالک۔ ابن شہاب۔ سالم بن عبد اللہ۔ عبد اللہ بن عمرؓ۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے فرمایا جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً بِاِذْنِ الْاِمَامِ اَوْ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَهِيَ لَهٗ فَاَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَقَالَ لَا تَكُوْنُ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهَا الْاِمَامُ لَهٗ قَالَ وَيَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اِذَا اَحْيَاهَا اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ جس نے امام کی اجازت سے یا اس کی اجازت کے بغیر بنجر زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہوتی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ اس کی زمین نہیں ہوتی ہے جب تک کہ امام اس کی اجازت نہ دے لیکن امام کے لئے مناسب یہی ہے کہ اسی کو دیدے جس نے زمین آباد کی ہے اور اگر نہ دے تو اس کی نہیں ہوتی ہے۔

الصُّلْحُ فِي الشُّرْبِ وَقِسْمَةِ الْمَاءِ ! ۳۴

صلح کرنے اور پانی کی تقسیم کا بیان

۸۴۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَيْلِ مَهْزُوْرٍ
وَّمُذَيْنِبٍ يُمْسَكُ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ
ثُمَّ يُرْسِلُ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لِاَنَّهُ
كَانَ كَذٰلِكَ الصُّلْحُ بَيْنَهُمْ لِكُلِّ قَوْمٍ
مَا اصْطَلَحُوْا وَاَسْلَمُوْا عَلَيْهِ مِنْ عُيُوْنِهِمْ
وَسُيُوْلِهِمْ وَاَنْهَارِهِمْ وَشُرْبِهِمْ
۸۴۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ
يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ ابْنَ
خَلِيْفَةَ سَاقَ خَلِيْجًا لَهٗ حَتَّى النَّهْرِ
الصَّغِيْرِ مِنَ الْعُرَيْضِ فَاَرَادَ اَنْ يَّمُرَّ
بِهٖ فِي الْاَرْضِ لِمُحَمَّدِ ابْنِ مَسْلَمَةَ
فَاَبٰى مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ
الضَّحَّاكُ لَمْ تَمْنَعُنِيْ وَهُوَ اَنَّ
مَنْفَعَةً تَشْرَبُ بِهٖ اَوَّلًا وَاٰخِرًا
يَضُرُّكَ فَاَبٰى فَكَلَّمَ فِيْهِ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَدَعَا مُحَمَّدَ
بْنَ مَسْلَمَةَ فَاَمَرَهٗ اَنْ
يُّخَلِّيَ سَبِيْلَهٗ فَاَبٰى فَقَالَ
عُمَرُ لِمَ تَمْنَعُ اَخَاكَ مَا يَنْفَعُهٗ وَهُوَ لَكَ
نَافِعٌ تَشْرَبُ بِهٖ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّلَا يَضُرُّكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَيَمُرَّنَّ بِهٖ
وَلَوْ عَلٰى بَطْنِكَ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يُّجِيْزَهٗ

مالک۔ عبداللہ بن ابوبکرؓ سے روایت ہے مہزور اور مذینب نالوں کے نام ہیں کے متعلق فرمایا کہ ان سے ٹخنوں تک پانی باغ میں لے کر بلند مقام والے نشیب والے کے لئے چھوڑ دیں۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اسی طرح آپس میں صلح ہوگی۔ اور ہر قوم کو جائز ہے کہ اپنے چشموں اور بارش کے پانی اور نہروں کے متعلق جس طرح صلح کریں اور آپس میں بات طے ہو جائے

مالک۔ عمرو بن یحییٰ سے روایت ہے کہ ضحاک بن خلیفہ نے محمد بن مسلمہ کی زمین سے ہو کر ایک چھوٹی سی نہر نکالی محمد بن مسلمہ نے روکا۔ ضحاک نے کہا تم کیوں روکتے ہو حالانکہ اس میں تمہارا فائدہ ہے کہ ابتدا میں پانی لو گے اور اخیر میں بھی لو گے اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں محمد بن مسلمہ نے نہ مانا چنانچہ ضحاک نے یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب سے بیان کیا حضرت عمرؓ نے محمد بن مسلمہ کو بلایا اور کہا کہ اسکو اسکی اجازت دیدو محمد نے کہا واللہ میں اسکی کبھی اجازت نہ دونگا حضرت عمرؓ نے کہا کیوں تم اپنے بھائی کو ایسی چیز سے منع کرتے ہو جو تمہارے لئے مفید ہے تم اپنی زمین میں اول و آخر پانی دو گے اور اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ محمد بن مسلمہ نے کہا خدا کی قسم میں اجازت نہ دونگا۔ حضرت عمرؓ نے کہا بخدا وہ نہر بنائی جائے گی اگرچہ تمہارے پیٹ پر سے ہو کر بنائی جائے پس محمد بن مسلمہ کو نہر جاری کرنے کا حکم دیا چنانچہ ضحاک نے بنایا۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي حَائِطِ جَدِّهِ رَبِيعٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَأَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَنْ يُحَوِّلَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْحَائِطِ هِيَ أَرْفَقُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَقْرَبُ إِلَى أَرْضِهِ فَمَنَعَهُ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَضَى لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِتَحْوِيلِهِ

مالک۔ عمرو بن یحیی مازنی۔ یحیی سے روایت ہے کہ ان کے دادا کے باغ میں عبد الرحمن بن عوف کی ایک چھوٹی سی نہر تھی۔ عبد الرحمن بن عوف نے چاہا کہ اس نہر کو باغ کی دوسری طرف سے لے جائیں اسلئے کہ وہ ان کی زمین سے قریب تھا اور اس سے سیراب کرنا آسان تھا۔ لیکن باغ کے مالک یعنی میرے دادا نے اس سے روکا تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت عمرؓ سے یہ ماجرا بیان کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کے منتقل کرنے کی اجازت دے دی۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ نَقْعُ بِئْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ بِئْرٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَمْنَعَ النَّاسَ أَنْ يَسْتَقُوا مِنْهَا لِشِفَاهِهِمْ وَإِبِلِهِمْ وَغَنَمِهِمْ فَأَمَّا لِزَرْعِهِمْ وَنَخْلِهِمْ فَلَهُ أَنْ يَمْنَعَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک۔ ابو الرجال۔ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنویں کے بچے ہوئے پانی سے کسی کو نہ روکا جائے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اگر کسی کے پاس کنواں ہو تو اس کے لئے جائز نہیں کہ لوگوں کو پانی بھرنے یا اونٹ اور بکریوں کو پانی پلانے سے روکے لیکن زراعت اور کھجوروں کے لئے لینا چاہے تو روکنے کا اختیار ہے۔ امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

الرَّجُلُ يُعْتِقُ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ أَوْ يُسَيِّبُ سَائِبَةً أَوْ يُوصِي بِعِتْقٍ

٣٧٥ مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنے یا سائبہ بنانے اور آزاد کرنے کی وصیت کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَيَّبَ سَائِبَةً

مالک۔ ہشام بن عروہ۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے ایک سائبہ چھوڑا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ الْمَشْهُورِ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَا سَائِبَةَ فِي الْإِسْلَامِ وَ

امام محمدؒ نے کہا مشہور و معروف حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اس کی ہے جو آزاد کرے اور عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ اسلام میں سائبہ آزاد کرنے کی اجازت نہیں اور اگر سائبہ

لو استقام ان يعتق الرجل سائبة و لا يكون لمن اعتقه ولاؤه لاستقام لمن طلب من عائشة ان تعتق و يكون الولاء لغيرها فقد طلب ذلك منها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولاء لمن اعتق واذا استقام ان لا يكون لمن اعتق ولاء استقام ان يستثنى عنه الولاء فيكون لغيره واستقام ان يهب الولاء ويبيعه وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الولاء وهبته والولاء عندنا بمنزلة النسب هو لمن اعتق ان اعتق سائبة او غيرها وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا

ف سائبہ اس غلام کو کہتے ہیں جس کے مالک آزاد کرتے وقت یہ شرط کرے کہ میں تیرا وارث نہ ہونگا۔

ج اخبرنا مالك اخبرنا نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شركا له في عبد و كان له من المال ما يبلغ ثمن العبد قوم قيمة العدل ثم اعطى شركاءه حصصهم و عتق عليه العبد الا فقد عتق منه ما اعتق

قال محمد وبهذا ناخذ من اعتق شقصا في مملوك فهو حر كله فان كان الذي اعتق موسرا ضمن حصة شريكه من العبد وان كان

کا آزاد کرنا کسی کے لئے اسی طور پر جائز ہوتا کہ اس کی ولاء آزاد کرنے والے کے لئے نہ ہوتی تو ان لوگوں کے لئے بھی جائز ہوتا جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا تھا کہ تم آزاد کر دو لیکن ولاء تمہاری نہ ہوگی بلکہ کسی اور کی ہوگی اور یہ ولاء ان سے طلب بھی کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء آزاد کرنے والے کی ہوتی ہے۔ نیز اگر یہ درست ہو کہ ولاء آزاد کرنے والے کی نہ ہو تو ولاء کا استثنا بھی جائز ہوتا کہ وہ دوسروں کو مل سکے اور ولاء کی بیع اور اس کا ہبہ بھی درست ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا ہے۔ اور ولاء ہمارے نزدیک بمنزلہ نسب کے ہے اور وہ اس کے لئے ہے جو آزاد کرے خواہ سائبہ کے طور پر یا کسی دوسرے طور پر آزاد کیا ہو امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

مالک۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ غلام کی قیمت کے برابر ہے تو اس غلام کی قیمت لگائی جائے اور شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق اسکی قیمت آزاد کرنے والا دیدے اور غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا ورنہ اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا ہے (یعنی اگر آزاد کرنے والا اتنا مال نہیں رکھتا کہ بقیہ شرکاء کو ان کے حصوں کی قیمت ادا کر سکے تو اس صورت میں اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا ہے)

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جس نے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا تو وہ پورا آزاد ہے۔ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو تو باقی شرکاء کے حصہ کا وہ ضامن ہے اور اگر تنگ دست ہے تو غلام مزدوری کرکے

مُعْسِرًا اُسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ لِشُرَكَائِهٖ فِیْ حِصَصِهِمْ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَعْتِقُ عَلَيْهِ بِقَدْرِ مَا اَعْتَقَ وَالشُّرَكَاءُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءُوْا اَعْتَقُوْا كَمَا اَعْتَقَ وَاِنْ شَاءُوْا ضَمَّنُوْهُ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا وَاِنْ شَاءُوْا اسْتَسْعَوُا الْعَبْدَ فِیْ حِصَصِهِمْ فَاِنِ اسْتَسْعَوْا اَوْ اَعْتَقُوْا كَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمْ عَلٰى قَدْرِ حِصَصِهِمْ وَاِنْ ضَمَّنُوا الْمُعْتِقَ الْوَلَاءُ كُلُّهٗ لَهٗ وَرَجَعَ عَلَى الْعَبْدِ بِمَا ضَمِنَ وَاسْتَسْعَاهُ بِهٖ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَعْتَقَ وَلَدَ زِنًى وَاُمَّهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ حَسَنٌ جَمِيْلٌ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ عَبْدَيْنِ اَحَدُهُمَا لِبَغِيَّةٍ وَالْاٰخَرُ لِرَشِيْدَةٍ اَيُّهُمَا يُعْتَقُ قَالَ اَغْلَاهُمَا ثَمَنًا بِدِيْنَارٍ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ فِیْ نَوْمٍ نَامَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ رِقَابًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ اَنْ يُعْتَقَ عَنِ الْمَيِّتِ فَاِنْ كَانَ اَوْصٰى بِذٰلِكَ كَانَ الْوَلَاءُ لَهٗ وَاِنْ

ان کے حصے ادا کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک اسی طرح روایت پہونچی ہے۔ امام ابوحنیفہ رح نے کہا اسی قدر آزاد ہوگا جس قدر آزاد کیا ہے بقیہ شرکاء کو اختیار ہے اگر چاہیں تو آزاد کردیں جیسا اس نے آزاد کیا ہے اور اگر چاہیں تو آزاد کرنے والے سے مالدار ہونے کی صورت میں اس کی قیمت وصول کریں یا چاہیں تو غلام سے اپنے حصہ کے موافق کام لیں پس اگر ان لوگوں نے اس سے کام لیا اور آزاد کردیا تو ولاء ان سبھوں کے درمیان حصہ کے موافق مشترک ہوگی اور اگر آزاد کرنے والے سے اس کی قیمت وصول کی تو کل ولاء کا مالک وہی ہوگا اور جس قدر حصے کی قیمت اس نے ادا کی ہے اس کے موافق وہ اس غلام سے کام لے گا۔

مالک۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک ولدالزناء کو اور اس کی ماں کو آزاد کیا۔

امام محمدؒ نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ یہ ایک بہتر کام ہے ہمیں حضرت ابن عباس کے متعلق معلوم ہوا ان سے دو غلام کے متعلق پوچھا جن میں سے ایک زانیہ لونڈی کے پیٹ سے ہے اور دوسرا نیک لونڈی کے پیٹ سے ہے ان میں سے کون آزاد کیا جائے۔ انہوں نے کہا جس کی قیمت زیادہ ہو چنانچہ ہم یہی کہتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے عبدالرحمن بن ابوبکر نیند کی حالت میں وفات پا گئے تو حضرت عائشہؓ نے ان کی طرف سے بہت سے غلام آزاد کئے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں میت کی طرف سے غلام آزاد کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر اس نے اس کی وصیت کی ہو تو ولاء اس کی ہوگی اور اگر وصیت نہ کی ہو تو

كَانَ لَمْ يُوصِ كَانَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَ يُلْحِقُهُ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

بَيْعُ الْمُدَبَّرِ ٣٨٧

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرِّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ أَعْتَقَتْ جَارِيَةً لَهَا عَنْ دُبُرٍ مِنْهَا ثُمَّ إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ اشْتَكَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَشْتَكِيَ ثُمَّ إِنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهَا رَجُلٌ سِنْدِيٌّ فَقَالَ لَهَا أَنْتِ مَطْبُوبَةٌ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ وَيْلَكَ مَنْ طَبَّنِي قَالَ امْرَأَةٌ مِنْ نَعْتِهَا كَذَا وَكَذَا فَوَصَفَهَا وَقَالَ إِنَّ فِي حِجْرِهَا الْآنَ صَبِيًّا قَدْ بَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ ادْعُوا لِي فُلَانَةَ جَارِيَةً كَانَتْ تَخْدُمُهَا فَوَجَدُوهَا فِي بَيْتِ جِيرَانٍ لَهُمْ فِي حِجْرِهَا صَبِيٌّ قَالَتِ الْآنَ حَتّٰى أَغْسِلَ بَوْلَ هٰذَا الصَّبِيِّ فَغَسَلَتْهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ أَسَحَرْتِنِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِمَ قَالَتْ أَحْبَبْتُ الْعِتْقَ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا تَعْتِقِينَ أَبَدًا ثُمَّ أَمَرَتْ عَائِشَةُ ابْنَ أَخِيهَا أَنْ يَبِيعَهَا مِنَ الْأَعْرَابِ مِمَّنْ يُسِيءُ مَلَكَتَهَا قَالَتْ ثُمَّ ابْتَعْ لِي بِثَمَنِهَا رَقَبَةً ثُمَّ أَعْتِقْهَا فَقَالَتْ عَمْرَةُ فَلَبِثَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا شَاءَ

ولاء آزاد کرنے والے کی ہے اور وہ انشاء اللہ اس کا اجر پائے گا۔

مدبر کی بیع کا بیان

مالک۔ ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن۔ عمرۃ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی کو مدبر کیا تھا۔ (یعنی اپنی وفات کے وقت تک اس کی آزادی کو معلق رکھا تھا) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے بعد بیمار ہوئیں جب تک اللہ نے چاہا بیمار رہیں۔ ایک سندھی مرد ان کے پاس آیا اور کہا تم پر کسی نے سحر کیا ہے۔ تو اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو تباہ ہو جا کون ہے جو مجھ پر سحر کرے گا؟ اس نے کہا ایک عورت ہے جو فلاں شکل وصورت کی ہے اور اس کا حلیہ بیان کیا اور کہا اس کی گود میں ایک لڑکا ہے جس نے پیشاب کیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا فلاں لونڈی کو جو ان کی خدمت کرتی تھی بلاؤ۔ لوگوں نے اس لونڈی کو پاس والے گھر میں پایا اس کی گود میں ایک لڑکا تھا۔ اس نے کہا ابھی آئی بچے کے پیشاب کو دھولوں۔ جب بچے کا پیشاب دھو چکی تو آئی اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تو نے مجھ پر سحر کیا ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ پوچھا کیوں؟ کہا اس لئے کہ میں آزاد ہونا چاہتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا واللہ تو کبھی بھی آزاد نہ ہوگی پھر اپنے بھتیجے کو حکم دیا کہ اس کو کسی بدوی کے پاس بیچ دے جو اسے تکلیف میں رکھے اور فرمایا کہ اس کی قیمت کے عوض ایک غلام خرید کر اسے آزاد کر دے۔ عمرہ نے بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس سحر کے اثر کے سبب سے بیمار رہیں جب تک اللہ نے چاہا پھر ان سے کسی نے خواب میں کہا کہ تین کنوؤں کے پانی سے غسل کریں جن کا پانی ایک دوسرے سے ملتا ہے

اللهُ مِنَ الزَّمَانِ ثُمَّ اَنَّهَا رَاَتْ فِي الْمَنَامِ اَنِ اغْتَسِلِي مِنْ اٰبَارٍ ثَلٰثٍ يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاِنَّكِ تُشْفِيْنَ فَدَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ فَذَكَرَتْ لَهُمْ عَائِشَةُ الَّتِيْ رَاَتْ فَانْطَلَقَا اِلٰى قَنَاةٍ فَوَجَدَا اٰبَارًا ثَلٰثَةً يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاسْتَقَوْا مِنْ كُلِّ بِئْرٍ مِنْهَا ثَلٰثَ شُجُبٍ حَتّٰى مَلَئُوا الشُّجُبَ مِنْ جَمِيْعِهِمْ ثُمَّ اَتَوْا بِذٰلِكَ الْمَاءِ اِلٰى عَائِشَةَ فَاغْتَسَلَتْ فِيْهِ فَشُفِيَتْ

تو تجھے شفا ہو جائے گی۔ حضرت عائشہ کے پاس اسمٰعیل بن ابو بکر اور عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ آئے تو ان سے حضرت عائشہ نے اپنا خواب بیان کیا۔ یہ لوگ اس جگہ چلے گئے جہاں سے پانی نکلتا تھا۔ تین کنویں ایسے پائے جن کا پانی ایک دوسرے کے ساتھ ملتا تھا ہر ایک کنویں سے تہائی مشک بھری یہاں تک کہ تینوں کنوؤں سے جب پورا مشک بھر گیا تو اس پانی کو لے کر حضرت عائشہؓ کے پاس آئے انہوں نے اس سے غسل کیا اور تندرست ہو گئیں

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰى اَنْ يُبَاعَ الْمُدَبَّرُ وَهُوَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا ہمارے نزدیک مدبر کا بیچنا جائز نہیں۔ حضرت زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرؓ کا یہی قول ہے اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ وَلِيْدَةً عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَنْ يَّطَاَهَا وَاَنْ يُّزَوِّجَهَا وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَهَا وَلَا اَنْ يَّهَبَهَا وَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انہوں نے سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنی لونڈی کو مدبر کرے تو اس کے لئے جائز ہے کہ اس سے جماع کرے یا اس کا نکاح کسی کے ساتھ کر دے لیکن اسے بیچنے یا ہبہ کرنے کا حق نہیں۔ اور اس کا لڑکا اس کے قائم مقام ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے

۳۶۶

الدَّعْوٰى وَالشَّهَادَاتُ وَادِّعَاءُ النَّسَبِ

دعویٰ شہادت اور نسب کے دعویٰ کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا

مالک۔ زہری۔ عروہ بن زبیر حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے

قَالَتْ كَانَتْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ اَخِیْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَیَّ اَخِیْ فِيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِيْهِ اَخِیْ عُتْبَةُ وَ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ ابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ بِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفے سے ہے تم اس پر قبضہ کرو حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب مکہ فتح ہوا تو سعد نے اُسے لے لیا اور کہا میرا بھتیجا ہے اور میرے بھائی نے اس کے متعلق وصیت کی تھی عبد بن زمعہ نے دعویٰ کیا اور کہا یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پھر دونوں اپنا مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ سعدؓ نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ یہ میرا بھتیجا ہے اس کے متعلق میرے بھائی عتبہ نے وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ اے عبد بن زمعہ یہ لڑکا تیرا ہے پھر فرمایا لڑکا اس شخص کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لئے پتھر ہے (یعنی سنگسار کرنے کا حکم ہے) پھر سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کریں اس لئے کہ اس لڑکے میں عتبہ سے مشابہت پائی جاتی تھی۔ چنانچہ اس لڑکے نے حضرت سودہؓ کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ انتقال کر گیا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں، بچہ اس کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لئے پتھر ہے امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

اَلْيَمِيْنُ مَعَ الشَّاهِدِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ وَقَالَ ذٰكَرَ ذٰلِكَ ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَنِ الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَالَ بِدْعَةٌ وَاَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ اَعْلَمَ عِنْدَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْحَدِيْثِ مِنْ غَيْرِهِ وَكَذٰلِكَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ الْقَضَاءُ الْاَوَّلُ لَا يُقْبَلُ اِلَّا الشَّاهِدَانِ فَاَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ

۳۷۸ ## ایک گواہ کے ساتھ ساتھ قسم کا بیان

مالک۔ جعفر بن محمد۔ محمد سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ کے ساتھ ساتھ قسم کے بعد فیصلہ کیا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم تک نبی کریم صلعم سے روایت اس کے خلاف پہونچی اور کہا کہ ابن ابی ذئب نے ابن شہاب زہری سے میں نے گواہ کے ساتھ قسم کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا بدعت ہے سب سے پہلے اس کا فیصلہ حضرت معاویہ نے کیا حالانکہ زہری محدثین مدینہ میں دوسروں کے اعتبار سے حدیثوں کے زیادہ جاننے والے تھے اسی طرح ابن جریج بھی عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ابتدا میں فیصلہ بغیر دو گواہوں کی موجودگی کے نہیں کئے جاتے تھے لیکن عبدالملک بن مروان ایک گواہ کو قسم کھلا کر فیصلہ کیا۔

اِسْتِحْلَافُ الْخُصُوْمِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيْفٍ الْمُرِّيَّ يَقُوْلُ اخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مُطِيْعٍ فِيْ دَارٍ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَضٰى عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَهٗ زَيْدٌ اَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِيْ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ لَا وَاللّٰهِ اِلَّا عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوْقِ قَالَ فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ اَنَّ حَقَّهٗ لَحَقٌّ وَاَبٰى اَنْ يَحْلِفَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

۳۷۹ ## مقدمات میں قسم کھلانے کا بیان

مالک۔ داؤد بن حصین سے روایت ہے انہوں نے ابو غطفان بن طریف مری کو کہتے ہوئے سنا کہ زید بن ثابت اور ابن مطیع نے ایک مکان کے متعلق جھگڑا کیا اور مروان بن حکم کے پاس مقدمہ لے گئے مروان نے زید بن ثابت کے لئے فیصلہ کیا کہ منبر نبوی پر قسم کھائیں تو زید بن ثابت نے کہا میں اپنی جگہ پر قسم کھاؤں گا مروان نے کہا نہیں جہاں پر حقوق کے فیصلے کئے جاتے ہیں زید بن ثابت نے وہیں پر قسم کھائی کہ یہ مکان میرا ہے لیکن منبر نبوی کے پاس قسم کھانے سے انکار کیا مروان اس سے بہت متعجب ہوا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم زید بن ثابت کے قول پر

نأخذ وَحَيثُ مَا حَلَفَ الرَّجُلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَوْ رَمَى إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِنَّ ذٰلِكَ يَلْزَمُهُ مَا أَبَى أَنْ يُعْطِيَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطِيَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ أَنْ يُؤْخَذَ بِقَوْلِهِ وَفِعْلِهِ مِمَّنِ اسْتَحْلَفَهُ

اَلرَّهْنُ

۳۸۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَتَفْسِيرُ قَوْلِهِ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ إِنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَرْهَنُ الرَّهْنَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَيَقُولُ إِنْ جِئْتُكَ بِمَالِكَ إِلَى كَذَا وَإِلَّا فَالرَّهْنُ لَكَ بِمَالِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ وَلَا يَكُونُ لِلْمُرْتَهِنِ بِمَالِهِ وَكَذٰلِكَ نَقُولُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَذٰلِكَ فَسَّرَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

عمل کرتے ہیں جہاں پر بھی آدمی قسم کھائے جائز ہے اگر زید بن ثابت اس کو اپنے ذمے لازم سمجھتے تو جو حق ان کے ذمے واجب تھا اس کو پورا کرنے سے انکار نہ کرتے لیکن انہیں یہ ناگوار تھا کہ جو چیز ان کے ذمے واجب نہیں وہ ادا کریں اس لئے قسم کھلانے میں زید بن ثابت اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ان کے قول وعمل پر عمل کیا جائے۔

رہن کا بیان

مالک۔ ابن شہاب سعید بن مسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہن نہ روکی جائے گی۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں الا "رہن نہ روکی جائے گی" کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس گرو رکھے اور کہے کہ اگر میں تیرا مال اتنی مدت میں ادا کر سکا تو خیر ورنہ یہ چیز تیرے مال کے عوض تیری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن نہ روکی جائے اور نہ وہ مرتہن کی اس کے مال کے عوض ہو سکتی ہے۔ ہم یہی کہتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے اور مالک بن انس نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔

اَلرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ

اس شخص کا بیان جس کو کسی مقدمہ کا حال معلوم ہو!

۳۸۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ

مالک۔ عبداللہ بن ابی بکر۔ ابو بکر۔ عبداللہ بن عمرو بن عثمان عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ انصاری۔ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتلا دوں کہ سب سے بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی دے یا شہادت کی خبر دے قبل اس کے کہ اس سے پوچھا جائے۔

بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِالشَّهَادَةِ أَوْ يُخْبِرُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ شَهَادَةٌ وَالْإِنْسَانُ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ الْإِنْسَانُ بِهَا فَلْيُخْبِرْهُ بِشَهَادَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَسْأَلْهَا إِيَّاهُ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جس کو کسی مقدمہ کا حال معلوم ہو اور مدعی یا مدعا علیہ کو اس کا علم نہ ہو تو وہ خود اسے بیان کرے اگرچہ اس سے نہ پوچھا جائے۔

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

۳۸۲ # کتاب اللقطہ

گری پڑی چیزوں کا بیان

۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ أَنَّ ضَوَالَّ الْإِبِلِ كَانَتْ فِي زَمَنِ عُمَرَ إِبِلًا مُرْسَلَةً تَنَاتَجُ لَا يَمَسُّهَا أَحَدٌ حَتّٰى إِذَا كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَمَرَ بِمَعْرِفَتِهَا وَتَعْرِيفِهَا ثُمَّ تُبَاعُ فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا أُعْطِيَ ثَمَنَهَا

مالک۔ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ کھوئی ہوئی اونٹنیاں حضرت عمرؓ بن خطاب کے زمانہ میں چھوڑ دی جاتی تھیں وہ بچے جنتی تھیں ان کو کوئی نہیں چھوتا تھا۔ یہاں تک کہ جب حضرت عثمان بن عفان کا زمانہ آیا تو اس کے پہچاننے اور مشتہر کرنے کا حکم دیا پھر انہیں بیچ دیا جاتا تھا اور جب مالک آتا تو اس کی قیمت اسے دے دی جاتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كِلَا الْوَجْهَيْنِ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ الْإِمَامُ تَرَكَهَا حَتّٰى يَجِيءَ أَهْلُهَا فَإِنْ خَافَ عَلَيْهَا الضَّيْعَةَ أَوْ لَمْ يَجِدْ مَنْ يَرْعَاهَا فَبَاعَهَا وَوَقَفَ ثَمَنَهَا حَتّٰى يَأْتِيَ أَرْبَابُهَا فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ

امام محمدؒ نے کہا دونوں صورتیں بہتر ہیں اگر امام چاہے تو اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا مالک آ جائے اور اگر اس کے نقصان ہونے کا خوف ہو یا کوئی ایسا آدمی نہ ہو جو اس کی حفاظت کرے تو اس کو بیچ دے اور اس کی قیمت اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ اس کا مالک آ جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لُقَطَةً فَجَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ لُقَطَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا

مالک۔ نافع سے روایت ہے ایک شخص نے گری پڑی ہوئی کوئی چیز پائی تو وہ ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا میں نے پڑی ہوئی چیز پائی ہے آپ اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اس کو مشتہر کر

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ عَرِّفْهَا قَالَ قُلْتُ فَعَلْتُ قَالَ زِدْ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ لَا اٰمُرُكَ اَنْ تَاْكُلَهَا لَوْ شِئْتَ لَمْ تَاْخُذْهَا

۷۵۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ وَجَدَ بَعِيْرًا بِالْحَرَّةِ فَعَقَلَهُ ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَمَرَهُ اَنْ يُعَرِّفَهُ قَالَ ثَابِتٌ لِعُمَرَ قَدْ شَغَلَنِيْ عَنْهُ ضَيْعَتِيْ قَالَ لَهُ عُمَرُ اَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً تُسَاوِيْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا عَرَّفَهَا حَوْلًا فَاِنْ عُرِفَتْ وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا فَاِنْ كَانَ مُحْتَاجًا اَكَلَهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خُيِّرَ بَيْنَ الْاَجْرِ وَبَيْنَ اَنْ يُغَرِّمَهَا وَاِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهَا اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ عَرَّفَهَا عَلٰى قَدْرِ مَا يَرٰى اَيَّامًا ثُمَّ صَنَعَ بِهَا كَمَا صَنَعَ بِالْاُوْلٰى فَكَانَ الْحُكْمُ فِيْهَا اِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا كَالْحُكْمِ فِي الْاُوْلٰى وَاِنْ رَدَّهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَجَدَهَا فِيْهِ بَرِئَ مِنْهَا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ ضَمَانٌ

۷۵۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ

میں نے اس کو مشتہر کر دیا ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا اس کو پھر لوگوں کو بتلا۔ میں نے کہا میں اس کو متعدد بار بتلا چکا ہوں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں اس کے کھانے کا حکم نہیں دوں گا۔ اگر تو چاہتا تو اسے نہ لیتا (یعنی اس کی حفاظت تجھ پر واجب ہے اس لئے کہ وہ امانت ہے)

مالک۔ یحییٰ بن سعید سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں ان سے ثابت بن ضحاک انصاری نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک اونٹ مقام حرۃ میں پایا اور اس کا اعلان کیا پھر حضرت عمرؓ بن خطاب سے یہ بیان کیا تو انہوں نے حکم دیا کہ اس کو مشتہر کر دیں۔ ثابت نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اپنی زمین کی نگرانی نے مجھے اس سے مجبور رکھا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اُسے چھوڑ دو جہاں تم نے اُسے پایا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص گری ہوئی چیز پائے جس کی قیمت دس درہم یا اس سے زیادہ ہو تو اس کو ایک سال تک مشتہر کرتے اگر اس کا مالک مل جائے تو خیر ورنہ اُسے خیرات کر دے اور اگر وہ خود حاجت مند ہے تو اُسے کھائے پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو اُسے اختیار ہو گا چاہے وہ اس کی قیمت لے یا ویسی ہی چیز لے اور اگر اس کی قیمت دس درہم سے کم ہو تو جتنے دن تک مناسب سمجھے مشتہر کرے۔ پھر اس کے ساتھ وہی کرے جو پہلے کے ساتھ کیا ہے (یعنی صدقہ کرے یا اُسے مصرف میں لائے) اور جب اس کا مالک آ جائے تو اس کے ادا کرنے میں بھی اول ہی کی طرح حکم ہے اور اگر اس چیز کو وہاں چھوڑ دے جہاں اس نے پائی تھی تو وہ اس سے بری ہو جائے گا اس پر کوئی ذمہ داری نہ ہو گی (یا اس پر کوئی تاوان نہ ہو گا)

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا اس حال میں کہ

الْخَطَّابِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَ إِنَّمَا يَعْنِي بِذٰلِكَ مَنْ أَخَذَهَا لِيَذْهَبَ بِهَا فَأَمَّا مَنْ أَخَذَهَا لِيَرُدَّهَا أَوْ لِيُعَرِّفَهَا فَلَا بَأْسَ بِهِ

اَلشُّفْعَةُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِي الْأَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ وَلَا فِي نَخْلٍ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَتْ فِي هٰذَا أَحَادِيْثُ مُخْتَلِفَةٌ فَالشَّرِيْكُ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ مِنَ الْجَارِ وَالْجَارُ أَحَقُّ مِنْ غَيْرِهِ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

کعبہ سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے بیٹھے تھے جس نے گم کی ہوئی چیز اٹھائی وہ خود گمراہ ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اس قول سے حضرت عمرؓ کی مراد یہ تھی کہ جو اسے ہضم کرنے کے ارادے سے اٹھائے لیکن اگر وہ اس ارادے سے اٹھائے کہ وہ اسے اس کے مالک کو واپس کر دے گا یا اس کو مشتہر کرے گا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۸۳

شفعہ کا بیان

۸۵۰ ج ۲ مالک۔ محمد بن عمارہ۔ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے حضرت عثمانؓ بن عفان نے فرمایا کہ جب زمین میں حدیں پڑ جائیں (اس طرح کہ تقسیم ہو جائیں) تو اس میں شفعہ نہیں۔ اور نہ کنوئیں میں یا کھجور کے درخت میں شفعہ ہے۔

۸۵۱ ج ۲ مالک۔ ابن شہاب۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا فیصلہ اس زمین میں فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ اور جب حدیں پڑ جائیں تو اس میں شفعہ نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا اس باب میں مختلف احادیث وارد ہیں چنانچہ شریک پڑوسی کے اعتبار سے اور پڑوسی، دوسروں کے اعتبار سے شفعہ کا زیادہ مستحق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک یہ روایت پہونچی ہے

۸۵۲ ج ۲ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی ثقفی۔ عمرو بن شرید شرید بن سوید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی شفعہ کا زیادہ مستحق ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

ف :- شفعہ کے لغوی معنی ضم کرنا یا ملانا ہے شرعی معنی یہ ہے کہ کسی کی خریدی ہوئی زمین کو اپنی زمین کے ساتھ اتنی ہی قیمت کے عوض ملانا جس قیمت پر اس نے خریدی ہے جب کہ اس زمین کی ملکیت میں شریک ہو یا پڑوسی ہو اور منافع میں شریک ہو۔

٣٨٣ اَلْمُكَاتَبُ

٣٨٤ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ شَيْءٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ فِيْ شَهَادَتِهٖ وَحُدُوْدِهٖ وَجَمِيْعِ اَمْرِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَا سَبِيْلَ لِمَوْلَاهُ عَلٰى مَالِهٖ مَا دَامَ مُكَاتَبًا

٣٨٥ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ اَنَّ مُكَاتَبًا لِابْنِ الْمُتَوَكِّلِ هَلَكَ بِمَكَّةَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ وَدُيُوْنَ النَّاسِ وَتَرَكَ بِنْتًا فَاَشْكَلَ عَلٰى عَامِلِ مَكَّةَ الْقَضَاءُ فِيْ ذٰلِكَ وَكَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ اَنِ ابْدَاْ بِدُيُوْنِ النَّاسِ فَاقْضِهَا ثُمَّ اقْضِ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ ثُمَّ اقْسِمْ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهٖ بَيْنَ ابْنَتِهٖ وَمَوَالِيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا اِذَا مَاتَ بُدِئَ بِدُيُوْنِ النَّاسِ ثُمَّ مُكَاتَبَتِهٖ ثُمَّ مَا بَقِيَ كَانَ مِيْرَاثًا لِوَرَثَتِهِ الْاَحْرَارِ وَمَا كَانُوْا

مکاتب کا بیان

مالک - نافع - ابن عمر سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ مکاتب غلام ہے جب تک کتابت کی رقم کچھ بھی باقی ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے اور شہادت و حدود اور تمام معاملات میں بمنزلہ غلام کے ہے مگر یہ کہ جب تک مکاتب ہے اس کے مال میں مالک کو کوئی دخل نہیں۔

مالک - حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ ابن متوکل کا ایک مکاتب غلام مکہ میں مر گیا اس کے ذمے کتابت کی کچھ رقم اور لوگوں کا قرض باقی تھا۔ اور اس نے ایک بیٹی چھوڑی۔ اس معاملہ میں عامل مکہ کو فیصلہ کرنا دشوار ہوا تو عبد الملک بن مروان کے یہاں اس کے متعلق دریافت کرنے کے لئے ایک خط لکھا۔ عبد الملک نے اس کو لکھا کہ پہلے اس کا قرض ادا کرو۔ پھر کتابت کی رقم ادا کرو بعد ازاں جو مال باقی بچ رہے وہ اس کی بیٹی اور اس کے موالی کے درمیان تقسیم کر دو۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے کہ جب مکاتب مر جائے تو پہلے اس کے ذمے لوگوں کا جو قرض ہو اس کو پھر کتابت کی رقم ادا کرے اس کے بعد جو مال بچ رہے وہ اس کے آزاد ورثہ کا حق ہے خواہ وہ اصحاب فرائض میں سے ہوں یا عصبات میں سے ہوں۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ عِنْدِيْ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى وَلَدِهِ ثُمَّ هَلَكَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ بَنِيْنَ أَيَسْعَوْنَ مُكَاتَبَةِ أَبِيْهِمْ أَمْ هُمْ عَبِيْدٌ فَقَالَ لَا بَلْ يَسْعَوْنَ فِيْ كِتَابَةِ أَبِيْهِمْ وَلَا يُوْضَعُ عَنْهُمْ لِمَوْتِ أَبِيْهِمْ شَيْءٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ فَإِذَا أَدَّوْا عَتَقُوْا جَمِيْعًا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُخْبِرٌ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُقَاطِعُ مُكَاتَبِيْهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَاللهُ أَعْلَمُ

مالک۔ ایک معتمد راوی۔ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر اور سلیمان بن یسار سے اس شخص کی بابت پوچھا گیا جس نے اپنے اور اپنے بیٹے کے حق میں مکاتبت کی ہو پھر وہ مکاتب مرجائے اور اس نے بیٹے چھوڑے تو کیا وہ اپنے باپ کی کتابت کو وصول کرنے کی کوشش کریں گے یا وہ غلام ہیں دونو ں نے جواب دیا کہ اپنے باپ کی کتابت کی رقم کو وصول کرنے کی کوشش کریں گے اور باپ کی موت کے باعث ان کے حقوق میں کچھ کمی نہ ہو گی۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے جب وہ اس رقم کو ادا کر دیں تو وہ آزاد ہو جائیں گے۔

مالک۔ ایک شخص نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ اپنے مکاتب سے سونے چاندی پر قطاعت کرتی تھیں (یعنی بدل کتابت میں سے کچھ نقد لے لیتی تھیں)

۳۸۵

اَلسَّبَقُ فِي الْخَيْلِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ لَيْسَ بِرِهَانِ الْخَيْلِ بَأْسٌ إِذَا أَدْخَلُوْا فِيْهَا مُحَلِّلًا إِنْ سَبَقَ أَخَذَ السَّبَقَ وَإِنْ سُبِقَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ هٰذَا أَنْ يَضَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَبَقًا فَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا أَخَذَ السَّبَقَيْنِ جَمِيْعًا فَيَكُوْنُ هٰذَا كَالْقِمَارِ فَأَمَّا إِذَا كَانَ السَّبَقُ مِنْ أَحَدِهِمَا أَوْ كَانُوْا ثَلَاثَةً وَالسَّبَقُ مِنِ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ وَالثَّالِثُ

گھوڑ دوڑ کا بیان

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے میں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا گھوڑ دوڑ میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ اس میں کسی محلل کو داخل کر لیا ہو اگر وہ محلل بڑھ جائے تو رقم لے لیگا اور اور اگر پیچھے رہ جائے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں یہ مکروہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک شرط کرے کہ جس کا گھوڑا آگے بڑھ جائے وہ روپیہ لے لے اور جب ایک طرف سے شرط ہو یا تین آدمی ہوں اور دو کی طرف سے شرط ہو تیسرے کی طرف سے کچھ نہ ہو اگر تیسرا آگے بڑھ گیا تو دونوں سے روپے لے لیگا اور اگر پیچھے

ليس منه سبق إن سبق أخذ وإن لم يسبق لم يغرم فهذا لا بأس به الصاد وهو المحلل الذي قاله سعيد بن المسيب

أخبرنا مالك أخبرنا ابن شهاب أنه سمع سعيد ابن المسيب يقول إن القصواء ناقة النبي صلى الله عليه وسلم كانت تسبق كلما دفعت في سباق فدفعت يوما في إبل فسبقت فكانت على المسلمين كآبة أن سبقت فقال رسول الله صلى الله وسلم إن الناس إذا رفعوا شيئا أو أرادوا رفع شيء وضعه الله

قال محمد وبهذا نأخذ لا بأس بالسبق في النصل والحافر والخف

السِّيَر ۳۸۶

أخبرنا مالك أخبرنا يحيى بن سعيد أنه بلغه عن ابن عباس أنه قال ما ظهر الغلول في قوم قط إلا ألقي في قلوبهم الرعب ولا فشا الزنا في قوم قط إلا كثر فيهم الموت ولا نقص قوم المكيال والميزان إلا قطع عليهم الرزق ولا حكم قوم بغير الحق إلا فشا فيهم الدم ولا ختر قوم بالعهد إلا سلط عليهم العدو

أخبرنا مالك أخبرنا نافع عن

رہ گیا تو کچھ بھی نہ دے گا۔ پس اس صورت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور محلل سے سعید بن مسیب کی یہی مراد ہے۔

مالک۔ ابن **شہاب** سے روایت ہے انہوں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قصواء نامی اونٹنی جب گھوڑ دوڑ میں دوڑتی تھی تو سب سے آگے بڑھ جاتی اور جس دن گھوڑ دوڑ میں پیچھے رہ جاتی تو مسلمانوں کو اس کا بڑا صدمہ ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی چیز کو لوگ بڑھا دیتے ہیں یا بڑھانا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو نیچا کر دیتے ہیں۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں تیر اندازی کے مقابلہ نیز سم والے جانور مثلاً گھوڑے خچر وغیرہ یا موزے والے جانور مثلاً اونٹوں کے مقابلہ میں کوئی مضائقہ نہیں۔

سیر کا بیان

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا کہ جس قوم میں مال غنیمت میں چوری کا رواج ہو جائے تو اللہ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے۔ اور جس قوم میں زنا کی کثرت ہو جائے تو موت زیادہ واقع ہونے لگتی ہے۔ اور جو قوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے تو اس کے رزق میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور جو قوم ناحق فیصلہ کرتی ہے تو اس میں فساد و خون ریزی شروع ہونے لگتی ہے۔ اور جو قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اس پر دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں۔

مالک۔ نافع۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے

ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِیَّۃً قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا کَثِیْرَۃً فَکَانَ سِہَامُہُمُ اثْنَیْ عَشَرَ بَعِیْرًا اَوْ نُفِّلُوْا بَعِیْرًا بَعِیْرًا

قَالَ مُحَمَّدٌ کَانَ النَّفْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَفِّلُ مِنَ الْخُمُسِ اَھْلَ الْحَاجَۃِ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَلَا نَفْلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِیْمَۃِ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ لِمُحْتَاجٍ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر نجد کی طرف بھیجا تو بہت سے اونٹ مال غنیمت میں آئے سبھوں کے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ سبھوں کو انعام میں ملے۔

امام محمدؒ نے کہا نفل (یعنی زیادتی کے ساتھ انعام دینا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق تھا۔ کہ آپ خمس میں سے اہل حاجت کو انعام دیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل الانفال اللّٰہ والرسول (غنیمت اللہ اور رسول کا حق ہے) مگر آج غنیمت کی تقسیم کے بعد کوئی زیادتی نہیں بجز اس کے کہ خمس میں سے محتاج کو دیا جائے۔

٣٨٧ ## اَلرَّجُلُ یُعْطِی الشَّیْئَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

خدا کی راہ میں کوئی چیز دینے کا بیان

۹۲۱ **اَخْبَرَنَا مَالِكٌ** اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ یُعْطِی الشَّیْئَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَاِذَا بَلَغَ رَاْسَ مَغْزَاہُ فَھُوَ لَہٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ ھٰذَا قَوْلُ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا بَلَغَ وَادِیَ الْقُرٰی فَھُوَ لَہٗ وَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَغَیْرُہٗ مِنْ فُقَھَائِنَا اِذَا دَفَعَہٗ اِلَیْہِ صَاحِبُہٗ فَھُوَ لَہٗ

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے ان سے اس مرد کے متعلق دریافت کیا گیا جو اللہ کے راستے میں کوئی چیز دے تو فرمایا کہ میدان جنگ تک وہ چیز پہونچ جائے تو وہ مال اسی کا ہو جاتا ہے جس کو دیا گیا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا یہ سعید بن مسیب کا قول ہے اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جب وادی قری تک پہونچ جائے تو اسی کا ہو جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور دیگر فقہائے احناف کا قول ہے کہ جب وہ روانہ کر دے تو اسی وقت اس کا مال ہو جاتا ہے۔

اِثْمُ الْخَوَارِجِ وَمَا فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْفَضْلِ ٣٨٦

اطاعت امام سے خروج کی مذمت اور جماعت کے التزام کی فضیلت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَاَعْمَالَكُمْ مَعَ اَعْمَالِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا تَرٰى شَيْئًا تَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا تَرٰى شَيْئًا تَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا تَرٰى شَيْئًا وَتَتَمَارٰى فِي الْفُوقِ

مالک - یحییٰ بن سعید - محمد بن ابراہیم - ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے درمیان ایک ایسی قوم پیدا ہوگی کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلہ میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے اور وہ قرآن اس طرح پڑھیں گے کہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے پھر تجھے اس تیر میں کچھ خون دکھائی دیتا ہے یا اس کے پھل میں کچھ دکھائی دیتا ہے اور تسمہ باندھنے کی جگہ پر تجھے شک ہوتا ہے۔

ف :- یعنی جس طرح بے ارادہ ہوا کی طرف تیر پھینکنے والے کے تیر میں خون کا اثر نہیں ہوتا اسی طرح ان کے اعمال بھی بے اثر ہوں گے اور قرآن پر عمل سے اس طرح بھاگیں گے جس طرح تیر کمان سے بھاگ جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا خَيْرَ فِي الْخُرُوجِ وَلَا يَنْبَغِي اِلَّا لُزُومُ الْجَمَاعَةِ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اطاعت امام سے خارج ہونے میں کوئی بھلائی نہیں۔ اور التزام جماعت ہی واجب ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

مالک - نافع - حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر (یعنی مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں (مسلمانوں میں) سے نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ حَمَلَ السِّلَاحَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَاعْتَرَضَهُمْ بِهِ لِقَتْلِهِمْ فَمَنْ

امام محمدؒ نے کہا جس نے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھایا اور ہتھیار باندھ کر ان کو قتل کرنے کے لئے آیا تو جس شخص

قَتَلَهٗ فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ لِاَنَّہٗ اَحَلَّ دَمَہٗ بِاِعْتِرَاضِ النَّاسِ بِسَیْفِہٖ

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ اَوْ اُحَدِّثُکُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ کَثِیْرٍ مِّنَ الصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَاِیَّاکُمْ وَالْبِغْضَۃَ فَاِنَّمَا ھِیَ الْحَالِقَۃُ

نے اس کو قتل کردیا اس پر کچھ بھی (قصاص وغیرہ) نہیں اسلئے کہ تلوار لے کر آنے کے سبب سے اس نے اپنا خون حلال کردیا ہے۔

ح [illegible] مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انہوں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتلا دوں یا بیان کردوں جو نماز اور صدقہ سے بہتر ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ فرمایا دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانی اور تم بغض سے بچو اس لئے کہ یہ مونڈنے والا ہے۔

قَتْلُ النِّسَآءِ

۳۶۹ب

عورتوں کے قتل کرنیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ امْرَاَۃً مَّقْتُوْلَۃً فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ وَنَھٰی عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِھٰذَا نَاْخُذُ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقْتَلَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْمَغَازِیْ صَبِیٌّ وَّلَا امْرَاَۃٌ وَّلَا شَیْخٌ فَانٍ اِلَّا اَنْ تُقَاتِلَ الْمَرْاَۃُ فَتُقْتَلُ

ح [illegible] مالک۔ نافع۔ عبداللہ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں عورتوں کو مقتول پایا تو اس کو برا سمجھا اور بچوں اور عورتوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

امام محمدؒ نے کہا جنگوں میں عورتوں کا یا اس بڈھے کا قتل کرنا جائز نہیں جو مرنے کے قریب ہو۔ لیکن اگر کوئی عورت جنگ کرے تو اس کا قتل کرنا جائز ہے۔

اَلْمُرْتَدُّ

۳۷۰ب

مرتد کابیان

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیُّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ قِبَلِ اَبِیْ مُوْسٰی فَسَاَلَہٗ عَنِ النَّاسِ فَاَخْبَرَہٗ ثُمَّ قَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ مُّغَرِّبَۃِ خَبَرٍ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ کَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ فَقَالَ مَاذَا فَعَلْتُمْ بِہٖ قَالَ قَرَّبْنَاہُ فَضَرَبْنَا عُنُقَہٗ قَالَ عُمَرُ فَھَلَّا طَبَقْتُمْ عَلَیْہِ بَیْتًا ثَلٰثًا وَّاَطْعَمْتُمُوْہُ کُلَّ یَوْمٍ رَغِیْفًا فَاسْتَتَبْتُمُوْہُ لَعَلَّہٗ یَتُوْبُ

ح [illegible] مالک۔ عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالقاری۔ محمد بن عبدالقاری سے روایت ہے ایک شخص حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی طرف سے حضرت عمرؓ کی خدمت میں آیا تو اس سے وہاں کے لوگوں کی حالت دریافت کی اس نے بیان کیا۔ پھر فرمایا کوئی نئی بات بھی تمہیں معلوم ہے۔ اس نے کہا ہاں ایک شخص اسلام کے بعد مرتد ہوگیا تھا حضرت عمرؓ نے پوچھا تم نے اس کے ساتھ کیا کیا۔ اس نے کہا ہم نے اُسے پکڑ کر قتل کر ڈالا حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں تم نے اُسے ایک گھر میں بند کردیا اور روزانہ روٹی کھلائی اور اس سے توبہ

وَيَرْجِعُ إِلَىٰ أَمْرِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ آمُرْ وَلَمْ أَحْضُرْ وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغَنِي۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ شَاءَ الْإِمَامُ أَخَّرَ الْمُرْتَدَّ ثَلٰثًا إِنْ طَمِعَ فِي تَوْبَتِهِ أَوْ سَأَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمُرْتَدُّ وَإِنْ لَمْ يَطْمَعْ فِي ذٰلِكَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ الْمُرْتَدُّ فَقَتَلَهُ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ

کرنے کو کہا شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ کے حکم کی طرف لوٹ جاتا۔ پھر فرمایا اے میرے اللہ میں نے حکم نہیں دیا اور نہ مجھے معلوم تھا نہ میں اس سے خوش ہوں مجھے تو اب معلوم ہوا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا اگر امام چاہے تو مرتد کو تین دن تک روک رکھے بشرطیکہ اس کے توبہ کی امید ہو یا مرتد امام سے اس کی درخواست کرے اور اگر امام کو اس کی امید نہ ہو اور نہ وہ امام سے درخواست کرے پھر اسے قتل کر دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مَا يُكْرَهُ مِنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ ۳۹۱

ریشمی کپڑا پہننے کی کراہت کا بیان!

ح ۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُوْدِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَىٰ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مِنْ أُمِّهِ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

مالک۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب نے مسجد نبوی کے دروازے کے پاس خالص ریشمی کپڑا بکتا ہوا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کاش ان کپڑوں کو آپ خرید لیتے اور جمعہ کے دن یا جس دن وفد آپ کے پاس آتا ہے پہنتے۔ تو آپ نے فرمایا اسے وہی شخص پہنتا ہے۔ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی قسم کا ایک کپڑا آیا تو آپ نے حضرت عمرؓ کو وہ کپڑا دے دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم! آپ نے مجھے یہ کپڑا دیا ہے حالانکہ آپ عطارد (ایک شخص کا نام ہے جو مسجد نبوی کے دروازے پر کپڑا بیچ رہا تھا اور حضرت عمرؓ نے رسول اللہ سے اسکے خریدنے کو کہا تھا) کے کپڑے کے متعلق فرما چکے ہیں جو آپ کو یاد ہوگا۔ آپ نے فرمایا میں نے یہ کپڑا تمہیں پہننے کو نہیں دیا ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے وہ کپڑا اپنے مشرک بھائی کو مکہ میں دے دیا جو ماں کی طرف سے بھائی تھے یعنی ماں دونوں کی ایک تھیں اور باپ دو تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالدِّيْبَاجَ وَالذَّهَبَ كُلُّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لِلذُّكُوْرِ مِنَ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ وَلَا بَأْسَ بِهِ لِلْإِنَاثِ وَلَا بَأْسَ بِهِ أَيْضًا بِالْهَدِيَّةِ إِلَى الْمُشْرِكِ الْمُحَارِبِ مَا لَمْ يُهْدَ إِلَيْهِ سِلَاحٌ أَوْ دِرْعٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا کسی مسلمان مرد کے لئے جائز نہیں کہ دیباج وریشم اور سونا پہنے مردوں کے لئے یہ تمام چیزیں ناجائز ہیں خواہ نابالغ ہوں یا نابالغ ہوں اور عورتوں کو ان کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں نیز محارب مشرک کو ہدیہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر ہدیہ میں ہتھیار اور زرہ وغیرہ کا دینا ناجائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۳۹۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ

مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی کے مکروہ ہونے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ فَنَبَذَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

مالک۔ عبداللہ بن دینار۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی پھر ایک دن کھڑے ہوکر منبر پر فرمایا کہ میں یہ انگوٹھی پہنتا تھا۔ پھر اسے پھینکتے ہوئے فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک ڈالیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَخَتَّمَ بِذَهَبٍ وَلَا حَدِيْدٍ وَلَا صُفْرٍ وَلَا يَتَخَتَّمُ إِلَّا بِالْفِضَّةِ فَأَمَّا النِّسَاءُ فَلَا بَأْسَ بِتَخَتُّمِ الذَّهَبِ لَهُنَّ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں مرد کے لئے جائز نہیں کہ سونا۔ لوہا اور تانبا کی انگوٹھی پہنے بلکہ صرف چاندی کی انگوٹھی پہنے لیکن عورتوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۹۳ اَلرَّجُلُ يَمُرُّ عَلٰى مَاشِيَةِ الرَّجُلِ فَيَحْلِبُهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ

اس شخص کا بیان جو کسی کے جانوروں کے پاس سے گزرے اور مالک کی اجازت کے بغیر دودھ دوہے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مالک۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ

شخص کسی کا جانور اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے کہا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص تمہارے توشہ خانہ میں آئے اور خزانہ توڑ کر اس میں سے غلہ اٹھا کر لے جائے بلکہ تم مغموم ہوگے۔ ان کے مویشیوں کے تھن کا دودھ ان کا کھانا ہے۔ اس لئے تم میں سے کوئی شخص کسی کے جانور کا دودھ اس کے مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِرَجُلٍ مَرَّ عَلٰى مَاشِيَةِ رَجُلٍ اَنْ يَحْلُبَ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ اَمْرِ اَهْلِهَا وَكَذٰلِكَ اِنْ مَرَّ عَلٰى حَائِطٍ لَهٗ فِيْهَا نَخْلٌ اَوْ شَجَرٌ فِيْهِ ثَمَرٌ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَا يَاْكُلَنَّهٗ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهٖ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ فَيَاْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَغْرَمُ ذٰلِكَ لِاَهْلِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ کسی شخص کے جانور کے پاس سے گزرے تو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اس کا دودھ دوہے۔ اسی طرح اگر کسی باغ کے پاس سے گزرے جس میں کھجور کا درخت یا کوئی پھل والا درخت ہو تو اس میں سے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کچھ بھی نہ کھائے لیکن اگر اضطرار کی حالت ہو تو اسے کھا پی سکتا ہے اور اس کا معاوضہ اس کے مالک کو ادا کر دے امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے

نُزُوْلُ اَهْلِ الذِّمَّةِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

ذمیوں کا مکہ یا مدینہ میں اترنے کا بیان ۳۹۷

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ لِلنَّصَارٰى وَالْيَهُوْدِ وَالْمَجُوْسِ بِالْمَدِيْنَةِ اِقَامَةَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَتَسَوَّقُوْنَ وَيَقْضُوْنَ حَوَائِجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْهُمْ يُقِيْمُ بَعْدَ ذٰلِكَ

مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ یہود و نصاریٰ اور مجوس کو مدینہ میں تین دن ٹھہرنے کی اجازت دیتے تھے کہ بازار میں پھر اپنی ضرورتوں سے فارغ ہوں۔ ان میں سے کوئی بھی تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرتا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَمَا حَوْلَهُمَا مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

امام محمدؒ نے کہا کہ مدینہ اور اس کے ارد گرد جزیرہ عرب میں داخل ہے۔ اور ہم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت پہونچی

وَسَلَّمَ اٰمَنْ لَا يَبْقَى دِيْنَانِ فِي جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَخْرَجَ عُمَرُ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مُسْلِمًا مِّنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ

ہے کہ جزیرہ عرب میں دو دین نہیں باقی رہیں گے چنانچہ اسی حدیث کی بنا پر حضرت عمرؓ نے جزیرہ عرب سے ان لوگوں کو نکال دیا جو مسلمان نہ تھے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْقَيَنَّ دِيْنَانِ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَخْرَجَ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

مالک، اسمٰعیل بن حکیم، عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جزیرہ عرب میں دو دین باقی نہ رہیں گے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے حضور کے ارشاد کو تکمیل تک پہونچایا اور یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دیا۔

۳۹۵ ## اَلرَّجُلُ يُقِيْمُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ لِيَجْلِسَ فِيْهِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

کسی شخص کو ہٹا کر اس کی جگہ پر بیٹھنا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يُقِيْمُ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ فَيَجْلِسَ فِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَّصْنَعَ هٰذَا بِاَخِيْهِ لَا يُقِيْمُهٗ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ

مالک، نافع، ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص کسی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے اپنے بیٹھنے کیلئے ہٹائے

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ کسی مسلمان شخص کے لیے مسلمان بھائی کیساتھ ایسا کرنا مناسب نہیں کہ اسے اس کی جگہ سے ہٹائے اور اس جگہ پر خود بیٹھے

۳۹۶ ## اَلرُّقٰى

جھاڑ پھونک کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تَشْتَكِيْ وَيَهُوْدِيَّةٌ تَرْقِيْهَا فَقَالَ اَرْقِيْهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى بِمَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ وَبِمَا

مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے حضرت ابوبکرؓ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اس حال میں کہ وہ بیمار تھیں اور ایک یہودی عورت ان پر پڑھ کر پھونک رہی تھی تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کتاب اللہ پڑھ کر پھونک۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں قرآن سے پڑھ کر پھونکنے میں کوئی مضائقہ نہیں یا اس سے

كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَمَّا مَا كَانَ لَا يُعْرَفُ مِنَ الْكَلَامِ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُرْقٰى بِهٖ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَ اُمِّ سَلَمَةَ وَفِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ يَبْكِيْ فَذَكَرُوْا اَنَّ بِهِ الْعَيْنَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَسْتَرْقُوْنَ لَهٗ مِنَ الْعَيْنِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِالرُّقْيَةِ بَاْسًا اِذَا كَانَتْ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِمْسَحْهُ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ

فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ

فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا

كَانَ بِيْ فَلَمْ اَزَلْ بَعْدُ اٰمُرُ بِهٖ اَهْلِيْ وَغَيْرَهُمْ

جس میں ذکر الٰہی ہو۔ اور جو کلام کہ سمجھا نہ جائے اس سے جھاڑنا مناسب نہیں۔

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہؓ کے گھر تشریف لائے اس گھر میں ایک بچہ تھا جو رو رہا تھا۔ لوگوں نے بیان کیا کہ اسے نظر لگ گئی ہے آپ نے فرمایا نظر کا منتر پڑھ کر کیوں نہیں جھاڑ دیتے ہو۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جھاڑ پھونک میں ہمارے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس میں ذکر الٰہی ہو۔

مالک۔ یزید بن خصیفہ۔ عمرو بن عبد اللہ بن کعب سلمی۔ نافع بن جبیر بن مطعم۔ عثمان بن ابی العاص بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ رسول اللہ کے پاس پہونچے اس حال میں کہ مجھے اس شدت کا درد تھا کہ میں ہلاک ہو جاتا آپ نے فرمایا اپنا دایاں ہاتھ درد کے مقام پر سات بار پھیر اور کہہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد (اس چیز کی برائی سے جو میں پاتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں)

میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور کر دی اور اس کے بعد میں گھر والوں اور اسی طرح دوسروں کو بھی بتلاتا تھا۔

۳۹۷

مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْفَالِ وَالْاِسْمِ الْحَسَنِ

نیک فال لینے اور اچھا نام رکھنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے۔

سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلِقْحَةٍ عِنْدَهٗ مَنْ يَّحْلُبُ هٰذِهٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ مَا اسْمُكَ فَقَالَ مُرَّةُ قَالَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّحْلُبُ هٰذِهِ النَّاقَةَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ مَا اسْمُكَ قَالَ حَرْبٌ قَالَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّحْلُبُ هٰذِهِ النَّاقَةَ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ يَعِيْشُ قَالَ احْلُبْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی تھی اس کے متعلق آپ نے فرمایا اس کو کون دوہے گا ایک شخص کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے اس نے کہا مرہ (یعنی تلخ) آپ نے فرمایا بیٹھ جا۔ پھر فرمایا اس اونٹنی کو کون دوہے گا ایک شخص کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے اس نے کہا حرب (یعنی لڑائی) اس کو بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا اونٹنی کو کون دوہے گا تو ایک اور شخص کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے وہ بولا یعیش (یعنی عیش کرتا ہے) فرمایا تجھے دوہنے کی اجازت ہے۔

اَلشُّرْبُ قَآئِمًا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَا لَا يَرَيَانِ بِشُرْبِ الْاِنْسَانِ وَهُوَ قَائِمٌ بَاْسًا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ مُخْبِرٌ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانُوْا يَشْرَبُوْنَ قِيَامًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

۳۹۸

کھڑے ہوکر پانی پینا

مالک۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ اور سعد بن ابی وقاص کھڑے ہوکر پانی پینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

مالک سے روایت ہے ایک بیان کرنیوالے نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ بن خطاب۔ عثمان اور علی بن طالب (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کھڑے ہوکر پانی پیتے تھے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کھڑے ہوکر پانی پینے میں ہمارے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

٣٩٩ اَلشُّرْبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ

چاندی کے برتن میں پانی پینے کا بیان!

ح اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يُكْرَهُ الشُّرْبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا فِي الْاِنَاءِ الْمُفَضَّضِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

مالک۔ نافع۔ زید بن عبد اللہ بن عمرؓ۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابوبکرؓ صدیق۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ سمٹ سمٹ کر پیتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا چاندی سونے کے برتن میں پانی پینا کروہ ہے اور چاندی کی قلعی کئے ہوئے برتن میں ہمارے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

٤٠٠ اَلشُّرْبُ وَالْاَكْلُ بِالْيَمِيْنِ!

دائیں ہاتھ سے کھانے پینے کا بیان

ح اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَاْكُلَ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَ بِشِمَالِهٖ اِلَّا مِنْ عِلَّةٍ

مالک۔ ابن شہاب۔ ابوبکر بن عبد اللہ۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے پیئے اس لئے کہ شیطان وائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں بائیں ہاتھ نہ کھانا درست ہے اور نہ پینا درست ہے مگر یہ کہ کوئی بیماری ہو۔

اَلرَّجُلُ يَشْرَبُ ثُمَّ يَتَنَاوَلُ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ

٣٠١ خود پی کر دائیں طرف والے کو بڑھا دینے کا بیان

٨٨١ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ

مالک۔ ابن شہاب۔ انس ابن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا ہوا تھا۔ اور آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی تھا۔ اور بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیقؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے دودھ پی لیا پھر اعرابی کو دیا پھر فرمایا کہ دایاں پھر دایاں یعنی اسی طرح پی کر داہنے طرف والے کو دینا چاہئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

٨٨٢ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَهٗ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ

مالک۔ ابوحازم۔ سہل ابن سعد انصاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی آپ نے اس میں سے پیا ان کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اس لڑکے سے آپ نے فرمایا کیا تو اس کی اجازت دیتا ہے کہ میں یہ ان بزرگوں کو دے دوں۔ لڑکے نے کہا بخدا میں آپ کے تبرک میں سے کسی کو حصہ نہ دونگا سہل کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے ہاتھ میں رکھ دیا

فَضْلُ اِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

٣٠٢ دعوت قبول کرنے کی فضیلت کا بیان

٨٨٣ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى وَلِيْمَةٍ فَلْيَاْتِهَا

مالک۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص ولیمہ کی طرف بلایا جائے تو وہاں جانا چاہئے۔

ح۸۸۸ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِيْنُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ح۸۸۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ

ح۸۹۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَّهَا ثُمَّ لَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ

مالک ۔ ابن شہاب ۔ اعرج حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے تھے کہ بدترین طعام ولیمہ وہ ہے جس میں امیروں کو دعوت دی جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے ۔ اور جو شخص دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ۔

مالک ۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ ۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی میں بھی آپ کے ساتھ تھا ۔ تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور شوربا لاکر رکھا جس میں کدو تھا انسؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ وسلم کو دیکھتا تھا ۔ کہ کدو چن چن کر کھاتے تھے تو اس دن کے بعد سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا ۔

مالک ۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ ۔ انس بن مالک سے روایت ہے ابوطلحہؓ نے حضرت ام سلیمؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پست سنی ہے مجھے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ بھوک کا اثر ہے ۔ تمہارے پاس کوئی چیز کھانے کی ہے ۔ ام سلیم نے کہا ہاں پھر جو کی چند روٹیاں نکالیں اور اپنا دوپٹہ لے کر اس کے ایک حصہ میں روٹی باندھی اور ایک حصہ مجھے اوڑھا دیا اور میرے بغل میں دبا کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ۔ میں اسے لے کر گیا تو آپ کو میں نے مسجد میں پایا اس حال میں کہ ان کے ساتھ اور بھی لوگ تھے میں ان کے پاس جاکر کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلعم نے دریافت فرمایا کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے

إِلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ
أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَقَالَ بِطَعَامٍ
فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقْتُ
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ
فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ
قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا
نُطْعِمُهُمْ كَيْفَ نَصْنَعُ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ هُوَ وَرَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ
سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَجَاءَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ
قَالَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ
مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ
فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا
ثُمَّ قَالَ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ
فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا
ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ
لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا
ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ
حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ
وَشَبِعُوا وَهُمْ سَبْعُونَ
أَوْ ثَمَانُونَ
رَجُلًا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ

میں نے کہا ہاں! فرمایا کیا کھانے کے لئے میں نے کہا ہاں تو رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب ساتھیوں کو فرمایا اٹھو سب اٹھ کر چلے تو میں ان کے آگے آگے تھا۔ میں ابو طلحہ کے پاس گیا اور انہیں خبر کی تو ابو طلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر آتے ہیں اور ہمارے پاس اس قدر کھانا نہیں کہ ان سبھوں کو کھلا سکیں۔ ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ ابو طلحہ نکلے اور آنحضرت صلعم سے ملے پھر وہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونوں گھر میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم تیرے پاس جو کچھ ہے وہ لے آ چنانچہ ام سلیم وہ روٹیاں اٹھا لائیں آپ نے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور ام سلیم نے ایک گھی کی کپی اس پر نچوڑ دی پھر اس کا مالیدہ بنا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا اس پر پڑھا۔ اور فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ ان لوگوں نے آسودہ ہو کر کھایا وہ لوگ باہر نکلے تو فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلاؤ چنانچہ دس آدمی آئے انہوں نے آسودہ ہو کر کھایا وہ لوگ باہر گئے تو فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ وہ لوگ آئے اور آسودہ ہو کر کھایا۔ پھر دس آدمیوں کو بلوایا ان لوگوں نے بھی آسودہ ہو کر کھایا پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ چنانچہ ان لوگوں نے بھی آسودہ ہو کر کھایا یہاں تک کہ پوری جماعت نے آسودہ ہو کر کھا لیا اور وہ ستر یا اسی آدمی تھے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام

يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ اَنْ يُجِيبَ الدَّعْوَةَ الْعَامَّةَ وَلَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا لِعِلَّةٍ فَاَمَّا الدَّعْوَةُ الْخَاصَّةُ فَاِنْ شَاءَ اَجَابَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ يُجِبْ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافٍ لِلثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافٍ لِلْاَرْبَعَةِ ح ۸۵۳

فَضْلُ الْمَدِيْنَةِ ۴۰۳

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَصَابَهُ وَعَكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيْبَهَا ح ۸۵۴

اِقْتِنَاءُ الْكَلْبِ ۴۰۴

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ اَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنُوْءَةَ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اُنَاسًا وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ح ۸۵۵

دعوت کو قبول کرنا چاہئے انکار کرنا مناسب نہیں مگر یہ کہ کوئی عذر ہو۔ لیکن خاص دعوت اگر چاہے تو اسے منظور کرے یا نامنظور کرے۔

مالک۔ ابوالزناد۔ اعرج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے اور تین آدمیوں کو کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔

مدینہ کی فضیلت

مالک۔ محمد بن منکدر۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر اس کو مدینہ میں بخار آنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا میری بیعت توڑ دیجئے۔ آپ نے انکار کیا پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار کیا۔ پھر اس نے کہا بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار کیا جب وہ اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ دھونکنی ہے کہ میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اور خالص سونا کو رکھ لیتی ہے۔

کتا پالنے کا بیان

مالک۔ یزید بن حفیعہ سائب بن یزید سے روایت ہے انہوں نے سفیان بن ابی زہیر کو جو قبیلہ شنوءہ کے ایک شخص ہیں اور صحابی رسول ہیں مسجد نبوی کے دروازے کے پاس چند لوگوں سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کیا پالے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ بِهٖ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ

نہ تو اس سے کھیت کی حفاظت اور نہ بکریوں کی حفاظت مقصود ہو تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا جائے گا سائب نے پوچھا کہ کیا تم نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو کہا ہاں قسم ہے رب کعبہ کی اور قسم ہے اس مسجد کے پروردگار کی (میں نے سنا ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ اِقْتِنَاءُ الْكَلْبِ لِغَيْرِ مَنْفَعَةٍ فَاَمَّا كَلْبُ الزَّرْعِ وَالضَّرْعِ وَالصَّيْدِ وَالْحَرَسِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ

امام محمدؒ نے کہا کتے کا پالنا بغیر کسی فائدہ کے مکروہ ہے۔ لیکن بکریوں گھروں اور کھیتوں کی حفاظت کیلئے اس کے پالنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْبَيْتِ الْقَاصِيْ فِي الْكَلْبِ يَتَّخِذُوْنَهٗ

مالک۔ عبد الملک بن میسرہ۔ ابراہیم نخعی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو کتا پالنے کی اجازت دی جن کے مکان آبادیوں سے دور ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَهٰذَا لِلْحَرَسِ

امام محمدؒ نے کہا یہ اجازت گھر کی حفاظت کیلئے ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ

مالک۔ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا کہ جو شخص کتا سوائے شکاری کتے یا کھیت کی حفاظت کے پالے تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَذِبِ وَسُوْءِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالنَّمِيْمَةِ

جھوٹ۔ بدگمانی عیب جوئی اور چغلی کی کراہت

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْذِبُ امْرَاَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَيْرَ فِي الْكَذِبِ فَقَالَ

مالک۔ صفوان بن سلیم عطاء بن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا میں اپنی بیوی سے جھوٹ بولوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ بولنا اچھا نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ کیا اس سے وعدہ کر دوں اور کہوں کہ یہ کر دوں گا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعِدُهَا وَأَقُولُ لَهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا خَيْرَ فِي الْكَذِبِ فِي جِدٍّ وَلَا هَزْلٍ فَإِنْ وَسِعَ الْكَذِبُ فِي شَيْءٍ فَفِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ أَنْ تَدْفَعَ عَنْ نَفْسِكَ أَوْ عَنْ أَخِيكَ مَظْلِمَةً فَهٰذَا نَرْجُوْا أَنْ لَا يَكُونَ بِهٖ بَأْسٌ

اللہ یہ بنا دوں گا) تو فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جھوٹ بولنے میں خواہ وہ تفریح اور مذاق کے طور پر ہو یا حقیقت میں بہتر نہیں۔ جھوٹ کی گنجائش اگر ہو سکتی ہے تو وہ صرف ایک صورت میں کہ اپنی طرف سے یا اپنے بھائی کی طرف سے کسی ظلم کو دفع کرے ہمیں امید ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہ ہو گا۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا

مالک۔ ابوالزناد۔ اعرج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو اس لئے کہ یہ سب سے بدترین جھوٹ ہے لوگوں کے معائب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ ایک دوسرے پر فخر نہ کرو نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ آپس میں بغض رکھو اور جدائی نہ کرو۔ اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

مالک۔ ابوالزناد۔ اعرج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین شخص دو رخا ہے جو ایک سے کچھ کہتا ہے اور دوسرے سے کچھ کہتا ہے۔

اَلْاِسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَالصَّدَقَةِ

سوال اور صدقہ سے بچنا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ

مالک۔ ابن شہاب عطاء بن یزید لیثی حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انہیں دیا پھر ان لوگوں نے مانگا تو آپ نے دے دیا۔ پھر ان لوگوں نے مانگا تو

فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى أَنْفَذَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً وَهُوَ خَيْرٌ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ سَأَلَهُ أَبْعِرَةً مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ وَكَانَ مِمَّا يُعْرَفُ بِهِ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ أَنْ تَحْمَرَّ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ فَإِنْ مَنَعْتُهُ كَرِهْتُ الْمَنْعَ وَإِنْ أَعْطَيْتُهُ أَعْطَيْتُهُ مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا أَسْأَلُكَ مِنْهَا شَيْئًا أَبَدًا

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ غَنِيًّا وَإِنَّمَا نُرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ لِأَنَّ الرَّجُلَ كَانَ غَنِيًّا وَلَوْ كَانَ فَقِيرًا لَأَعْطَاهُ مِنْهَا

آپ نے دیا یہاں تک کہ جو کچھ بھی آپ کے پاس تھا ختم ہو گیا پھر فرمایا کہ میرے پاس جو کچھ تھا اس میں سے کچھ بھی تم سے بچا نہیں رکھا۔ جو شخص سوال سے بچنا چاہے تو اللہ اُسے بچا لیتا ہے اور جو غنا طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے غنی بنا دیتا ہے۔ اور جو صبر چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر عطا فرماتا ہے اور اللہ کی دی ہوئی چیزوں (نعمتوں) میں صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہیں۔

مالک۔ عبداللہ بن ابو بکر بن عبدالرحمٰن۔ ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبدالاشہل کے ایک شخص کو عامل صدقہ مقرر کیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس نے رسول اللہ سے صدقہ کے کچھ اونٹ مانگے۔ ابو بکر بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آ گئے غصہ کا اثر آپ کے چہروں سے ظاہر ہونے لگا۔ اور آپ کے چہرے پر غصہ کی علامت یہ ہوتی تھی کہ آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں پھر فرمایا کہ یہ شخص مجھ سے ایسی چیز مانگتا ہے جو نہ میرے لئے اور نہ اس کیلئے جائز ہے۔ اگر میں اسے نہ دوں تو مجھے (اپنی فیاضانہ فطرت کی بنا پر) ناگوار ہوتا ہے اور اگر میں اسے دیتا ہوں تو ایسی چیز دیتا ہوں جو نہ میرے لئے اور نہ خود اس کے لئے جائز ہے۔ اس شخص نے کہا اب کبھی بھی اس قسم کی چیز آپ سے نہیں مانگوں گا۔

امام محمدؒ نے کہا صدقہ میں سے غنی اور مالدار کو دینا جائز نہیں اور ہمارے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ شخص مالدار تھا اگر وہ فقیر ہوتا تو وہ اس میں سے ضرور دے دیتے۔

باب ۴۸۴

اَلرَّجُلُ يَكْتُبُ اِلَى الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِه

کسی کو خط لکھنے میں کس چیز سے ابتدا کرے!

ح ۸۹۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ يُبَايِعُهُ فَكَتَبَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ
قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ اِذَا كَتَبَ الرَّجُلُ اِلٰى صَاحِبِهِ اَنْ يَّبْدَاَ بِصَاحِبِهِ قَبْلَ نَفْسِهِ

مالک۔ عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے امیرالمومنین عبدالملک بن مروان کو بیعت کا خط اس طرح لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے (یہ لکھا گیا)، اللہ کے بندے امیرالمومنین عبدالملک بن مروان کے نام منجانب عبداللہ بن عمرؓ۔ تجھ پر سلامتی ہو۔ میں حمد بیان کرتا ہوں اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تیری بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق جس قدر مجھے قدرت ہو۔
امام محمدؒ نے کہا اگر کوئی شخص کسی کو خط لکھے اور اپنا نام لکھنے سے پہلے اس شخص کا نام لکھے جس کو خط لکھا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ح ۸۹۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِعَبْدِ اللّٰهِ مُعَاوِيَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَقَالَ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَّبْدَاَ الرَّجُلُ بِصَاحِبِهِ قَبْلَ نَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ

عبدالرحمٰن بن ابوالزناد۔ ابوالزناد، خارجہ بن ثابت سے روایت ہے انہوں نے حضرت معاویہؓ کو اس طرح لکھا۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیرالمومنین معاویہؓ کے نام منجانب زید بن ثابت واضح ہو۔
اور زید بن ثابت نے کہا کہ خطوط میں اپنے نام کے پہلے دوسرے کا نام لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اَلْاِسْتِیْذَانُ

کسی کے گھر میں اجازت لے کر داخل ہونا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَاْذِنُ عَلٰی اُمِّیْ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ مَعَهَا فِی الْبَیْتِ قَالَ قَالَ اسْتَاْذِنْ عَلَیْهَا قَالَ اِنِّیْ اَخْدُمُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْیَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَیْهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْاِسْتِیْذَانُ حَسَنٌ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ عَلٰی كُلِّ مَنْ یَّحْرُمُ عَلَیْهِ النَّظَرُ اِلٰی عَوْرَتِهٖ وَنَحْوِهَا

مالک۔ صفوان بن سلیم۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا کیا میں اپنی والدہ سے بھی اجازت لے کر گھر میں جاؤں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا میں گھر میں اس کے ساتھ رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اجازت طلب کر۔ اس نے کہا میں اپنی ماں کی خدمت کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کو پسند کرتا ہے کہ تو اسے ننگی دیکھے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر اجازت طلب کر۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں گھر میں اجازت لے کر داخل ہونا مستحسن ہے اور مناسب ہے کہ ہر آدمی سے جس کی شرمگاہ وغیرہ پر نظر ڈالنی جائز نہیں اس کے پاس اجازت لیکر جائے

اَلتَّصَاوِیْرُ وَالْجَرَسِ وَمَا یُكْرَهُ مِنْهَا

گھر میں تصویریں اور جانوروں کے گلے میں گھنٹہ باندھنا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْجَرَّاحِ مَوْلٰی اُمِّ حَبِیْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِیْرُ الَّتِیْ فِیْهَا جَرَسٌ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلٰٓئِكَةُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاِنَّمَا نَرٰی ذٰلِكَ فِی الْحَرْبِ لِاَنَّهٗ یُنْذِرُ بِهِ الْعَدُوُّ

مالک۔ نافع۔ سالم بن عبداللہ۔ جراح (ام حبیبہؓ کے آزاد کردہ غلام) حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قافلہ جس میں گھنٹے کی آواز ہو وہاں ملائکہ رحمت نہیں ساتھ ہوتے ہیں۔

امام محمدؒ نے کہا یہ روایت جنگ کے متعلق ہے اس لئے کہ اس سے دشمنوں کو خبر ہو جاتی ہے۔

ح ۹۰۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِىْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَدَعَا اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَّنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِىْ ثَوْبٍ قَالَ وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِىْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ مَا كَانَ فِيْهِ مِنْ تَصَاوِيْرَ مِنْ بِسَاطٍ يُّبْسَطُ اَوْ فِرَاشٍ يُّفْرَشُ اَوْ وِسَادَةٍ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ فِى السِّتْرِ وَمَا يُنْصَبُ نَصْبًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

مالک۔ ابو النضر (عمر بن عبید اللہ بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام) عبید اللہ بن عتبہ ابن مسعود سے روایت ہے وہ ابو طلحہ انصاری کی عیادت کو کو گئے وہاں سہل بن حنیف کو پایا۔ ابو طلحہ نے یک آدمی کو بلایا اور اپنے نیچے کے گدّے کو کھینچ لینے کو کہا۔ سہل بن حنیف نے پوچھا اسے کیوں کھینچتے ہو۔ ابو طلحہ نے جواب دیا کہ اس میں تصویریں ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے وہ تمہیں معلوم ہے۔ سہل نے کہا رسول اللہ نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ اگر کپڑے پر تصویر منقش ہو تو مضائقہ نہیں۔ ابو طلحہ نے کہا ہاں لیکن میرے نزدیک اس سے بچنا ہی بہتر ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں تصویریں اگر دری یا فرش پر بنی ہوئی ہوں یا تکیہ پر ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن پردوں پریا ان کپڑوں پر جو لٹکائے ہوئے ہوں تصویروں کا ہونا مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۲۱۰ ## اَللَّعِبُ بِالنَّرْدِ

شطرنج اور چوسر کھیلنا

ح ۹۰۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوْسَى ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا خَيْرَ بِاللَّعِبِ كُلِّهَا مِنَ النَّرْدِ وَالشِّطْرَنْجِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

مالک۔ موسیٰ بن میسرہ۔ سعید بن ابی ہند ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چوسر سے کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

امام محمدؒ نے کہا شطرنج و چوسر اور اس قسم کے دوسرے کھیلوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

۳۱۱ ## اَلنَّظَرُ اِلَى اللَّعِبِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ مَنْ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ صَوْتَ اُنَاسٍ يَلْعَبُوْنَ مِنَ الْحَبَشِ وَ غَيْرِهِمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبِّيْنَ اَنْ تَرٰى لَعِبَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءُوْا وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ النَّاسِ فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْبَابِ وَمَدَّ يَدَهُ وَوَضَعْتُ ذَقَنِيْ عَلٰى يَدِهٖ فَجَعَلُوْا يَلْعَبُوْنَ وَاَنَا اَنْظُرُ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسْبُكِ قَالَتْ وَاَسْكُتُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِيْ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَانْصَرَفُوْا

مباح کھیلوں کا دیکھنا

مالک - ابوالنضر سے روایت ہے ان سے ایک شخص نے بیان کیا جس نے حضرت عائشہ کو فرماتے ہوتے سنا کہ میں نے عاشورہ کے دن حبشی وغیرہ کے کھیلنے کی آواز سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ان کا کھیل دیکھنا چاہتی ہو کہا ہاں۔ پھر آپ نے ان حبشیوں کو بلوا بھیجا تو وہ لوگ آئے اور رسول اللہ صلعم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اپنی ہتھیلی دروازے پر رکھی اور اپنا ہاتھ دراز کیا میں نے اپنی ٹھوڑی ان کے ہاتھ پر رکھی پھر وہ لوگ کھیلنے لگے اور میں دیکھنے لگی۔ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے اب کافی ہے۔ اور دو تین مرتبہ تک خاموش رہی پھر رسول اللہ صلعم نے مجھ سے پوچھا کیا اتنا کافی ہے میں نے کہا ہاں۔ پھر ان حبشیوں کو چلے جانے کا اشارہ کیا اور وہ لوگ چلے گئے۔

۳۱۲ ## اَلْمَرْاَةُ تَصِلُ شَعَرَهَا بِشَعَرِ غَيْرِهَا

عورتوں کا اپنا بال دوسری عورت کے بال سے جوڑنا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ

مالک - ابن شہاب - حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے انہوں نے حضرت معاویہ کو جس سال انہوں نے حج کیا منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ اے مدینہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں اور بالوں کا ایک گچھا جھبلا ایک چوکیدار کے ہاتھ سے لیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کی چیزوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور

هٰذَا وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَآؤُهُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يُكْرَهُ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصِلَ شَعْرًا اِلٰى شَعْرِهَا اَوْ تَتَّخِذَ قُصَّةَ شَعْرٍ وَلَا بَاْسَ بِالْوَصْلِ فِي الرَّاْسِ اِذَا كَانَ صُوْفًا فَاَمَّا الشَّعْرُ مِنْ شُعُوْرِ النَّاسِ فَلَا يَنْبَغِيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا

٨١٣ اَلشَّفَاعَةُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَاُرِيْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِئَ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

٨١٤ اَلطِّيْبُ لِلرَّجُلِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَتَطَيَّبُ بِالْمِسْكِ الْمُفَتَّتِ الْيَابِسِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالْمِسْكِ لِلْحَيِّ وَلِلْمَيِّتِ اَنْ يُّتَطَيَّبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

٨١٥ اَلدُّعَآءُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ

بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہو گئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں عورتوں کے لئے اپنا بال دوسری عورتوں کے بال سے جوڑنا بال کا گچھا بنانا مکروہ ہے اور جب کہ اون ہو تو اس کو سر میں جوڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن آدمیوں کا بال جوڑنا مناسب نہیں۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

شفاعت محمدیہ کا ذکر

مالک۔ ابن شہاب۔ ابوسلمۃ بن الرحمن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ اپنی امت کے لئے شفاعت کی دعا کو روز قیامت کے لئے پوشیدہ رکھوں گا انشاءاللہ

مردوں کا خوشبو لگانا

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب خشک مشک گس کر خوشبو لگاتے تھے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں زندوں کے مشک لگانے اور مردوں کو مشک ملنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

بددعا کرنے کا بیان

مالک۔ اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

مَالِكٌ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلٰثِيْنَ غَدَاةً يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنَسٌ نَزَلَ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنٌ قَرَاْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا وَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ

رَدُّ السَّلَامِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْقَارِيْ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَيَقُوْلُ مِثْلَ مَا يُقَالُ

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا لَا بَاْسَ بِهٖ وَاِنْ زَادَ الرَّحْمَةَ وَالْبَرَكَةَ فَهُوَ اَفْضَلُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْ مَعَهٗ اِلَى السُّوْقِ قَالَ وَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَّاطٍ وَّلَا صَاحِبِ بَيْعٍ وَّلَا مِسْكِيْنٍ اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ الطُّفَيْلُ اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

علیہ وسلم نے ان لوگوں پر تیس دن تک بد دعا فرمائی جنہوں نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا رعل ذکوان اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی اس لئے ان پر بد دعا فرماتے تھے۔ انس بن مالک نے بیان کیا کہ بیر معونہ میں قتل ہونے والوں کے حق میں قرآن کی آیت نازل ہوئی جسے ہم تلاوت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ آیت منسوخ ہو گئی وہ یہ آیت تھی کہ ہماری قوم کو ہماری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے ملے وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

۴۹۶ ## سلام کا جواب دینا

۹۰۸/۱ مالک۔ ابو جعفر قاری سے روایت ہے۔ میں ابن عمرؓ کے پاس تھا انہیں جب السلام علیکم کہا جاتا تھا تو وہ بھی اسی طرح جواب دیتے تھے جیسا ان سے کہا جاتا تھا۔

امام محمدؒ نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر رحمت و برکت (یعنی رحمۃ اللہ وبرکاتہ) کے الفاظ کا اضافہ کر دے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

۹۰۹/۲ مالک۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے ان سے طفیل بن ابی بن کعب نے بیان کیا وہ عبداللہ بن عمر کے پاس آتے تھے اور ان کے ساتھ بازار جاتے تھے جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمرؓ ردی سامان بیچنے والے یا سامان تجارت بیچنے والے اور مسکین یا کسی شخص کے پاس سے بھی گزرتے تو انہیں سلام کرتے چنانچہ میں ایک دن عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا وہ مجھے بازار لے چلے میں نے کہا بازار جا کر آپ کیا

عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ قَالَ فَقُلْتُ مَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ وَلَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تُسَاوِمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ اِجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا اَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْ لِاَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُوْلُوْا عَلَيْكَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَهْبُ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَمَانِيٌّ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ زَادَ شَيْئًا مَعَ ذٰلِكَ اَيْضًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ هٰذَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ قَالُوْا هٰذَا الْيَمَانِيُّ الَّذِيْ يَغْشَاكَ فَعَرَّفُوْهُ اِيَّاهُ حَتّٰى عَرَفَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ السَّلَامَ انْتَهٰى اِلَى الْبَرَكَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَلْيَكْفُفْ فَاِنَّ اِتِّبَاعَ السُّنَّةِ اَفْضَلُ

اَلدُّعَاءُ ۳۱۴

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ

کریں گے جبکہ آپ کسی دوکان پر نہیں ٹھہرتے ہیں نہ کسی سامان کے متعلق پوچھتے ہیں اور نہ مول تول کرتے ہیں نہ بازار کی مجلس میں بیٹھتے ہیں ہم دونوں یہیں بیٹھیں اور باتیں کریں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا اے پیٹ والے (طفیل کا پیٹ بڑا تھا) ہم تو سلام کرنے کو جاتے ہیں جس سے ملتے ہیں۔ اُسے سلام کرتے ہیں۔

۹۱۰ مالک عبداللہ بن دینار۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہود تم سے ملتے ہیں تو وہ کہتے ہیں السلام علیکم (یعنی ہلاکت ہو تم پر) تو تم ان کے جواب میں علیکم (یعنی تم پر) کہو۔

۹۱۱ مالک۔ ابونعیم وہب بن کیسان۔ محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس ایک یمنی شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اور اس پر کچھ اور بھی زیادتی کی ابن عباسؓ کی بینائی اس زمانہ میں جاتی رہی تھی انہوں نے کہا یہ کون ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ وہی یمنی شخص ہے جو آپکے پاس آیا کرتا تھا اس کا نام ونشان بتلایا تو آپ نے پہچان لیا۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ سلام برکت پر (یعنی وبرکاتہ کے لفظ پر) ختم ہو جاتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے تو اس پر رک جائے اس لئے کہ سنت کی پیروی افضل ہے۔

دعا مانگنے کا بیان

۹۱۳ مالک۔ عبداللہ بن دینار سے روایت

بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَدْعُو فَأُشِيْرُ بِأُصْبُعَيَّ أُصْبُعٍ مِّنْ كُلِّ يَدٍ فَنَهَانِي

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نَأْخُذُ يَنْبَغِي أَنْ يُّشِيْرَ بِأُصْبُعٍ وَّاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ح ٩١٢ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَاءِ وَلَدِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَقَالَ بِيَدِهِ فَرَفَعَهَا إِلَى السَّمَاءِ

ہے مجھے ابن عمرؓ نے دعا مانگتے ہوئے دیکھا میں دونوں ہاتھ کی سب انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا تو انہوں نے مجھے منع کیا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم حضرت ابن عمرؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں صرف ایک انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انہوں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ موت کے بعد بیٹے کی دعا سے باپ کے درجے بلند کئے جاتے ہیں اور اس بلندی کو آسمان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے ظاہر کرتے تھے۔

٤١٨ اَلرَّجُلُ يَهْجُرُ اَخَاهُ

مسلمان بھائی سے جدا ہونا

ح ٩١٣ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمُ الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي الْهِجْرَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مالک ابن شہاب عطاء بن یزید۔ ابو ایوب انصاریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے ناراض ہو کر تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرے اور راستہ میں اس طرح ملیں کہ دونوں ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں اور ان میں بہتر وہ آدمی ہے جو سلام کے ساتھ ابتدا کرے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زیادہ ترک ملاقات جائز نہیں

٤١٩ اَلْخُصُوْمَةُ فِي الدِّيْنِ وَالرَّجُلِ يَشْهَدُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْكُفْرِ

دین میں جھگڑنا اور کسی کو کافر کہنا

ح ٩١٤ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے عمر بن عبد العزیز نے فرمایا جو شخص جھگڑوں کے لئے اپنے

قَالَ مَنْ جَعَلَ دِيْنَهٗ غَرَضًا فِي الْخُصُوْمَاتِ أَكْثَرَ التَّنَقُّلَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ الْخُصُوْمَاتُ فِي الدِّيْنِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِأَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنْ يَشْهَدَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ بِذَنْبٍ أَذْنَبَهٗ بِكُفْرٍ وَإِنْ عَظُمَ جُرْمُهٗ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

دین کو نشانہ بنائے تو وہ کبھی کسی دین میں جا پڑتا ہے اور کبھی کسی دین میں جا پڑتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں دین میں جھگڑنا مناسب نہیں ہے۔

مالک - عبد اللہ بن دینار - ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ کفر اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کسی مسلمان کو کافر کہدے اگرچہ بہت بڑا گناہ کیا ہو۔ امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۲۲۰ مَا يُكْرَهُ مِنْ أَكْلِ الثُّوْمِ

لہسن کھانے کی کراہت

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْخَبِيْثَةِ فَلَا يَقْرَبْ مَسْجِدَنَا يُؤْذِيْنَا بِرِيْحِ الثُّوْمِ

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِرِيْحِهٖ فَإِذَا أَمَتَّهٗ طَبْخًا فَلَا بَأْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

مالک - ابن شہاب سعید بن مسیب سے روایت ہے جس نے اس درخت سے کھایا اور ایک روایت میں خبیثہ کا لفظ آیا ہے، تو ہمری مسجد میں نہ داخل ہو اس لئے کہ لہسن کی بو سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

امام محمدؒ نے کہا اس کا کھانا اس کی بو کی وجہ سے مکروہ ہے اگر پکا کر اس کی بو کو ختم کر دیا جائے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں

امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا بھی قول ہے۔

۲۲۱ اَلرُّؤْيَا

خواب کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

مالک - یحییٰ ابن سعید ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف ابو قتادہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اچھی خواب

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الشَّیْءَ یَکْرَہُہٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِذَا اسْتَیْقَظَ وَلْیَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّہَا فَاِنَّہَا لَنْ تَضُرَّہٗ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اللہ کی طرف سے اور بری خواب شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کوئی شخص بری خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے۔ اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے جب بیدار ہو اللہ نے اگر چاہا تو اسے وہ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

جَامِعُ الْحَدِیْثِ

۴۲۲ مختلف مسائل کی احادیث کا بیان

ح ۹۱۹ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ وَعَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ صَلَاتَیْنِ وَعَنْ صَوْمِ یَوْمَیْنِ فَاَمَّا الْبَیْعَتَانِ الْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ وَاَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءُ بِثَوْبٍ وَاحِدٍ کَاشِفًا عَنْ فَرْجِہٖ وَاَمَّا الصَّلَاتَانِ فَالصَّلٰوةُ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَالصَّلٰوةُ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ وَاَمَّا الصِّیَامَانِ فَصِیَامُ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ

مالک، یحییٰ بن سعید، محمد بن حبان یحییٰ، محمد بن یحییٰ ابن حبان، عبد الرحمٰن اعرج، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو قسم کی بیع، دو قسم کے لباس، دو نمازوں اور دو دنوں کے روزوں سے دو بیعیں تو منابذہ اور ملامسہ ہیں۔ اور دو کپڑے اشتمال الصماء اور احتبا ہیں جن سے شرمگاہ کھل جاتی ہے اور دو نماز عصر کے بعد کی نماز ہے جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے اور فجر کے بعد نماز جب تک کہ آفتاب نہ طلوع ہو جائے۔ اور دو روزے یوم عید الضحیٰ اور عید الفطر کے روزے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَہُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

ف: منابذہ اس بیع کو کہتے ہیں جس میں بائع یہ کہے کہ جس پر کنکری گرے وہ تیرے ہاتھ میں بیچا ہوں یا یہ کہے کہ جس پر لکڑی گرے وہ میں نے خریدا۔ ملامسہ کی صورت یہ ہے کہ خریدار کہے جس چیز کو میرا ہاتھ لگ جائے وہ میری ہے یہ دونوں صورتیں ممنوع ہیں اس سے کہ اس سے نزاع کا خدشہ ہے۔

اشتمال الصماء کی تفسیر امام مالک کے نزدیک یہ ہے کہ ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹے کہ دوسرا کا ایک پہلو کھل جائے۔ اہل لغت کے نزدیک ایک کپڑے کو اس طرح

چلنے کو کہتے ہیں کہ کسی جانب سے اس کو اٹھا نہ سکے اور اپنا ہاتھ بھی اس سے نہ نکال سکے احتبا۔ یہ ہے کہ سرین کے بل بیٹھے اور دونوں پنڈلیوں کو ایک کپڑے کی مدد سے یا ہاتھ کی مدد سے کھڑا کر دے۔

ح ۹۲۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ يُوصِي رَجُلًا لَا تَعْتَرِضْ فِيمَا لَا يَعْنِيكَ وَاعْتَزِلْ عَدُوَّكَ وَاحْذَرْ خَلِيلَكَ إِلَّا الْأَمِينَ وَلَا أَمِينَ إِلَّا مَنْ خَشِيَ اللّٰهَ وَلَا تَصْحَبْ فَاجِرًا لِكَيْ تَتَعَلَّمَ مِنْ فُجُورِهِ وَلَا تُفْشِ إِلَيْهِ سِرَّكَ وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِكَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

مالک۔ ایک بیان کرنے والے نے بیان کیا حضرت عمرؓ ایک شخص کو وصیت کر رہے تھے کہ اس کام میں مشغول نہ ہو جس میں کوئی مقصد نہ ہو۔ دشمن سے الگ رہ۔ اور اپنے دوست سے ڈر مگر یہ کہ امین ہو۔ اور امین وہی ہے جو خدا سے ڈرے۔ اور فاجر (بدکار) کی صحبت میں نہ بیٹھ ایسا نہ ہو کہ اس کی بری باتیں تو سیکھ لے۔ اور ان پر اپنا راز نہ ظاہر کر اور اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ لے جو اللہ بزرگ و برتر سے ڈرتے ہیں۔

ح ۹۲۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَيَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ

مالک۔ ابو الزبیر مکی۔ جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے اور ایک جوتی پہن کر چلنے سے منع فرمایا۔ اور ایک کپڑا سر سے پاؤں تک لپیٹ لینے کو اور ایک کپڑا لپیٹ کر سرین کے بل اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا کہ شرمگاہ کھلی رہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ بِشِمَالِهِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ أَنْ يَشْتَمِلَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ يَشْتَمِلُ بِهِ فَيَنْكَشِفُ عَوْرَتُهُ مِنَ النَّاحِيَةِ الَّتِي تُرْفَعُ مِنْ ثَوْبِهِ وَكَذٰلِكَ الْاِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

امام محمدؒ نے کہا بائیں ہاتھ سے کھانا اور اشتمال الصماء مکروہ ہے اور اشتمال الصماء یہ ہے کہ ایک کپڑا سارے بدن پر اس طرح لپیٹ لے کہ کپڑا کسی طرف سے اٹھائے تو شرمگاہ کھل جائے اور ایک ہی کپڑا میں احتبا کا بھی یہی حکم ہے۔

۹۲۲ الزُّهْدُ وَالتَّوَاضُعُ

زہد و تواضع

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

مالک۔ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے

بن دینار أن ابن عمر أخبرہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأتی قباء راکبا وماشیا

أخبرنا مالک أخبرنا إسحاق بن عبد اللہ بن أبی طلحۃ أن أنس بن مالک حدثہ ہذہ الأحادیث الأربعۃ قال أنس رأیت عمر بن الخطاب وہو یومئذ أمیر المؤمنین قد رقع بین کتفیہ برقاع ثلاث لبد بعضہا فوق بعض و قال أنس و قد رأیت عمر یطرح لہ صاع تمر فیأکلہ حتی یأکل حشفہ قال أنس و قد سمعت عمر بن الخطاب یوما و خرجت معہ حتی دخل حائطا فسمعتہ یقول و بینی و بینہ جدار و ہو فی جوف الحائط عمر بن الخطاب أمیر المؤمنین بخ بخ و اللہ یا ابن الخطاب لتتقین اللہ أو لیعذبنک قال أنس و سمعت عمر بن الخطاب و سلم علیہ رجل فرد علیہ السلام ثم سأل عمر الرجل کیف أنت قال الرجل أحمد اللہ إلیک قال عمر ہذا الذی أردت منک

أخبرنا مالک أخبرنا ہشام بن عروۃ عن أبیہ قال قالت عائشۃ کان عمر بن الخطاب یبعث إلینا بأحظائنا من الأکارع والرؤوس

ابن عمرؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا، کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل جاتے تھے

۹۳۳ مالک۔ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے ان سے انس بن مالک نے یہ چار حدیثیں بیان کیں۔ انسؓ نے بیان کیا حضرت عمرؓ کو جس وقت کہ وہ امیر المؤمنین تھے میں نے دیکھا کہ ان کے کرتے میں مونڈھوں کے درمیان اوپر نیچے تین پیوند تھے۔ انسؓ نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک صاع کھجور رکھ دی جاتی تھی تو وہ اس کو کھا لیتے یہاں تک کہ جو ردی کھجور ہوتی وہ بھی کھا لیتے۔ انسؓ نے بیان کیا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ ایک دن نکلا یہاں تک کہ وہ ایک باغ میں داخل ہو گئے میرے اور ان کے درمیان دیوار حائل تھی۔ اور وہ باغ کے اندر تھے میں نے انہیں (خود اپنی ذات کو مخاطب کر کے) کہتے ہوئے سنا کہ واہ اے مومنوں کے امیر عمر بن خطاب بخدا اے خطاب کے بیٹے خدا سے ڈر ورنہ خدا تجھے عذاب میں مبتلا کر دیگا۔ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ کو میں نے جواب دیتے ہوئے سنا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس آدمی سے پوچھا تیرا کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ میں آپ کے لئے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تجھ سے یہی چاہتا تھا۔

۹۳۴ مالک۔ ہشام بن عروہ۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے فرمایا حضرت عمرؓ (جب کوئی جانور ذبح کرتے) تو ہم لوگوں کا حصہ سر، پائے بھیج دیتے تھے۔

۹۲۵ ح **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَيَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُرِيدُ الشَّامَ حَتَّى إِذَا دَنَى مِنَ الشَّامِ أَنَاخَ عُمَرُ وَذَهَبَ إِلَى حَاجَتِهِ قَالَ أَسْلَمُ فَطَرَحْتُ فَرْوَ لِي بَيْنَ شِقَّيْ رَحْلِي فَلَمَّا فَرَغَ عُمَرُ عَمَدَ إِلَى بَعِيرِي فَرَكِبَهُ عَلَى الْفَرْوِ وَرَكِبَ أَسْلَمُ بَعِيرَهُ فَخَرَجَا يَسِيرَانِ حَتَّى لَقِيَهُمَا أَهْلُ الْأَرْضِ يَتَلَقَّوْنَ عُمَرَ قَالَ أَسْلَمُ فَلَمَّا دَنَوْا مِنَّا أَشَرْتُ لَهُمْ إِلَى عُمَرَ فَجَعَلُوا يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ قَالَ عُمَرُ تَطْمَعُ أَبْصَارُهُمْ إِلَى مَرَاكِبِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُمْ يُرِيدُ مَرَاكِبَ الْعَجَمِ

۹۲۶ ح **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَأْكُلُ خُبْزًا مَفْتُوتًا بِسَمْنٍ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَتَتَبَّعُ بِاللُّقْمَةِ وَضَرَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ كَأَنَّكَ مُقْفِرٌ قَالَ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ سَمْنًا وَلَا رَأَيْتُ أَكْلًا بِهِ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ عُمَرُ لَا آكُلُ السَّمْنَ حَتَّى يَحْيَى النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا أُحْيُوا

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ قاسم سے روایت ہے میں نے اسلم حضرت عمرؓ بن خطاب کے آزاد کردہ غلام کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ نکلا ان کا ارادہ شام جانیکا تھا یہاں تک کہ جب شام کے قریب ہو نچے تو حضرت عمرؓ نے اپنی سواری کو بٹھلایا اور رفع حاجت کے لئے گئے۔ اسلمؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنی گودڑی اتار کر اپنے کجاوہ میں رکھ دی جب حضرت عمرؓ فارغ ہو کر آئے تو میرے اونٹ کی طرف رخ کیا۔ اور اس پر سوار ہو کر میری گودڑی پر بیٹھ گئے۔ اور اسلم ان کے اونٹ پر سوار ہوئے پھر دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ ان دونوں سے وہاں کے رہنے والے لوگ ملے جو انہیں لینے کو آئے تھے جب وہ میرے پاس آئے تو میں نے حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ کیا (کہ عمرؓ وہ ہیں) وہ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ لوگ ان سواروں کے انتظار میں ہیں جن کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ اس سے مراد عجمی لوگ تھے۔

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ روٹی گھی کے ساتھ چور کرتے تھے ایک دیہاتی شخص کو کھانے کے لئے بلایا تو وہ لقمہ کے ساتھ پیالہ کے میل کو بھی کھانے لگا حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا تو بھوکا ہے۔ اس نے کہا بخدا اتنی مدت سے میں نے گھی نہیں دیکھا اور نہ کسی کھانے والے کو دیکھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں بھی گھی نہیں کھاؤں گا جب تک لوگ ویسے ہی آسودہ حال نہ ہو جائیں [illegible] جیسے [illegible] تھے

اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَیْءَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَقَلِیْلُ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنِّیْ لَاُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

۴۲۴ **اللہ کے واسطے کسی سے محبت کرنا**

۹۲۷ ح ۱ مالک۔ اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی!۔ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا سامان مہیا کر رکھا ہے اس نے کہا کچھ بھی نہیں۔ واللہ میں تو تھوڑی نماز ول والا اور تھوڑے روزے رکھنے والا شخص ہوں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو قیامت میں میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔

فَضْلُ الْمَعْرُوْفِ وَالصَّدَقَۃِ

۴۲۵ **اچھی بات کہنے اور صدقہ کی فضیلت کا بیان**

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمِسْكِیْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْكِیْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ مَا عِنْدَہٗ مَا یُغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ لَہٗ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلَ النَّاسَ

۹۲۸ ح ۱ مالک۔ ابو الزناد۔ اعرج حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو گھر گھر پھرتا ہو اور اس کو کہیں سے ایک لقمہ اور دو لقمہ یا ایک کھجور اور دو کھجور مل جائے تو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر مسکین کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال بھی نہ ہو کہ وہ اپنی ضرورت پوری کر سکے اور نہ لوگ اس کی حالت جانتے ہوں کہ اسے خیرات دیں اور نہ وہ لوگوں سے مانگنے کو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا اَحَقُّ بِالْعَطِيَّةِ وَاَيُّهُمَا اَعْطَيْتَهُ مِنْ زَكٰوتِكَ اَجْزَاكَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

۳۴۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ اَحَدٰكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ

۳۴۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْحَارِثِيِّ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ

۳۴۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سُمَيٌّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ بَلَغَ مِنِّيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهٗ ثُمَّ اَمْسَكَ الْخُفَّ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا قَالَ

امام محمدؒ نے کہا ایسا شخص دیے جانے کا زیادہ مستحق ہے ان میں سے کسی کو اگر زکوٰۃ تم دو تو یہ جائز ہے دیا تمہارے لئے کافی ہے) امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

مالک۔ زید بن اسلم۔ معاذ بن عمرو بن سعید بن معاذ۔ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسائی کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ بھیجے۔

مالک۔ زید بن اسلم۔ ابو بجید انصاری حارثی کی دادی سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکینوں کو دو اگرچہ بکری کا ایک جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

مالک۔ سمی۔ ابو صالح سمان۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کسی راستے سے گزر رہا تھا اُسے پیاس معلوم ہوئی ایک کنواں دیکھا تو اس کنوئیں میں اتر کر اس نے پانی پیا پھر باہر نکلا تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے زمین کی کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے کہا اس کتے کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ چنانچہ وہ کنوئیں میں اترا اپنے موزے کو پانی سے بھرا پھر موزے کو اپنے منہ سے پکڑا اور کنوئیں سے باہر آیا کتے کو پانی پلایا۔ اللہ نے اس کی قدردانی کی اور اُسے بخش دیا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا جانوروں کے پانی پلانے میں بھی ہمیں اجر ملے گا۔ آپ

فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

حَقُّ الْجَارِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ لَيُوَرِّثَنَّهُ

اَلْكِتَابُ الْعِلْمِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنِ انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سُنَّتِهِ أَوْ حَدِيثِ عُمَرَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا فَاكْتُبْهُ لِي فَإِنِّي قَدْ خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذِهَابَ الْعُلَمَاءِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَلَا نَرٰى بِكِتَابَةِ الْعِلْمِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى

اَلْخِضَابُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

نے فرمایا ہر تر جگر رکھنے والے جاندار کے پانی پلانے میں ثواب ہے۔

پڑوسی کا حق ۴۲۶

مالک۔ یحییٰ بن سعید ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم ۹۳۲ ح ۱
عمرہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت جبرئیلؑ ہمیشہ ہمیں پڑوسی کے لئے وصیت کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں خیال پیدا ہوگا شاید پڑوسی وارث بنا دیئے جائیں گے۔

علم کا قلمبند کرنا ۴۲۷

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے ۹۳۳ ح ۱
عمر بن عبدالعزیزؒ نے ابوبکر بن عمرو بن حزم کو لکھا کہ دیکھو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور ان کی سنت ہو یا حضرت عمر اور دیگر خلفا کی حدیث ہو وہ میرے لئے لکھ لو مجھے علم کے مٹ جانے اور علماء کے گزر جانے کا ڈر ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں علم کو قلمبند کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بالوں کا خطاب سے رنگنا ۴۲۸

مالک۔ یحییٰ بن سعید محمد بن ابراہیم۔ ابوسلمہ ۹۳۴ ح ۱
بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ كَانَ جَلِيْسًا لَّنَا وَكَانَ اَبْيَضَ اللِّحْيَةِ وَالرَّاْسِ فَغَدَا عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَدْ حَمَّرَهَا فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هٰذَا اَحْسَنُ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَيَّ الْبَارِحَةَ جَارِيَتَهَا نُخَيْلَةَ فَاَقْسَمَتْ عَلَيَّ لَاَصْبُغَنَّ فَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَصْبُغُ۔

بن اسود بن عبد یغوث ہمارے ہم صحبت تھے ان کی ڈاڑھی اور سر کے بال سفید تھے ایک دن وہ صبح کو آئے اس حال میں کہ اپنے بالوں پر سرخ خضاب لگائے ہوئے تھے تو ان سے لوگوں نے کہا یہ اچھا ہے وہ بولے کہ میری ماں ام المومنین حضرت عائشہؓ نے کل رات اپنی لونڈی نخیلہ کے ہاتھ مجھے قسم دے کر کہلا بھیجا کہ بالوں میں خضاب لگاؤں اور مجھے خبر دی کہ حضرت ابوبکرؓ خضاب لگاتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰى بِالْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ وَالْحِنَّاءِ وَالصُّفْرَةِ بَاْسًا وَاِنْ تَرَكَهُ اَبْيَضَ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ۔

امام محمدؒ نے کہا وسمہ۔ مہندی اور زرد رنگ سے خضاب کرنے سے ہمارے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں اگر اسے سفید چھوڑ دے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں یہ تمام صورتیں بہتر ہے۔

اَلْوَصِيُّ يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَّالِ الْيَتِيْمِ ۷۲۹

یتیم کے مال سے قرض لینا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ اِنَّ لِيْ يَتِيْمًا وَّلَهُ اِبِلٌ فَاَشْرَبُ مِنْ لَبَنِ اِبِلِهِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ كُنْتَ تَبْغِيْ ضَالَّةَ اِبِلِهِ وَتَهْنَأُ جَرْبَاهَا وَتَلِيْطُ حَوْضَهَا وَتَسْقِيْهَا يَوْمَ وِرْدِهَا فَاشْرَبْ غَيْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ ۷۳۰

مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے ہیں نے قاسم بن محمد کو کہتے ہوتے سنا کہ ایک مرد ابن عباسؓ کے پاس پہونچا اور ان سے کہا میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے اور اس کے پاس ایک اونٹ ہے میں اس کے اونٹ سے دودھ پیتا ہوں ابن عباسؓ نے اس سے کہا اگر تم اس کے کھوئے ہوئے اونٹوں کو تلاش کرتے ہو۔ اس کی خارش کا علاج کرتے ہو اور اس کا حوض درست کرکے پانی پلانے کے دن پانی پلاتے ہو تو اس سے پیو اس طور پر کہ اس اونٹ کی نسل کو ضرر

وَلَا نَاهِلِكَ فِي حَلَب

نہ پہونچے اور نہ اونٹنی زیادہ دودھ دوہنے کے باعث ضائع ہو جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرَ وَلِيَّ الْيَتِيمِ فَقَالَ اِنِ اسْتَغْنٰى اسْتَعَفَّ وَ اِنِ افْتَقَرَ اَكَلَ بِالْمَعْرُوْفِ قَرْضًا بَلَغَنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَسَّرَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ قَرْضًا

امام محمدؒ نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمرؓ نے یتیم کے متولی کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر مالدار ہو تو بچتا رہے اور بطور قرض لے کر اچھے طور پر کھائے اگر محتاج ہو تو قاعدہ شرعی کے مطابق بطور قرض لے کر کھائے۔ سعید بن جبیر سے ہم تک پہونچا ہے کہ وہ اس آیت من كان غنيا فليستعفف کی تفسیر بیان کی کہ غنی تو یتیم کے مال سے بچے اور فقیر قرض کے طور پر لے کر قاعدہ شرعی کے مطابق کھائے

۹۲۶ ح ۲ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَوْصِيْ اِلَى الْيَتِيْمِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِيَنَّ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا وَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا

سفیان ثوری - ابو اسحاق - صلہ بن زفر سے روایت ہے ایک شخص ابن مسعودؓ کے پاس آیا اور کہا مجھے یتیم کے حق میں وصیت فرما دیجئے تو انہوں نے فرمایا اس کے مال سے کوئی چیز خریدو اور نہ اس کے مال میں سے کچھ قرض لو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْاِسْتِعْفَافُ عَنْ مَالِهِ عِنْدَنَا اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

امام محمدؒ نے کہا اس کے مال سے بچنا ہی ہمارے نزدیک افضل ہے امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

۴۳۰

اَلرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ!

مرد کی شرمگاہ کو مرد کا دیکھنا

۹۲۷ ح ۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ بَيْنَمَا اَنَا اَغْتَسِلُ وَيَتِيْمٌ كَانَ فِيْ حَجْرِ اَبِيْ يَصُبُّ اَحَدُنَا عَلٰى صَاحِبِهٖ

امام مالک یحیٰی بن سعید سے روایت ہے عبد اللہ بن عامر کو کہتے ہوئے سنا کہ میں اور یتیم لڑکا جو میرے باپ کی پرورش میں تھا دونوں غسل کر رہے تھے۔ ایک دوسرے کے

إِذَا اطَّلَعَ عَلَيْنَا عَامِرٌ وَنَحْنُ كَذَلِكَ فَقَالَ يَنْظُرُ بَعْضُكُمْ إِلَى عَوْرَةِ بَعْضٍ وَاللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ لَأَحْسِبُكُمْ خَيْرًا مِنَّا قُلْتُ قَوْمٌ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُولَدُوا فِي شَيْءٍ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ وَاللّٰهِ لَأَظُنُّكُمْ الْخَلَفَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَوْرَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لِمُدَاوَاةٍ وَنَحْوِهِ

بدن پر پانی ڈال رہے تھے تو عامر ہمارے پاس سے گزرے اور ہم اسی حال میں تھے۔ تو عامر نے کہا تم ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتے ہو ہم تمہیں اپنی ذات سے اچھا سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہ ایسی قوم ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئی ہیں جاہلیت میں نہیں پیدا ہوئی ہیں۔ بخدا میں تو تمہیں ناخلف سمجھوں گا۔

امام محمدؒ نے کہا مرد کے لئے جائز نہیں کہ مسلمان بھائی کی شرمگاہ کی طرف دیکھے مگر یہ کہ علاج وغیرہ کی ضرورت ہو۔

اَلنَّفْخُ فِي الشَّرَابِ ۴۳۱

حدیث ۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ ابْنُ حَبِيبٍ مَوْلَى سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ أَبُوْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ مَرْوَانُ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَرْوِي مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ فَإِنِّي أَرَى الْقَذَاةَ فِيهِ قَالَ فَأَهْرِقْهَا

پانی میں سانس لینا

مالک، ایوب بن حبیب (سعید بن ابی وقاص کے آزاد کردہ غلام) ابو مثنی جہنی سے روایت ہے کہ میں مروان بن حکم کے پاس تھا تو ابو سعید خدریؓ مروان کے پاس آئے۔ مروان نے ان سے کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ انہوں نے پانی میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے فرمایا ہاں اور رسول اللہ صلی اللہ سے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتے تو آپ نے فرمایا اپنے منہ سے برتن جدا کر کے پھر سانس لے۔ اس نے کہا میں پانی میں تنکے یا گرد دیکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا پانی کو بہا دے۔

۴۳۲ # مَا يُكْرَهُ مِنْ مُصَافَحَةِ النِّسَاءِ

عورتوں سے مصافحہ کی کراہت

۹۳۰ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ تُبَايِعُهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا بِأَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ وَإِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ مِثْلُ قَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ

مالک۔ محمد بن منکدر۔ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان بہت سی عورتوں کے ساتھ آئی جو اسلام پر بیعت کے لئے آئی تھیں تو ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ بناؤں گی نہ چوری کروں گی۔ نہ زنا کروں گی نہ اپنی اولاد کو قتل کروں گی اور نہ کسی پر بہتان باندھوں گی جسے گھڑ لیا ہو۔ اور نہ احکام شرع میں آپ کی مخالفت کروں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر تمہیں استطاعت اور قدرت ہو۔ ہم لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ہم پر خود ہمارے اعتبار سے زیادہ شفیق ہیں اپنا ہاتھ لائیے کہ یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کریں آپ نے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا ہوں میرا سو عورتوں سے کہہ دینا ایک عورت سے کہہ دینے کے مثل ہے (آپ نے کقولی لامرأۃ واحدۃ یا مثل قولی لامرأۃ واحدۃ کے الفاظ فرمائے)

۴۳۳ # فَضَائِلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فضیلت

۹۳۱ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے میں نے سعد بن ابی وقاص کو کہتے ہوئے سنا کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ماں باپ دونوں کو جمع

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ

ح ۹۳۱ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنْ تَطْعُنُوْا فِيْ فِيْ اَمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمْرَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ

ح ۹۳۲ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَاءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَهٗ فَاخْتَارَ الْعَبْدُ مَاعِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَقَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ قَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبَرِ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ

کیا۔ (یعنی کہا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں)

مالک۔ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو مقرر کیا لوگوں نے ان کی سرداری پر اعتراض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور کہا کہ تم اس کی سرداری پر اعتراض کرتے ہو اور تم اس کے باپ کی سرداری پر بھی اعتراض کرتے تھے۔ بخدا وہ سرداری کے لائق تھا اور اس کے بعد (یعنی زید بن حارثہ کے بعد) اسامہؓ لوگوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

مالک۔ ابوالنضر (عمر بن عبداللہ معمر کے آزاد کردہ غلام) عبید یعنی ابن حنین۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا کی زینت یا اس چیز کے قبول کرنے کا اختیار دیا جو اللہ کے پاس ہے تو اس بندے نے اس کو قبول کیا جو اللہ کے پاس ہے حضرت ابوبکرؓ یہ سن کر رونے لگے اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ابوسعید کا بیان ہے کہ ہم لوگوں کو ان کے رونے پر تعجب ہوا اور لوگوں نے کہا کہ اس بڈھے کو دیکھو رسول اللہ صلعم تو ایک بندے کی خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے قبول کرنے کا اختیار دیا اور یہ کہتا ہے کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ اور جسے (دنیا و آخرت قبول کرنے کا) اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ ابوبکرؓ اس امر کو ہم میں زیادہ جاننے والے تھے۔ ابوبکرؓ مال و

عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَلَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ

دولت اور صحبت کے اعتبار سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں اگر کسی کو خلیل منتخب کرنا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو اپنا خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت ہے اور سوائے ابوبکرؓ کے کسی کا دریچہ مسجد نبوی میں نہ رہے۔

ف: اس سے ان کے خلیفہ بنائے جانے کی طرف اشارہ ہے اس لئے کہ خلیفہ کو ہر وقت مسجد جانے کی ضرورت ہوگی۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ قَدْ هَلَكْتُ قَالَ لِمَ قَالَ نَهَانَا اللّٰهُ أَنْ نُحِبَّ أَنْ نُحْمَدَ بِمَا لَمْ نَفْعَلْ وَأَنَا امْرُؤٌ أُحِبُّ الْحَمْدَ وَنَهَانَا عَنِ الْخُيَلَاءِ وَأَنَا أُحِبُّ الْجَمَالَ وَنَهَانَا اللّٰهُ أَنْ نَرْفَعَ أَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ وَأَنَا رَجُلٌ جَهِيرُ الصَّوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ثَابِتُ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَعِيشَ حَمِيدًا أَوْ تُقْتَلَ شَهِيدًا وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ

مالک - ابن شہاب - اسمٰعیل بن محمد بن ثابت انصاری سے روایت ہے ثابت بن قیس بن شماس انصاری نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے ڈر ہے کہ میں ہلاک ہو جاؤں گا آپ نے فرمایا کیوں۔ کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس کام پر تعریف کو پسند کرنے سے منع فرمایا جو ہم نے نہیں کئے ہیں اور میں ایسا آدمی ہوں کہ اس پر تعریف کئے جانے کو پسند کرتا ہوں ہمیں فخر کرنے سے منع فرمایا ہے اور میں ایسا آدمی ہوں کہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا کہ اپنی آوازوں کو آپ کی آواز سے بلند کریں اور میں ایسا آدمی ہوں کہ میری آواز بلند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثابت کیا تو اس کو پسند نہیں کرتا ہے کہ تو زندہ رہے اس طور پر کہ تیری تعریف ہو اور تو قتل کیا جائے شہید ہو کر اور جنت میں داخل ہو جائے۔

صِفَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۹۴۴

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

مالک۔ ربیعہ۔ ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت ہی بہت تھے اور نہ ٹھگنے قد کے اور نہ بالکل چونا کی طرح سفید رنگ تھا اور نہ بہت ہی گندم گوں آپ کے بال نہ تو بہت گھنگروار تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا کی دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں رہے پھر ساٹھ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی اس حال میں کہ آپ کے سر اور داڑھی کے بیس بال بھی سفید نہ ہوئے تھے۔

قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ ذٰلِكَ ۹۴۵

نبی کریم صلعم کی قبر کی زیارت!

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَاءَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ

مالک۔ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ جب سفر کا ارادہ کرتے یا سفر سے واپس آتے تو نبی کریم صلعم کی قبر شریف کے پاس آتے درود پڑھتے اور دعا کرتے پھر واپس آتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّفْعَلَهٗ اِذَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ يَاْتِيْ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام محمدؒ نے کہا جب مدینہ کوئی شخص آئے تو اسے نبی کریم صلعم کی قبر کے پاس آنا چاہیے اور یہی کرنا چاہیے۔

اَلْحَيَاءُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَكُوْنَ تَارِكًا لِمَا لَا يَعْنِيْهِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ الزُّرَقِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ طَلْحَةَ الرُّكَانِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ

حیاء کی فضیلت

مالک۔ ابن شہاب۔ علی بن حسین سے روایت ہے وہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک، سلسلہ سند پہونچاتے ہوئے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کے حسن اسلام کی علامت یہ ہے کہ وہ بے فائدہ باتوں کو چھوڑ دے۔

امام محمدؒ نے کہا مسلمانوں کے لئے یہی مناسب ہے کہ غیر مفید باتوں کو ترک کر دے۔

مالک۔ سلمہ بن صفوان زرقی۔ یزید بن طلحہ رکانی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیاء ہے۔

مالک۔ ایک مخبر۔ سالم بن عبد اللہ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کی تعلیم دے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو اس لئے کہ حیا ایمان کا جزو ہے۔

حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْءَةِ

شوہر کا بیوی پر حق

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِيْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ حُصَيْنَ بْنَ مُحْصِنٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمَّةً لَهُ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّهَا زَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ لَهَا اَذَاتُ زَوْجٍ اَنْتِ فَقَالَتْ نَعَمْ كَزَعَمَتْ

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ بشیر بن یسار۔ حصین بن محصن سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ان سے رسول اللہ نے پوچھا کیا تو شوہر والی ہے انہوں نے جواب دیا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَنَّهُ قَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ لَهُ فَقَالَتْ مَا آلُوهُ إِلَّا مَا عَجَزْتُ قَالَ فَانْظُرِي أَيْنَ أَنْتِ فَإِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ أَوْ نَارُكِ

حَقُّ الضِّيَافَةِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ

تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَشَمِّتْهُ ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ مَضْنُوكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَشَمِّتْهُ ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ فَإِنْ لَمْ تُشَمِّتْهُ حَتَّى يَعْطِسَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَجْزَأَكَ أَنْ تُشَمِّتَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً

ان سے پوچھا تمہارا اس کے ساتھ کیا سلوک ہے جواب دیا کہ میں کبھی کوتاہی نہیں کرتی مگر یہ کہ مجبوری ہو آپ نے فرمایا دیکھو تم کہاں ہو وہی تمہاری جنت یا جہنم ہے۔

مہمان نوازی

مالک۔ سعید مقبری۔ ابو شریح کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ تحفہ و تحائف کے ذریعے ایک دن ایک رات مہمان نوازی کرے۔ مہمانداری تین دن ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ اس کے پاس اتنا دن ٹھہرے کہ اس سے میزبان کو تکلیف ہو۔

چھینک کا جواب دینا

مالک۔ عبداللہ بن ابو بکر بن عمرو بن حزم۔ ابو بکر بن عمرو بن حزم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص چھینکے تو اس کا جواب دے (یعنی الحمد للہ کے جواب میں یرحمک اللہ کہے) پھر اگر چھینکے تو اس کا جواب دے پھر اگر چھینکے تو کہہ دے کہ تجھ کو زکام ہے۔ عبداللہ بن ابی بکر نے بیان کیا مجھے یاد نہیں کہ تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ کے بعد آپ نے فرمایا۔

امام محمدؒ نے کہا اگر کوئی شخص چھینکے تو اس کا جواب دے پھر اگر چھینکے تو اس کا جواب دے اگر دو تین مرتبہ چھینکے اور اس کا جواب نہ دے تو بھی جائز ہے بشرطیکہ ایک دفعہ جواب دے چکا ہو۔

اَلْفِرَارُ مِنَ الطَّاعُوْنِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ عَامِرَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَوْ اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ شَکَّ ابْنُ الْمُنْکَدِرِ اَیَّهُمَا قَالَ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْهِ وَاِذَا دَخَلَ فِیْ اَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا حَدِیْثٌ مَعْرُوْفٌ قَدْ رُوِیَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ فَلَا بَاْسَ اِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ اَنْ لَّا یَدْخُلَهَا اِجْتِنَابًا لَهٗ

طاعون سے بھاگنا

۴۴۰

ح ۹۵۳ مالک - محمد بن منکدر، عامر بن سعد بن ابی وقاص اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امت پر بھیجا گیا یا بنی اسرائیل پر بھیجا گیا تھا ابن منکدر کو شبہ ہوا کہ ان دونوں میں سے آپ نے کیا فرمایا تھا جب تم کسی جگہ کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر کسی جگہ طاعون پھیل جائے تو وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو۔

امام محمدؒ نے کہا یہ حدیث مشہور و معروف ہے مختلف طریقوں سے مروی ہے اس لئے جب کسی جگہ طاعون ہو تو بچنے کے لئے وہاں نہ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اَلْغِیْبَةُ وَالْبُهْتَانُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَیَّادٍ اَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْغِیْبَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَذْکُرَ مِنَ الْمَرْءِ مَا یَکْرَهُ اَنْ یَّسْمَعَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ کَانَ حَقًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ بَاطِلًا فَذٰلِكَ الْبُهْتَانُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّذْکُرَ لِاَخِیْهِ الْمُسْلِمِ الزَّلَّةَ تَکُوْنُ

غیبت اور بہتان

۴۴۱

ح ۹۵۴ مالک - ولید بن عبد اللہ بن صیاد، مطلب بن عبد اللہ بن حنطب مخزومی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا غیبت کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی شخص کے متعلق ایسی بات بیان کرو کہ اگر وہ سن لے تو اسے ناگوار ہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ بات سچی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جھوٹ کہتا ہے تو وہ بہتان ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کسی مسلمان بھائی کی ان لغزشوں کا بیان کرنا جو اسے ناگوار

مِنْهُ مِمَّا يَكْرَهُ فَامَّا صَاحِبُ الْهَوٰى الْمُتَعَالِنُ بِهَوَاهُ الْمُتَعَرِّفُ وَالْفَاسِقُ الْمُتَعَالِنُ بِفِسْقِهٖ فَلَا بَأْسَ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَيْنِ بِفِعْلِهِمَا فَاِذَا ذَكَرْتَ مِنَ الْمُسْلِمِ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ الْبُهْتَانُ وَهُوَ الْكَذِبُ

اَلنَّوَادِرُ

ح۱ ۹۵۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاكْفَؤُا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِؤُا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بُيُوْتَهُمْ

ح۲ ۹۵۵ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

ح۳ ۹۵۶ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالَّذِيْ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ

ح۴ ۹۵۷ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيْلِيُّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ

ہو مناسب نہیں۔ لیکن خواہشات کی پیروی کرنے والا جو اس کے باعث مشہور ہے اور اس کے ذریعے شہرت کا طالب ہے۔ اور فاسق جو علانیہ فسق کرتا ہے تو ان دونوں کے افعال کے بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر کسی مسلمان کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کرو جو اس میں نہیں ہے تو یہ بہتان اور جھوٹ ہے۔

نادر امور کا بیان

مالک۔ ابو الزبیر مکی۔ جابرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازے بند کر دیا کرو مشکیزوں کے منہ باندھ دو۔ برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو یا یہ فرمایا کپڑے باندھو چراغ بجھا دیا کرو اس لئے کہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا ہے اور نہ بند کی ہوئی مشک اور برتن کو کھولتا ہے اور چوہے لوگوں کے گھروں کو جلا دیتے ہیں۔

مالک۔ ابو الزناد۔ اعرج حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

مالک۔ صفوان بن سلیم سے مرفوعاً روایت ہے کہ بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی خدمت کرنے والا ان لوگوں کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں یا ان لوگوں کی طرح ہے جو دن کو روزے رکھتے ہیں اور رات بھر جاگ کر عبادت کرتے ہیں۔

مالک۔ ثور بن زید دیلی۔ ابو الغیث (ابو مطیع کے آزاد کردہ غلام) حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ

مُطِيعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ اَبَا الْحُبَابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشُّؤْمَ فِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِالسُّوْقِ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّنَاجِيَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ غَيْرِيْ غَيْرُ الرَّجُلِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يُّنَاجِيَهُ فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا اٰخَرَ حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً قَالَ فَقَالَ لِيْ وَلِلرَّجُلِ الَّذِيْ اَسْتَرْخِيَا شَيْئًا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ

مسلم سے، اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۵۵ ح ۵ مالک ۔ محمد بن عبداللہ بن صعصعہ ۔ ابوالحباب سعید بن یسار حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔

۹۵۶ ح ۶ مالک ۔ ابن شہاب ۔ سالم بن عبداللہ بن عمر اور حمزہ بن عبداللہ بن عمر ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست عورت گھر اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔

امام محمدؒ نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو گھر عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔

ح ۷ مالک ۔ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ بازار میں خالد بن عقبہ کے گھر کے پاس تھا کہ ایک مرد آیا اور ان کے کان میں کچھ کہنا چاہا اور وہاں پر میرے سوا اور کوئی نہ تھا۔ تو عبداللہ بن عمر لے ایک اور شخص کو بلایا یہاں تک کہ ہم چار آدمی ہو گئے پھر عبداللہ بن عمر نے مجھ کو اور چوتھے شخص کو کہا کہ تم دونوں ذرا ہٹ جاؤ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ دو آدمی ایک کو اکیلا چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔

ح ۸ مالک ۔ عبداللہ بن دینار ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درخت ہے جس کی پتی نہیں گرتی اور وہ مسلمان کی طرح ہے بتلاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے

فَحَدِّثُوْنِیْ مَا هِیَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِیْ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ قَالُوْا حَدِّثْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هِیَ قَالَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِالَّذِیْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ اِنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِیْ كَذَا وَكَذَا۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ٩٧٢ ح ٩
دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ٩٧٣ ح ١٠
دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُنَّا حِيْنَ نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ٩٧٤ ح ١١
دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ يُصِيْبُكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ٩٧٥ ح ١٢
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِیْ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ

عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ لوگ جنگلی درختوں کے متعلق سوچنے لگے میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے مگر اس کے بیان کرنے سے میں شرمایا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہی بتلا دیجئے کہ وہ کونسا درخت ہے۔ آپ نے فرمایا کھجور کا درخت ہے عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا میرے دل میں یہی بات آئی تھی۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا بخدا اگر تو اسے کہہ دیتا تو میرے لئے اس سے بہتر ہوتا کہ میرے پاس اتنا اتنا خزانہ ہو۔

مالک۔ عبداللہ بن دینار۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور قبیلہ اسلم کو اللہ نے محفوظ رکھ لیا۔ اور عصیّہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

مالک۔ عبداللہ بن دینار۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم سننے اور اطاعت کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے تو آپ فرماتے تھے جس قدر تمہیں استطاعت ہو۔

مالک۔ عبداللہ بن دینار۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حجر کے متعلق فرمایا کہ اس عذاب دی ہوئی قوم پر نہ داخل ہو مگر یہ کہ روتے ہوئے۔ اور اگر نہ روؤ تو اس جگہ میں نہ جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم پر وہی مصیبت آجائے جو ان پر آئی تھی۔

مالک۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر ابو محیریز سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو قیامت کی علامت کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کسی

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ الْمَعْلُوْمَةِ الْمَعْرُوْفَةِ اَنْ تَرَى الرَّجُلَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لَا يَشُكُّ مَنْ رَاٰهُ اَنْ يَدْخُلَ لِسُوْءٍ غَيْرَ اَنَّ الْجُدُرَ تُوَارِيْهِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمِّيْ اَبُوْسُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ النَّاسُ عَلَيْهِ اِلَّا النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ مُخْبِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ اُنَسّٰى لِاَسُنَّ

اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عُتْبَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰى بِهٰذَا بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ لَوْ دُفِنْتِ مَعَهُمْ قَالَ قَالَتْ اِذًا اَنَا الْمُبْتَدِئَةُ بِعَمَلِيْ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ قَالَ سَلَمَةُ لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ مَا شَاْنُ عُثْمَانَ بْنِ

شخص کو گھر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لو اور دیکھنے والے کو شک نہ ہو کہ وہ اس گھر میں کسی برائی کی نیت سے داخل ہوا ہے۔ بجز اس کے کہ دیواروں کا پردہ ہے۔

٩٦٦ ح ١٣ مالک - ابو سہیل - مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے فرماتے تھے کہ میں نماز کی اذان کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھتا جو اسی طرح قائم ہو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی۔

٩٦٧ ح ١٤ مالک - ایک مخبر نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر نسیان طاری ہوتا ہے تاکہ سنت مقرر کروں۔

٩٦٨ ح ١٥ مالک بن انس - ابن شہاب زہری - عباد بن تمیم - عتبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد نبوی میں دیکھا ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھ کر چت لیٹے ہوئے دیکھا۔

٩٦٩ ح ١٦ مالک - ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما یہی کرتے تھے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

٩٧٠ ح ١٧ مالک - یحییٰ بن سعید سے روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا گیا کاش آپ بھی وصیت کر جائیں کہ (نبی کریم صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق) کے ساتھ دفن کی جائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں اس وقت اپنے کام میں اوّل ہوتی (یعنی اگر وصیت اس معاملہ میں اوروں نے کی ہوتیں تو میں بھی کرتی)

٩٧١ ح ١٨ مالک - سلمہ نے عمر بن عبید اللہ سے کہا کیا بات ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ان کے (جی

عفان لم يدفن معهم فسكت
ثم اعاد عليه قال ان الناس كانوا
يومئذ متشاغلين

أخبرنا مالك اخبرنا زيد بن ۹۲۳ (۱۹)
اسلم عن عطاء بن يسار ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال من وقى
شر اثنين ولج الجنة و اعاد ذلك
ثلاث مرات من وقى شر
اثنين ولج الجنة ما بين
لحييه و ما بين
رجليه

أخبرنا مالك قال بلغني ان ۹۲۴ (۲۰)
عيسى ابن مريم عليه السلام كان
يقول لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله
فتقسوا قلوبكم فان القلب القاسي
بعيد من الله تعالى ولكن لا تعلمون
ولا تنظروا في ذنوب الناس كانكم
ارباب وانظروا فيها كانكم عبيد
فانما الناس مبتلى و معافى فارحموا
اهل البلاء و احمدوا الله على
العافية

أخبرنا مالك حدثني سمي ۹۲۵ (۲۱)
مولى ابي بكر عن ابي صالح السمان
عن ابي هريرة ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم السفر قطعة من
العذاب يمنع احدكم نومه وطعامه
وشرابه فاذا قضى احدكم نهمته من
وجهه فليعجل الى اهله

أخبرنا مالك اخبرنا يحيى بن ۹۲۶ (۲۲)

آنحضرت صلعم (اور) ابوبکرؓ و عمرؓ، ساتھ دفن نہیں کئے گئے وہ خاموش رہے پھر دوبارہ یہی سوال کیا تو جواب دیا کہ لوگ اس دن فتنہ میں مشغول تھے۔

مالکؒ۔ زید بن اسلم۔ عطا بن یسار سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو چیزوں کے شر سے بچیگا وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کو تین بار فرمایا کہ جو شخص دو چیزوں کے شر سے بچیگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک تو وہ ہے جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) دوسری وہ ہے جو دونوں ٹانگوں کے بیچ ہے یعنی شرمگاہ۔

مالکؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فرماتے تھے ذکر الٰہی کے سوا زیادہ باتیں مت کیا کرو کہ اس سے قلوب سخت ہوتے ہیں اور سخت قلب اللہ کی رحمت سے دور ہوتا ہے لیکن تم نہیں جانتے ہو۔ اور لوگوں کے گناہوں پر اس طرح نظر کرو کہ تم ان کے مالک ہو بلکہ اس طرح دیکھو کہ گویا تم غلام ہو کیونکہ لوگ ہی گنہگار بھی ہوتے ہیں اور معاف بھی کئے جاتے ہیں پھر اس گناہ میں مبتلا لوگوں پر رحم کرو اور خدا کا شکر بجا لاؤ کہ اس نے تمہیں اس سے محفوظ رکھا۔

مالکؒ۔ سمی (ابوبکر کے آزاد کردہ غلام) ابوصالح سمان۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر ایک قسم کا عذاب ہے کہ تم میں سے ایک شخص (سفر کرنیوالے) کو سونے۔ کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے اس لئے جب تمہارا مقصد پورا ہو جائے تو سفر سے جلد واپس لوٹ آنا چاہئے۔

مالکؒ۔ یحییٰ بن سعید۔ سالم بن عبداللہ

سَعِيدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا اَقْوٰى عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ مِنِّىْ لَكَانَ اَنْ اُقَدَّمَ فَيُضْرَبَ عُنُقِىْ اَهْوَنَ عَلَىَّ فَمَنْ وَلِىَ هٰذَا الْاَمْرَ بَعْدِىْ فَلْيَعْلَمْ اَنْ سَيَرُدُّهٗ عَنْهُ الْقَرِيْبُ وَ الْبَعِيْدُ وَ اَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاُقَاتِلُ النَّاسَ عَنْ نَفْسِىْ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِىْ مُخْبِرٌ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ النَّاسُ وَرَقًا لَا شَوْكَ فِيْهِ وَهُوَ الْيَوْمَ شَوْكٌ لَا وَرَقَ فِيْهِ اِنْ تَرَكْتَهُمْ لَمْ يَتْرُكُوْكَ وَ اِنْ نَقَدْتَهُمْ نَقَدُوْكَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَ اَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَ اَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ وَ اَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ يَا رَبِّ زِدْنِىْ وَقَارًا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّاسِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ

سے روایت ہے حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا اگر میں جانتا کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ قوی ہے اور اس بار خلافت کو سنبھال سکتا ہے پھر میں آگے بڑھایا جاتا اور میری گردن اڑادی جاتی تو میرے نزدیک یہ زیادہ آسان تھا۔ جو شخص میرے بعد اس امر کا مالک ہو اُسے جان لینا چاہیئے کہ اُسے قریب و بعید کے الزامات اپنے اوپر سے دفع کرنے پڑینگے۔ بخدا اگر میں ہوتا تو اپنے اوپر سے الزامات کے دفع کرنے کے لئے جنگ کرتا۔

٩٢٦ مالک۔ ایک مخبر حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے فرمایا کہ اگلے لوگ پتے ہی پتے تھے اس میں کانٹا نہ تھا۔ اور اب لوگ کانٹے ہی کانٹے ہیں اس میں پتے نہیں ہیں اگر تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو (یعنی ان سے تعرض نہ کرو) تو وہ تمہیں نہ چھوڑینگے اور اگر تم ان کے حق میں کچھ گفتگو کرو تو وہ تمہارے متعلق گفتگو کرینگے۔

٩٢٧ مالک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے مہمان کی ضیافت کی اور سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے ختنہ کرایا اور اپنی مونچھیں ترشوائیں اور سب سے پہلے شخص تھے کہ جب انہوں نے سفید بال اپنے سر میں دیکھے تو فرمایا اے رب کیا چیز ہے تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے ابراہیم یہ وقار ہے۔ تو حضرت ابراہیم نے دعا کی کہ یا اللہ میرے وقار میں زیادتی کر۔

٩٢٨ مالک۔ یحییٰ بن سعید سعید بن مسیب رح انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا میں حضرت موسیٰ علیہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَہْبِطُ مِنْ ثَنِیَّۃِ ہَرْشَا مَاشِیًا عَلَیْہِ ثَوْبٌ اَسْوَدُ

۹۷۹ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِیُقْطِعَ لَہُمْ بِالْبَحْرَیْنِ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰہِ اِلَّا اَنْ یُّقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَیْشٍ مِثْلَہَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ

السلام کو ہرشی کی چوٹی سے اترتے دیکھ رہا ہوں کہ اس حال میں کہ ان پر سیاہ کپڑا ہے۔

مالک۔ یحیٰی بن سعید۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین کی زمین ان کو بانٹ دیں تو انصار نے کہا بخدا ہم اس وقت تک نہ لیں گے جب تک ہمارے مہاجرین بھائی کو اس کے برابر نہ ملیگا۔ اسے دو بار یا تین بار کہا۔ تو آپ نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد تم دیکھو گے کہ اسباب دنیوی میں سبقت لے جائیں گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو۔

۹۸۰ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ التَّیْمِیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَۃَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُہَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُہَا فَہِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ہَاجَرَ اِلَیْہِ

مالک۔ یحیٰی بن سعید۔ محمد بن ابراہیم التیمی علقمہ بن ابی وقاص حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے بیان کیا کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اعمال نیت پر موقوف ہیں اور انسان کو وہی ملیگا جو اس کی نیت ہوگی چنانچہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی۔ اور جس نے دینار حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس کے لئے ہجرت کی ہے۔

۲۲۳

اَلْفَارَۃُ تَقَعُ فِی السَّمَنِ

چوہے کا گھی میں گر جانا

۹۸۱ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

مالک۔ ابن شہاب۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ عبد اللہ عباسؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کے متعلق سوال کیا گیا جو

اللّٰہ علیہ وسلم سئل عن فارۃ وقعت
فی سمن فماتت قال خذوھا وما حولھا
من السمن فاطرحوہ

قال محمد وبھذا ناخذ اذا کان
السمن جامدا اخذت الفارۃ وما حولھا
من السمن فرمی بہ واکل ما سوی
ذلک من السمن وان کان ذائبا لا
یؤکل منہ شیء واستصبح بہ و
ھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من
فقھائنا

گھی میں گر کر مر جائے آپ نے فرمایا اس چوہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو نکال لو اور اُسے پھینک دو۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب گھی جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دیا جائے اور بقیہ کھایا جائے اور اگر پگھلا ہوا ہو تو اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا جائے گا اس سے چراغ جلائے۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

دباغ المیتۃ

٣٤٤ مردار کے چمڑے کی دباغت

اخبرنا مالک حدثنا زید بن
اسلم عن ابی وعلۃ المصری عن
عبد اللّٰہ بن عباس ان رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا دبغ
الاھاب فقد طھر

٩٨٢ ح ١ مالک۔ زید بن اسلم۔ ابو وعلہ مصری۔ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چمڑا پکا دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

اخبرنا مالک اخبرنا زید بن
عبد اللّٰہ بن قسیط عن محمد بن
عبد الرحمٰن بن ثوبان عن امہ
عن عائشۃ زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ
وسلم ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ
اذا دبغت

٩٨٣ ح ٢ مالک۔ زید بن عبد اللہ قسیط۔ محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان محمد بن عبد الرحمن کی ماں۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھایا جائے جب کہ وہ پکا لیا جائے۔

اخبرنا مالک اخبرنا ابن شھاب
عن عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ قال مر
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
بشاۃ کان اعطاھا مولی لمیمونۃ
زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم میتۃ

٩٨٤ ح ٣ مالک۔ ابن شہاب۔ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو آپ نے ام المومنین حضرت میمونہؓ کے آزاد کردہ غلام کو دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا دُبِغَ اِهَابُ الْمَيْتَةِ فَقَدْ طَهُرَ وَهُوَ ذَكَاتُهُ وَلَا بَاْسَ بِالْاِنْتِفَاعِ بِهٖ وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

كَسْبُ الْحَجَّامِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ ح ۹۹۵
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ اَنْ يُعْطَى الْحَجَّامُ اَجْرَ عَلٰى حِجَامَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ ح ۹۹۶
عُمَرَ قَالَ الْمَمْلُوْكُ وَمَالُهٗ لِسَيِّدِهٖ لَا يَصْلُحُ لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يُنْفِقَ مِنْ مَالِهٖ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ اِلَّا اَنْ يَاْكُلَ اَوْ يَكْتَسِيَ اَوْ يُنْفِقَ بِالْمَعْرُوْفِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا اَنَّهٗ يُرَخِّصُ لَهٗ فِي الطَّعَامِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ اَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ وَفِيْ عَارِيَةِ الدَّابَّةِ وَنَحْوِهَا فَاَمَّا

اس کے چمڑے سے تم نے کیوں نہیں فائدہ حاصل کیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ تو مردہ ہے آپ نے فرمایا صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب مردار کا چمڑا پکا لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے یہی اس کی پاکی ہے اس سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں اور نہ اسکے بیچنے میں کوئی مضائقہ ہے امام ابو حنیفہؒ و اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

پچھنے لگوانے کی اجرت

مالک۔ حمید طویل۔ انس بن مالک سے روایت ہے ابو طیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو پچھنے لگائے تو آپ نے اس کو ایک صاع کھجور دیئے اور اس کے مالک کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں تخفیف کریں۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مالک۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا غلام اور اس کا مال اس کے مالک کا ہے غلام کے لئے درست نہیں کہ بغیر مالک کی اجازت کے اس کے مال میں سے کچھ خرچ کرے مگر یہ کہ کھائے اور پہنے اور جائز طور پر خرچ کرے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام حنیفہؒ کا یہی قول ہے مگر یہ کہ کھانے کی چیز والی میں سے کسی کو کھلائے یا کسی کو سواری عاریت دے تو اُسے اجازت ہے لیکن ایک درہم یا دینار یا

هِبَةُ دِرْهَمٍ اَوْ دِيْنَارٍ اَوْ كِسْوَةٍ فَلَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

کپڑا کسی کو ہبہ کر دینا جائز نہیں امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تِسْعُ صِحَافٍ يَبْعَثُ بِهَا اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ تَطْرِفَةٌ اَوِ الْفَاكِهَةُ اَوِ الْقِسْمُ وَكَانَتْ يَبْعَثُ بِاٰخِرِهِنَّ صَحْفَةً اِلٰى حَفْصَةَ فَاِنْ كَانَ قِلَّةٌ اَوْ نُقْصَانٌ كَانَ بِهَا

۹۸۷ ح ۳ مالک۔ زید بن اسلم۔ اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس نو رکابیاں تھیں جب تھے میوے اور گوشت وغیرہ بھیجتے تھے تو سب سے آخری رکابی حضرت حفصہ کو بھیجتے تھے کہ اگر کمی یا نقصان ہو تو انہیں کے حصے میں آئے چونکہ یہ بیٹی تھیں اس لئے ان کی خفگی کا خطرہ نہ تھا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ يَعْنِيْ فِتْنَةَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتْ فِتْنَةُ الْحَرَّةِ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ اَحَدٌ فَاِنْ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ لَمْ يَبْقَ بِالنَّاسِ طِبَاخٌ

۹۸۸ ح ۴ مالک۔ یحیٰ بن سعید سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک فتنہ یعنی فتنہ شہادت عثمان ظاہر ہوا تو شرکائے بدر میں سے کوئی بھی نہ باقی رہے پھر فتنہ حرہ ظاہر ہوا تو شرکائے حدیبیہ میں سے کوئی نہ رہے۔ پھر کہیں اگر تیسرا فتنہ رو نما ہوا تو کوئی صاحب عقل نہ باقی رہے گا۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَامْرَاَةُ الرَّجُلِ رَاعِيَةٌ عَلٰى مَالِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ

۹۸۹ ح ۵ مالک۔ عبداللہ بن دینار۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں ہر ایک سے اس کی رعیت کی بابت پرسش ہوگی۔ جو شخص لوگوں کا امیر ہے وہ ان کا نگہبان ہے اور ان کے متعلق اس سے بازپرس ہوگی مرد اپنی بیوی اور بچوں کا نگہبان ہے وہ ان کے متعلق سوال کیا جائے گا مرد کی بیوی اپنے شوہر کے مال کی محافظ وہ اس کے مال کی جواب دہ ہوگی۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگراں ہے وہ اس کے مال کا جواب دہ ہے۔ اس لئے تم میں سے ہر ایک نگہبان اور محافظ ہے اور اس سے رعیت (یعنی جس چیز کی حفاظت اسکے ذمے ہے)

عَنْ رَعِيَّتِهٖ

ح ۹۹۰ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَادِرَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ

ح ۹۹۱ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ح ۹۹۲ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰهُ يَبُوْلُ قَائِمًا

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَالْبَوْلُ جَالِسًا اَفْضَلُ

ح ۹۹۳ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ

ح ۹۹۴ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ نَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا

کے متعلق پرسش ہوگی۔

مالک۔ عبداللہ بن دینار۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ دھوکہ دینے والے کے لئے قیامت میں ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کا دھوکہ ہے۔

مالک۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی پیشانیوں میں قیامت تک برکت ہے۔

مالک۔ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا۔

امام محمدؒ نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن بیٹھ کر پیشاب کرنا بہتر ہے

مالک۔ ابوالزناد۔ اعرج۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھوڑ دو جب تک میں تمہیں چھوڑ دوں۔ اس لئے کہ تم سے پہلی امتیں اسی سبب سے ہلاک ہوگئیں کہ نبیوں سے سوال کرتی تھیں اور ان سے اختلاف کرتی تھیں جس چیز سے میں تمہیں منع کروں اس سے تم باز رہو۔

مالک۔ ابوالزناد۔ اعرج۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ابن ابوقحافہ (ابوبکرؓ) کو خواب میں ایک یا دو ڈول کھینچتے ہوئے دیکھا اس کھینچنے میں کمزوری کے اثرات نمایاں تھے اللہ اس کی مغفرت کرے پھر میں نے عمرؓ بن خطاب کو ڈول نکالتے ہوئے دیکھا لوگوں میں ایسا قوی شخص میں نے نہیں دیکھا وہ ڈول

مِنَ النَّاسِ نَزْعَهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

اَلتَّفْسِيْرُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ يَرْبُوْعٍ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى الظُّهْرُ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ مُصْحَفًا لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَقَالَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَالصَّلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ قَالَ اَمَرَتْنِيْ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا قَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ صَيَّادٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ فِي الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ قَوْلُ الْعَبْدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

کھینچتے رہے یہاں تک جانوروں کے پانی پینے کے حوض کو لوگوں نے بھر لیا۔

۳۴۹

آیات کی تفسیر کا بیان

۹۹۵ ح ۱ مالک۔ داؤد بن حصین۔ ابویربوع مخزومی سے روایت ہے زید بن ثابت فرماتے تھے صلوۃ وسطی ظہر کی نماز ہے۔

۹۹۶ ح ۲ مالک۔ زید بن اسلم۔ عمرو بن رافع سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت حفصہؓ کے لئے قرآن لکھتا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم اس آیت پر پہونچو تو مجھے خبر کردینا۔ جب میں اس آیت پر پہونچا تو انہوں نے فرمایا لکھو حافظوا علی الصلوات و الصلوۃ الوسطی و الصلوۃ العصر و قوموا للّٰہ قانتین (یعنی نمازوں کی اور بیچ والی نماز اور عصر کی حفاظت کرو اور اللہ کے واسطے خاموش کھڑے رہو)

۹۹۷ ح ۳ مالک۔ زید بن اسلم۔ قعقاع بن حکیم۔ ابویونس (حضرت عائشہؓ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے مجھے حضرت عائشہؓ نے حکم دیا کہ میں ان کے لئے قرآن لکھوں اور فرمایا کہ جب تو اس آیت یعنی حافظوا علی الصلوات و الصلوۃ الوسطی پر پہونچے تو مجھے خبر کردینا جب میں اس آیت پر پہونچا تو انہیں خبر دی۔ انہوں نے مجھ سے "حافظوا علی الصلوۃ الوسطی و صلوۃ العصر وقوموا للّٰہ قانتین لکھوایا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

۹۹۸ ح ۴ مالک۔ عمارہ بن صیاد۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے "باقیات الصالحات کی تفسیر یہ ہے کہ بندہ یہ کہے سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

ح ۷۹۹ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَسُئِلَ عَنِ الْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ هُنَّ ذَوَاتُ الْاَزْوَاجِ وَيَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلَى اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الزِّنَا

ح ۸۰۰ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ مَا رَغِبَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِنْ طَائِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ

ح ۸۰۱ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِالَّتِيْ بَعْدَهَا ثُمَّ قَرَاَ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

مالک۔ ابن شہاب سے المحصنات من النساء کی تفسیر پوچھی گئی انہوں نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شوہروں والی عورتیں ہیں۔ اور اس کا ماحصل یہ ہے کہ زنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

مالک۔ محمد بن ابی بکر بن عمرو بن حزم۔ ابو بکر بن عمرو بن حزم۔ عمرۃ بنت عبد الرحمن۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے نہیں دیکھا کہ امت نے اس آیت کی طرح کسی چیز سے روگردانی کی ہو۔ وہ آیت یہ ہے "وان طائفتان من المومنین اقتتلوا" یعنی اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو اگر ان میں ایک دوسرے سے سرکشی کرے تو سرکشی کرنے والی جماعت سے جنگ کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئیں۔ اگر وہ لوٹ آئیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔

مالک۔ یحییٰ بن سعید۔ سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے اس آیت "الزانی لاینکح الا زانیۃ" (زنا کرنے والا نہیں نکاح کرتا ہے مگر زنا کرنے والی عورت سے اور زانیہ نہیں نکاح کرتی ہے مگر زانی یا مشرک سے) کی تفسیر کے متعلق یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس آیت کو اس کے بعد والی آیت نے منسوخ کر دیا ہے پھر یہ آیت تلاوت کی "انکحوا الایامی منکم والصلحین من عبادکم وامائکم" اور نکاح کرو مسلمان بیوہ عورتوں سے اور نیکوکار غلاموں اور لونڈیوں سے۔

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے کہ اس عورت

مِنْ فُقَهَائِنَا لَا بَأْسَ بِتَزَوُّجِ الْمَرْأَةِ وَاِنْ كَانَتْ قَدْ فَجَرَتْ وَاِنْ يَتَزَوَّجَهَا مَنْ لَمْ يَفْجُرْ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ قَالَ اَنْ يَقُوْلَ لِلْمَرْاَةِ وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا اِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيْمَةٌ وَاِنِّيْ فِيْكِ لَرَاغِبٌ وَاِنَّ اللّٰهَ سَائِقٌ اِلَيْكِ رِزْقًا وَنَحْوَ ذٰلِكَ مِنَ الْقَوْلِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا وَغَسَقُ اللَّيْلِ اِجْتِمَاعُ اللَّيْلِ وَظُلْمَتُهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ دُلُوْكُهَا غُرُوْبُهَا وَكُلٌّ حَسَنٌ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْمَا خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى

سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ وہ عورت زانیہ ہو اور اس سے نکاح کرنے والا زانی نہ ہو۔

١٠٠٢ (٨) مالک۔ عبدالرحمٰن بن قاسم۔ قاسم بن محمد اس آیت ولا جناح علیکم فیما عرضتم بہ من خطبۃ النساء او اکننتم فی انفسکم تم پر کوئی حرج نہیں اس میں کہ عورتوں سے در پردہ منگنی کی بات کرو یا اپنے دل میں تم نے اسے چھپا رکھا ہو) کی تفسیر میں فرماتے تھے جو عورت اپنے شوہر کے وفات کی عدت گزار رہی ہو اس سے تم کہو کہ تو میرے لئے نعمت ہے اور میں تیری طرف راغب ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ تجھے رزق دیں گے اسی قسم کی گفتگو کرے (جو نکاح کے متعلق صریح نہ ہو)

١٠٠٣ (٩) مالک۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ دلوک شمس آفتاب کا جھک جانا ہے۔

١٠٠٤ (١٠) مالک۔ داؤد بن حصین۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا کرتے تھے کہ دلوک شمس سے مراد آفتاب کا ڈھلنا ہے اور غسق اللیل سے مراد رات اور اس کی تاریکی کا اکٹھا ہونا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا یہ ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کا قول ہے اور عبداللہ بن مسعود نے کہا دلوک الشمس سے مراد آفتاب کا غروب ہو جانا ہے اور دونوں تفسیریں اچھی ہیں۔

١٠٠٥ (١١) مالک۔ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری امتوں کے اعتبار سے تمہاری بقا کی مدت اسی قدر ہے جس قدر عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت ہوتا ہے۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے

كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ قَالَ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ قَالَ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّهٗ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ تَاخِيْرَ الْعَصْرِ أَفْضَلُ مِنْ تَعْجِيْلِهَا أَلَا تَرٰى أَنَّهٗ جَعَلَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ أَكْثَرَ مِمَّا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَنْ عَجَّلَ الْعَصْرَ كَانَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ أَقَلَّ مِمَّا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى تَاخِيْرِ الْعَصْرِ وَتَاخِيْرُ الْعَصْرِ أَفْضَلُ مِنْ تَعْجِيْلِهَا مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَجْمَعِيْنَ

کسی کام پر مزدور لگایا اور کہا کون ہے جو دوپہر تک ایک قیراط کے عوض کام کرے۔ آپ نے فرمایا کہ یہود نے کام کیا۔ پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو دوپہر سے لے کر عصر تک ایک ایک قیراط مزدوری پر کام کرے تو نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو عصر سے لے کر مغرب تک دو قیراط مزدوری پر میرا کام کرے سن لو کہ تم ہی لوگ وہ ہو جو نماز عصر سے مغرب تک دو دو قیراط مزدوری پر کام کرتے ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ اس پر غضب ناک ہو گئے کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری ہمیں کم ملی۔ اس آدمی نے کہا کیا میں نے تمہارے حق میں کسی قسم کی کمی کی۔ یہود و نصاریٰ نے جواب دیا "نہیں" تو اس نے کہا کہ یہ میرا فضل و احسان ہے جسے چاہوں دوں۔

امام محمدؒ نے کہا یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ عصر کا تاخیر سے پڑھنا جلد پڑھنے سے افضل ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس حدیث میں ظہر و عصر کے درمیان جو وقت ہے وہ اس سے زیادہ ہے جو عصر اور مغرب کے درمیان ہے۔ اور جس نے عصر میں جلدی کی تو ظہر و عصر کے درمیان کا وقت اس وقت سے کم ہو جائے گا۔ جو عصر و مغرب کے درمیان ہے۔ اس لئے یہ حدیث عصر کی تاخیر پر دلالت کرتی ہے اور عصر کی تاخیر اس کے جلد پڑھ لینے سے افضل ہے جب تک کہ آفتاب سفید اور صاف ہے اور ابھی زرد نہ ہوا ہو۔ امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

مع اردو ترجمہ

آثار السنن

للعلامۃ الاجل والمحدث الاکمل محمد بن علی النیموی رحمہ اللہ تعالیٰ

المتوفی ۱۳۲۲ھ

ترجمہ، اعراب، حاشیہ، تخریج

محمد اشرف

فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ و وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مکتبہ حسینیہ

قذافی روڈ، گرجاکھ، گوجرانوالہ

اعلاء السنن

(متن حدیث معرب)

لفخر المحدثین الناقد مولانا ظفر احمد العثمانی التھانوی رحمہ اللہ

مع ترجمہ وتشریح موسوم بہ

احیاء السنن

مولانا نعیم احمد

مدرس: جامعہ خیر المدارس ملتان شہر

جلد اوّل

مکتبہ امدادیہ

ملتان۔ پاکستان۔ فون: ٥٤٣٩٦٥١

بغیۃ السالک

یعنی

مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

مبنی بر اوجز المسالک



از

شیخ الحدیث حضرت العلامہ محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا منظور احمد مدظلہ



درسِ ترمذی

مولانا محمد تقی عثمانی
کی تقریر جامع ترمذی

ترتیب و تحقیق
مولانا رشید اشرف سیفی

مکتبہ دار العلوم کراچی

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردوادب، آپ بیتی، نقدوتجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com